قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نضر اللہ امرأ سمع منا شیئا فبلغہ کما سمعہ (رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ)

الحمد للہ والمنہ کہ در عہد سلطنت سلطان دکن فائق ہمہ الاقران سلطان ابن سلطان حضور پر نور آصف جاہ ہفتم اعلیحضرت نواب میر عثمان علیخان بہادر ادام اللہ مدارہ دلتہ وما دام اللہ در ان کتاب الاسانید والمسلسلات

(مسمّٰی بہ)

ھادی المسترشدین

(الی)

اتصال المسندین

(الملقب بہ)

تقریب المراد (فی) رفع الاسناد

مؤلفہ سراج السالکین سید الواعظین علامہ ذیشان نقیہ دوراں محدث زمان

مولانا الفاضل القاری مفتی مولوی ابوسعید محمد عبدالہادی حسینی صباغ قادری چشتی دامت برکاتہم العالیہ

باہتمام فقیر وحقیر شیخ محمد مالک مطبع

بمطبع حیدرآباد دکن سلطان بازار
حیدرآباد دکن طبع شد

جملہ حقوق محفوظ

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نضر الله امرأ سمع منا شيئا فبلغه كما سمعه رواه ابو داود والترمذي وابن حبان

الحمد لله على ما من على في ايام سلطنة من اسس قواعد الدين بنشر عدله واحياء المبين - سلطاننا الاعظم

ومولانا الافخم السلطان ابن السلطان ابن السلطان مير عثمان عليخان ادام الله ايامه ونشر على الخافقين بالنائه اعلامه

بطبع الكتاب المستطاب الذي ينفع العلماء الكاملين والطلاب اعني كتاب

الاسانيد والمسلسلات الذي يوصل الطالب الى سيد البريات المسمى ب

هادي المسترشدين الى اتصال المسندين

سنة ١٣٥٥ هـ

الملقب بتقريب المراد في رفع الاسناد

سنة ١٣٤٦ ف

لعبد ذليل - رب جليل - غبار تراب اقدام العلماء العاملين - خادم الاسلام والمسلمين - ابي سعيد

محمد المسكين - المدعو بعبد الهادي - كان الله ذو الايادي - ابن مولانا الحاج محمد الكريم تغمده الله بفضله العظيم

بمطبع حمائة الدكن الكائن بسلطان بازار الواقع بحيدر آباد الدكن صانها الله عن الشرور والفتن

مسہلاً و محمداً و مصلیاً و مسلماً۔ یہ دعاگو عرصۂ طویل سے ملازمان اعلیحضرت خلد اللہ ملکہ اور دولت علیہ کا عقیدتمند اور مخلص خیرخواہ ہے اور زمانۂ دراز سے اسکا سلسلۂ خدمت (وعظ و دعا و تالیف و افتاء وغیرہ سے) مسلسل قائم اور برابر جاری ہے۔ جب کسی عقیدتمند کی مخلصانہ وفدویانہ خدمت خصوصاً جبکہ وہ خدمت علمی ہو تو بارگاہ عالی (جو معدن فہم و علم و منبع فراست و ذکاوت ہے) ضرور مقبول و سرفراز ہوتی ہے۔ لہذا الصدادب نہایہ تحقیدت و خلوص کیساتھ عرض ہے کہ انسان کی علمی و عملی قوت کے کارنامے ہرگز یہ حیثیت نہیں رکھتے کہ ظہور کے بعد مثل جانبا بود ہو جائیں بلکہ وہ اس قابل ہیں کہ جہاں تک رضی آبادی کا سلسلہ ہے وہاں تک انکی اشاعۃ ہو۔ اور جنبک بقائے نوع انسانی ہے اتنوقت تک سابقہ کارنامود سے لاحقہ زمانہ مستفید ہوتا رہے۔ حق تعالی کی اس نعمت عظمی کا شکر کب ادا ہو سکتا ہے کہ اس نے ایسے آقائے ولی نعمت کے ظل عاطفت میں ہمکو پناہ دی رکھا ہے جو تمام ہندوستان میں صرف اسی ذات شاہانہ کو عائی اسلام و ماوا و ملجائے مسلمانان گردانا ہے ؎

پناہ می طلبی گر ز گردش ایام ؛ بیا بہ ظل شاہ دکن امان انام ؛ فیوض بے عدد و بیشمار احسانات کنند حاصل انہ و بے شبہ خواص و عوام

الہی دولت ایں دائما سلامت باد ؛ تبارک اسمک یا ذا الجلال والاکرام ؛ علم دین اسی شاہ ظل اللہ کی ذات عالی کے حصن حصین میں پناہ گزیں ہے اور آپ ہی کے ذریعہ و توجہ عالی سے علوم و اہل علوم اوج کمال پر درخشاں تاباں ستارے نظر آرہے ہیں جنھوں نے اپنے اپنے زمانہ میں بڑے بڑے مہتم بالشان بہت سے کام انجام دئے اور ائمہ محمدیہ علیہ الصلوۃ والتحیہ پر تصنیفات و تالیفات کی زوردار بارشیں برسادیں جنکے بحار و انہار سے بیشمار اشجار و اثمار و اوراق جہاں میں بہار دے رہے ہیں اور خلق کو نفع پہنچا رہے ہیں جنکی بدولت دارین کی خوبی و درکامیابی انہیں حاصل ہو رہی ہے۔ لیکن انہوں نے کتاب علم سند کی تحریر و تالیف شاید اس کارزار آفاق کیلئے چھوڑ دی۔ جسکی تسوید بتوفیق رب متعال بعرصۂ یکسال و تبییض و ترتیب و تصحیح من اولہ الی آخرہ بلا اعانۃ احد کے بجال استقبال قبل بعرصۂ دو سال انجام پائیں۔ یہ ایسا شریف علم ہے کہ اسکے حاصل کرنے والیکو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عظیم الشان تعلق اور حقیقی واسطہ پیدا ہو جاتا ہے گویا ایک زنجیر کی کڑیوں میں اپنی کڑی داخل ہو گئی اور یہاں سے وہاں تک ایک ہی سلسلہ قائم ہو گیا۔ یہ ایسا نفیس علم ہے کہ ہر عالم و فاضل و کامل اسکا دائقہ و لطف حاصل کرنیکے بعد اسکا حریص ہو جاتا ہے۔ اپنے رسول علیہ السلام کے دور افتادہ گول کو قریب کر نیوالا اور دور رشتہ کو سلک واحد میں لانے والا یہی علم لطیف ہے۔ علم درایہ کا زیور اور کلام رسول انام علیہ الصلوۃ والسلام تک پہنچے کا زینہ یہی علم ہے۔ علم حدیث کا دار مدار اسی مبارک علم پر ہے۔ اسکو قوائم دین کہیں تو بجا ہے۔ اسکے ماہر کو خطاب خلیفہ عطا ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللھم ارحم خلفائی۔ صحابہ کرام نے پوچھا و من خلفاؤک یا رسول اللہ فرمایا الذین یأتون من بعدی یروون احادیثی و یعلمونھا الناس۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط۔ سبحان اللہ یہ علم عزیز کیا علو شان رکھتا ہے اور اس کے عالم کو کس مرتبہ پر پہنچاتا ہے وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون پس یہ علم اس امۃ مرحومہ کے حق میں اعلم موہوبات الہیہ سے ہے۔ علمائے خلف نے اسکو سلف سے بوجہ کمال سیکھا اور ائمۃ العلوم افتخار آثار کیا حتی کہ انہیں علو اسناد حاصل ہوا۔ بعض اکابر سلف نے صرف ایک سند جید و عالی کے حاصل کرنیکے لئے شرق سے مغرب تک کا سفر اور اسکی صعوبتیں برداشت کیں۔ افسوس ہے کہ علوم اسلامیہ کے تنزل کی وجہ سے یہ علم فی زمانا نسیاً منسیاً ہو گیا۔ اللہ پاک علماء کرام و طلبار ذوی الاحترام کو اسکی طرف اپنی توجہ منعطف کرانے اور اس سے نفع تام اٹھانے کی رغبت اور توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین فقط ؎ لو کان ھذا العلم یدرک بالمنی ؛ ما کان بیقی فی البریۃ جاھل ؛ فاجھد و لا تکسل و لا تک غافلا ؛ فنہایۃ العقبی لمن یتکاسل ؛

عبد ذلیل رب جلیل

محمد عبد الہادی کان اللہ لہ والایادی

ذکرِ اشاعۃ ایں کتاب مستطاب یا دیگر تقریب جشن سیمین شاہِ دکن اعلیحضرت نواب میر عثمان علیخان بہادر اداراللہ مدارہ وملکہ واداراللہ دورانہ

تاریخ عالم اس امر کا معائنہ کروا رہی ہے کہ ابتدائے عالم سے دول عالم کے قابل ولائق افراد نے اپنی اپنی جانفشانی سے دین کی خدمت وحمایۃ اور اسکی شہرۃ واشاعۃ میں قلم سے کام لیا ہے جس سے آج اس خدمت وحمایۃ کی ایک بہت بڑی کتاب الفہرست مرتب ہوسکتی ہے دعاگوئے دولت علیہ نے بھی اس سلسلہ میں چند کتابیں اور خصوصاً کتاب ہادی المسترشدین کی تالیف کرنیکا فخر وشرف حاصل کیا ہے جو بحمداللہ علمائے ہند وعرب کی پسندیدہ اور مقبول اور انکی غیر معمولی تقاریظ سے مزین ہے جسمیں علم سند پر مفصل نہایت دلچسپ بحث کیگئی ہے۔ گو کہ اس کتاب نادرالوجود نسخۂ مبارک مسعود کی تالیف ترتیب کو عرصۂ دراز منقضی ہوا لیکن چونکہ اسکی طباعت واشاعۃ روز ازل سے وقت نادرالوجود پر موقوف تھی لہذا ایسے وقت زرّین و محمود واوان مسعود میں اسکی تکمیل ہوئی جبکہ جشنِ سیمین عمدۂ سلاطینِ دکن ممدوح اہل زمن منیب الی اللہ خائف من اللہ سلطان ابن السلطان اعلیٰ حضرت میر عثمان علیخان خلداللہ ملکہ وسلطنتہ نہایت شان وشوکت کے ساتھ منایا گیا۔ پس ایسے اہم موقع پر اس اہم المہمات کی اشاعۃ کیجانے کا شرف حاصل کیا جاتا ہے۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ کے امتثال پر امور دین اور کارہائے خیر میں سبقت و سرعت بلا فتور و مہلت حضرت اعلیٰ کی فطرت و طبیعت راسخہ ہو گئی ہے جو سلاطین آصفیہ کی دو صد سالہ حکومت میں صرف اعلیٰ حضرت کی خصوصیات سے ہے ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ (اللہ تعالیٰ حضرت اعلیٰ کے اس دینی خیر و دینی حمایۃ کو لاتقف عند حدٍ کا تا بیدی عروج عطا فرمائے) دعاگو کی کیا حقیقت کہ اس کو اپنی خدمت پر ناز ہو بلکہ اس کو فخر و ناز محض اس پر ہے کہ شاہانہ توجہات اس کیخدمت کو قبولیت کی عزت عطا فرمائے ؎

رشکِ شاہانِ زماں ہے نسبتِ عثمان علی
ذات میں فقر و غنا عدل بھی ایثار بھی ہے

نامِ عثمان غنی سے تو غنا حاصل ہے
طاقتِ نام علی حیدرِ کرار بھی ہے

ہے دکن رشکِ چمن برکتِ عثمانی سے
حکمراں ظلِ خدا زاہد و دیندار بھی ہے

بادِ صرصر سے زیاں کچھ نہ ہو انشاء اللہ
مالکِ باغ نگہباں ہے مددگار بھی ہے

عمر و اقبال بڑھے شاہ کا شہزادوں کا
یہی مسکیں کی تمنائے دل زار بھی ہے

غبار تراب اقدام العلماء العاملین

ابو سعید محمد عبد الہادی مسکین عفا عنہ المتین

فہرست مضامین ہادی المسترشدین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	تقریظ العلامۃ المحدث مولانا عبدالباری اللکنوی الفرنگی محلی رحمہ اللہ تعالیٰ۔	۱
۲	تقریظ العلامۃ مولانا الشیخ محمد عبدالجبار المدراسی الویلوری رحمہ اللہ تعالیٰ۔	۲
۳	تقریظ مولانا الشیخ عبدالرحیم المدراسی الویلوری دام فیضہ	۳
۴	تقریظ مولانا الشیخ محمد عبدالصمد المدراسی الویلوری دام فیضہ	۵
۵	تقریظ العلامۃ مولانا حبیب الرحمٰن الدیوبندی رحمہ اللہ علیہ	۶
۶	تقریظ مولانا العلامۃ الشیخ محمد یعقوب الدیوبندی الحیدرآبادی رحمہ اللہ تعالیٰ۔	۸
۷	تقریظ العلامۃ الشیخ السید محمد مخدوم الحسینی الحیدرآبادی دام فیضہ۔	۹
۸	تقریظ العلامۃ الشیخ الحبیب احمد البرزنجی رحمۃ اللہ علیہ	۱۲
۹	تقریظ العلامۃ الحکیم عنایۃ اللہ خان البوفالی الحیدرآبادی رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۵
		۲۰
۱۰	تقریظ العلامۃ الحکیم عنایۃ اللہ خان البوفالی الحیدرآبادی رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۶
۱۱	تقریظ العلامۃ محمد غلام حسین خان الکوفاموی المدراسی دام فیضہ	۱۹
۱۲	تقریظ مولانا الشیخ السید محمد رشید القادری البغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ	۲۰
۱۳	تقریظ مولانا العلامۃ الادیب محمد عبدالسلام شیخ الحرمین الہزاروی الکرنولی دام فیضہ	۲۱
۱۴	تقریظ العلامۃ الشیخ سالم بلعط الحضرمی الحیدرآبادی رحمہ اللہ	۲۳
۱۵	تقریظ العلامۃ الشیخ عبداللہ العادی دام فیضہ۔	۲۴
۱۶	تقریظ العلامۃ الشیخ عبدالقادر الصوفی الواعظ دام فیضہ	۲۴
۱۷	تقریظ العلامۃ محمد غوث التوفا نوری المدراسی دام فیضہ	۲۷
۱۸	تقریظ العلامۃ محمد نصرالبہاری دام فیضہ	۲۹
۱۹	تقریظ العلامۃ السید عبدالرحمٰن الراولپنڈوی رح	۳۰
۲۰	تقریظ العلامۃ محمود حسن الطونکی دام فیضہ	۳۱

رقم	مضامین	صفحہ
۲۱	تقریظ العلامۃ السید وحید القادری دام فیضہ	۳۲
۲۲	تقریظ العلامۃ غلام محمد خطیب مکہ مسجدہ دام فیضہ	۳۳
۲۳	تقریظ العلامۃ مولانا الحکیم عبد الرحمن السہارنفوری رحمہ اللہ تعالی	۳۴
۲۴	تقریظ العلامۃ الحافظ غلام محمود خطیب الجامع العثمانی حیدرآباد	۳۵
۲۵	تقریظ العلامۃ مولانا الشیخ احمد ابی الکلام آزاد الدہلوی دام فیضہ	۳۷
۲۶	تقریظ العلامۃ السید عبد اللہ الشطاری	۳۸
۲۷	المقدمۃ	۳۹
۲۸	الحصۃ الاولی فی ذکر المشائخ الکرام	۴۸
۲۹	ذکر الشیخ الاول محمد عبد الحق المکی	″
۳۰	مشائخ الشیخ البابلی	۴۹
۳۱	مشائخ الشیخ الحجازی الواعظ	۵۰
۳۲	مشائخ الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری	۵۰
۳۳	مشائخ الشیخ عبد الواحد الحضرمی	″
۳۴	مشائخ الشیخ عیسی بن محمد الثعالبی	۵۱
۳۵	مشائخ الشیخ محمد بن سلیمان المغربی	۵۲
۳۶	مشائخ الشیخ محمد طاہر سنبل	″
۳۷	مشائخ الشیخ الشبراملسی	۵۳
۳۸	الشیخ الرملی اجاز لاہل عصرہ	″
۳۹	مشائخ الشیخ عمر العطار	۵۴

رقم	مضامین	صفحہ
۴۰	مشائخ الشیخ ابی المواہب	۵۵
۴۱	مشائخ الشیخ اسماعیل العجلونی	۵۶
۴۲	مشائخ الشیخ عمر العطار	۵۷
۴۳	مشائخ الشیخ احمد الشناوی	″
۴۴	روایۃ القشاشی عن الرملی بالاجازۃ العامۃ۔	۵۸
۴۵	مشائخ الشیخ ابراہیم الکورانی	۵۸
۴۶	مشائخ الشیخ حسن العجیمی	۵۹
۴۷	مشائخ الشیخ زین العابدین الطبری	″
۴۸	صورۃ اجازۃ العلامۃ عبد الغنی للشیخ العجیمی	۶۲
۴۹	مشائخ الشیخ عبد الغنی النابلسی	۶۴
۵۰	مشائخ الشیخ احمد النخلی	۶۷
۵۱	مشائخ الشیخ ولی اللہ	۶۷
۵۲	تتمۃ فی ذکر اتصال اسانید الشیخ زکریا الانصاری والشیخ الجلال السیوطی رحمہما اللہ تعالی۔	۶۸
۵۳	مشائخ الشیخ محمد عبد الحق المکی۔	۶۹
۵۴	مشائخ الشیخ عبد الغنی المدنی	۷۰
۵۵	مشائخ الشیخ ابن ادریس الرومی	″
۵۶	مشائخ الشیخ الحنفی	۷۱
۵۷	صورۃ اجازۃ الشیخ عبد الحق للمؤلف	۷۳
۵۸	الشیخ الثانی العلامۃ الشیخ صالح کمال المکی	۷۴
۵۹	مشائخ الشیخ عبد اللہ سراج	۷۵
۶۰	مشائخ الشیخ صالح الفلانی	۷۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
٦١	مشائخ الشیخ عبد الرحمن الکزبری	٧٦
٦٢	مشائخ الشیخ صالح کمال	٧٨
٦٣	مشائخ الشیخ الامیر الکبیر	٧٩
٦٤	مشائخ الشیخ الشنوانی	٨٠
٦٥	مشائخ الشیخ مرتضی الزبیدی	〃
٦٦	مشائخ الشیخ احمد دحلان	٨٢
٦٧	صورۃ اجازۃ الشیخ صالح کمال للمؤلف	〃
٦٨	الشیخ الثالث العلامۃ الحبیب حسین المکی۔	٨٤
٦٩	مشائخ الحبیب محمد الحبشی	٨٥
٧٠	مشائخ السید عبد اللہ الحداد	〃
٧١	مشائخ الشیخ محمد صالح الرئیس	٨٨
٧٢	مشائخ الشیخ السید عمر بن عبد الرئیس	〃
٧٣	مشائخ الشیخ السید یس میرغنی	٨٩
٧٤	مشائخ الشیخ السید عمر بن عبد الرئیس	〃
٧٥	مشائخ الشیخ السید زین العابدین	٩٠
٧٦	مشائخ الشیخ السید عبد اللہ بلفقیہ	〃
٧٧	مشائخ الشیخ محمد الشلی	٩١
٧٨	مشائخ الشیخ السید عبد الرحمن بلفقیہ	〃
٧٩	مشائخ الشیخ الشریف محمد بن ناصر	٩٢
٨٠	مشائخ الشیخ عابد السندی	٩٣
٨١	مشائخ الشیخ محمد حسین	〃
٨٢	مشائخ الشیخ عابد السندی	٩٤
٨٣	مشائخ الشیخ الحبیب حسین	٩٥
٨٤	مشائخ الشیخ السید محمد السنوسی	٩٦
٨٥	مشائخ الشیخ فالح المدنی	٩٧
٨٦	صورۃ اجازۃ الشیخ الحبیب حسین الحبشی	٩٧
٨٧	الشیخ الرابع العلامۃ الشیخ احمد ابو الخیر المکی شیخ الخطباء بمکۃ المکرمہ	٩٨
٨٨	مشائخ الشیخ احمد ابی الخیر	٩٩
٨٩	صورۃ اجازتہ للمؤلف	〃
٩٠	الشیخ الخامس العلامۃ الشیخ محمد بن سلیمان حسب اللہ المکی	١٠١
٩١	مشائخ الشیخ محمد بن سلیمان	١٠٢
٩٢	مشائخ الشیخ ابی الحمید الدغستانی	〃
٩٣	صورۃ اجازۃ الشیخ محمد بن سلیمان للمؤلف	١٠٤
٩٤	الشیخ السادس العلامۃ الشیخ شعیب المکی	١١٠
٩٥	ذکر مشائخہ	١١٠
٩٦	صورۃ اجازتہ للمؤلف المسکین	١١١
٩٧	الشیخ السابع العلامۃ السید سالم المکی	١١٣
٩٨	ذکر مشائخہ	١١٣
٩٩	صورۃ اجازتہ للمؤلف المسکین	١١٥
١٠٠	الشیخ الثامن العلامۃ الشیخ محمد سعید المکی	١١٨
١٠١	ذکر مشائخہ	〃
١٠٢	صورۃ اجازتہ للمؤلف	〃
١٠٣	الشیخ التاسع العلامۃ الشیخ اسعد المکی	١٢١
١٠٤	ذکر مشائخہ	〃

رقم	مضامین	صفحہ
۱۰۵	ذکر العلامۃ الشیخ محمد شاکر شیخ العلامۃ	۱۲۳
	الشیخ ابن عابدین صاحب ردالمحتار	۱۲۲
۱۰۶	مشائخ العلامۃ الشیخ محمد شاکر	۱۲۴
۱۰۷	مؤلفات الشیخ مصطفی	۱۲۹
۱۰۸	اجازۃ العلامۃ محمد الفالانی للعلامۃ الشیخ محمد شاکر نظما	۱۳۱
۱۰۹	ومن مشائخ الشیخ محمد شاکر	۱۳۲
۱۱۰	اجازۃ الشیخ محمد شاکر للعلامۃ محمد امین عابدین نظما	۱۳۲
۱۱۱	صورۃ الاجازۃ التی لہ	۱۳۵
۱۱۲	صورۃ اجازۃ الشیخ اسعد المذکور للمؤلف المسکین	۱۳۷
۱۱۳	الاجازۃ الثانیۃ لہ	۱۳۸
۱۱۴	الشیخ العاشر العلامۃ الشیخ محمد سعید المکی	۱۳۹
۱۱۵	ذکر اشیاخہ	۱۳۹
۱۱۶	الشیخ الحادی عشر العلامۃ الشیخ السید عمر شطا المکی	″
۱۱۷	ذکر اشیاخہ	۱۴۰
۱۱۸	نقل کتاب العلامۃ السید عیدروس الی شیخی الشیخ السید عمر شطا	۱۴۱
۱۱۹	صورۃ اجازۃ العلامۃ السید عیدروس لشیخی السید عمر شطا	۱۴۲
۱۲۰	صورۃ اجازۃ العلامۃ السید عمر شطا للمؤلف المسکین	۱۴۵

رقم	مضامین	صفحہ
۱۲۱	الشیخ الثانی عشر العلامۃ الشیخ محمد بن عبد اللہ المنصوری الشافعی	۱۴۷
۱۲۲	ذکر اشیاخہ	″
۱۲۳	الشیخ الثالث عشر العلامۃ الشیخ محمد نفضل الحق المکی	″
۱۲۴	صورۃ اجازتہ للمؤلف المسکین	۱۴۸
۱۲۵	ذکر مشائخ الشیخ المذکور	″
۱۲۶	الشیخ الرابع عشر العلامۃ الشیخ علی عبد اللہ المکی	۱۵۰
۱۲۷	ذکر اشیاخہ	″
۱۲۸	صورۃ اجازتہ للمؤلف المسکین	۱۵۱
۱۲۹	الشیخ الخامس عشر العلامۃ الشیخ محمد عبد اللہ غازی المکی	۱۵۳
۱۳۰	ذکر اشیاخہ	″
۱۳۱	صورۃ اجازتہ للجامع المسکین	۱۵۶
۱۳۲	ذکر مشائخہ ایضا	۱۵۷
۱۳۳	الشیخ السادس عشر العلامۃ الشیخ احمد ابو الخیر المکی	۱۵۸
۱۳۴	ذکر مشائخہ	۱۵۹
۱۳۵	صورۃ اجازتہ للجامع المسکین	۱۶۲
۱۳۶	ذکر مشائخہ	۱۶۳
۱۳۷	الشیخ السابع عشر العلامۃ الشیخ محمد عبد الستار الصدیقی المکی	۱۷۵
۱۳۸	ذکر اشیاخہ	۱۷۶
۱۳۹	صورۃ اجازتہ للمؤلف المسکین	۱۷۷
۱۴۰	الشیخ الثامن عشر العلامۃ الشیخ	۱۸۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
	السید علوی المکی	
۱۴۱	مشائخہ	۱۸۵
۱۴۲	صورۃ اجازتہ للمؤلف	″
۱۴۳	الشیخ التاسع عشر العلامۃ الشیخ محمد عمر باجنید المکی	۱۸۶
۱۴۴	ذکر اشیاخہ وصورۃ اجازتہ للمؤلف	۱۸۷
۱۴۵	الشیخ العشرون العلامۃ الشیخ محمد مراد القازانی المکی	۱۸۸
۱۴۶	ذکر مشائخہ	۱۸۹
۱۴۷	صورۃ اجازتہ للمسکین وذکر فیہا اشیاخہ ایضا	۱۹۰
۱۴۸	الشیخ الحادی والعشرون العلامۃ الشیخ الشرف الدین القازانی المکی	۱۹۵
۱۴۹	ذکر مشائخہ	″
۱۵۰	صورۃ اجازتہ للمؤلف المسکین	۱۹۷
۱۵۱	الشیخ الثانی والعشرون العلامۃ الشیخ عبد الحمید المکی	۱۹۹
۱۵۲	ذکر اشیاخہ	″
۱۵۳	صورۃ اجازتہ	″
۱۵۴	الشیخ الثالث والعشرون العلامۃ الشیخ حامد المکی	۲۰۳
۱۵۵	ذکر اشیاخہ وصورۃ اجازتہ	″
۱۵۶	الشیخ الرابع والعشرون العلامۃ الشیخ احمد الحضراوی المکی	۲۰۴
۱۵۷	ذکر مشائخہ وصورۃ اجازتہ	۲۰۵
۱۵۸	الشیخ الخامس والعشرون العلامۃ	۲۰۷

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
	الشیخ عبد الجلیل برادہ المدنی	
۱۵۹	ذکر مشائخہ	۲۰۹
۱۶۰	صورۃ اجازتہ للمؤلف المسکین	۲۱۰
۱۶۱	الشیخ السادس والعشرون العلامۃ الشیخ عبد اللہ القدومی النابلسی المدنی	۲۱۴
۱۶۲	الشیخ السابع والعشرون العلامۃ الشیخ محمد امین رضوان المدنی	۳۱۷
۱۶۳	ذکر مشائخہ	۲۱۸
۱۶۴	صورۃ اجازتہ للمؤلف	۲۲۰
۱۶۵	الشیخ الثامن والعشرون العلامۃ الشیخ محمد سعید المغربی المدنی	۲۲۲
۱۶۶	الشیخ التاسع والعشرون العلامۃ محمد الخضر المدنی	۲۲۳
۱۶۷	صورۃ اجازتہ وذکر اشیاخہ	۲۲۴
۱۶۸	الشیخ الثلثون العلامۃ الشیخ محمد بن عبد الرحمن الیمنی	۲۲۶
۱۶۹	صورۃ اجازتہ وذکر مشائخہ	″
۱۷۰	الشیخ الحادی والثلثون العلامۃ الشیخ عبد الرزاق البیطار الدمشقی	۲۲۸
۱۷۱	صورۃ اجازتہ وذکر مشائخہ	۲۲۹
۱۷۲	الشیخ الثانی والثلثون العلامۃ الشیخ رحمۃ اللہ الرانپوری	۲۳۰
۱۷۳	صورۃ اجازتہ وذکر مشائخہ	″
۱۷۴	الشیخ الثالث والثلثون العلامۃ الشیخ السید علی مرتضی السیوطی المصری	۲۴۰

رقم	مضامين	صفحہ
١٧٥	ذكر مشائخه وصورة اجازته للمؤلف	٢٤٠
١٧٦	الشيخ الرابع والثلثون العلامة الشيخ ابو محمد عبد الحق الحقاني الدهلوي	١٤١
١٧٧	ذكر مشائخه وصورة اجازته	٢٤١
١٧٨	الشيخ الخامس والثلثون العلامة الشيخ محمد قيام الدين عبد الباقي اللكنوي	٢٤٣
١٧٩	ذكر مشائخه	
١٨٠	الشيخ السادس والثلثون العلامة الشيخ عبد الرحمن الميرطهي	٢٤٤
١٨١	ذكر اشياخه واجازته بجيانه الجن	″
١٨٢	الشيخ السابع والثلثون العلامة الشيخ السيد محمد گل الكابلي المرادآبادي	٢٤٥
١٨٣	ذكر اسانيده واشياخه	″
١٨٤	الشيخ الثامن والثلثون العلامة الشيخ حسن النعماني الجنجوهي	٢٤٧
١٨٥	ذكر اسانيده واشياخه	″
١٨٦	الشيخ التاسع والثلثون العلامة الشيخ ابو القاسم نور محمد الفتحفوري	٢٤٩
١٨٧	ذكر مشائخه	″
١٨٨	صورة اجازته	٢٥٠
١٨٩	الشيخ الحرفي اربعين العلامة الشيخ عبد الله الكابلي	٢٥١
١٩٠	ذكر اشياخه واسانيده وصورة اجازته	″
١٩١	الشيخ الحادي والاربعون العلامة	٢٥٤

رقم	مضامين	صفحہ
	الشيخ علي بن سلطان اللنجاوي	
١٩٢	ذكر اشياخه وصورة اجازته	٢٥٥
١٩٣	الشيخ الثاني والاربعون العلامة الشيخ محمد يعقوب الدهلوي	٢٥٩
١٩٤	ذكر اشياخه وسنده	″
١٩٥	الشيخ الثالث والاربعون العلامة الشيخ محمد محي الدين جيسن البلوري	٢٦٠
١٩٦	ذكر مشائخه وصورة اجازته	
١٩٧	الشيخ الرابع والاربعون العلامة الشيخ محمد خورشيد الله المدراسي	٢٦٢
١٩٨	ذكر مشائخه وصورة اجازته	٢٦٣
١٩٩	الشيخ الخامس والاربعون العلامة الشيخ محمد عمر الخراساني وذكر شيوخه	٢٦٤
٢٠٠	الشيخ السادس والاربعون العلامة الشيخ غلام رسول المدراسي	٢٦٥
٢٠١	ذكر اشياخه	″
٢٠٢	الشيخ السابع والاربعون العلامة الشيخ علي الحضرمي وصورة اجازته	٢٦٥
٢٠٣	الشيخ الثامن والاربعون العلامة الشيخ محمد ركن الدين البلوري	٢٦٦
٢٠٤	ذكر اجازته للجامع المسكين	″
٢٠٥	الشيخ التاسع والاربعون العلامة الشيخ محمد عثمان المدراسي وذكر اشياخه وصورة اجازته	٢٦٨
٢٠٦	الشيخ الخمسون العلامة الشيخ عبد الله الدهلوي ذكر اشياخه	٢٦٩

رقم	مضامين	صفحہ
٢٠٧	ذكر العلماء الذين اروى عنهم بالاجازة العامة	٢٧٠
٢٠٨	الشيخ الاول العلامة الشيخ يوسف النبهانى	٢٧١
٢٠٩	الشيخ الثانى العلامة الشيخ فالح المدنى	٢٧٢
٢١٠	الشيخ الثالث العلامة الشيخ محمد علي المدنى	٢٧٣
٢١١	الشيخ الرابع العلامة الشيخ محمد عثمان المدنى	″
٢١٢	الشيخ الخامس العلامة الشيخ عبد الحي الكتانى	″
٢١٣	ذكر المشائخ الذين تلقيت منهم ولم يحصل لى اجازة منهم	٢٧٤
٢١٤	الحصة الثانية فى ذكر اسانيد الكتب	٢٧٧
٢١٥	سند القرآن المجيد الى رب العلمين	″
٢١٦	سند تفسير ابن جرير الطبرى رح معه ترجمته	٢٨٣
٢١٧	سند تفسير البيضاوى رح معه ترجمته	٢٨٣
٢١٨	سند تفسير الرازى رح	٢٨٧
٢١٩	سند تفسير الكشاف	٢٩٠
٢٢٠	سند تفسير البغوى رح	٢٩٣
٢٢١	سند تفسير الخازن	٢٩٥
٢٢٢	سند تفسير المدارك	٢٩٦
٢٢٣	سند تفسير الجلالين وغيرها	٢٩٨
٢٢٤	سند تفسير ابى السعود رح	٣٠١
٢٢٥	سند تفسير الخطيب الشربينى رح	٣٠٣

رقم	مضامين	صفحہ
٢٢٦	سند تفسير ابن عطية رح معه ترجمته	٣٠٤
٢٢٧	سند تفسير الثعلبى رح	″
٢٢٨	سند تفسير الواحدى رح	٣٠٥
٢٢٩	سند تفاسير ابى حيان رح	″
٢٣٠	سند تفسير الماوردى رح	٣٠٦
٢٣١	سند تفسير السلمى رح	″
٢٣٢	سند تفسير الغزالى رح	″
٢٣٣	سند تفسير ابن حيان رح	٣٠٧
٢٣٤	سند تفسير ابن عربى رح	٣٠٨
٢٣٥	سند تفسير القرطبى رح	٣٠٩
٢٣٦	سند تفسير على القارى رح	″
٢٣٧	سند صحيح البخارى	٣١١
٢٣٨	اعلى اسانيدى فيه	٣١٣
٢٣٩	رواية ابن سعاد رح	٣١٦
٢٤٠	ترجمة البخارى رح	٣١٧
٢٤١	تحقيق لفظ خرتنگ ووفات البخارى	٣٢٤
٢٤٢	سند صحيح مسلم رح	٣٢٥
٢٤٣	ترجمة الامام مسلم رح	٣٢٧
٢٤٤	سند سنن ابى داؤد رح	٣٢٩
٢٤٥	ترجمته	٣٣٠
٢٤٦	سند سنن الترمذى رح	٣٣٢
٢٤٧	سند سنن النسائى رح	٣٣٣
٢٤٨	ترجمته	٣٣٥
٢٤٩	سند سنن ابن ماجه رح	٣٣٦
٢٥٠	ترجمته	٣٣٧
٢٥١	سند المؤطا لمالك بن انس رض	٣٣٨

رقم	مضامین	صفحہ
۲۵۲	ترجمتہ	۳۴۱
۲۵۳	سند مسند الامام الاعظم رح للحارثی	۳۴۳
۲۵۴	سند مسند الامام الاعظم رح للحسین بن محمد	۳۴۵
۲۵۵	ترجمۃ الامام الاعظم رح	۳۴۶
۲۵۶	تحقیق کونہ تابعیا	۳۴۷
۲۵۷	ذکر الصحابۃ الذین روی عنہم ابو حنیفہ رح	۳۴۸
۲۵۸	ذکر الکتب التی صنعت فی فضائلہ رح	۳۵۰
۲۵۹	سند مسند الامام الشافعی رح	۳۵۱
۲۶۰	ترجمتہ و مناقبہ رحمہ اللہ تعالی	۳۵۲
۲۶۱	سند مسند الامام احمد رح	۳۵۷
۲۶۲	ترجمتہ و فضائلہ رحمہ اللہ تعالی	۳۵۸
۲۶۳	فائدۃ مہمۃ	۳۶۰
۲۶۴	عدد المصلین علی جنازتہ	۳۶۲
۲۶۵	سند مسند الدارمی	۳۶۳
۲۶۶	ترجمتہ رحمۃ اللہ علیہ	۳۶۴
۲۶۷	فضائلہ	۳۶۵
۲۶۸	سند سنن الدارقطنی رحمہ اللہ	۳۶۹
۲۶۹	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالی	۳۷۰
۲۷۰	سند المعاجم الطبرانی رحمہ اللہ	۳۷۳
۲۷۱	ترجمتہ	//
۲۷۲	سند تصانیف البیہقی رحمہ اللہ	۳۷۵
۲۷۳	ترجمتہ	۳۷۶
۲۷۴	تالیفہ تقارب الف جزء	۳۷۷
۲۷۵	سند شرح معانی الآثار للطحاوی رح	۳۷۸

رقم	مضامین	صفحہ
۲۷۶	ترجمتہ	۳۷۹
۲۷۷	ذکر تصانیفہ	۳۸۰
۲۷۸	سند مشکوۃ المصابیح	۳۸۱
۲۷۹	ترجمتہ	۳۸۳
۲۸۰	سند الشفاء و المشارق للعیاض رح	۳۸۴
۲۸۱	ترجمتہ	۳۸۵
۲۸۲	تصانیفہ	۳۸۶
۲۸۳	سند شرح الشفاء للخفاجی و سائر تصانیفہ رح	//
۲۸۴	سند تصانیف السیوطی رحمہ اللہ	۳۸۷
۲۸۵	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالی	۳۸۸
۲۸۶	سند الترغیب و الترہیب للمنذری رح و سائر تصنیفاتہ	۳۹۱
۲۸۷	سند صحیح ابن حبان رحمہ اللہ تعالی	۳۹۲
۲۸۸	ترجمتہ	۳۹۳
۲۸۹	سند المستدرک للحاکم رحمہ اللہ	۳۹۴
۲۹۰	ترجمتہ	//
۲۹۱	سند عمل الیوم و اللیلۃ لابن السنی رح	۳۹۵
۲۹۲	ترجمتہ	۳۹۶
۲۹۳	سند الحلیۃ و غیرہا لابی نعیم رح و ترجمتہ	۳۹۷
۲۹۴	ذکر تصانیفہ	۳۹۹
۲۹۵	سند مسند القضاعی و ترجمتہ رح	//
۲۹۶	سند مسند الطیالسی رح	۴۰۰
۲۹۷	سند الادب المفرد للبخاری رح	//
۲۹۸	سند السیرۃ لابی اسحاق رح	۴۰۱

صفحہ	مضامین	صفحہ
۲۹۹	سند مسند الکشی و ترجمتہ رح	۴۰۲
۳۰۰	سند مسند ابی یعلی رح و ترجمتہ	۴۰۳
۳۰۱	سند السنۃ لابی بکر الضحاک رح و ترجمتہ تالیف رحمہ اللہ تعالیٰ	۴۰۴
۳۰۲	سند مسند الفردوس للدیلمی رح و ترجمتہ	۴۰۵
۳۰۳	سند کتاب الفرج بعد الشدۃ لابی بکر ابن ابی الدنیا و ترجمتہ رح	۴۰۶
۳۰۴	سند المنتقی لابن الجارود و ترجمتہ رح	۴۰۷
۳۰۵	سند مسند ابن ابی شیبۃ رح	۴۰۸
۳۰۶	سند مسند ابی عوانۃ مع ترجمتہ رح	۴۰۹
۳۰۷	سند سنن سعید بن منصور رح	״
۳۰۸	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالیٰ	۴۱۰
۳۰۹	سند صحیح ابن خزیمۃ رح	״
۳۱۰	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالیٰ	۴۱۱
۳۱۱	سند مسند حارث بن اسامۃ و ترجمتہ رح	۴۱۲
۳۱۲	سند صحیح الاسماعیلی و ترجمتہ	״
۳۱۳	سند مصنف عبد الرزاق و ترجمتہ رح	۴۱۳
۳۱۴	سند مسند البزار و ترجمتہ رح	۴۱۳
۳۱۵	سند مشکوۃ الانوار للشیخ الاکبر و ترجمتہ رح	۴۱۴
۳۱۶	سند السنن لابی مسلم الکشی و ترجمتہ رح	۴۱۵
۳۱۷	سند تاریخ ابن عساکر و ترجمتہ رح	۴۱۶
۳۱۸	سند تالیف الی الشیخ و ترجمتہ رح	۴۱۷
۳۱۹	سند تاریخ ابن معین و ترجمتہ رح	۴۱۸
۳۲۰	سند شرح السنۃ للبغوی رح	۴۱۹
۳۲۱	سند الزہد و الرقائق لابن المبارک رح	۴۱۹
۳۲۲	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالیٰ	۴۲۰
۳۲۳	سند نوادر الاصول للحکیم الترمذی رح	۴۲۱
۳۲۴	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالیٰ	״
۳۲۵	سند مسند ابن راہویہ رح	۴۲۲
۳۲۶	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالیٰ	۴۲۳
۳۲۷	سند اقتضاء العلم العمل البغدادی رح	״
۳۲۸	سند الذریۃ الطاہرۃ للدولابی رح	۴۲۴
	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالیٰ	
۳۲۹	سند مسند بقی بن مخلد و ترجمتہ رح	۴۲۵
۳۳۰	سند مصنف الامام وکیع و ترجمتہ رح	۴۲۶
۳۳۱	سند تالیف ابن شاہین	۴۲۷
۳۳۲	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالیٰ	۴۲۸
۳۳۳	سند مسند الحمیدی رحمہ اللہ تعالیٰ	״
۳۳۴	سند معجم ابن قانع رحمہ اللہ تعالیٰ	۴۲۹
۳۳۵	سند عشاریات الطلقشندی و ترجمتہ رح	״
۳۳۶	سند الاربعین التساعیہ لابن جماعۃ رح	۴۳۰
۳۳۷	سند تالیف الحسن بن عرفۃ رح	״
۳۳۸	سند مکارم الاخلاق	۴۳۱
۳۳۹	سند مؤطا امام محمد و سائر تصانیفہ رح	״
۳۴۰	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالیٰ و فضائلہ	۴۳۳
۳۴۱	سند فقہ الحنفی بطرق متعلقہ	۴۳۵
۳۴۲	روایۃ عالیۃ فیہ	۴۳۸
۳۴۳	سند المبسوط للامام السرخسی رح	۴۳۹
۳۴۴	ترجمتہ	״

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۳۴۵	املی المبسوطی المسجی بخوخسن ثم بجد	۴۴۰
۳۴۶	سند الہدایۃ للامام المرغینانی	۴۴۱
۳۴۷	ترجمتہ وفضائلہ وذکر تصانیفہ رحمہ اللہ تعالے	۴۴۲
۳۴۸	سند فتح القدیر لابن الہمام رح	۴۴۳
۳۴۹	ترجمتہ ومناقبہ وذکر تصانیفہ رح	۴۴۳
۳۵۰	سند الکفایۃ وحال مصنفہ رح	۴۴۵
۳۵۱	سند البنایہ ورمز الحقائق للعینی وترجمتہ	۴۴۶
۳۵۲	ذکر تالیفہ	۴۴۷
۳۵۳	سند کنز الدقائق	۴۴۸
۳۵۴	سند کشف الاسرار والحقائق	〃
۳۵۵	سند البحر الرائق والاشباہ والنظائر وترجمتہ مصنفہما	۴۴۹
۳۵۶	سند شرح الوقایہ ومختصرہا النقایہ لصدر الشریعۃ	۴۵۰
۳۵۷	ترجمتہ وفضائلہ رح	〃
۳۵۸	سند مصنفات القدوری رح	۴۵۱
۳۵۹	ترجمتہ	۴۵۲
۳۶۰	سند تصانیف الحصکفی وترجمتہ رح	۴۵۳
۳۶۱	سند ردالمحتار لابن عابدین شامی مؤلفاتہ	۴۵۴
۳۶۲	ترجمتہ وذکر تالیفہ رحمہ اللہ تعالے	〃
۳۶۳	سند درر البحار للقونوی وجمیع مؤلفاتہ	۴۵۵
۳۶۴	ترجمتہ رح	۴۵۶

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۳۶۵	سند مؤلفات الامام الماتریدی	۴۵۶
۳۶۶	ترجمتہ	۴۵۷
۳۶۷	سند مؤلفات الجامی وترجمتہ وذکر تصانیفہ	۴۵۸
۳۶۸	سند مؤلفات الجانبی وترجمتہ وذکر تصانیفہ	۴۵۹
۳۶۹	سند مؤلفات ملا علی القاری	۴۶۰
۳۷۰	ترجمتہ وذکر تالیفہ	۴۶۱
۳۷۱	سند مؤلفات الشیخ عبد الحق الدہلوی وترجمتہ	〃
۳۷۲	سند تالیفات العلامۃ الزبیدی وترجمتہ	۴۶۳
۳۷۳	سند مؤلفات بحر العلوم اللکنوی رح	۴۶۴
۳۷۴	ترجمتہ وفضائلہ وذکر تصانیفہ	۴۶۵
۳۷۵	سند مؤلفات الطحطاوی	۴۶۶
۳۷۶	سند مؤلفات ولی اللہ احمد الدہلوی وترجمتہ رحمہ اللہ تعالے	〃
۳۷۷	ذکر تصانیفہ	۴۶۷
۳۷۸	سند فقہ الشافعی بطرقہ متعددۃ	۴۶۸
۳۷۹	سند احیاء علوم الدین للغزالی وباقی تصانیفہ وترجمتہ وذکر تصانیفہ	۴۷۰
۳۸۰	سند تصانیف امام الحرمین	〃
۳۸۱	ترجمتہ وذکر تصانیفہ	۴۷۳
۳۸۲	سند مؤلفات النواوی وترجمتہ وذکر تالیفہ	۴۷۴
۳۸۳	سند مؤلفات الحافظ ابن حجر وترجمتہ	۴۷۷
۳۸۴	سند مصنفات الفیروزابادی وترجمتہ	۴۷۹

رقم	مضامين	صفحة
٣٨٦	سند مؤلفات الامام الجزري وترجمته	٤٨٠
٣٨٧	سند مؤلفات التفتازاني	٤٨١
٣٨٨	ترجمته وذكر تاليفه رحم	٤٨٢
٣٨٩	سند مؤلفات زكريا الانصاري وترجمته	〃
٣٩٠	سند مؤلفات العارف الشعراني وترجمته	٤٨٣
٣٩١	سند مؤلفات ابن حجر الهيتمي وترجمته	٤٨٤
٣٩٢	سند مؤلفات القسطلاني وترجمته	٤٨٥
٣٩٣	سند فقه المالكي بطرق متعددة	٤٨٧
٣٩٤	سند التوضيح ومختصر خليل	٤٨٨
٣٩٥	سند المدونة	٤٨٩
٣٩٦	سند فقه الحنبلي بطرق متعددة	〃
٣٩٧	سند المقنع وترجمة مصنفه	٤٩١
٣٩٨	سند الاقناع	〃
٣٩٩	سند تصانيف ابن القيم	〃
٤٠٠	سند تصانيف ابن تيمية وترجمته	٤٩٢
٤٠١	وجه تسميته بابن تيمية	٤٩٣
٤٠٢	سند مؤلفات الشوكاني	٤٩٤
٤٠٣	ذكر بعض كتب الصوفية وكتب الاوراد	٤٩٤
٤٠٤	سند غنية الطالبين وفتوح الغيب الشيخ الجيلاني رحمه الله	〃
٤٠٥	ترجمته قدس سره	٤٩٥
٤٠٦	سند عوارف المعارف للسهروردي	٤٩٦
٤٠٧	ترجمته	٤٩٧
٤٠٨	سند الفتوحات للشيخ الاكبر	〃
٤٠٩	ترجمته رحمه الله تعالى	٤٩٨

رقم	مضامين	صفحة
٤١٠	سند قوت القلوب لابي طالب المكي رحم	٤٩٨
٤١١	ترجمته	٤٩٩
٤١٢	سند الرسالة القشيرية	٥٠٠
٤١٣	ترجمة مصنفه رحم	〃
٤١٤	سند الحكم لابن عطاء الله وشرح التصانيف	٥٠١
٤١٥	ترجمته	〃
٤١٦	سند القول الجميل واجازته للمؤلف	٥٠٢
٤١٧	سند دلائل الخيرات واجازته	〃
٤١٨	الطريقة العالية فيه	٥٠٣
٤١٩	ترجمة مؤلف دلائل الخيرات	٥٠٤
٤٢٠	سند ادل الخيرات وحال مؤلفه	٥٠٥
٤٢١	سند الحزب الاعظم للقادري رحم	〃
٤٢٢	سند حزب البحر للامام الشاذلي رحم	٥٠٦
٤٢٣	ترجمته رحمه الله تعالى	٥٠٧
٤٢٤	سند حزب النصر له	٥٠٨
٤٢٥	سند حزب النووي رحم وترجمته	〃
٤٢٦	سند حزب محي الدين عربي رحم	٥٠٩
٤٢٧	سند القصيدة الغوثية للغوث الجيلاني	٥١٠
٤٢٨	سند قصيدة البردة للامام البوصيري	〃
٤٢٩	ترجمته ومناقبه رحمه الله	٥١١
٤٣٠	يقول العبد المسكين	٥١٢
٤٣١	اسماء بعض الاثبات للاعلام	〃
٤٣٢	الحصة الثالثة في ذكر الاحاديث المسلسلات	٥١٣
٤٣٣	قاعدة جامعة لكل جزئي من جزئيات المسلسلات	٥١٥

نمبر	مضامین	صفحہ
۴۳۴	نظم فی فضیلۃ علم الحدیث	۵۱۶
۴۳۵	ایضاً	〃
۴۳۶	ایضاً	〃
۴۳۷	ذکر حدیث الرحمۃ المسلسل بالاولیۃ ووجہ تسمیتہ بالاولیۃ	۵۱۷
۴۳۸	الاحادیث المسلسلۃ بالاولیۃ ثلاثۃ	۵۱۸
۴۳۹	سند الحدیث الاول المسلسل بالاولیۃ مع تعدد طرقہ وکثرۃ تحویلاتہ	۵۱۹
۴۴۰	روایۃ المسلسل بالاولیۃ بطریق آخر الی الحبر الصحابی رضی اللہ عنہ	۵۲۲
۴۴۱	توفی شہور بن الحبر فی یوم عید	۵۲۷
۴۴۲	فائدۃ مہمۃ فی الروایۃ عن الحبر	〃
۴۴۳	تضمین حدیث الرحمۃ لبعض الائمۃ	۵۲۹
۴۴۴	الحدیث الثانی المسلسل بالمصافحۃ	۵۳۳
۴۴۵	المصافحۃ الانسیۃ من طریق آخر	۵۳۸
۴۴۶	المصافحۃ الحبشیۃ المعمریہ	۵۴۰
۴۴۷	الطریقۃ العالیۃ فیہا	۵۴۱
۴۴۸	الحدیث الثالث المسلسل بالمشابکۃ	۵۴۲
۴۴۹	الحدیث الرابع المسلسل بأعوذ باللہ الخ	۵۴۵
۴۵۰	الحدیث الخامس المسلسل بقراءۃ سورۃ الفاتحۃ	۵۴۷
۴۵۱	فائدۃ فی قراءۃ سورۃ الفاتحۃ	۵۴۸
۴۵۲	الحدیث السادس المسلسل بقراءۃ اول سورۃ النحل	۵۵۰
۴۵۳	الحدیث السابع المسلسل بقراءۃ سورۃ الصف	۵۵۱
۴۵۴	الحدیث الثامن المسلسل بالصیافۃ	۵۵۵
۴۵۵	الحدیث التاسع المسلسل بالتلقیم	۵۶۰
۴۵۶	فضل التلقیم	۵۶۱
۴۵۷	الحدیث العاشر المسلسل بوضع الید علی الرأس	۵۶۲
۴۵۸	الحدیث الحادی عشر المسلسل بوضع الید علی الرأس	۵۶۵
۴۵۹	الحدیث الثانی عشر المسلسل بالقبض علی اللحیۃ	۵۶۸
۴۶۰	الحدیث الثالث عشر المسلسل بقولہ کتبہ الخ	۵۷۱
۴۶۱	قصۃ ابی جعفر المنصور مع جعفر الصادق رض	۵۷۳
۴۶۲	دعاء الفرج مسندا متصلا الی النبی صلعم	۵۷۵
۴۶۳	الحدیث الرابع عشر المسلسل بمسح الارض	۵۷۸
۴۶۴	الحدیث الخامس عشر المسلسل بوضع الید علی الانف	۵۸۰
۴۶۵	الحدیث السادس عشر المسلسل بالاخذ بالید	۵۸۲
۴۶۶	الحدیث السابع عشر المسلسل بالعطف فی الید	۵۸۳
۴۶۷	الحدیث الثامن عشر المسلسل بتقلیب الاظفار	۵۸۶
۴۶۸	الحدیث التاسع عشر المسلسل بقولہ انی احبک الخ	۵۸۹

رقم	مضامين	صفحة
٤٦٩	الحديث العشرون المسلسل بالسؤال عن الاخلاص	٥٩٢
٤٧٠	الحديث الحادي والعشرون المسلسل باجابة الدعاء الخ	٥٩٥
٤٧١	الحديث الثاني والعشرون المسلسل بقول يرحمك الله الخ	٥٩٦
٤٧٢	الحديث الثالث والعشرون المسلسل بالانكباء	٦٠٠
٤٧٣	الحديث الرابع والعشرون المسلسل بالضحك	٦٠١
٤٧٤	الحديث الخامس والعشرون المسلسل بالبكاء	٦٠٣
٤٧٥	الحديث السادس والعشرون المسلسل بقول اشهد الخ	٦٠٦
٤٧٦	الحديث السابع والعشرون المسلسل بقول اشهد بالله لسمعت فلانا	٦٠٨
٤٧٧	الحديث الثامن والعشرون المسلسل بقول سمعت الخ	٦١٠
٤٧٨	الحديث التاسع والعشرون المسلسل بالسلام الخ	٦١١
٤٧٩	الحديث الثلثون المسلسل برواية نبينا عن سيدنا ابراهيم باقرائه لهذه الامة السلام الخ	٦١٣
٤٨٠	الحديث الحادي والثلثون المسلسل بالاذان	٦١٥
٤٨١	الحديث الثاني والثلثون المسلسل بالقنوت	٦١٧
٤٨٢	تحقيق قراءة القنوت في الصبح في الركعة الثانية	٦١٩
٤٨٣	الحديث الثالث والثلثون المسلسل بقرأة آية الكرسي عند النوم	٦٢١
٤٨٤	فضل قرأتها دبر الصلوة المكتوبة	٦٢١
٤٨٥	الحديث الرابع والثلثون المسلسل بالسماع في يوم العيد	٦٢٧
٤٨٦	الحديث الخامس والثلثون المسلسل بالسماع في يوم عاشورا	٦٣١
٤٨٧	الحديث السادس والثلثون المسلسل بالسادة الاشراف وهي اربعون حديثا بسند واحد	٦٣٣
٤٨٨	الحديث السابع والثلثون المسلسل بالحنفية	٦٣٩
٤٨٩	الحديث الثامن والثلثون المسلسل كذلك	٦٤٣
٤٩٠	الحديث التاسع والثلثون المسلسل بالفقهاء الشافعيين	٦٤٥
٤٩١	الحديث الاربعون المسلسل كذلك	٦٤٧
٤٩٢	الحديث الحادي والاربعون المسلسل بالفقهاء المالكية	٦٤٨
٤٩٣	الحديث الثاني والاربعون المسلسل بالصوفية وبالحنابلة في اكثره	٦٥٠
٤٩٤	الحديث الثالث والاربعون المسلسل بالائمة الحنابلة	٦٥١
٤٩٥	الحديث الرابع والاربعون المسلسل بالحفاظ	٦٥٣

رقم	مضامين	صفحة
٤٩٦	الحديث الخامس والاربعون المسلسل بالقضاة	٦٥٥
٤٩٧	الحديث السادس والاربعون المسلسل بالثقات	٦٥٧
٤٩٨	الحديث السابع والاربعون المسلسل بالسادة الصوفية	٦٥٩
٤٩٩	الحديث الثامن والاربعون المسلسل بالصوفية	٦٦١
٥٠٠	الحديث التاسع والاربعون المسلسل بالصوفية	٦٦٣
٥٠١	الحديث الخمسون	٦٦٦
٥٠٢	الحديث الحادي والخمسون المسلسل بالنحاة	٦٦٨
٥٠٣	الحديث الثاني والخمسون المسلسل بالشعراء	٦٧١
٥٠٤	الحديث الثالث والخمسون المسلسل بافراد كل راو من رواته بصفة عظيمة	٦٧٣
٥٠٥	الحديث الرابع والخمسون المسلسل بكون كل راو من بلد	٦٧٦
٥٠٦	الحديث الخامس والخمسون المسلسل بالمحمدين	٦٧٨
٥٠٧	الحديث السادس والخمسون المسلسل كذلك	٦٨٠
٥٠٨	الحديث السابع والخمسون المسلسل بالاحمدين	٦٨٣
٥٠٩	الحديث الثامن والخمسون المسلسل بالمكيين	٦٨٥
٥١٠	الحديث التاسع والخمسون المسلسل بالمدنيين	٦٨٨
٥١١	الحديث الستون المسلسل بمثله	٦٩٠
٥١٢	الحديث الحادي والستون المسلسل بالدمشقيين	٦٩٢
٥١٣	الحديث الثاني والستون المسلسل بالمصريين	٦٩٦
٥١٤	الحديث الثالث والستون المسلسل بالمجمرين	٦٩٩
٥١٥	الحديث الرابع والستون المسلسل بالحسن	٧٠٠
٥١٦	الحديث الخامس والستون المسلسل باثني عشر اباً في نسق واحد وفي آخره يقول سمعت	٧٠٣
٥١٧	الحديث السادس والستون المسلسل بحرف العين في أول اسم من رواته	٧٠٥
٥١٨	الحديث السابع والستون المسلسل بحرف النون في آخر اسم كل راو من رواته	٧٠٧
٥١٩	الحديث الثامن والستون المسلسل بالاخرية	٧٠٩
٥٢٠	الحديث التاسع والستون المسلسل بقول كل راو في الغزلة سلامة	٧١١
٥٢٢	الحديث السبعون المسلسل بختم المجلس بالدعاء	٧١٣

رقم	مضامین	صفحہ
۵۲۲	الزیادۃ الاولی فی السلسلۃ السنجلیہ	۷۱۷
۵۲۳	الزیادۃ الثانیۃ فی سند المقالۃ النبویۃ	۷۲۰
۵۲۴	الزیادۃ الثالثۃ فی سلسلۃ الباس الخرقۃ وتلقین الذکر مع طرقہا	۷۲۱
۵۲۵	السلسلۃ الجنیدیۃ النظامیۃ القدوسیۃ	۷۲۴
۵۲۶	السلسلۃ القادریۃ القدوسیۃ	//
۵۲۷	السلسلۃ القادریۃ القمیصیۃ	۷۲۵
۵۲۸	السلسلۃ النقشبندیۃ القدوسیۃ	۷۲۶
۵۲۹	السلسلۃ // المجددیۃ	۷۲۷
۵۳۰	السلسلۃ // الافاقیۃ	۷۲۸
۵۳۱	الطریقۃ السہروردیۃ القدوسیۃ	//
۵۳۲	السلسلۃ الکبرویۃ القدوسیۃ	۷۲۹
۵۳۳	السلسلۃ المداریۃ	۷۳۰
۵۳۴	الطریقۃ العلویۃ العیدروسیۃ وسلسلۃ الباس الخرقۃ وتلقین الذکر	//

رقم	مضامین	صفحہ
۵۳۵	واخذ الخرقۃ الجنیدیۃ ایضا	۷۳۶
۵۳۶	طریقۃ اخری للسادۃ العلویۃ	۷۳۸
۵۳۷	طریقۃ اخری	//
۵۳۸	طریقۃ اخری	۷۳۹
۵۳۹	طریقۃ اخری	//
۵۴۰	واخذ الفقیر الجامع الخرقۃ الفقریۃ ایضا	۷۴۰
۵۴۲	دعاء الخاتمۃ	۷۴۲
۵۴۲	الوصیۃ	//
۵۴۳	اجازۃ المؤلف لمن ادرک حیاتہ	۷۴۵
۵۴۴	فائدۃ عظیمۃ فی ذکر اسماء الاعلام الذین اجاز والمن ادرک حیاتہم	۷۴۶
۵۴۶	فائدۃ عزیزۃ فی ذکر اسماء الاثبات	۷۵۰
۵۴۶	فائدۃ جلیلۃ	۷۵۴
۵۴۷	خاتمۃ	۷۵۶

رقم	مضامین	صفحہ
۵۴۸	تقریظ العلامۃ الفقیہ محمد عبد الرحیم الوانمبادوی دام فیضہ	۷۵۷
۵۴۹	تقریظ العلامۃ محمد تمیم المدراسی	۷۵۹
۵۵۰	تاریخ حضرت مولانا جلیل صاحب نواب نصاب جنگ بہادر دام مجدہ	۷۶۰

خلاصۂ فہرست کتاب مستطاب ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین

مضامین	ص
سلسلۂ تقاریظ علمائے کرام کثر اللہ امثالہم	۱
مقدمۂ کتاب	۳۹
حصۂ اول در ذکر مشائخ مکہ مکرمہ وغیرہ	۴۸
تتمہ در ذکر اتصال اسانید شیخ زکریا انصاری و شیخ جلال السیوطی رحمہما اللہ تعالے	۶۸
ذکر مشائخ مدینہ طیبہ علے صاحبہا الصلوٰۃ والسلام	۲۰۷
ذکر مشائخ یمن و دمشق و ہند وغیرہ	۲۲۶
ذکر اشیاخی کہ مؤلف ازوشاں باجازت عامہ روایت دارد	۲۷۰
ذکر اشیاخی کہ مؤلف ازوشاں تلمذ دارد لیکن ازوشاں اتفاق اخذ اجازت نیفتاد	۲۷۴
حصۂ دوم در ذکر اسانید کتب شیوع متصل از فقیر تا مصنفین کتب	۲۷۷
سند قرآن حمید تا رب مجید جل شانہ	۲۷۸
ذکر اسانید کتب تفسیر	۲۸۱
ذکر اسانید کتب حدیث	۳۱۱
سند فقہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ تا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	۴۳۵
اسانید کتب فقہ حنفی	۴۳۹
سند فقہ امام شافعی علیہ الرحمہ	۴۶۸
اسانید کتب ائمہ شافعیہ	۴۷۰
سند فقہ امام مالک رحمہ اللہ تعالی	۴۸۷
اسانید کتب ائمہ مالکیہ	۴۸۸

مضامین	ص
سند فقہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ	۴۸۹
اسانید کتب ائمہ حنابلہ	۴۹۱
اسانید کتب تصوف	۴۹۴
اسانید کتب اذکار واوراد	۵۰۱
حصۂ سوم در ذکر احادیث مسلسلات	۵۱۴
سند مصافحہ	۵۲۲
زیادات - سند سبحہ	۷۱۷
سند مدنبوی	۷۲۰
سلسلۂ البس خرقہ	۷۲۱
ذکر سلاسل	۷۲۴
وصیت مؤلف مسکین	۷۴۲
ذکر اجازت کتاب و روایت مرویات مؤلف	۷۴۵
فائدۂ عظیمہ	۷۴۶
فائدۂ عزیزہ	۷۵۰
فائدۂ جلیلہ	۷۵۴
خاتمہ	۷۵۶
تقریظ مولانا عبد الرحیم دام مجدہ	۷۵۸
تقریظ مولانا محمد تمیم دام فیضہ	۷۵۹
تاریخ طالیخناب حضرت نواب صاحب جنگ بہادر جلیل دامت برکاتہ	۷۶۰

هذا ما قرظه العلامة النبيل الفهامة الجليل المحدث الاعظم الشيخ
الافخم الحضرة الواصل الكامل مولانا محمد قيام الدين عبد الباري
ادام الله فيضه الجاري

تنقيح ١٩٥٩
ط ٢٨٧ ٥

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده اما بعد فاني
طالعت هذه الرسالة من اولها الى اخرها وجدتها مشتملة على
شتات امور الاسانيد من المسلسلات والمسانيد فقلت
سبحان الله كم ترك الاوائل للاواخر وكم وصل العلوم كابرا عن
كابر وشكرت الله على وجود مثل هذا الفاضل الاوهو المحدث
الجامع الكامل والشيخ الواصل الحضرة العلامة الشيخ عبد
الهادي المدراسي الحيدرآبادي حفظه الله وكان له ثم لما
امرني ان احدث له حديثا يسميه المحدثون المسلسل بالاولية
امتثلت امره واجزت له جميع ما يجوز لي روايته وتصح عني
درايته بالشرط المعتبر عند اهل الاثر واوصيه بتقوى الله
في السر والعلانية وصلى الله على خير خلقه محمد وآله واصحابه اجمعين

انا الفقير محمد قيام الدين عبد الباري عفا الله عنه ٢٥ ربيع الاول سنة ١٣٤٠
في بلدة حيدرآباد دكن

تقريظ مولانا العلامة الحبر الفهامة عين العلم والدراية ينبوع الحكم
والرواية شيخ العلماء زبدة الفضلاء الحضرة الشيخ محمد عبد الحبار
ادام الله فيوضاته في اناء الليل والنهار صدر المدرسين
بمدرسة الباقيات الصالحات الواقعة بويلور دار السرور

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله على ما من علينا بالاسلام وجعلنا من امة خير الانام
عليه وعلى آله العظام واصحابه الكرام الف الف تحية وسلام
ما توالت الليالي والايام اما بعد فاني طالعت كتاب هادي
المسترشدين الى اتصال المسندين فقد وجدته بحرا مملوا بدرر
الاسانيد وكنزا مشحونا بجواهر المسانيد ما رايت قط قبل هذا
كتابا جامعا لعلم الاسناد ومقربا للمراد في رفع الاسناد حيي
به المصنف العلام الفاضل المتوقد القمقام شمس الواعظين
وبدر الكاملين حاج الحرمين الشريفين المتحلي بزيارة السيدين
صاحب القبلتين حبيبنا المكرم صديقنا المعظم حافظ القران المجيد
والماهر في القراءة والتجويد واقف اسرار الشريعة الغراء حامي

الملة البيضاء فصيح اللسان طليق البيان فى المجالس والنوادى
المولوى محمد عبد الهادى هدى بالله اهل الامصار والبوادى
لله درّه ومنه برّه فذكر به الطلاب والعلماء الصالحين ان
يجمعوا اسانيدهم ويتبركوا بها وبمشائخهم ولا ينسوهم وهذا
هو شكر لنعمائهم وقد قال النبى صلى الله عليه وسلم من لم يشكر الناس لم يشكر
الله املأه بلسانه وكتبه ببنانه الراجى رحمة ربه الغفار
محمد عبد الجبار عفى عنه

تقريظ زبدة الافاضل جامع الفضائل العلامة النبيل الفهامة
الجليل الشيخ عبد الرحيم ادام الله فيضه العميم مدرس
مدرسة الباقيات الصالحات الواقعة بويلور -

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى انعم علينا وعلم ما لم نعلم والصلوة والسلام على
من اوتى بجوامع الكلم والحكم وعلى آله وصحبه الذين هم منار الهداية
والكرم اما بعد فانى لما طالعت الكتاب هادى المسترشدين الى
اتصال المسندين الملقب بتقريب المراده فى رفع الاسناده

مولانا المحدث سلطان الواعظین عمدۃ الافاضل وزبدۃ الاماثل المولوی
الالمعی وحبنا المکرم العالی الحاج الشیخ عبدالهادی المدراسی
ثم الحیدرآبادی دامت فیوضاتهم الی یوم التنادی وصانه الله
عن شرور الحساد والاعادی فوجدته احسن ماصنف فی بابه
ولله در المؤلف العلامة کیف اعتنی فیه بجمع سائر اسانیده
ومرویاته عن شیوخه العظام کدأب علماء السلف الصالحین
والحفاظ المتقنین واحیا سنة قد امیتت فی هذا الزمان
وترکت نسیا منسیا من علماء هذا الاوان اللهم تقبل منه قبولا
حسنا واجزه جزاء وافرا موفرا فارجو من الله تعالی ان
یتلقی بالقبول العلماء الکرام والفضلاء الفخام وآخر دعونا ان
الحمد لله رب العالمین ۞

انا الاحقر عبد الرحیم عفا عنه الکریم مدرس مدرسة
الباقیات الصالحات فی ویلور یوم الاربعاء تاسع عشر
من شهر الجمادی الاخری سنة ثلاث مائة وست واربعین
بعد الالف من الهجرة

تقریظ العلامۃ الحبر الفہامۃ ادیب عصرہ فاضل دہرہ المحقق الکامل الحضرۃ
الواصل مولانا الشیخ محمد عبد الصمد ادام اللہ فیوضہ مدرس
مدرسۃ الباقیات الصالحات الواقعۃ بدار السرور ویلور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الرحیم الرؤف بالعبادہ الذی جعل الاسناد الیہ عین الفوز والمراد
والانتماء الی غیرہ نفس الخیبۃ والابعادہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ
سیدنا محمد ن المختار المہدی الہادی وعلی آلہ وصحبہ اولی السداد
والرشادہ امّا بعد فانی تشرفت الآن بمطالعۃ کتاب ملقب بتقریب
المرادہ فی رفع الاسنادہ فمارائیت کتابا مثلہ فی فضلہ وکمالہ وکانہ
لم ینسج احد علی منوالہ صنفہ الفاضل الیلمعیہ والعالم اللوذعی
عمدۃ الواعظینہ وزبدۃ الکاملین (فصیح اللسان) وبلیغ البیانہ شیخنا الموقر
المعظمہ والمحبر المبجل المکرمہ مولینا المولوی الحاج الشیخ عبد الہادی
المدراسی ثم الحیدرآبادی لازال متنعما بالنعم والایادی سلک فی
جمع اسانیدہ والمرویاتہ مسلک السلف الصالحین الثقاتہ اللہم
اجعلہ خالصا لوجہک الکریمہ بنبیک الرؤف الرحیمہ ووفقنا لجمیع

المسلمين ۝ وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين ۝

انا المذنب العاصي ذو القلب الأرعد محمد عبد الصمد الزيلي
عفا الله عنه احد طلبة العلوم للمدرسة المسماة بالباقيات
الصالحات ۝ في ويلور يوم السبت سلخ شهر الجمادى الاخرى
سنة ثلاث مائة وست واربعين بعد الالف من الهجرة
النبوية على صاحبها الف تحية

تقريظ مولانا الفاضل الكامل الحضرة الواصل الشيخ الاديب حبيب الرحمن
الديوبندي مفتي العدالة العالية بحيدر آباد دكن صانها الله عن الشرور والفتن

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين ۝ والصلوة والسلام على سيدنا ومولانا محمد خاتم
الانبياء والمرسلين ۝ وعلى آله واصحابه اجمعين ۝ اما بعد فان الاسناد
من الدين ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء وهو من خصائص هذه
الامة المرحومة ۝ وان الفاضل العلامة والالمعي اللوذعي حلي القديم
ومخلصي الصميم مولانا الشيخ عبد الهادي المدراسي الحيدر آبادي
حفظه الله تعالى اعتنى بجمع اسانيده ومروياته داب العلماء المتقنين

والحفاظ النقادين في رسالته هادي المسترشدين فجمع فيها واوعى
واتى فيها من اسانيد المشائخ ما يشفي غلة الصدور وقد طالعتها من اكثر
المواضع فوجدتها كاسمها حاوية لمهمات الاسناد هادية للطالبين
الى سبيل الرشاد جزاه الله عنا وعن جميع المسلمين خيرا وقد اقترح
مني ذالك الفاضل الكريم مع علو قدره وسمو مكانه ان اجيزه بالحديث
المسلسل بالاولية وهو الراحمون يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى ارحموا من
في الارض يرحمكم من في السماء فاجزته كما اجازني به الامام
الهمام قدوة علماء الاسلام الحجة الرحلة سند المحدثين وخاتمة
المحققين قطب العالم سيدي وسندي مولانا الشيخ رشيد احمد
الكنكوهي قدس الله سره وافاض علينا من بركاته عن مشائخه الاعلام
قدس الله اسرارهم وانا العبد الضعيف حبيب الرحمن الديوبندي
العثماني كتبته يوم الخميس لاربع وعشرين من جمادى الثانية
سنة اربعين بعد الف وثلثمائة حين كنت نزيلا ببلدة حيدرآباد

تقريظ مولانا العلام قدوة العلماء الكرام الفاضل الاجل الشيخ الاكمل
محمد يعقوب شيخ الحديث وصدر المدرسين بالمدرسة النظامية
لازالت فيوضه فى كل بكرة وعشية

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلى

اما بعد فقد طالعت اكثر الكتابين للعلام عبد الهادى مدظله العالى
هادى الطالبين الى مسلسلات النبى الامين صلى الله عليه وسلم
وهادى المسترشدين الى اتصال المسندين الملقب بتقريب المراد
فى رفع الاسناد جدّ واجتهد المؤلف العلام فى سعيه فى الكتابين
غاية الاجتهاد فى تاليفه وتنقيحه همته العلية الكلام فى تصحيح الاسناد
احسن فى الدين القويم وهو مخصوص بهذه الامة جعل الله هذه
الامة وسطا ليكونوا شهداء على الناس الاسناد كالجبال تكون
اوتادا للارضين خصوصا مسلسلات الاوليات بالنبى الامين
صلى الله عليه وسلم جمعت فى سلك واحد فى هذا الكتاب
هى احسن الترتيب فى الجمع والانتخاب هى من اللطيفة العجيبة

ومن حسن الاتفاق انه اختار سبعين حديثا تاسيا لما اختار موسى قومه سبعين رجلا لميقات ربه هي من جودة طبع المؤلف العلام كما اجتهد بالكتابة القلمية لابد له ان يجتهد في ادارة طبعه ليكون له في اثره وعقبه العمل الصالح والاحسان في مرور الدهور والازمان وعلى الله التكلان ولا حول ولا قوة الا بالله العظيم

نمقه العبد الكئيب محمد يعقوب عفا الله عنه صدر مدرس مدرسه نظاميه

تقريظ مولانا العلامة الحبر الفهامة جامع المنقول والمعقول الحاوي على الفروع والاصول العالم الاجل الفاضل الاكمل ابي الفيض وابي الفضل السيد محمد مخدوم الحسيني الحسني المدرس والمفتي بالمدرسة النظاميه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الهادي الى سبيل الرشاد - والصلوة والسلام على عبده الهادي بخير الارشاد سيدنا ومولانا محمد الموعود بالبعث في المقام المحمود للشفاعة يوم التناد وعلى آله واصحابه خير المتادين

بآداب السالكين مسلك السادة وخير المنتسبين اليه بافضل الاسناد
الى ما بقيت سلاسل النسبة والاستناد اما بعد فقد تصفحت الكتاب
المستطاب هادى الطالبين الى مسلسلات النبى الامين المعروف
بمسلسلات المسكين وتفحصت هادى المسترشدين الى اتصال المسندين
الملقب بتقريب المراد فى رفع الاسناد للعالم العابد الناسك الزاهد
الواعظ الراشد اشرف الحاج مولانا المولوى ابو سعيد محمد عبد الهادى
متع المسلمين بطول بقائه ربه ذو الفضل والايادى فوجدته كما سميهما
هادى الطالبين وهادى المسترشدين لان المؤلف العلامة جمع فيه
الاحاديث والاخبار العلية والمسلسلات الجلية مثل المسلسل بالمشابكة
والمصافحة والاولية وغيرها الى ختم المجلس بالدعاء فجمع هذه
المسلسلات ورواية اتصال المسندات المرويات صار المؤلف
الجامع حريا جديرا وحقيقا مستحقا بدعاء خير البرية عليه الوف الوف
التحية كما روى عن ابن مسعود رضى الله تعالى عنه قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نضر الله امرأ سمع منا شيئا
فبلغه كما سمعه فرب مبلغ اوعى من سامع رواه ابو داؤد والترمذى

وابن حبان فی صحیحہ الا انہ قال رحم اللہ امرأ وقال الترمذی حدیث
حسن صحیح وروی عن ابن عباسؓ قال قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم
اللھم ارحم خلفائی قلنا یارسول اللہ ومن خلفائک قال الذین
یاتون من بعدی یروون احادیثی ویعلمونھا الناس رواہ الطبرانی
فی الاوسط فجعلہ اللہ وجعلنا من خلفاء خاتم النبیین المرحومین
من رب العالمین وحشرنا فی زمرتہ واوردنا حوضہ وسقانا بکاسہ
ورحم اللہ امرأ سعی فی طبع ھذہ التالیفات اللطیفۃ والمسلسلات
الشریفۃ ونشرھا واشاعتھا قولاً وفعلاً وجعل سعیہ مشکورا واجرہ
جزاء موفورا وذنبہ مغفورا واخر دعوانا ان الحمد للہ رب
العالمین والصلوٰۃ علی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد والہ و
اصحابہ اجمعین مادام رب العالمین ۔

قرظہ ببیانہ وحررہ ببنانہ خادم العلوم من الاقتاء الدنی
ابو الفضل والفیض السید محمد مخدوم الحسینی الحسنی
القادری النظامی نسبا ومشربا والحنفی مذھبا عاملہ اللہ
بفضلہ السامی وحماہ بفیضہ الحامی

۲۵ شوال سنہ ۱۳۱۶ ہجری

تقريظ العلامة النبيل الفهامة الجليل الداعي الى الله بلسانه وأركانه
الصادق في ذالك الموزع في جميع ازمانه نقية السلف عمدة الخلف
الصالح الاسمى والبركة العظمى مولانا الحبيب احمد البرزنجي
ادام الله فيوضاته الى يوم الدين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى اورث الكتاب من اصطفى من عباده السابقين بالخيرات
باذن الله والصلوة والسلام على حبيبه الذى بلّغ وامر الشاهد
ان يبلغ الغائب وعلى آله واصحابه الذين امتثلوا امر رسول الله
فبلغوا فى الارض ادانيها واقاصيها علم الله ورسوله مسندا الى
رسول الله صلى الله عليه وعلى آله واصحابه امّا بعد فان ممّا خص الله
به هذه الامة هو علم الاسناد وفى هذا فليتنافس المتنافسون
فانه من اعظم الموهوبات الالهية للامة المحمدية وهو قوائم العلم
وميزانه ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء كما قاله الامام ابن
المبارك وليس لاحد من الامم كلها قديمها وحديثها منذ خلق
الله آدم اسناد موصول ولا امناء يحفظون اثار نبيهم وانسابه

خلفهم سواهذه الامة كما قاله محمد بن حاتم المظفر ابو حاتم الرازى
حتى بلغوا فى فحص الاسناد والبحث عنه الى الغاية القصوى بان
حدثوا عن الثقة المعروف فى ازمنتهم بالصدق والامانة عن مثله حتى
تتناهى تحديثهم ثم بحثوا اشد البحث حتى عرفوا الاحفظ فالاحفظ و
الاضبط فالاضبط والاطول مجالسة لمن فوقه اى شيخه ممن كان
اقصر مجالسة ثم كتبوا الحديث من عشرين وجها واكثر لكى يهذبوا
الحديث من الغلط والزلل ويضبطوا حروفه ويعدّوه عدّا وقد
جعلهم هذا العلم الشريف رحّالة فى الارض جوّالة سيّارة بلغوا
فى الارض حيث بلغ الاسلام فكان التاريخ والجغرافيا فى مطاوى
علمهم هذا ولكنهم لمّا اخلصوا نيّاتهم لهذا العلم الشريف ولم يكن
فى قلوبهم الا الهيبة التى يسعها الله تعالى شيئ من الوقعة لشيئ من
اشياء الدنيا وان كان من علومها وفنونها وما كان رضاهم واطمينانهم
الا بالله تعالى وحاشاهم ان يطمئنوا بالدنيا ويرضوا بها فلهذا
لم يرض قلبهم العلوى الالهى بشيئ من هذه الدنيويات السفليات
وان كانت متعلقة باذيال علمهم الشريف فتركوها لغيرهم وحصروا

انفسهم فی سبیل الله لهذا العلم الشریف حتّی احکموا دین الله القیم
به فاستوی العلم علی سوقه فی حدود سنة ثلثمائة فاخذ الخلف
هذا العلم عنهم کاملاً میسرًا وکان لهم المثل الاسنی فی الدنیا والعلیا
فاقتفی الخلف من ائمة العلم والدین اثارهم فی هذا العلم النفیس
وانتسبوا فی علمهم ودینهم اخذا وتحصیلا الی کبرائهم حتی حصل
لهم علو الاسناد وانتهی علمهم الی مجتهدی هذا العلم ومجاهدیه
فبطریقهم وصل علمهم ودینهم الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
منهم العالم الکامل والقدوة الفاضل الذی شاع علمه
فی الحاضر والبادی المولوی الحاج الواعظ محمد عبد الهادی فانه
من فرسان هذا الوادی رقی فی علم الغریر بالمعارج العالیة الاسنادیة
حتی استقرت الی عرشه الاعلی النبوی هو المنتهی فیالله من علم مثله
کشجرة طیبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء تؤتی اکلها کل حین
باذن ربها ۔

۱۹ ذو الحجه سنه ۱۳۴۶ھ

العبد الملتجی حبیب احمد بن زنجی

تقريظ العلامة الحبر الفهامة الفاضل اللبيب الاديب الاريب فصيح اللسان
لطيف البيان مولانا الحافظ الحكيم عناية الله خان ادام الله فيضه
العالي مادامت الايام والليالي -

الحمد لوليه والصلوة والسلام على نبيه

اما بعد فاني رأيت كتاب هادي المسترشدين الى اتصال المسندين
وقرأت اكثر من احاديثه فوجدته من الاعاجيب في فن الحديث
مارأيت قط قبل ذالك بهذا الاسلوب كتابا فيه فلله در مولفه
الذي اجاد في تحقيقه وبذل الجهد في تدقيقه اورد فيه
مسلسلات الاحاديث متنوعة الاحاديث كما ان روى عن شيخه
الحنفي فاخذ الاحناف في جميع سنده كابرا عن كابر وهكذا شافعيا عن
شافعي ومالكيا عن مالكي وحنبليا عن حنبلي وحافظا عن حافظ
وصوفيا عن صوفي وشاعرا عن شاعر وهكذا اورد مسلسلات
الاحاديث بعجائب الاسلوب في اسانيده لو اطلعت عليه لملئت
منه فرحا وانبساطا ولو قلبت اوراقه تجده مملوا من الاكسير
الاحمر موزونا ومنظما بارك الله المؤلف في عمره وحياته ومتعه الله

المسلمين بطول بقاءه ومديد ثباته وهو مولينا ومولى المسلمين عالم
الشريعة شيخ الطريقة محقق الحقيقة عارف معارف النبوة والاتقى
وحيد الدهر قدوة العصر المجاح الحسيب اللوذعي المصقع المنجد
الشهم الغشمشم الواعظ الدال على الحسنات ومكارم الاخلاق
الداعي الى الخير من سنن سيد الموجودات محي السنة قامع البدعة
خادم الملة المصطفوية مقتدى الوقت للحاضر والبادي مولينا
الشيخ عبد الهادي هدى الله تعالى به المسلمين هداية التوحيد
ومحاب رسوم الشرك المبيد

وانا العبد الضعيف الحكيم عنايت الله خان عفا الله عنه
ماجنى في دنياه بالتعلق عن ماسواه

ايضاً وله

الحمد لوليه والصلوة والسلام على نبيه اما بعد فاني رائيت كتاب
هادي المسترشدين بحصصر الثلاث من تذكرة الشيوخ الكرام
واتصال اسانيد الكتب المشهورة من التفاسير وكتب الحديث
والفقه من مذاهب الاربعة الحنفية والشافعية والمالكية والحنبلية

الى مصنفيها العظام واسانيد المسلسلات الى النبى الامين سيد
الموجودات وقرأت من بعض مقامات الكتاب فوجدته من اعجب
موروداته وابلغ بياناته وبذل جهد المصنف العلام فى حضرة
شيوخه ببسط ذيوله عند كرام الناس بابا بابا وطول قعوده على
رجليه فى مجالس هذه الابرار ادبا وحضوره فى اوقاتهم صفا
الناس عند عظام الناس فجاء بكم من اللآلى المتلالية واليواقيت
الغالية فوضع بين ايدينا افادة خير المنزلين بلا اعادة وافاضة
خير المخلصين بلا استفادة فبشرى للطالبين الذين ما تحركوا
من مقامهم وصلوا الى هذه النعمة غير مترقبين وفازوا غير مجتهدين
فهذه التذكرة تذكرة اولى الالباب مجالسهم خير المجالس وابوابهم
خير الابواب. ذكرهم يورث محبة محبوب رب العلمين واتباع
سنن سيد المرسلين ورضاء رب العباد من الحاضر والباد.
اجاد المصنف العلام بغاية سعيه فى تحقيقه وبذل جهده فى
احسن تدقيقه وخاصته ما اورد فى مسلسلات الاحاديث متنوعة
الاسانيد كما ان روى عن شيخنا الحنفى فاخذ الاحناف فى جميع

دفع دخل مقابل ٣٠ سنة

سندہ کابر عن کابر وھکذا شافعیا عن شافعی ومالکیا عن مالکی وحنبلیا عن
حنبلی وحافظا عن حافظ وصوفیا عن صوفی وشاعرا عن شاعر
ھکذا ورد مسلسلات الاحادیث بعجائب الاسلوب فی اسانید
لو اطلعت علیہ لملئت منہ فرحا وانبساطا ولو قلبت اوراقہ
تجدہ مملوا من الکبریت الاحمر موزا ونکاتا بارک اللہ المؤلف
فی عمرہ وحیاتہ ومتع اللہ المسلمین بطول بقائہ ومدید
ثباتہ وھو مولینا ومولی المسلمین وھادی المسترشدین عالم
الشریعۃ شیخ الطریقۃ محقق الحقیقۃ۔ عارف معارف النبوۃ
والالوھیۃ۔ وحید الدھر قدوۃ العصر الواعظ الدال علی
الحسنات ومکارم الاخلاق الداعی الی الخیر من سنن سید
الموجودات محی السنۃ قامع البدعۃ خادم الملۃ المصطفویۃ
مقتدی الوقت للحاضر والبادی مولنا الشیخ محمد عبد
الھادی ھدی اللہ تعالی بہ المسلمین ھدایۃ التوحید
ومحابہ رسوم الشرک المبید۔
وانا العبد الضعیف الحکیم عنایت اللہ خان عفا اللہ عنہ ما من دنیاہ بالتعلق عن ماسواہ

تقريظ مولانا العلامة الحبر الفهامة عمدة علماء الزمان السابق بين الاقران المكرم المحترم محمد تجمل حسين خان الكوفاموى المدرس

دام فيضه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الملك الوهاب والصلوة والسلام على حبيبه سيدنا محمد المبعوث على الكافة المنعوت بفصل الخطاب وعلى اله واصحابه الذين هم خير ال واصحاب - امّا بعد فانى طالعت من كثير مواضع كتابين للعلامة الفهامة الفاضل النحرير العريف الشهير الجامع لعلوم الشرعيّة البارع فى الحديث والعربيّة عمدة الواعظين وزبدة العلماء العاملين مولانا الحاج محمد عبد الهادى امتع الله ببركاته كل حاضر وبادى - هادى المسترشدين الى اتصال المسندين الملقلب بتقريب المراد فى رفع الاسناد - وهادى الطالبين الى مسلسلات النبى الامين - جمع فيهما اسانيده الى الجوامع والمسانيد - واورد مسلسلاته ومروياته - فوجدتهما احسن كتب صنفت فى هذا الباب فيهما فوائد كثيرة نافعة لاولى الالباب فجزاه

اللہ تعالیٰ خیر الجزاء عنی وعن جمیع المسلمین والحمد للہ رب العلمین
وانا العبد الفقیر الی ربہ المنان تعبل حسین خان ایمان غفر اللہ لہ الاسلام

تقریظ السید العارف المتحقق بالاسرار والمعارف العلامۃ الفاضل
حسن الاخلاق والشمائل الحضرۃ الشیخ السید محمد رشید القادری
البغدادی منع المسلمین بطول بقائہ ربہ ذوالایادی خطیب
ملہ مسجد بحیدرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الامین سیدنا
محمد وعلی الہ وصحبہ اجمعین امّا بعد فانی طالعت من بعض
مواضع الکتابین الجلیلین ھادی المسترشدین وھادی الطالبین
الذین حاویین لعلم الاسناد ومسلسلات النبی الامین للعالم
الزاھد الواعظ الراشد الدال علی مکارم الاخلاق والحسنات
الداعی الی سنن سید الکائنات محی السنۃ قامع البدعۃ
خادم الملۃ المصطفویہ صاحب الاخلاق المرضیہ عمدۃ الاقران

الذى للواعظين سلطان مولانا الحاج القارى محمد عبد الشهيد
المحدث الحيدرابادى متع المسلمين بطول حياته ربه ذو الايادى
فوجدت هذين الكتابين ما احد سبقنى فى مثلهما فى هذا الباب
اورد المؤلف فيهما فوائد كثيرة نافعة لاولى الالباب فلله در
المؤلف العلام وجزاه الله تعالى خير الجزاء عن اهل الاسلام *
الراقم خادم العلماء العاملين السيد محمد رشيد البغدادى القادرى
ربيع الاخر سنة ١٣٤٧ھ

تقريظ العالم النبيل الفاضل الجليل منور الحوالك والظلام مولانا
الحاج ابى المكارم محمد عبد السلام الهزارى والكرنولى صدر المدرسين
بالمدرسة العربية بها

مبسملاً ومحمداً ومصلياً ومسلماً

الحمد لله الذى نور السماء بكواكب الثوابت والسيارات - وزين
الارض باقمار الكملات - وشموس البراعات - والصلوات
الزاكيات والتسليمات العاطرات على واسطة هذا النظام

المطرب الاتقن - وعلى آله وصحبه الذين اقتفوا اثره على الطريق
المعجب الاحسن ويعد فانى طالعت هذه الرسالة السامية
والحديقة الزاهرة المسماة بهادى المسترشدين فوجدت نكاتها
مستبشرة ضاحكة - ودقايقها متبهجة باسمة - فتكاد القلوب
تشرق بهذه المناظر الجميلة المعجبة - وبالصفات المطربة
البهجة - لعمرى جمال خرائد ازهارها مغناطيس لقلوب
البارعين - وحسن نواهد اثمارها عقار لعقول الفاضلين -
فترى وجوه حسانها باسمة - والخدود ناضرة - والقدود
مائسة - والعيون ناعسة - والمسرات بروبتها تدخل على العقول
من ابواب الحواس الظاهرة والباطنة فشكر سعى مؤلفه المولانا
الحاج عبد الهادى - وصب عليه ما لا تحصى من الايادى -
بحرمة النبى وآله بحار المكرمات والغوادى -

كتبه احقر الانام ابو المكارم محمد عبد السلام سليم

هزاروى

تقريظ علامة الدهر فهامة العصر عمدة العلماء زبدة الفضلاء معظم
كل شيخ وشاب الحضرة العلامة الشيخ سالم باحطاب الشافعي دام
مجده شيخ الشافعية بالمدرسة النظامية -

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الملك العلام - والصلوة والسلام على خير الانام - سيدنا
محمد صلى الله عليه وسلم الهادي الى يوم القيام - وعلى آله واصحابه
الذين نهجوا نهجه بالكمال والتمام - وبعد فان الفاضل المحترم -
حميد الخصائل والشيم - المولوى عبد الهادى - سلمه البادى - اتى
لدي بكتابه هادى المسترشدين الى اتصال المسندين للتقريظ
ولكن لم تمكني مطالعته لاسباب عرضت فلذلك اعتمدت على
تقريظ الفاضل الجليل - والعالم النبيل المولوى محمد العقوب -
صدر المدرسين بالمدرسة النظامية فوافقته عليه فجزى الله
كل من اتى منه خير - وجنبه كل ضير - املاه المفتقر الى رحمة ربه الوهاب

الشيخ سالم باحطاب شيخ الشافعية بالمدرسة النظامية

حرر ٢٥ رمضان سنة ١٣٣٨ هـ

تقریظ العلامۃ الادیب الفہامۃ اللوذعی الاریب مقتدی الوقت للحاضر والبادی مولانا الشیخ عبداللہ العمادی ناظر الکتب المذہبیۃ الدرسیہ بدار الترجمۃ السرکار العالیہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وبارک وسلم کفی بالحدیث شرفاً انّ موضوعہ ذات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ وممّن تخرّج فیہ واسند الی نبیہ النبیہ صلوات اللہ علیہ سیدنا عبد الہادی الحیدرآبادی جعل اللہ سعیہ مشکوراً ولقاہ نضرۃ وسروراً فقط لثلاث خلون من ذی القعدۃ ۱۳۴۷ھ

عالیہ

تقریظ واقف رموز الشریعۃ کاشف اسرار الحقیقۃ العلامۃ المحقق والفہامۃ المدقق الحصۃ الفاضل الماہر الادیب الاریب الباہر مولانا محمد عبد القادر الصوفی واعظ سرکار نظام ادام اللہ فیوضہ الی یوم القیام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی یستند الیہ کل من یستند ویستند الہادی

الذى يهتدى اليه كل من يهتدى ويرشد والصلوٰة والسلام
على النبى الامجد سيدنا ومولانا محمد وعلى اله واصحابه هداة الشرع
المتين والدين الممجد الى امد لا يحد ولا يحد اما بعد فقد طالعت
الرسالة الملقبة بتقريب المراد فى رفع الاسناد ووجدتها على
سيهمة ولا مثيلة حاوية فى الباب لجميع ما يراد واما المسند اليه
الحقيقى فى باب الاستناد فهو الذات الواحد الاحد رب العباد
لانه منه بدأ هذا الامر باظهار كمالاته وانتهى الى حضرة الانسان
الكامل والمرءاة المجعول الحامل لذاته وصفاته وكذلك كل واحد
من المركبات والبسائط فى طرقى الوصول الى المجرد المحض ذرائع ووسائط
واسباب ومعدات وشرائط لا يصل احد منها الى مناها الا بالاستناد
بها والاسناد اليها فهو مراد قوله تعالى وابتغوا اليه الوسيلة فى باب
الرشد والتعليم والهداية والارشاد فمنه بدء واليه يعود وهو المبدء
والمعاد واما هذا الامر الجليل الفخيم فقد خصه الله الجليل العظيم
فضلا وكرما منه الامة المرحومة امة نبيه الكريم عليه افضل
الصلوٰة والتسليم فما عند النصارى واليهود ولا عند المجوس والهنود

شيأ من هذا الامر ليشد ازرهم ويقوى امرهم فهم فى هذا الباب
حيارى وفى ميدان التمحيص والتنقيد سكارى لا تجدهم فى طرق
التنقيد الا كحاطب الليل بل تجدهم عن الصراط السوى يميلون
الى الاعوجاج كل الميل فلله در المصنف العلامة الفهامة
الذى من على اهل الزمان باحسن الايادى اعنى مولانا المولوى
محمد عبد الهادى المدراسى ثم الحيدرآبادى فشكر الله سعيه
الجميل وبارك فى حياته وفيوضاته العلمية والعملية الى يوم
التناد فانه قد جمع فى هذا الكتاب مع انه مختصر موجز ولكنه بحر قد
اندمجت فى الجامع تبيين اسنادات مشائخ العظام فوائد
جليلة وعوائد جميلة لا توجد فى نميقة مختصرة السلف فضلا عن
الخلف الا فى المطولات بعد مطالعة كثيرة وجهد بليغ وحمل
المشقة الخطيرة وارجو من الله تعالى لها بعد ان تحلت بحلية
الطبع ليميل اليها الطبع ميل الفراش الى الشمع وليس فى وسعى
ان اسع حق مدحها ومدح مصنفها الا ان اختم بالدعاء اللهم
اجعلها تذكارا لمصنفها ومصباحا لسالكى طرق الرشد والارشاد

امین امین بالنون والصاد وصلی اللہ علیہ وسلم علی سیدنا
محمد والہ واصحابہ الامجاد۔

حررہ الفقیر الحقیر المفتقر الی اللہ الغافر محمد عبد القادر
واعظ سرکار نظام ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ

تقریظ العالم النبیل الفاضل الجلیل مولانا محمد غوث الترفاتوری
المقرر للاسلامیات العربیۃ والفارسیۃ بمسلم ہائی اسکول
ببلدۃ مدراس ادام اللہ فیوضاتہ الی یوم یقوم الناس

ہو اللہ الحکیم العلیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد فاقول ان الکتاب
الموسوم بہادی المسترشدین الی اتصال المسندین للفاضل
الجلیل المحقق القمقام والحافظ النبیل المدقق الہمہام مولانا
الہمام البارع المولوی عبد الہادی المدراسی الحیدرآبادی
قد وصلنی من معرفۃ بعض الخلان وطالعتہ فی بعض اہم
مقامات حسب الدعۃ وللہ در المصنف انی وجدتہ

جامعا ليواقيت علم الاسناد فكانه شمس بازغة تتلألأ انوارها
وعين نابعة تتشقق منها انهارها فاين طلاب العلوم المشتاقين
الى الاستنارة منها ـ فبادروا من حيث هممكم العليا ـ
قصيدة فى شأن ذاك التصنيف الانيق الظريف وسمو قدر
المصنف دامت بركاتهم ـ

فيا قدوة العلماء رأس الاماثم ... لقد فقت بالامجاد بعد المكارم
دعا الناس عند الوعظ خير المصاقع ... واصبحت فى الاقران اهل الكرائم
فطالعت ما صنفتم من بجلة ... لقد فزتم فيها بقصوى العزائم
ولا شك ان السعى هذا مبارك ... فاتمامه يرجى بافضال راحم
وجدناك فى اعلاء حق مجاهدا ... كحبر بقصد النشر للدين جازم
لدى الخطبة ارتاع العدا ان ذعرهم ... وقد اثرتهم نحو وقع الصوارم
اقمت عماد الدين اظهرت سره ... على الامة المرحومة من مراحم
كثير من الخطباء للنصح ابلغوا ... قدمت فريدا حيث اجلى المكارم
تقمعت اس البدعة والغوائة ... من العلم والعرفان للجهل هادم
قد استرحم الغازى الى الله تائبا ... كعبد من العصيان والذنب نادم

فيا ارحم العباد ارحم يا صمد	فرغنا على النفس بكل المظالم

حرره افقر العباد الاحقر محمد غوث التوفاوري احد متعلمي الكلية العربية الاسلامية الشهيرة الديوبندية والمقرر للاسلاميات العربية والفارسية بمسلم هائي اسكول ببلدة مدراس يوم الخميس لثلاثين من جمادى الثانية سنة سبع واربعين وثلاث مائة بعد الالف۔

تقريظ العلامة الجليل الفهامة النبيل مولانا محمد صديق البهاري دام فضله ونظمه حين كان نازلاً في بمبئي مع مولانا الى الكلام ازاد دامت فيوضاتهم

الحمد لله عظيم الشان	رب الموالى المنعم المنان
الواحد الصمد الذى هو لم يلد	الواجب والخالق الاعيان
معطى البرية كل شئ خلقه	ووجوده بالروح والجسمان
شتان بين وجوده ووجودنا	ليساهما والله يتحدان
ثم الصلوة مع السلام على الذى	هو صاحب المعراج والاحسان
بلغ السموات العلى بكماله	فى ساعة او لحظة او آن

وعلى الذين هم الصحابة كلهم ... محى رسوم العلم والايقان

خير الخلائق خلقة وخلائقا ... اهل التقى والمجد والايمان

وبعد فهذا كتاب اوّل ... فى جنس الفاظ ونوع معانى

فيه اتصال المسندين برفعهم ... بعضا الى بعض بحسن بيان

قد زين الاسناد فيه مسلسلا ... احدا الى احد كعقد جمان

هو من تصانيف النبيل الفاضل ... اللوذعى ذى قاطع البرهان

هو عبده الهادى بليغ بالغ ... والمرجع بهدايته الخلان

لازال مسرورا يسر قلبه ... ماهزت الاوراق فى الاغصان

هذا تقريظ لائق للعالم الفطن الخبير والاديب البصير مولانا السيد عبد الرحمن الرا ولفندى

الحمد لله الذى اعطى لنا شرف الهدى ... البارئ الحق الذى القى بنا حب العلا

فرد قديم ناصر عدل لطيف باهر ... اسناده متعارف بين الخلائق والا

قد اخبر الانسان مما قبله من قدره ... ذا ثم مما بعده انظر بفهوم الفطن

لاريب فى اخباره لاريب فى انذاره ... لاريب فى اسراره مابين جميع الامة

قد خص منهم من الى من بعدهم بالاصطفى ... اعنى حبيب الله البر ياخير الورى انور الهدى

اصحابه كانوا هداة الناس فى احوالهم ... لاشك فى اسنادهم كانوا انجم فى السما

اقوالهم قول النبى افعالهم فعل النبى ... احوالهم حال النبى اسرارهم بدر الدجى

استمسك القوم التقى من جاءهم فى قولهم ... بالسنة المشروعة لاشك فى اثباتها

حتى كذا من قولهم اعداد الى هذا الزمن ... جاءت الينا طبقة من طبقة من مصطفى

من ادراك الطبقات منهم او سمع من خلفهم ... قد ادرك الانوار من مشكوة فيض المجتبى

منهم رأينا مشفقا او مخلصا لى صادقا ... او متقيا عالما متشرعا مستبصرا

من عبدها دى اسمه اخلاقه معروفة ... اشياخ مشهورة لاشك فى اسنادها

من ادراك الاخبار منهم بالشروط الكاملة ... كل سعوا قولا الى رشد النبى المقتدا

١ او باعتبار مافقه العلما على سبيل الجمع ١٢

٢ ارجع ضمير الموت باعتبار الصفة والصفة بتاويل الجماعة ١٢

هذا ما قرظه العلامة الحبر الفهامة عين العلم والدراية ينبوع الحكم والرواية مولانا الاعظم مقتدانا الافخم الشيخ الفاضل الواصل الكامل المولوى محمود حسن الطونكى مؤلف معجم المصنفين ادام الله فيوضاته الى يوم الدين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى بعث النبى الامى وعلم به القرآن واسرى واسر الناس باقتدائه

وارسل رسوله الكريم بدين الحق ومكارم الاخلاق وجعل لنا فيه اسوة حسنة اما بعد ان علم الاسانيد من خصائص هذه الامة المرحومة، ومزاياها التي خصها الله تعالى بها علماء هذه الامة، صيانة لدينه و حفاظة لاسوة نبيه الكريم صلى الله عليه وسلم، مضى ما مضى من الايام وخلت ما خلت من الدهور، الى من قرن الى قرن، وقد كسدت اسواق العلوم الدينية وانطفأت مشارق انوارها، حتى لا يوجد في هذا الزمان عالم يعتني بالاسانيد وعلومها كما كان يعتني بها اسلافنا الكرام ولكن الله حافظ لسنن نبيه، واحكام دينه كما قال انا له لحافظون فيخلق في كل الزمان والدهور رجلا من رجال دينه يشيد به بنيان علوم دينه، فالله تبارك وتعالى خص به في هذه الايام العلامة الفهامة الشيخ عبد الهادي المدراسي الحيدرآبادي فجمع اسانيد الحديث والى باحسن ما امكن له جزاه الله تعالى ونفع به الاتي من بعده والحاضرين بين يديه - آمين - والله ولي التوفيق يوفق من يشاء بما يشاء

محمود حسن غفر الله له ولوالديه واليهم احسن - ۱۸ ربيع الثاني سنة ۱۳۵۳ھ

تقريظ العلامة الفهامة مولانا الفاضل الحاج السيد حامد القادري الموسوي دام الله فيوضاته

احمد اللہ العظیم وصلی واسلم علی نبیہ الکریم وعلی الہ واصحابہ ومحبیہ واتباعہ ذوی الشان الفخیم فقد طالعت الکتاب المسمی بہادی المسترشدین الی اتصال المسندین المنقلب بتقریب المرادی فی رفع الاسناد للعالم القال الواعظ الحاج عبد الہادی سلمہ ربہ والایادی بنحا بنحا فوجدتہ کاسمہ ہادیا للمسترشدین جما فجزی اللہ تعالی مصنفہ عن جمیع المسترشدین منہ جزاء کبیرا واجرا کثیرا ط

وانا المفتقر الی فضل اللہ المجید ورسولہ الحمید السید حبیب العادر الموسوم بہ ن بعالم اللہ

تقریظ عالم عامل فاضل کامل مولانا الحافظ المولوی غلام محمد صاحب ادام اللہ فیوضاتہم فی الیوم والغد خطیب مکہ مسجد مدرس مدرسہ نظامیہ

کتاب مستطاب ہادی المسترشدین تالیف فاضل اجل واعظ بے بدل حاجی حافظ مولانا مولوی عبد الہادی صاحب کے بعض مقامات مطالعہ میں آئے۔ واقعی یہ کتاب ایک قابل قدر چیز ہے۔ مولف فہام کی عرق ریزی قابل داد ہے۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء

نظم

وہ بات کیا پسند ہو جو بے دلیل ہے	اثبات مدعی کی یہی اک سبیل ہے
ارشاد مصطفےٰ سے تجاوز نہ چاہیے	فرمان یونہی حضرت رب جلیل ہے
قرآن بھی سمجھ نہیں سکتے ہیں بے حدیث	قائل ہے اس بیان کا جو مرد نبیل ہے

لیکن حدیث کیلئے اسناد ہے ضرور — اسکے سوا حدیث بھی اک قال قیل ہے
موضوع وہ حدیث ہے جسکی سند نہ ہو — اصحاب فن کے پاس یہ حرف فضیل ہے
اسناد میں لکھی ہے جو یہ بے بہا کتاب — ہو جسقدر ثنائے مؤلف قلیل ہے
دنیا میں ذکر خیر مؤلف ہے پائدار — عقبیٰ میں اُنکے واسطے اجر جزیل ہے
یارب ہو جلد طبع یہ نایاب یادگار — تو کارسازِ خلق ہے سبکا کفیل ہے

المرقوم ۲۷ محرم ۱۳۴۷ھ روز دوشنبہ
خاکسار۔ غلام محمد خطیب مکہ مسجد

تقریظ مولانا المحدث السابق بین الاقران۔ العلامۃ الادیب الحکیم عبدالرحمٰن السہارنفوری

احقر نے ہادی المسترشدین فی الاسناد کا جا بجا سے مطالعہ کیا۔ مصنف علام کی محنت اور عرق ریزی کی جسقدر تعریف کیجائے وہ کم ہے۔ مصنف نے نہایت قابلیت سے اس مجموعہ کو مرتب کیا ہے۔ ابتدا میں رفع اسناد کی غرض سے مشہور مفسرین اور محدثین کا تاریخی تذکرہ بھی کیا ہے۔ اور اُن کے ضروری و دلچسپ واقعات کو بھی کہیں کہیں زیب قلم کیا ہے جس سے کتاب کی ہیوست میں ایک حد تک کمی آگئی اور مذاق عصریہ کے لحاظ سے بھی قابل قدر ہوگئی اسکے بعد مولٰنا موصوف نے ستر احادیث

مسلسلات کا مع رواۃ و مشائخین کے ذکر کیا ہے جس سے اس فن کی قدر و قیمت اور علو مرتبت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اگر یہ کتاب کسی صاحب خیر یا سرکار کی مدد سے طبع ہو جائے تو امید ہے کہ بہت لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچیگا۔ فقط۔

حکیم عبدالرحمن سہارنپوری

مجھکو بھی اس سے اتفاق ہے۔ فقط۔ جناب حکیم صاحب مرحوم کی رائے سے مجھے بھی اتفاق ہے

عبدالحی عفی عنہ — عبداللطیف

پروفیسر دارالعلوم حیدرآباد دکن — پروفیسر تفسیر دارالعلوم حیدرآباد دکن

تقریظ عالم باعمل فاضل بے بدل حامی دین متین متبع سنن سید المرسلین مولانا الحافظ غلام محمود صاحب ادام اللہ افاداتہم خطیب مسجد جامع عثمانی (سلطان بازار) رزیڈنسی حیدرآباد دکن صانہا اللہ عن الفتن

حامداً و مصلیاً

برادر مکرم رفیق محترم قاری خوش الحان واعظ شیریں بیان عالم باعمل فاضل اجل حاجی حرمین شریفین مولینا مولوی حافظ محمد عبدالہادی متع اللہ بطول حیاتہ اہل الامصار والبوادی نے (نہ صرف اس لحاظ سے کہ تصنیف را مصنف نیکو کند بیان

بلکہ اس وجہ سے کہ اِس وقت میری آنکھ کا علاج جاری ہے اور مجھے پڑھنے لکھنے سے پرہیز ہے) اپنی تصنیف لطیف ھادی المسترشدین الی اتصال المستدین کے مختلف مقامات پڑھکر مجھے سنائے اِس عمدۃ التصانیف سے فاضل مصنف کے اُس تبحرِ علمی کا پتہ چلتا ہے جو جملہ علوم دینی میں عموماً اور فن حدیث شریف میں خصوصاً انہیں حاصل ہے۔ مصنف علّام کی فضیلت اِنکے معلومات کی وسعت اور اُنکی تصنیف کی اہمیت و مقبولیت کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ انکی تعریف و توصیف میں نہ صرف مشاہیر علماء ہندوستان رطب اللسان ہیں بلکہ مقتدایان عالم فضلاء حرمین شریفین نے بھی بہ اظہار مدارج و فضائل انکی مدح و ثنا فرمائی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ مجموعی حیثیت سے اِس نوعیت کی کتاب اس سے پہلے نہیں لکھی گئی اور یہ بے نظیر تصنیف شرفِ اوّلیت سے مشرف ہے۔ فی الحقیقۃ فاضل مصنف کی محنت و عرقریزی قابل قدر و اجر ہے۔ جزاہ اللہ عنی وعن سائر المسلمین بجاہ سید المرسلین ﷺ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین ۔

راجی رحمۃ الملک المعبود غلام محمود ۔ خطیب مسجد جامع عثمانیہ زرڈیسی حیدرآباد

تقریظ علامۂ زمانہ فہامۂ یگانہ واعظ شہیر مقرر خوش تقریر عین العلم والدرایہ
ینبوع الحکم والروایہ سابق فی میدان الفنون سابح فی بحار العلوم مولانا
احمد ابوالکلام لازالت فیوضاتہ الی یوم القیام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ۔ جناب مولوی عبدالہادی صاحب نے از راہ عنایت مجھے اپنی تالیف کا مسودہ دکھلایا جسمیں انہوں نے اپنی تمام اسناد تعلیم وکتب نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ جمع کردی ہیں اور کوشش فرمائی ہے کہ تمام سلاسل اسناد اس طرح مرتب کردئے جائیں کہ انکے مطالعہ سے انکی تاریخی حیثیت بھی واضح ہوجائے۔ علم الاسناد علوم اسلامیہ کی اُن خصوصیات میں سے ہے جنکی نظیر دنیا کی کسی متمدن قوم کا سلسلۂ تعلیم پیش نہیں کرسکتا یہی وجہ ہے کہ علماء سلف اسے نہایت عزیز رکھتے تھے اور اسے منجملہ مہمات دینیہ کے سمجھتے تھے بعض اکابر سلف کی نسبت منقول ہے کہ انہوں نے صرف کسی ایک سند جید واقرب کے حصول کیلئے مشرق سے مغرب تک کا سفر اور اُسکی صعوبتیں برداشت کی تھیں۔ افسوس ہے کہ موجودہ زمانہ میں علوم اسلامیہ کے درس وتدریس کے تنزل سے حفظ اسناد وسلاسل کا ذوق بھی ناپید ہورہا ہے اور اسناد رسماً بھی اخذ سند واجازت کی بہت کم پروا کی جاتی ہے۔ ان حالات میں مولوی صاحب موصوف کا یہ اہتمام یقیناً نہایت درجہ مغتنم ہے۔

اللہ تعالیٰ انکی سعی مشکور فرمائے۔ اور اس رسالہ کا مطالعہ طلاب علم کے لئے موجب برکت بصیرت ہو۔ فقط

فقیر احمد المدعو بابی الکلام کان اللہ لہٗ۔ مدراس۔ ۱۹ جمادی الثانیہ ۱۳۴۷ھ

مولینا و اولینا مولوی ہادی یقینی کی کتاب لاجواب فی الحقیقت ہادی الی حسن المآب ہے۔ بمشار مقبولہ منقولہ۔ ھذہ

کل اناء یترشح بما فیہ ؛ وھذا التمثیل صحیح لا ریب فیہ

فللہ درہ وعلی اللہ برہ فضلا و احسانا۔

کتبہ العبد المھین الشھیر بسید شاہ مجد الدین شطاری القادری سندیاب، اعلوم عربیہ وسجادہ نشین آبائی منظور شاہی نیز جاگیردار موروثی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى من علينا بفضله الفخيم ؛ وجعل العلم رفعة عالية ورفع
درجات اهله بكرمه العميم ؛ وسلك باحبابه نهج الصراط المستقيم ؛
واختص بالعناية من الى جنابه بقلب سليم ؛ وقسم بنى آدم الى ذى حظ و
حرمان ؛ يتواصون بعضهم بعضا بالتقوى والفضل والاحسان واحسن الينا بالتصال
السند الى اشرف العباد ؛ وجعل علماء امته خلفاء لنبيه وخصهم
بحفظ الاسناد ؛ وجعل لنا اليه طريقا وسبيلا ؛ واقام لنا على معرفته حجة
ودليلا ؛ والصلوة والسلام الاتمان الاكملان الادومان على سيدنا
ومولانا محمد رحمة للانام ؛ مهبط الروح الامين والمظلل بالغمام ؛
والمختص بشريعة محتوية على الاحكام ؛ افضل الخلق ومصباح الظلام
صلى الله تعالى وسلم وانعم وبارك عليه وعلى آله الفخام ؛ واصحابه
النجباء البررة الكرام ؛ اما بعد فيقول عبد ذليل ؛ لرب جليل ؛ غبار
تراب اقدام العلماء الكرام ؛ خادم العلم والاسلام ؛ الراجى عفو ربه

واسعتر

ذى الايادى ؛ ابو سعيد محمد عبد الهادى ابن الحاج مولانا محمد عبد الكريم
تغمدهما الله بفضله العظيم ؛ لما كان علم الاسناد وحفظه من خصوصيات
هذه الامة المرحومة ؛ الذى به تتصل مسانيد سنته عليه الصلوة و
السلام بطرق معروفة معلومة ؛ بها يحصل لنا الامتياز بين الاحاديث
الصحيحة والسقيمة ؛ غير اهل الهواء والبدع فانهم حرموا من هذه
النعمة العظيمة ؛ كما قال العلامة ابن حجر فى كتاب مسانيده ما نصه
ومن عجيب الاستقراء انه كشف لى ان ذوى البدع الاعتقادية فاتهم
هذا الاتصال من اصله فلا يروون حديثا ولا يذكرون مسئلة فقهية
عن احد من ائمتهم الا بمجرد تقليد لواحد او اثنين واما لو طلبت منه
اتصالا بسند معروف او طريق موصوف لم يستطع لذلك سبيلا ؛ ثم
يجد بدا من ان يكل امره الى تقليد لا تقتدى به ولا يعول عليه تعويلا ؛ وقد
صرح ائمتنا بانه لا يجوز تقليد غير الائمة الاربعة قالوا لعدم الثقة
بنسبتها الى اربابها باسانيد تمنع التحريف والتبديل بخلاف المذاهب
الاربعة فان ائمتنا جزاهم الله عن الاسلام والمسلمين خيرا بذلوا انفسهم
فى تحرير اقوالها وبيان ما ثبت من قائله عن قائله وما لا فمن اهلها كل

تحریف وعلی الصحیح من الضعیف کما علیہ المحدثون والسلف الصالح والخلف
المتاخرون فتراھم علی غایۃ من الاحتیاط فی نقل مذاھبھم وغایۃ من
الانضباط لکل ما اشتملت علیہ من مطالبھم حتی لو قلت لاحدھم اذکر لی
سندک فی ھذہ المسئلۃ بامامک ؛ سردہ علیک علی الفور مبینا ما یزیل
ریبک وغلیم اوامک ؛ انتھی وقال فی الفتاوی الحدیثیۃ قال الحافظ صفحہ ۱۴۶۵
ابن حجر الاشبیلی المالکی قال الحافظ السھیلی صاحب الروض فانہ قال اتفق
العلماء علی انہ لا یصح لمسلم ان یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کذا حتی
یکون عندہ ذالک القول مرویا ولو علی اقل وجوہ الروایات ولو افق ذلک
ولیشرحہ قول بعض الحفاظ ان المحدثین لا یتفقون الی صحۃ النسخۃ
الا ان یقول الراوی انا اروی ما فیھا بسندی المتصل انتھی مختصرا
وعن الامام الشافعی رضی اللہ تعالی عنہ الذی یطلب الحدیث بلا اسناد
کحاطب لیل یحمل الحطب وفیہ افعی وھو لا یدری اھ وعن الامام ابن المبارک
رضی اللہ عنہ الاسناد من الدین ولولاہ لقال من شاء ما شاء وعنہ
ایضا طالب العلم بلا اسناد کراقی السطح بلا سلم اھ وعن الامام سفیان
الثوری الاسناد سلاح المؤمن فاذا لم یکن لہ سلاح فبای شیئ یقاتل

ا وام بالضم
تشکل یا واو ت ۱۲ منہ

وقال حافظ الغرب ابن عبد البر الاجازة فی العلم رأس مال کبیر او کثیر
وقال بعض المشائخ الاسناد الی المشائخ انساب العلماء العاملین فانهم
الاباء فی الدین وقال العلامة عبد الرحمن بن محمد الکزبری رحمه الله تعالی
فی ثبته العلم هو مادة النور فی الدنیا والاخرة وبه حیاة الارض بذکر الله
عز وجل وذکر رسوله وتقاؤه بقرأته وکتابته بدون تعد ولا طغیان
بالاضاعة واخذه عن غیر اهله وصرفه فی غیر محله ورفع القرآن
وکتابة الاسناد من اعظم اشراط الساعة وعندها موت الخضر علیه السلام
ونزول عیسی علیه السلام لقتل الدجال ۰ وفی اوائل سورة العلق
ما یشیر الی ان اهم الامور قرأة العلم وکتابته لبقاء الذکر والاجر والله
اعلم اه ولا یخفی علیک ان ما ذکره الاعیان محمول علی الاستحسان
فان الاجازة من الشیخ لیست بلازمة فی جواز روایة الحدیث
والعمل به بل الشرط ان یکون اهلا لذلک الا انها کماله کما هو مصرح
فی محله ولم یرید واصور العلم وکتابة الاسناد ۰ بل قصدوا احقاقها
التی بها الرشاد ۰ وغرضنا فی هذا الکتاب ذکر الطرق التی منها وصلت
الینا احادیث النبی صلی الله علیه وسلم ولو لم یکن الاسناد اصلا

لم تبق الشريعة - وكذا النسخة التي لم تصح على اصلها ولم يعرف صحة
اصلها لا يعتمد عليها - فلذا قال العلامة العجلوني محدث الشام في
ثبته ما نصه والاسناد من خواص هذه الامة المحمدية * فينبغي الرحيل
لتحصيله ولو الى اقصى البلاد الهندية اهـ واذا اجتمع الدراية مع الرواية
فتكون ذلك نورا على نور * والعلو في الاسناد امر محبوب ومرغوب فيه
عند المحدثين * بحيث يحصل بالسند العالي القرب من رسول رب العلمين
ولهذا الوجه قد اخذ الاكابر عن الاصاغر * وعدوه من الفضائل والمفاخر
وقد حضرت يوم عيد حين اقامتي بمكة المكرمة عند شيخي المفضال * مولانا
الشيخ صالح كمال * المفتي وشيخ العلماء والامام * والخطيب والمدرس
بالمسجد الحرام * وقلت له يا سيدي جئتك لاسمع منك الحديث المسلسل
بيوم العيد فقال لي اني لم اسمعه من احد بشرطه ثم بعد وقفة قليلة
سألني عن الفاظ ذلك الحديث فقرأته عليه فسألني رحمه الله هل
سمعته اليوم من احد فاجبته باني قد سمعته اليوم من شيخي الحبيب حسين
الحبشي فقال انت سمعته منه فهو شيخك وانا سمعت منك فانت شيخي
فقلت له يا سبحان الله كيف اكون شيخك يا سيدي وانا من ادنى

لا میذك فقال لا بأس بذالك فانی کنت محروما من نعمة فحصلت منها ما

انتهی قوله رحمه الله تعالی ۔ فتبین لکم

یا اخوانی قدر هذا العلم الشریف ، وبرکدت الهمم عن هذا العلم مع

هذا العلو المنیف حتی صار نسیا منسیا قال المحدث ولی الله فی الارشاد ص ۳۱

ان هذا العلم صار فی عصرنا نسیا منسیا ، وکاد اهل العصر لجهلهم بفضله

یتخذونه سخریا ، اما آن لک ان اجرب نفسی واجرابناء جلسی علی الدخول

فی تیك المسالك ، وان کنت لست اهلا لذالك ، کما قیل شعر ۔

فتشبهوا ان لم تکونوا مثلهم ، ان التشبه بالکرام فلاح ، وقصدت

ان اذکر ما ظفرت به وتلقیته من اشیاخی واساتذتی مما وقع لی

منهم من الاجازات وذکر اتصالاتهم لما فیه من الفوائد التی بها

یستفاد ، ویسهل بها سبیل الرشاد ، ویبقی بتدوینه ذکرهم ۔ اذ من

حقوق الشیوخ علی التلامذة حفظ علومهم وابلاغها الی من بعدهم

ورد فی الخبر عن النبی الصادق الامین الابر صاحب القبر الاعظم علیه

الصلوٰة والسلام من الله الاکبر انه قال نضر الله امرءً سمع مقالتی

فوعاها واداها کما سمعها ولله در سیدنا ابن خطیب داریا ۔

لم اسع فی طلب الحدیث لسمعة ... اولاجتماع قد یہیہ وحدیثہ
لکن اذا فات المحب لقاء من ... یھوی تعلل باستماع حدیثہ

قال الحافظ ابو القاسم ابن عساکر رحمہ اللہ القادر

واظب علی جمع الحدیث وکتبہ ... واجھد علی التصحیح فی کتبہ
واسمع من ارباب نقلا کما ... سمعوہ من اشیاخھم لتعذر
واعرف ثقات رواتہ من غیرھم ... کیما تمیز صدقہ من کذبہ
فھو المفسر للکتاب وانما ... نطق النبی حکایۃ عن ربہ
وتفھم الاخبار لتعلم حلہ ... من حرمہ مع فرضہ من ندبہ
وھو المبین للعباد بشرحہ ... سیر النبی المصطفی مع صحبہ
وتتبع العالی الصحیح فانہ ... قرب الی الرحمن تحظ بقربہ
وتجنب التصحیف فیہ فربما ... ادی الی تحریفہ بل قلبہ
واترک مقالۃ من لحاک بجھلہ ... عن کتبہ وبدعتہ فی قلبہ
فکفی المحدث رفعۃ ان یرتضی ... ویعد من اھل الحدیث وحزبہ

ومن المعلوم ان طلب العلم اشرف الطاعات - کما ھو منصوص علیہ الائمۃ

الثقات - اذ بهما يكون تمييز الانسان من بين انواع الحيوان - وينال به
علو الشان - اذا كان خالصا لوجه الله المنان نعوذ بالله من شرور انفسنا
ومن سيئات اعمالنا ، وقسوة قلوبنا وطول امالنا ، والله المسئول متوسلا
بسيد البريات ، واشرف الكائنات ، وافضل الموجودات ، عليه وعلى
آله وصحبه ازكى التحيات ، وانمى التسليمات ، ان يسهل علي ذلك من
انعامه ، ويعينني على اكماله واتمامه ، وان يبتر عثراتي ، ويسبغ هفواتي
فاني ما ابرئ نفسي ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربي ان ربي غفور رحيم

وما ابرئ نفسي انني بشر	اسهو والنسي اذا لم يحتفظ قدر
وما ادري عذرا اولي يدي زلل	من ان يقول مقرا انني بشر

واسئل الله تعالى خاشعا متضرعا ان يتقبل مني هذا التاليف وسائر
تاليفاتي ويجعلها خالصة لوجهه الكريم وذخيرة يوم عظيم يوم لا ينفع مال
ولا بنون الا من اتى الله بقلب سليم ويسلك بي وجميع المسلمين نهج الطرائق
المستقيم وينفع بها العباد ، في عامة الاقطار والبلاد ، ويظهر بها خصائص
السنة في كل مجمع وناد ، فانه على ذلك قدير ، وبالاجابة جدير ، وقد
كان ذلك في الثالثة والثلاثين وثلثمائة والف من الهجرة النبوية

فی زمان اقامتی بحیدرآباد الدکن ۔ صانہ اللہ عن البدع والشرور والفتن
حین کنت مغبوطا بین الاقران ۔ وممنونا بالمنن الفائضۃ علی من حضرۃ
السلطان ۔ ناصر الاسلام والمسلمین ۔ رافع اعلام العلماء والصالحین ۔
ہ اقامت فی الرقاب لہ ایادی ۔ ہی الاطواق والناس الحمام ۔
باسط بساط الجود والانصاف ۔ ہادم قصر الجور والاعتساف ۔ ممدوح
الزمن ۔ سلطان بلاد الدکن ۔ ہو الذی ضرب بہ المثل فی حسن الانتظام
اعلیحضرۃ اصفجاہ النظام ۔ الفائق بین الاقران ۔ المستنصر المستعان
سلطان ابن السلطان میر عثمان علی خان ۔ لازال
مجتہدا فی نشر الامن والامان ۔ وامنا من جمیع الآفات والاحزان ۔
وادار اللہ مدار دولتہ مادار الدوران ۔ ووضع شانئہ فی الخسران
والخسران ۔ ولازالت اقمار سلطنتہ لامعۃ وشموس اقبالہ بازغۃ
اللھم کما منحت علی عبادک بفضلک ولطفک واحسانک ۔ فامنن علیہ
بعلو درجتہ بین اقرانہ ۔ وارزقہ الحج الاکبر وزیارۃ صاحب الکوثر
صلے اللہ وسلم علیہ وعلی آلہ وصحبہ فی الاصائل والبکر ۔ واحفظہ
واولادہ لاسیما ولی العہد الفائق بین الاقران ۔ نواب

اعظم جلبہادر میر حمایۃ علی خان بحفاظتك من حوادث الزمان

بحرمۃ نبیك سید المرسلین وعلیہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم الدین شعر

یاربنا احفظ لنا	سلطاننا عثمان علی	وادم لنا یا ستر	بالفرح والکرم الجلی
واجعل لہ اعدائہ	یارب درك الاسفل	واحفظ لہ اولادہ	بالعز والشان العلی

وقد من اللہ تبارك وتعالی علی ہذا الحقیر المعترف بالذنوب والتقصیر مع تاخر عصری وقصر باعی وکساد متاعی باجتماع شیوخ اجلۃ کرام وسادات عظام والمشائخ کما قیل اشجار الوقار ومنابع الاخبار لا یطیش لہم سہم ولا یسقط لہم وہم ان رأولك فی قبیح صدولك وان البرك علی جلیل امدولك نفعنی اللہ بہم ونور قلبی بانوارفیوضہم وجمعنی وایاہم فی دار السلام ویمن علینا بحسن الختام عند حلول الحمام وہذا وان الشروع فی ذکرہم لعل اللہ یکرمنا لہم ویفیلنا منالہم انہ رؤف رحیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم الحصۃ الاولی من ہذہ الکتاب فی ذکر مشائخنا الکرام دامت برکاتہم الی یوم القیامۃ

فمن مشائخنا الملکیین عمدۃ العلماء زبدۃ الفضلاء العلامۃ الاجل الفہامۃ الاکمل الفقیہ المحدث المفسر مولانا الحافظ الشیخ محمد عبد الحق الحنفی النقشبندی المجددی ابن الشیخ مولانا شاہ محمد بن یار محمد الالہ آبادی

ع ۱ الشیخ الاول

المهاجر الى بلد الله الامين ؛ شيخ الدلائل بمكة المكرمة زادها الله تشريفا
وتكريما لازالت شموس فيوضاته بازغة وبدور كمالاته لامعة حضرت
كثيرا من مجالسه وانتفعت به قرأت عليه الاوائل السنبلية ؛ وسمعت
منه الحديث المسلسل بالاولية ؛ والمسلسل بيوم العيد وسورة الفاتحة
وسورة الصف وشبك بيدي واضافني على الاسودين واجازني
بالقرآن العظيم وحديث النبي الكريم عليه الصلاة والتسليم وغيرهما
من بقية العلوم اجازة عامة تامة عن مشائخه الاعلام منهم العلامة
الفهامة مولانا محمد قطب الدين الدهلوي المكي عن العلامة الشهير
في الآفاق مولانا المحدث محمد اسحاق المتوفى سنة ١٢٦٢ بمكة المكرمة
عن العلامة الفهامة عمر بن عبد الكريم العطار المكي عن شيخه العلامة
محدث الحرمين الشيخ محمد سعيد سنبل عن والده الشيخ محمد سعيد
سنبل عن الشيخ عيد بن علي الازهري البرلسي الشافعي عن شيخه
خاتم المحدثين ببلد الله الامين عبد الله بن سالم البصري المتوفى سنة ١١٣٤
عن العلامة شمس الدين محمد بن علاء الدين البابلي عن الشيخ محمد
حجازي الواعظ الشعراوي عن المعمر المسند محمد بن ابركاش الحنفي

مشائخ البابلي

عن حافظ العصر ابی الفضل احمد بن علی بن محمد العسقلانی الشهیر بابن
حجر باسانیده المذکورة فی ثبته **المعجم المفهرس** ویروی البابلی ایضا
عن المسند نور الدین علی بن یحیی الزیادی عن کل من المسندین یوسف
ابن زکریا ویوسف بن عبد الله الارمیونی کلاهما عن الحافظ محمد بن
عبد الرحمن السخاوی عن الحافظ ابن حجر ویروی ایضا عن خاله سلیمان ابن
عبد الدائم وابی المنجا سالم بن محمد السنهوری وعبد الرؤف المناوی والشهاب
احمد ابن الشلبی کلهم عن النجم الغیطی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری عن
الحافظ ابن حجر **ویروی السنهوری** عن الشهاب احمد بن حجر الهیتمی
عن شیخ الاسلام زکریا وعبد الحق بن محمد السنباطی عن الحافظ ابن حجر
ویروی محمد حجازی الواعظ شیخ البابلی ایضا عن النجم الغیطی
ویروی ایضا عن احمد بن خلیل السبکی عن الجمال ابراهیم بن احمد بن
اسماعیل القلقشندی عن الحافظ ابن حجر **ومن مشائخ الشیخ**
عبد الله بن سالم البصری الشیخ علی بن عبد القادر الطبری وهو
یروی عن العلامة عبد الواحد ابن ابراهیم الحصّاری عن الشمس
محمد بن ابراهیم العمری عن الحافظ ابن حجر ویروی عبد الواحد ایضا

مشائخ الحجازی الواعظ

مشائخ ابن سالم البصری

مشائخ عبد الواحد الحصاری

عن الجلال عبد الرحيم العباسي عن الحافظ الجلال السيوطي ويروي
عبد الواحد ايضا عن الحافظ الجلال السيوطي بالاجازة العامة لمن ادرك
حياته - كما ذكره ابن حجر المكي في مسانيده صفحة ولادة الحصاري سنة تسع
وتسعمائة ٩٠٩ ووفاة السيوطي سنة احدى عشرة وتسعمائة ٩١١ ومن مشائخ
الشيخ عبد الله بن سالم البصري الشيخ عيسى بن محمد بن محمد
ابن احمد بن عامر الثعالبي الجعفري المغربي الجزائري المالكي وهو يروي
عن العلامة ابي الارشاد نور الدين علي بن محمد بن احمد بن عبد الرحمن الاجهوري
عن نور الدين علي بن ابي بكر القرافي عن ابي الفضل الحافظ جلال الدين
السيوطي ويروي الشيخ عيسى ايضا عن قاضي القضاة شهاب الدين
احمد بن محمد بن خفاجه المصري الحنفي الشهير بالخفاجي عن البرهان
ابراهيم بن ابي بكر العلقمي عن الحافظ السيوطي واخذ ايضا عن ابي
الحسن علي بن محمد المقري عن ابي المنجا سالم السنهوري عن النجم الغيطي
عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري واخذ ايضا عن الشيخ ابي العزائم
سلطان بن احمد بن سلامة بن اسماعيل المزاحي القاهري المتوفى و
اخذ الشيخ سلطان ايضا عن نور الدين علي الزيادي وسالم السنهوري

مشائخ عيسى بن محمد الثعالبي

عن الشيخ احمد بن خليل السبكي عن النجم الغيطي عن شيخ الاسلام زكريا
الانصاري **ومن مشائخ الشيخ عبد الله بن سالم البصري**
الشيخ علي بن الجمال الانصاري وهو يروي عن والده عن الشيخ محمد
ابن احمد الرملي عن القاضي زكريا **ومن مشائخ الشيخ عبد الله**
البصري الشيخ منصور الطوخي وهو اخذ عن الشيخ سلطان المزاحي
ومن مشائخ الشيخ عبد الله البصري الشيخ محمد بن سليمان المغربي
وهو يروي عن جماعة منهم شيخ الاسلام ابو عثمان سعيد بن ابراهيم
الجزائري عرف بقدورة عن ابي عثمان سعيد المقري عن الحافظ ابي
الحسن علي بن هارون وابي زيد عبد الرحمن بن علي بن احمد العاصمي الفاسي
الشهير بسقين عن الزين زكريا **ومنهم** شيخه المعمر ابو مهدي السجتاني
عن المنجور عن النجم الغيطي عن الزين زكريا **ومنهم** ابو الارشاد علي بن
محمد الاجهوري وقاضي القضاة احمد بن محمد الحاجي كلاهما عن
الشمس محمد بن احمد الرملي عن الشيخ زكريا **ومنهم** السراج عمر الجابي
والشيخ بدر الدين الكرخي والشمس محمد بن احمد العلقمي جميعا
عن الزين زكريا والجلال السيوطي **وللشيخ محمد طاهر سنبل مشائخ**

مشائخ محمد بن سليمان حذا نقل من الارشاد ١٢

مشائخ محمد ما من سنبل

اخر سوى والده منهم خاله الشيخ محمد عارف بن محمد جمال المكي عن
الشيخ حسن العجيمي الآتي ذكره ومنهم الشيخ احمد الجوهري الكبير المصري المتوفى سنة
وهو اخذ عن الشيخ محمد الزرقاني واحمد النفراوي ومحمد بن عبد الله
السجلماسي المغربي وعبد النبي العجيسي والشيخ ابي المواهب البكري
وعبد الحي بن عبد الحق الشرنبلالي الحنفي والشهاب احمد النخلي وعبد الله
ابن سالم البصري وعبد ربه بن احمد الدبوي الآخذ عن الشرنبلالي
وامام الازهر رضوان الطوخي الآخذ عن الشبراملسي والشمس محمد بن
منصور الاطفيحي الاخذ عن البابلي وعن المزاحي وعن الشوبري وغيرهم
ومنهم الشيخ منصور المنصوري الازهري المصري عن العلامة سليمان
المنصوري عن الشيخ عبد الحي الشرنبلالي عن الشيخ سلطان المزاحي
والشيخ احمد بن محمد الخفاجي والشيخ علي الشبراملسي وهو عن الشيخ
علي الاجهوري عن نور الدين القرافي عن السيوطي واخذ الشبراملسي
ايضا عن الشيخ ابراهيم اللقاني عن ابي النجا سالم السنهوري عن الغيطي
عن القاضي زكريا الانصاري ويروي ايضا عن الرملي بالاجازة
العامة فان الرملي اجاز اهل عصره وكان اذ ذاك عمر الشبراملسي

مشائخ الشبراملسي

الشيخ الرملي اجاز لاهل عصره

ربع سنين **ومنهم** الشيخ اسماعيل النقشبندي عن الشيخ ابي طاهر الكردي
المدني **ومنهم** العلامة السيد عبد الله ميرغني عن الشيخ احمد النخلي
وممن اخذ عنهم الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار الشيخ
العلامة السيد علي بن عبد البر الحسني الوناني المتوفى سنة ١١٣١ عن العلامة شهاب
الدين احمد جمعة البجيرمي عن المعمر احمد بن رمضان ابن عز الشامي
الازهري عن الشمس البابلي عن الشمس الرملي والعارف بالله عبد الوهاب
الشعراني عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري **ومنهم** العلامة مفتي
الحجاز الشيخ عبد الملك ابن عبد المنعم بن تاج الدين القلعي الحنفي المتوفى سنة ١١٢٨
عن الشيخ عبد المنعم عن والده الشيخ تاج الدين عن الشيخ حسن العجيمي
والشيخ عبد الله البصري **ومنهم** الشيخ محمد بن الشيخ عبد الرحمن الكزبري
المتوفى سنة ١٢٢١ عن والده المتوفى سنة ١١٨٥ عن الشيخ محمد ابن عقيلة عن الشيخ احمد بن
محمد الشهير بابن عبد الغني عن المعمر محمد بن عبد العزيز المنوفي عن
المعمر ابي الخير عمر بن عموس الرشيدي عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري
واخذ الشيخ محمد الكزبري ايضا عن الامام الكبير والعارف بالله
الشهير عبد الغني النابلسي عن شيخ الاسلام الحافظ نجم الدين محمد الغزي

مشايخ الشيخ عمر العطار

عن والده بدر الدين محمد الغزي عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري
واخذ ايضا عن الشيخ احمد المنيني وعن خال والده الامام الشهير
بالشافعي الصغير الشيخ علي بن احمد الكزبري واخذ الشيخ عبد الرحمن
والد الشيخ محمد الكزبري ايضا عن الامام الفقيه الشيخ محمد الكاملي و
الشيخ محمد ابي المواهب الحنبلي والشيخ عبد القادر المجلد التغلبي الحنبلي
والشيخ المعمر الشيخ عبد الرحمن المجلد الحنفي السليمي وغيرهم مما هو مذكور
في كراسته جمع فيها بعض اسانيده في الصحيحين وبعض الكتب
ومنهم الشيخ احمد بن عبيد العطار المتوفى سنة ١٢٢٨ عن الشيخ اسمعيل العجلوني
والشيخ محمد الغزي والشيخ احمد المنيني وهم يروون عن محدث الشام
محمد ابي المواهب الحنبلي البعلي عن الشيخ تقي الدين عبد الباقي الحنبلي
البعلي عن المعمر المسند ابي عبد الرحمن محمد حجازي الواعظ ويروي
الشيخ ابو المواهب عن الشيخ محمد العبشي عن الشيخ الامام مفتي الانام
على مذهب ابي حنيفة بدمشق الشام عبد الرحمن بن علاء الدين بن عماد الدين العمادي
عن محمد محب الدين عن محمد البدر الغزي عن القاضي زكريا والشيخ
محمد العبشي يروي عن الشمس محمد الميداني عن الشيخ محمد الرملي عن

شيخ ابن عابدين ١٢

مشائخ الشيخ ابي المواهب

الشيخ زكريا الانصاري ويروي الشيخ ابو المواهب ايضا عن الشيخ
خير الدين شيخ الافتاء بالديار الرمليه وكانت تاتيه الاسئلة من سائر
الاقطار عن الشيخ احمد امين الدين عن والده عبد العال الحنفي
عن القاضي زكريا الانصاري ومن مشائخ الشيخ اسمعيل العجلوني
الشيخ محمد الوليدي المكي المتوفى سنة ١٣٣٣ وهو يروي عن الشيخ احمد البنا
الدمياطي عن شيخه الشيخ محمد بن عبد العزيز المنوفي المعمر عن الشيخ
ابي الخير بن عموش الرشيدي عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري و
يروي عن الشيخ احمد بن محمد النخلي المكي عن مشائخه الاتي ذكرهم
ومن مشائخ العجلوني الشيخ محمد الضرير الاسكندراني وهو
اخذ عن الشيخ عبد الباقي الزرقاني والشيخ ابراهيم الشبرخيتي
والشيخ يحيى المغربي الشاوي والشيخ محمد الشرنبلالي جميعهم
عن الشيخ سلطان المزاحي ومن مشائخ العجلوني الشيخ ابو
طاهر بن ابراهيم الكوراني المدني والشيخ ابو الحسن السندي المتوفى سنة ١١٣٨
والشيخ عبد الله بن سالم البصري والشيخ تاج الدين القلعي والشيخ محمد
عقيلة المكي والشيخ عبد الغني النابلسي والشيخ الياس الكردي والشيخ

معجم شيوخ ابن عابدين

مشائخ العجلوني

يونس المصري الكفراوي والشيخ عبد الرحيم الازبكي والشيخ اسمٰعيل الحاولي
والسيد نور الدين الدسوقي وغيرهم **ومن مشائخ الشيخ عمر بن**
عبد الكريم الشيخ محمد[1] الشناوي[2] عن ابي الغرائم عيسى بن احمد البرادي عن[3]
الشيخ احمد الدفري عن[4] الشيخ سالم البصري عن[5] والده الشيخ عبد الله بن سالم
البصري **ومن مشائخه**[1] **الشيخ** العلامة السيد محمد مرتضى الزبيدي
كتابةً المتوفى سنة ١٢٠٥[2] وهو يروي عن[3] الشمس محمد بن احمد بن حجازي العشماوي
و[2] الشيخ الشهاب احمد بن عبد المنعم الدمنهوري وهما عن[3] الشيخ عبد الله
ابن سالم البصري **واخذ**[2] الشيخ عمر ايضا عن الشيخ صالح الفلاني عن مشائخه
الآتي ذكرهم **ويروي العلامة مولانا محمد اسحاق** عن جده لامه
العلامة مولانا الشيخ عبد العزيز المحدث الدهلوي عن والده العالم الكبير
والفاضل الشهير المفسر المحدث مولانا ولي الله الدهلوي عن[1] الشيخ ابي
طاهر محمد بن ابراهيم الكردي عن[2] ابيه عن[3] الامام صفي الدين احمد
ابن محمد القشاشي المدني المتوفى سنة ١٠٧١[4] عن[4] الشيخ ابي المواهب احمد الشناوي[1]
المتوفى سنة ١٠٢٨[5] عن جماعة من المشائخ منهم ابو[5] علي بن عبد القدوس عن[6] الشيخ

ذكر مشائخ احمد الشناوي

---

[1] تلميذ السيد صبغة الله البروجي والبروج بلدة من صوبة كجرات والشناوي بكسر الشين المعجمة
وتشديد النون نسبة الى بعض الاماكنة ٢ عبد الهادي غفر الله له

احمد ابن حجر المكي والشيخ عبد الوهاب الشعراني كلاهما عن الزين زكريا ومنهم
الشيخ محمد بن ابي الحسن البكري عن والده عن الزين زكريا ومنهم الشمس
محمد بن احمد الرملي عن والده عن الزين زكريا وعن الزين زكريا بلا واسطة
ومنهم الشيخ حسن الدنجيهي عن الجلال السيوطي واخذ الشيخ احمد
القشاشي بالاجازة العامة عن الشمس الرملي عن الزين زكريا و

من مشائخ الشيخ ابراهيم الكوراني الشيخ ملا محمد شريف بن ملا يوسف
ابن القاضي محمود بن ملا كمال الدين الكوراني الصديقي المتوفى ببلدة اب
من اعمال تعز باليمن وهو اخذ عن الشيخ عبد الباقي بن عبد الباقي البعلي
ثم الدمشقي الحنبلي عن الشيخ علاء الدين البابلي واخذ ايضا عن الفقيه
علي بن علي بن محمد الحكمي عن الشيخ ابن حجر المكي **ومن مشائخ الشيخ الكوراني**
الشيخ نجم الدين محمد بن الشيخ بدر الدين محمد بن الشيخ رضي الدين
محمد العامري الغزي ثم الدمشقي المتوفى وهو اخذ عن والده عن القاضي

ورواية القشاشي عن الرملي بالاجازة العامة

ورواية القشاشي عن الرملي بالاجازة العامة ذكره الشاه ولي الله في الارشاد والبديري في ثبته العلامة عبد الغني الغزي

والشيخ ابراهيم ممن اجاز اهل عصره ذكره العلامة ابن عابدين في ثبته نقلا عن القول السديد بالقال
الاسانيد ثبت الشهاب احمد المنيني فانه قال فيه وقد اخبرني باذنه لاهل عصره الشيخ محمد بن الطيب
المغربي نزيل المدينة المنورة وهو ثقة ثبت والله تعالى اعلم ١٢ عبد الهادي غفر الله له ولوالديه

ذكريا **ومن مشائخ الكوراني** الفاضل ملا عبد الكريم بن الملا ابي بكر الكوراني
المتوفى خمسين والف وهو اخذ عن الشمس الرملي عن الزين زكريا **ومن مشائخه ايضا**
الشيخ ابو العزائم سلطان بن احمد المزاحي السابق ذكره **ويروي الشيخ محمد ابو الطاهر**
المدني الكوراني عن العلامة الشيخ عبد الله البصري والشيخ محمد بن سليمان المغربي المكي والشيخ حسن
ابن علي العجيمي وطائفة الشيخ احمد النخلي وغيرهم فاما الشيخ عبد الله البصري والشيخ محمد بن سليمان المغربي فقد
تقدم ذكرهما **واما الشيخ ابو الاسرار** حسن بن علي العجيمي المكي الحنفي
المتوفى بالطائف سنة ١١١٣ فله **مشائخ شهيرة منهم** الشيخ محمد بن علاء الدين
البابلي والشيخ الامام صفي الدين احمد بن محمد القشاشي المدني و
الشيخ عيسى بن محمد الثعالبي الجعفري والشيخ محمد بن سليمان المغربي
والشيخ علي بن الجمال والشيخ منصور الطوخي والشيخ علي الشبراملسي
وقد سبق ذكر هؤلاء الاعلام **ومنهم** الامام زين العابدين بن عبد القادر
الطبري عن والده عن الشمس محمد الرملي عن القاضي زكريا واخذ
ايضا عن الشيخ عبد الواحد الحصاري عن شمس الدين محمد الغزي والشرف
عبد الحق السنباطي كلاهما عن الحافظ ابن حجر **ومنهم** الشيخ المعمر العارف

مشائخ حسن العجيمي

مشائخ زين العابدين الطبري

وفي المجالة النافعة الباهلي وفي حاشيتها باهل قرية من قرى مصر الله تعالى اعلم ١٢ عبد الهادي

احمد بن محمد العجل[٥١] عن جماعة منهم البدر محمد بن رضي الدين الغزي والامام
كتابة ١٢
يحيى الطبري كلاهما عن الحافظ السيوطي ومنهم الشيخ قطب الدين محمد بن
احمد الحنفي المكي عن الشرف عبد الحق السنباطي **ومن مشائخ الشيخ**
حسن العجيمي الشيخ العلامة جمال الدين محمد بن رسول البرزنجي
الحسيني المتوفى سنة ١١٠٣ عن جماعة من العلماء المشاهير منهم الملا محمد شريف الكوراني
والشيخ احمد القشاشي المدني والشيخ ابراهيم الكوراني واخذ بدمشق
عن الشيخ عبد الباقي الحنبلي وببغداد عن الشيخ مدلج وبمصر عن الشيخ
محمد البابلي وعلى الشبراملسي وسلطان المزاحي ومحمد العنانی[٥٢] وبالحرمين
عن الوافدين اليهما كالشيخ اسحاق بن جمعان الزبيدي وعلى الزبيجي
وعبد الملك السجلماسي وغيرهم **ومن مشائخ الشيخ العجيمي**
الشيخ عبد الرحيم بن الشيخ الصديق الخاص اجاز مراسلة من زبيد و
هو خاتمة الرواة عن السيد طاهر بن الحسين الاهدل بالاجازة

الشيخ ومعناه الابيض الفاضح حرر الاشارة ١٢ عبد الهادي

---

[٥١] العجل بكسر الجيم ابن عابد بن عجل كحذر حسن الوفا ١٢ عبد الهادي غفر الله له.
[٥٢] وهو اخذ عن الشيخ علي الحلبي عن الزيادي عن الشمس الرملي عن شيخ الاسلام زكريا واخذ
العناني ايضا عن البرهان اللقاني بسنده كذا في الجواهر الغوالي في ذكر الاسانيد العوالي للعلامة
محمد البديري الدمياطي الشافعي ١٢ عبد الهادي.

عن الحافظ الدبيع عن الحافظ[1] السخاوى عن الحافظ ابن حجر - ومنهم الشيخ الفاضل المعمر الملا يعقوب الكردى الخطيب ببلاد المجاور بالمدينة المنورة وهو قد شملته الاجازة العامة من الشيخ احمد بن حجر الهيتمى فان مولده كان قبل الالف بخمس وثلاثين سنة ووفاة ابن حجر فى سنة ٩٩٥ ومنهم الشيخ العلامة ابراهيم بن محمد الميمونى والشيخ الامام ابو الارشاد على الاجهورى المالكى وهما اخذا عن جماعة من الافاضل منهم العلامة شمس الدين

---

[1] هو الحافظ شمس الدين محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن ابى بكر بن عثمان السخاوى نسبة الى سخا قرية من قرى مصر المصرى المقرى الشافعى الاثرى ولد فى الربيع الاول سنة ٨٣١ اخذ عن جماعة لا يحصون تزيدون على اربع مائة وسمع الكثير على الحافظ ابن حجر العسقلانى واقبل عليه اقبالا كليا ولم يفارقه الى ان مات وارتحل الى حلب ودمشق والقدس ونابلس والرملة وبعلبك وحمص وغيرها وحج بعد وفاة شيخه ابن حجر واخذ عن ابى الفتح والبرهان الزمزمى والتقى بن فهد ابن ظهيرة وحج الى القاهرة ثم توجه الى الحج سنة ٨٨٠ وحدث هناك باشياء من تصانيفه ولما حج بالقاهرة شرع فى املاء تكملة تخريج شيخه للاذكار ثم حج سنة ٨٨٨ وجاور الى سنة ٨٩٢ ثم حج سنة ٨٩٣ وجاور الى اثناء سنة ٨٩٥ ثم جاور بالمدينة الى ان توفى فى شعبان سنة ٩٠٢ هناك ومن تصانيفه فتح المغيث بشرح الفية الحديث والمقاصد الحسنة فى بيان الاحاديث المشتهرة على الالسنة والقول البديع فى الصلوة على الحبيب الشفيع والضوء اللامع وعمدة المحتج فى حكم الشطرنج والمنهل العذب الروى فى ترجمة النووى والجواهر والدرر فى ترجمة شيخه ابن حجر والفوائد الجليلة فى الاسماء النبوية والفخر العلوى فى المولد النبوى وتحفة الكفء فى مناقب اهل الصفة والاصل الاصيل فى تحريم النقل بين التوراة والانجيل وغير ذلك كذا فى النور السافر فى اخبار القرن العاشر قال الجامع المسكين ومن تصانيفه ارتياح الاكباد بارباح فقد الاولاد ظفرت على مطالعته بمدينة المنورة سنة ١٣٢٣ وجلاء صفيد احد آفى بابه

محمد عبد الهادى غفر الله له -

محمد بن الشهاب احمد الرملي والشيخ حسن الكرخي والعلامة عمر بن الحائك ثلاثتهم
عن قاضي القضاة زكريا بن محمد الانصاري ومن مشائخ الشيخ العجيمي
الشيخ محمد بن احمد الشوبري الحنفي عن الشمس محمد بن احمد الرملي ومنهم
العلامة الشيخ عبد الغني بن الشيخ اسمعيل النابلسي الحنفي فان المترجم له
اجتمع واخذ عنه في رحلته الى الحجاز واستدعى منه الاجازة له ولاولاده
وطلبها منه نهار السفر في العشرين من ذي الحجة نظما وناوله مجموعة
فيها اجازاته المثبتات الجامعة لخطوط مشائخ الثقات فكتب له
الاستاذ فيها بديهة قوله

الحمد لله رب الفضل والمنن ... وحافظ العبد في سر وفي علن
معلي الاسانيد بالتقوى لعارفه ... وفاتح الكنز بالذكر لمؤمنه
ثم الصلاة على المختار سيدنا ... مع السلام الذي يسمو مدى الزمن
وبعد فالكامل البحر الخضم ومن ... شاعت فضائله في الشام واليمن
علامة الوقت ان تصغى لمنطقه ... وجدته بلبلا ليشدو على فنن
وهو العجيمي تعظيما لصغره ... قد فاق في اسمه بين الورى حسن

الحائك بالحاء المهملة المفتوحة والهمزة الساكنة وبالكاف المشددة المكسورة وبعدها عاء مهملة

اراد منى لما بدى الانجاة عن ... مشائخى فى طريق العلم والسنن

وان اجيز له فيما به سمحت ... يد العناية مع ضعفى ومع وهنى

من التصانيف نثرا اكان ذلك او ... نظما الذى كل علم فى الانام سنى

وحيثما قد رأنى اهل ذاك فقد ... اجزته وبنيه عامرى السكن

محمد وكذا بنتاه صالحة ... ايضا وعائشة صينت من المحن

بكل ما قد رويناه عن مشائخنا ... من العلوم التى تسمو ولم تهن

منهم امام التقى والفضل نسبته ... بشير املسى على الاسم واللسن

عن احمد بن خليل من قد اشتهر ... السبكى عن نجمنا الغيطى ذى الفطن

عن شيخه زكريا ذى الفضائل عن ... ركن التقى العسقلانى ازهرة الدمن

وفى تآليفنا نثرا ومنتظما ... فى كل فن كروض فى الكمال جنى

وانتى لابن اسماعيل مشتهر ... ادعى بنا بلسى باسم عبد غنى

ومولدى كان فى الخمسين منضبطا ... من بعد الف عسى مولاى يرحمنى

نظمت هذا له فى جمعة حصلت ... بمكة يوم سير الحاج للوطن

نهار عشرين من ذى حجة مائة ... وخمسة بعد الف عام مولدنى

فلما رأى صاحب الترجمة سرعة اجابة الاستاذ وبداهته كتابة النظم المزبور عجب
من ذلك الى الغاية وقال ما رأيت مثل هذه البداهة بحيث يجيزنى
نظما بداهة ويذكر اسمى واسم اولادى والسند ويكتب ذلك ابيضا
فى المجموعة من غير توقف ولا اهمال فكرى فى وقت رحيله من مكة المكرمة
واشتغال فكره فى امور السفر هذا لا افتوح واعتناء من الله تعالى بكرمه
فى الورد القدسى والوارد الانسى - وللشيخ عبد الغنى رحمه الله
تعالى مشائخ اجلة كثيرون منهم شيخ الاسلام ومسند بلاد الشام
الحافظ نجم الدين محمد الغزى كما تقدم ومنهم العلامة شيخ الاسلام
تقى الدين عبد الباقى الحنبلى البعلى عن المعمر المسند ابى عبد الرحمن
محمد حجازى الواعظ ومنهم العلامة الشيخ عبد القادر ابن الشيخ مصطفى الفراشانى الصفوى
وهو يروى عن الشيخ القاضى المولى عبد الرحيم الشعراوى عن العارف
الكبير الشيخ محمد البكرى عن شيخ الاسلام ومنهم العلامة السيد محمد
ابن كمال الدين محمد بن حمزة الهاشمى الحنفى نقيب السادة الاشراف
بدمشق الشام والشيخ محمد المحاسنى الحنفى خطيب دمشق الشام
والعلامة الشيخ كمال الدين الفرضى الشافعى والعلامة الشيخ محمد الاسطوانى

مشائخ الشيخ عبد الغنى النابلسى

والعلامة محمود الكردي ومن مشائخ الشيخ العجيمي الشيخ عفيف الدين
ابو سالم عبد الله بن محمد العياشي المغربي المالكي سمع عليه اطرافا من كتب
شتى واستفاد منه علوما غزيرة ولبس منه الخرقة وتلقن منه الذكر و
اجازله وكانت بينهما خصوصية حتى ان العياشي لما وصل الى طرابلس
المغرب عاد رجوعا الى بلاده كتب الي مؤرخا يوم السابع والعشرين من
رجب سنة فذكرني اثناء ما صورته واعلمك ايها الخليل اني
قد اتخذتك دون كل من احببته خليلا ولم اكتب بلفظ الخليل
لاحد قبلك ولا اكتب بها لاحد بعدك اذ لم ترعني ولا اعتقد قلبي
احدا وفي بحق الخلة والاخوة غيرك ثم كتب الي كتابا صورته من العبد
الفقير الى الله تعالى ابي سالم عبد الله بن محمد بن ابي بكر العياشي المغربي
كان الله له آمين الى الاخ في الله تعالى العالم الكامل الواصل العارف
بالله تعالى حبيبنا الوافي وخليلنا الصافي الشيخ حسن بن علي العجيمي المكي
الحنفي فسح الله في مدته ورزقني نصيبا وافرا من مودته سلام الله
تعالى ورحمته وبركاته على اخي وخليلي وحبيبي ومونسي في غربتي و
خليفتي في الحرم الشريف بعدي وبتي من اتخذت معه في ذات الله

اتحاد الروح والجسم واللفظ بالمعنى حتى صح ان ينشد فى حقى وحقه

انا من اهوى ومن اهوى انا ❊ نحن روحان حللنا بدنا

فاذا ابصرتنى ابصرته ❊ واذا ابصرته ابصرتنا

تشامت روح مشرقية ومغربية فحنت كل واحدة الى الفها فى عالم

الارواح الذى خلق قبل عالم الاشباح بالفى عام فاسئل الله ان يحقق

لى ذلك حتى يشرق فى قلبى بعض ما اودعه الله الى اخر ما ذكر وهو

اى العياشى اخذ عن مشائخه العظام منهم الشيخ ابو مهدى

الثعالبى الجعفرى وللعياشى رحلة فى المجلدين مطبوعة بالمغرب ذكر

فيها اشياخه واجازاتهم له مفصلا وفيها فوائد كثيرة ظفرت على

مطالعتها بمكة المكرمة نفعنا الله بها وبفيوضاتهم ومنهم

اى من مشائخ الشيخ حسن العجيمى الشيخ احمد البرى المدنى والشيخ محمد

المرابط بن الشيخ محمد بن ابى بكر الدلائى والشيخ على بن محمد الربيع الزبيدى

والشيخ عبد الباقى المزجاجى والشيخ محمد الشنقيرى والشيخ المفتى عبد

الفتاح ابن الشيخ صديق الخاص والقاضى اسحاق جمعان والشيخ

ابو زكريا يحيى الشاوى المغربى والعلامة الشيخ ابراهيم جمعان

صح وجلت هذا الشرح
الجزء الاول من كتاب
وبيان الاعيان لابن
حمكان صفحة ٢٤
٢٤ عبد الهادى غفر له

اجاز كتابة والسيد الصوفي ابو بكر بن سالم شيخان والسيد
محمد بن عبد الرحمن العيدروس والشيخ حسن بن عمار الشرنبلالي
وغيرهم واما الشيخ احمد النخلي المتوفى سنة ١١٣٠ فهو اخذ عن الشيخ
صفي الدين احمد القشاشي والشمس اللبابلي والشيخ عيسى الثعالبي
والشيخ محمد بن سليمان والشيخ علي بن الجمال والشيخ خير الدين الرملي
وقد سبق ذكر هؤلاء الاعلام واخذ ايضا عن الشيخ عبد الله بن سعيد
باقشير عن العلامة السيد عمر بن عبد الرحيم البصري عن العلامة
شمس الدين محمد بن احمد بن حمزة الانصاري الرملي واخذ
ايضا عن الشيخ محمد بن علان البكري الصديقي عن محمد حجازي
الواعظ ومن مشائخ الشيخ احمد النخلي الشيخ سليمان الضيلعي
القرشي والسيد عبد الكريم الكوراني الحسيني والشمس الميداني
والشيخ ابراهيم الحلبي الصابوني والشيخ عبد الرحمن العمادي ويروي
الشيخ احمد ولي الله ايضا عن الشيخ تاج الدين القلعي الحنفي
عن الشيخ حسن العجيمي ويروي ايضا عن الشيخ عبد الرحمن بن
الشيخ احمد النخلي عن ابيه قال الشيخ ولي الله رحمه الله تعالى

مشائخ ولي الله غير الامام الكردي

شبته المسمى بالارشاد الى مهمات علم الاسناد وقد اخذت معظم هذا الفن
ن ابي طاهر محمد بن ابراهيم الكردي الهمداني وسمعت من الشيخ تاج
لدين القلعي الحنفي مفتي مكة اوائل الستة وشيئا من مسند الدارمي
ومؤطا محمد واثاره واجازني لسائرها ولجميع ما تصح له روايته
من العجيمي وقال فيه ايضا اما النخلي فله رسالة جمع فيها اسانيده
جازني بها ابو طاهر عنه ح وناولنيها الشيخ عبد الرحمن النخلي ابن
الشيخ احمد النخلي المذكور واجازني بها عن ابيه انتهى

تتمة في ذكر اتصال اسانيد شيخ الاسلام القاضي زين الدين زكريا الانصاري وحافظ عصره الشيخ جلال الدين السيوطي رحمهما الله تعالى

قال الشيخ ولي الله رحمة الله عليه في الارشاد - سند هذين الامامين ومن
في طبقتهما ينتهي الى ثلثة من المسندين الكبراء الذين بهم اتصلت
اسانيدهم من بعدهم بمن قبلهم احدهم المسند المعمر الصالح
شهاب الدين احمد بن ابي طالب الحجار المعروف بابن شحنة
والثاني العالم الفقيه رحلة الآفاق مسند العصر فخر الدين

ابو الحسن علی بن احمد بن عبد الهادی المعروف بابن البخاری والثالث
المحافظ الثقة الامین شرف الدین عبد المؤمن ابن خلف الدمیاطی اما
ابن شحنه فاخذ الزین عن الحافظ ابن حجر عن البرهان الشامی عنه
والسیوطی عن ابن مقبل عن ابن البرهان الشامی عنه واحمد الجوخی عنه واما
ابن البخاری فالزین اخذ عن ابن الفرات والحافظ ابن حجر و
محمد بن مقبل جمیعا عن عمر بن الحسن الصلاح بن ابی عمر وکلاهما عنه
والسیوطی عن محمد بن مقبل عن الحراوی عنه واما الدمیاطی
فالزین اخذ عن ابن فرات عن محمود بن خلیفة المنبجی عنه والسیوطی
عن محمد بن مقبل عن الحراوی عنه انتهی واتصال اسانید هؤلاء المشائخ الثلاثة
یعلم فیما نذکر اسانید الکتب والمسلسلات انشاء الله تعالی۔ ومن
مشائخ شیخنا محمد عبد الحق العلامة المفسر المحدث الشیخ
عبد الغنی المجددی الدهلوی المدنی المتوفی سنة ۱۲۹۶ وهو یروی عن والده
العارف بالله الشیخ ابی سعید بن الصفی الدهلوی وعن شیخه مولانا
المحدث محمد اسحق کلاهما عن العلامة الاجل الشیخ عبد العزیز الدهلوی
المتوفی سنة ۱۲۳۹ واخذ الشیخ ابو سعید ایضا عن خاله الشیخ سراج احمد عن

بيه محمد مرشد عن ابيه محمد ارشد عن ابيه فرخ شاه عن ابيه
خازن الرحمة محمد سعيد عن ابيه العارف المجدد احمد السرهندى
عن يعقوب الصيرفى الكشميرى عن العلامة ابن حجر المكى بسنده
واخذ ايضا عن قطب وقته العلامة غلام على الدهلوى عن العارف
بالله مظهر جان جانان عن العلامة الحاج محمد السيالكوتى عن
الشيخ عبد الله بن سالم البصرى والشيخ عبد الاحد ابن خازن الرحمة
عن والده بسنده السابق ذكره **ومن مشائخ الشيخ عبد الغنى**
الشيخ محمد صوص الله ابن الشاه رفيع الدين ابن الشاه ولى الله
الدهلوى **ومن مشائخ عبد الغنى** العلامة المحدث بدار الهجرة
الشيخ محمد عابد بن احمد على السندى المدنى عن مشائخه الآتى
ذكرهم **ومن مشائخ عبد الغنى** الشيخ ابو زاهد اسمعيل بن
ادريس الرومى المدنى وهو اخذ عن مشائخ كثيرين **منهم** الشيخ
محمد طاهر سنبل المكى والشيخ صالح الفلانى والشيخ عبد الملك القلعى
مفتى مكة المكرمة والشيخ محمد بن عبد الرحمن الكزبرى الدمشقى
وقد سبق ذكر هؤلاء الاعلام **ومنهم** اى من مشائخ ابن ادريس

مشائخ الشيخ عبد الغنى

مشائخ ابن ادريس الرومى

مشائخ الحفنی

الرومی العلامة الشیخ عبد الله الشرقاوی المتوفی سنة ١٢٢٧ عن الشیخ محمد الحفنی
المتوفی سنة ١١٨١ عن الشیخ محمد البدیری الدمیاطی الشهیر بابن المیت عن الشیخ
ابراهیم الکورانی والشیخ نور الدین ابی الضیاء الشیخ علی الشبراملسی
وعن شیخ القراء محمد بن قاسم البقری والشیخ عبد المعطی البصیر المالکی
کلاهما عن البرهان ابراهیم اللقانی وعن امام الازهر الشیخ منصور
الطوخی والشهاب احمد البشبیشی والعلامة زین الدین الدمیاطی ثلاثتهم
عن العلامة الشیخ سلطان بن احمد المزاحی وأخذ الحفنی ایضا
عن الشیخ محمد بن عبد الله السجلماسی المغربی والشیخ عید بن علی
ابن عساکر النمرسی المصری الآخذین عن عبد الله بن سالم البصری
وأخذ الشیخ عبد الله الشرقاوی ایضا عن الشیخ محمد الفارسی والشیخ
عطیة الاجهوری کلاهما عن الشیخ محمد العشماوی عن الشیخ عبد الله
البصری وأخذ ایضا عن الشهاب احمد الجوهری السابق ذکره وعن
الشهاب احمد بن عبد الفتاح البیجوری الشهیر بالمکوی الشافعی الازهری
المتوفی سنة ١١٨١ وهو اخذ عن الشهاب احمد بن الفقیه وهو عن الشبراملسی

مشائخ ابن عابدین

وکان کذا فی ثبت الامیر عبد الهادی غفر له

وعن الجمال منصور المنوفي عن الشرنبلالي وأخذ الشهاب المدني
ايضًا عن الشيخ احمد غانم النفراوي الأخذ عن عبد الباقي الزرقاني
وعن خليل اللقاني وعن عبد الجواد بن القاسم المحلي الأخذ عن
الشبراملسي وعن الشيخ سلطان المزاحي وعن الشمس البابلي وأخذ
الشهاب ايضا عن محمد بن عبد الباقي الزرقاني شارح الموطا والمواهب
الأخذ عن ابيه وعن الاجهوري - وأخذ الشهاب ايضا عن العلامتين
المكيين الشهاب احمد النخلي وعبد الله بن سالم البصري وأخذ الشهاب
ايضًا عن العابد الزاهد المنلا الياس الكوراني وأخذ ايضًا عن ابي
العز محمد ابن الشهاب العجمي الأخذ عن والده وعن البابلي وعن
ابن سليمان المغربي وأخذ ايضًا عن ابي الانس محمد بن عبد الرحمن
المليجي الأخذ عن الصفي القشاشي وعن البابلي ومنهم الشيخ ابراهيم
النابلسي حفيد قطب العارفين الشيخ عبد الغني النابلسي عن جده

ومن مشائخ شيخنا الشيخ عبد الحق العلامة الشيخ تراب على
ابن شجاعت على اخذ عنه شيخنا اكثر العلوم فقها وحديثا وغيرهما و

عه نسبة الى قرية من قرى مصر كذا في حاشية العجالة النافعة لعبد الهادي مسكين غفرله

قرأ علیه الامهات الست وهو اخذ عن مشائخ کثیرین من اجلهم العلامة المحدث
مولانا محمد اسحق الدهلوی واخذ بمکة المکرمة عن العلامة الفهامة الشیخ
الاجل عبد الله سراج وسیأتی ذکر مشائخه الاعلام بحول الله وقوته

صورة اجازة الشیخ عبد الحق

وهذه صورة الاجازة التی کتبها لی شیخنا العلامة محمد عبد الحق النقشبندی ادام الله فیوضاته

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علی اشرف
المرسلین سیدنا محمد وعلی آله وصحبه اجمعین اما بعد فیقول عبده الضعیف
محمد عبد الحق ابن مولانا المولوی شاه محمد بن یار محمد عاملهم الله
بفضله العمیم ان الصالح الاسمی والبرکة العظمی المولوی الحاج
عبد الهادی سلمه الله الازلی الابدی قد سمع منی سورة الفاتحة
وسورة الصف وکتبت له سند القرآن المجید واجزت له روایته
سورة الفاتحة وسورة الصف وغیرهما واجزت له بکل مرویاتی
اجازة عامة تامة اللهم زده علماً وفهماً ووفقه لما تحب وترضی
وعافه فی الدنیا والاخرة واجعل خاتمتنا علی الخیر والسعادة۔
حرره فی التاسع عشر من محرم الحرام سنة الرابع والعشرین

وثلثمائة بعد الالف من الهجرة النبويه على صاحبها الف الف صلوة وتحيه بمكة المكرمة زادها الله تعظيما وتشريفا واجلالا ومهابة والحمد لله اولا واخرا وظاهرا وباطنا وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم تسليما كثيرا كثيرا

محمد عبد الحق ١٢ ٨١

٢ ومن مشائخنا المكيين استاذنا العلامة الحبر الفهامة مجمع محاسن الخصال مطلع صبح الفضل والافضال الشيخ صالح[1] ابن العلامة الصديق كمال الحنفي الامام الخطيب المدرس بالمسجد الحرام وشيخ العلماء بمكة المكرمة متع الله المسلمين بفيوضاته۔

٢ الشيخ التاني

يزدحم الناس على درسه ولاسيما العامة ولتستفيد بافاداته فائدة تامة وقد حضرت في درسه الحديثية والفقهية وانتفعت بلطائف

[1] صه ٢٢٢ ولد شان نيع وذكر شريف وهذا هو الذي ذكره الشيخ الصديق البوفاني في كتابه الروض الممطور في علماء شرح الصدور وشكر الله تعالى على حصول نعمة شرفته في درس حديثية رحمه الله تعالى وله مولفات مفيدة منها تبصرة الصبيان وتذكرة الاخوان وبهامشه كفاية الغلام للامام عبد الغني النابلسي طبع بمصر ومنها عقود الدرر النضيد في مناقب سيدنا الحسين الشهيد طبع سنة ١٣١٢ بمكة المكرمة ١٢ المسكين محمد عبد الهادي غفر الله ولوالديه ولمشائخه امين

القدسیہ وحضرت فی سماع اوائل الحدیث للامام العلامۃ اسمٰعیل العجلونی
رحمہ اللہ تعالیٰ وقرأت علیہ شیئا من اوائل صحیح البخاری رحمہ اللہ
الباری وقد لقنی واجازنی بالتفسیر والحدیث والفقہ والمعقول
والاذکار والاوراد وغیرھا مما تجوز لہ روایتہ وکتب لی اجازۃ
بخطہ المبارک مع ختمہ فی اخرھا وھو اخذ عن مشائخ کثیرین منھم
والدہ العلامۃ المفضال الشیخ صدیق کمال عن شیخہ العلامۃ المحدث
المفسر الشیخ عبداللہ سراج المتوفی ١٢٦٤ھ عن عمر بن عبدالکریم العطار المکی
قد مر ذکرہ انفا وعن محمد بن ھاشم عن محدث دارالھجرۃ الشیخ
صالح الفلانی المتوفی ١٢١٨ھ عن مشائخہ الکرام منھم العلامۃ الشیخ محمد بن
محمد بن سنۃ العمری عن الشریف ابی عبداللہ محمد بن علی الوولاتی
عن الشیخ محمد بن محمد بن خلیل عرف بابن ارکماش الحنفی عن الحافظ
ابن حجر العسقلانی ومنھم الشیخ محمد سعید سفر عن الشیخ تاج
الدین محمد بن عبدالمحسن القلعی الحنفی عن الشیخ حسن العجیمی ویروی
الشیخ محمد سعید ایضا عن الشیخ ابی طاھر ابن الشیخ ابراھیم الکوراني
الشیخ محمد بن عبداللہ المغربی المدنی عن الشیخ عبداللہ البصری

مشائخ عبداللہ سراج

مشائخ صالح الفلانی

ومنهم الشيخ الشريف سليمان الدرعي عن الشيخ حسن العجيمي وآخذ
الشيخ صديق كمال ايضاً عن العلامة المسند عبد الرحمن
ابن العلامة المحدث محمد الكزبري الدمشقي عن مشائخ اجلاء منهم والده الشيخ
الامام محمد بن عبد الرحمن الكزبري المتوفى سنة ١٢٢١ عن الامام الكبير والعارف بالله الشهير الشيخ عبد الغني
النابلسي عن الامام العارف الشيخ محمد بن احمد عقيلة المكي عن الائمة الثلاثة المكيين
من بيت ابن عابدين
ابي الاسرار الحسن بن علي العجيمي وعبد الله بن سالم البصري والشهاب احمد بن محمد
الخلي ومنهم الشيخ شهاب الدين احمد بن عبيد العطار المتوفى سنة ١٢٢٨
المتقدم ذكره ومنهم الشيخ الامام صفي الدين خليل بن عبد السلام
المتوفى سنة ١٢٠٦ عن والده الشيخ عبد السلام بالاجازة العامة عن والده الشمس
محمد الكاملي عن الحافظ نجم الدين محمد الغزي والشيخ تقي الدين
عبد الباقي الحنبلي ومنهم الشيخ العلامة المقدام الشيخ بدر الدين
محمد بن احمد المقدسي الشهير بابن بدير المتوفى سنة ١٢٢٠ عن الشيخ شهاب الدين
احمد الراشدي المصري عن شيخ الاسلام عيد النمرسي عن حافظ
الامة الشمس محمد البابلي ومنهم العلامة الشيخ حسين المغربي
مفتي المالكية بمكة المشرفة عن الشيخ محمد بن الطيب المغربي عن

مشائخ عبد الرحمن الكزبري

عن الشيخ حسن العجيمي باستجازة ابيه له منه ومنهم العلامة الشيخ
مصطفى زين الدين ابو البركات ابن محمد بن رحمة الله بن عبد المحسن
ابن جمال الدين الايوبي الانصاري الحنفي الدمشقي الشهير
بالرحمتي المتوفى ١٢٠٥ وهو اخذ عن مشائخ كثيرين منهم الشيخ عبد الغني
النابلسي والشيخ محمد الغزي والشهاب احمد المنيني والسيد عمر بن احمد
ابن عقيل السقاف باعلوي سبط العلامة عبد الله بن سالم البصري والشيخ
محمد سعيد سنبل والشيخ عبد الرحمن الفتني والشيخ محمد بن الطيب
المغربي وخاتمة العلماء المحققين ببغداد الشيخ عبد الله السويدي
ورحل الى مصر واخذ عن علمائها منهم الشيخ المعمر الشهاب
احمد الملوي والشيخ حسن بن علي المدابغي والعارف الشيخ محمد بن
سالم الحفني والشيخ محمد الدفري وغيرهم هؤلاء كذا في ثبت ابن عابدين
وفيه ايضا واجاز (اي الرحمتي) لاهل عصره ومن ادرك جزءا من حياته
بجميع مروياته كما رأيته في اجازة منه للسيد محمد كمال الدين
الغزي مفتي الشافعية ببلد مشق مكتوبة بخطه ضمن مكتوب للمجاز المذكور
سنة ١١٨٠ وكانت وفاته بعد العصر في خامس ذي الحجة سنة ١٢٠٥ خمس و

كذا رأيته في الاصل ولعله سنة ١٢٠٠ تأمل ١٢ عبد

ولد ببلد مشق ليلة الاربعاء رابع عشر محرم سنة ١١٣٥ كذا في ثبت ابن عابدين ١٢ محمد عبد الهادي غفر له

مائتين والف بعلة الاستسقاء ودفن بمنزلة يقال لها السيل فانه
ذهب الى الطائف لزيارة سيدنا ابن عباس رضى الله تعالى عنه
ثم قصد الحج فادركته المنية فى الطريق ودفن هناك رحمه الله تعالى
وله حاشية على شرح التنوير للعلائى مفيدة كتب منها ثلاثة اجزاء
جزآن من الاول وجزء من الاخير ولم يتيسر له اتمامها وحاشية
على المنح ولم تتم ايضا وغير ذلك انتهى ومنهم السيد الامام والسند الهمام
نور الدين على بن عبد البر الحسينى الشهير بالونائى والشيخ صالح الفلانى
والشيخ عبد الملك ابن الشيخ عبد المنعم ابن الشيخ تاج الدين القلعى والشيخ
محمد طاهر سنبل والشيخ عبد الله الشرقاوى وقد تقدم ذكر هؤلاء الاعلام
ومنهم سيد شهاب الدين احمد بن علوى باحسن الشهير بجمل الليل المتوفى سنة ١٢٠٢ والشيخ
الامير الكبير والشيخ زين الدين عبد الغنى ابن محمد هلال المتوفى سنة ١٢١٢ والامام المعمر السيد
ابراهيم بن محمد بن اسمعيل الامير الصنعانى المتوفى سنة ١٢١٣ والشيخ عبد اللطيف الزمزمى والشيخ عبد القادر
الصديقى المكى والشيخ عبد الرحمن الديار باكرلى الاصل المكى المولد والمنشاء
والشهاب احمد العروسى وغيرهم ومن مشائخ شيخنا صالح
كمال عمدة الاقران ونخبة الاوان السيد احمد بن السيد زينى

دحلان المتوفى سنة ١٣٠٤ وهو يروى عن الشيخ عثمان الدمياطى عن العلامة محمد
ابن محمد بن احمد بن عبد القادر الامير وعن الشيخ محمد بن الشيخ على بن الشيخ
منصور الشوانى والشيخ عبد الله بن حجازى بن ابراهيم الازهرى الشهير
بالشرقاوى فاما العلامة الشيخ محمد بن محمد الامير المتوفى سنة ١٢٣٣ فله مشائخ
اجلة منهم السيد العلامة نور الدين ابو الحسن على بن احمد بن مكرم
الله الصعيدى العدوى المالكى المتوفى سنة ١١٨٩ عن الشيخ محمد عصيلة المكى عن الشيخ
حسن بن على العجيمى ومنهم العلامة الشيخ ابو الحسن سيدى على بن محمد بن على السقاط
المالكى عن الشيخ محمد الزرقانى عن والده الشيخ عبد الباقى عن
الشيخ على الاجهورى[٩] عن الشيخ محمد بن احمد الرملى عن شيخ الاسلام
زكريا الانصارى واخذ الشيخ السقاط عن الشيخ عبد الله بن سالم
البصرى والشيخ احمد النخلى ومنهم الشيخ حسن بن ابراهيم الجبرتى الحنفى
المتوفى سنة ١١٨٨ عن الشيخ عبد الله بن سالم البصرى والشيخ احمد النخلى والشيخ
عبد النمرسى ومنهم الشيخ شهاب الدين احمد الجوهرى الكبير والشيخ

مشائخ الامير الكبير

كان الاجهورى حاضرا وسبب كونه حاضرا مذكور فى النصف الاول من حواشى ١٢ عبد الهادى

[٩] هو ابو محمد احمد بن حسن بن عبد الكريم بن محمد بن يوسف المالكى الجوهرى ولد سنة ١٠٩٦ واجازه ابن سالم البصرى ومحمد الزرقانى توفى سنة ١١٧٠ ١٢ عبد الهادى غفرله

احمد الملوی والشیخ محمد بن سالم الحفنی والسید[1] محمد بن محمد بن محمد الحسینی
البلیدی المغربی المالکی وغیرهم واما الشیخ محمد الشنوانی فهو
یروی عن[1] العلامة الشیخ ابی العزائم علیشی بن احمد البرادی عن[2]
الشیخ احمد الدفری عن[3] الشیخ سالم البصری عن[3] والده الشیخ عبد الله
ابن سالم البصری ویروی ایضاً عن[1] الشیخ محمد الفارسی والشیخ
عطیة الاجهوری والشیخ احمد الراشدی وهم یروون عن[2] الشیخ محمد
العشماوی عن[3] البصری ویروی ایضاً عن[1] الشیخ محمد السمانوی
المشهور بالمنیر عن[2] العلامة الشیخ محمد بن محمد البدیری المشهور
بابن المیت ویروی ایضاً عن[1] العلامة السید محمد مرتضی بن محمد
الزبیدی عن ائمة مشاهیر منهم العلامة[2] الشیخ سابق بن رمضان
ابن عز[3] ام الزعبلی الشافعی عن[3] محمد بن علاء الدین البابلی ومنهم الشیخ[2]
عمر بن احمد بن عقیل السقاف باعلوی المکی والشیخ[2] احمد بن
عبد الفتاح الملوی والشیخ[2] احمد بن حسن بن عبد الکریم الخالدی الجوهری

مشائخ الشیخ الشنوانی

مشائخ السید مرتضی الزبیدی

---

[1] ولد رحمه الله تعالی سنة ١٠٩٦ اخذ عن محمد بن قاسم بن اسمعیل البقری وغیره وتوفی سنة ١١٧٤ کذا فی حاشیة ثبت الامیر الکبیر رحمه الله تعالی ١٢ محمد عبد الهادی غفر له۔

وعبد الله بن محمد بن عامر الشبراوي كلهم عن الشيخ عبد الله المبصري

ومنهم العلامة المسند محمد بن علاء الدين المزجاجي عن الشيخ حسن

العجيمي ومنهم الشيخ العارف عبد الله ميرغني المكي عن الشيخ احمد النخلي

ومنهم العلامة الحبيب عبد الرحمن بن الحبيب مصطفى بن شيخ العيدروس

المتوفى سنة ١١٩٣ بمصر عن جده شيخ بن مصطفى عن السيد عبد الله بافقيه

عن الشيخ احمد القشاشي والشيخ عيسى بن محمد بن محمد الثعالبي الجعفري

المغربي والشيخ زين العابدين واخيه الشيخ علي ابن عبد القادر الطبري

وقد مر سابقا ذكر مشائخ هؤلاء الاعلام واخذ السيد شيخ

ابن مصطفى عن السيد الجليل علي بن عبد الله العيدروس صاحب

السورة عن العلامة عبد الله بن ابي بكر الخطيب عن العلامة عبد العزيز

الزمزمي المكي والشيخ احمد القشاشي المدني وغيرهم واخذ السيد

عبد الرحمن ابن مصطفى عن الشهاب احمد الملوي والشهاب الجوهري

والعارف سيدي مصطفى البكري والعارف محمد الحفني والشيخ محمد

ابن الطيب المغربي والشيخ محمد حياة السندي وغيرهم واما

الشيخ عبد الله الشرقاوي فقد تقدم ذكره في ذكر مشائخ الشيخ

له باخ القشاشه ١٢

اسماعيل بن ادريس الرومي شيخ الشيخ عبد الغني الدهلوي ومن
مشائخ السيد احمد دحلان العلامة محدث اهل الشام الشيخ
عبد الرحمن الكزبري المتقدم ذكره والشيخ ابو علي ارتضا عليخان العمري
اجازه في ذي القعدة سنة ١٢٧٤ بمكة المكرمة عن الشيخ عمر بن عبد الكريم
العطار ومن مشائخ شيخنا الشيخ صالح كمال العلامة
السيد ابو الانوار محمد[1] علي بن ظاهر الوتري الحنفي المدني وهو اخذ
عن مشائخ كثيرين منهم العلامة الشيخ عبد الغني المجددي المدني
والعلامة الشيخ احمد منة الله المالكي الازهري وهو يروي عن
العلامة محمد الامير الكبير - وهذه صورة الاجازة التي
كتبها لي شيخنا الشيخ صالح كمال الحنفي الامام الخطيب
بالمسجد الحرام شيخ العلماء بمكة المكرمة اعاد الله علينا
من بركاته -

الحمد لله واصل من انقطع الى علي جنابه ✻ ورافع من وقف على فسيح عتابه

---

[1] المتوفى في التاسع والعشرين من الجمادى الاولى سنة اثنين وعشرين بعد الالف وثلثمائة
يوم الجمعة وقت الاشراق والمدفون في البقيع الغرقد امام قبة امهات المومنين عند
قبر والد ابيه رحمهم الله تعالى كذا في الباقيات الصالحات ١٢ محمد عبد الحادي غفرله

والصلوة والسلام الأتمان الأكملان على سيدنا محمد المرسل لتشريع
شرائع الاسلام ؛ وعلى آله واصحابه الفخام ؛ ومن تبعهم من العلماء
الكرام ؛ اما بعد فقد سألني العلامة الفاضل والجهبذ الكامل
الشيخ عبد الهادي الحنفي الحيدرآبادي ان اجيزه بجميع مرويا
في الحديث والفقه والتفسير وغير ذلك فاقول اجابة لسؤاله وجبر الخاطره
قد اجزت العلامة المذكور بجميع ما تجوز لي روايته من فقه وحديث
وتفسير ومعقول ومنقول واوراد واذكار وغيره بشرطه المعتبر عند
اهل الحديث والاثر وهو كمال التثبت والتحري وان يقول فيما لا
يدريه لا ادري كما اجازني بذلك مشائخي الثقات منهم والدي
المرحوم بكرم الله الشيخ صديق كمال الحنفي ومنهم سيدنا العلامة
وحيد الزمان مولانا السيد احمد بن زيني دحلان ومنهم مولانا العلامة
ابو الانوار السيد علي ظاهر الوتري الحنفي وغيرهم من المشائخ الاعيان
الذين هم بركة الزمان واوصيه بتقوى الله في جهره وسره وحلو الزمان
ومره وان لا ينساني من دعواته في خلواته وجلواته بحسن الختام
والوفاة على طريقة اهل السنة والجماعة انه على ما يشاء قدير

كتبه بقلمه الراجي عفو ربه ذي الجلال محمد صالح ابن المرحوم صديق
كمال الحنفي المكي الشاذلي الامام الخطيب المدرس بالمسجد الحرام
مفتي الاحناف بمكة سابقا كان الله له امين وما هو الواقع جرى
وحرر يوم عشرين من محرم الحرام سنة ١٣٢٤

الشيخ الثالث

ومن مشائخنا المكيين العالم الفاضل الجهبذ الكامل
علامة الاوان فهامة الزمان شيخنا المعظم
استاذنا المفخم سيدنا المحدث الحبيب حسين ابن العلامة
الحبيب محمد الحبشي العلوي الشافعي مدظله العالي
على رؤس المستشرفين امين - حضرت كثيرا من مجالسه
السنية وانتفعت به وبعلومه وحصلت لي بركته الجلية ولله الحمد
على ذلك في كل بكرة وعشيه - وحضرت من درسه في تفسير الخطيب
الشربيني رحمه الله تعالى وتيسير الاصول وقرأت عليه اوائل التحا
الشيخ الامام الكامل النبيه محمد سعيد سنبل الفقيه - رحمه الله تعالى وحدثني بالحديث

مكانت ولادته سنة ١٢٥٨ ثمانية وخمسين ومائتين بعد الالف في شهر الربيع الاول وكانت
وفاته في شوال سنة ١٣٣٠ بمكة المكرمة ١٢ محمد عبد الهادي كان لله ذي الايادي -

المسلسل بالاولية وهو اول حديث حدثني به وذلك في شهر الربيع الثاني سنة ١٣٢٤
اربع وعشرين وثلثمائة والف من الهجرة النبوية وحدثني بالمسلسل يوم العيد وصافحني
وشبك بيدي واضافني على الاسودين لقمني ولقنني الذكر وناولني السبحة والمسبحة
الخرقة وقال لي انا احبك فقل اللهم اعني الى اخره وسمعت منه سورة الصف واجازني
مروياته وكتب لي اجازة بخطه الشريف ومشائخه رضي الله عنه
ونفعنا به كثيرون منهم والده العلامة مفتي مكة المشرفة الحبيب محمد
ابن حسين بن عبد الله الحبشي المتوفى سنة ١٢٨١ عن جماعة من العلماء منهم
العلامة السيد طاهر بن حسين بن طاهر المتوفى سنة ١٢٤١ عن السيد الامام
عبد الرحمن بن علوي مولى الطيحاء المتوفى سنة ١٢١٦ عن السيد حسن بن القطب
الفرد السيد عبد الله الحداد المتوفى سنة ١٠٨٨ عن والده السيد عبد الله الحداد
المتوفى سنة ١٠٣٢ عن السيد الامام ابي بكر بن عبد الرحمن بن شهاب الدين المتوفى سنة ١٠٦١
عن العلامة الشيخ عبد العزيز الزمزمي عن الشيخ محمد بن احمد الرملي
المتوفى سنة ١٠٠٤ والشيخ احمد بن حجر المكي المتوفى سنة ٩٧٤ عن شيخ الاسلام زكريا
الانصاري سنة ٩٢٦ واخذ السيد عبد الله الحداد عن العلامة
السيد الامام محمد بن علوي بن محمد بن ابي بكر بن علوي بن احمد بن

مشائخ الحبيب محمد الحبشي

مشائخ السيد عبد الله الحداد

ابي بكر بن الشيخ عبد الرحمن السقاف نزيل مكة المكرمة عن السيد
عبد القادر بن شيخ بن عبد الله العيدروس المتوفى باحمد آباد
عن والده شيخ الاسلام شيخ بن عبد الله العيدروس المتوفى
عن العلامة ابن حجر الهيتمي ومنهم العلامة السيد احمد بن عمر بن
سميط المتوفى ١٢٥٧ هـ والعلامة السيد حسن بن صالح البحر المتوفى ١٢٧٣ هـ وهما اخذا عن
العلامة السيد عمر ابن العلامة السيد سقاف بن محمد بن عمر الصافي عن
والده السيد سقاف المتوفى ١٢٩٥ هـ عن السيد احمد بن زين الحبشي والسيد
الفاضل العارف يوسف بن عبد الله الفاسي كلاهما عن السيد عبد الله
الحداد بسنده المتقدم ومنهم العلامة السيد عبد الله بن علي
ابن شهاب الدين المتوفى ١٢٦٥ هـ وهو اخذ عن العلامة الحبيب ابي بكر
ابن الحبيب عبد الله بن احمد الهندوان عن السيد العلامة حامد بن
عمر بن حامد المتوفى ١٢٠٩ هـ عن والده السيد عمر بن حامد المتوفى ١١٥٤ هـ عن الحبيب عبد الله الحداد
ومنهم الشيخ منصور بن يوسف البديري وهو اخذ عن السيد الامام مُشَيِّخ بن علوي

مُشَيِّخ بضم الميم وفتح الشين المعجمة وكسر الياء المثناة من تحت المشددة كذا في ثبت
ابن عابدين ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له.

باعبود باعلوى ومن اجل مشائخ الحبيب عبد الله الحداد والحبيب احمد
ابن هاشم الحبشى قرأ عليهما فى علوم الشريعة والحقيقة والبسه الخرقة
ولقنه الذكر بالطريقة العلوية بحق اخذهما ذلك عن شيخه السيد حسين
ابن بكر بن سالم عن ابيه السيد ابى بكر بن سالم بسنده الطويل الآتى ذكره
واخذ بالمدينة المنورة عن السيد الامام عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه
عن الشيخ ابراهيم بن حسن الكردى المدنى بسنده **ومنهم** العلامة
السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل المتوفى سنة ١٢٥٠
وهو اخذ عن والده السيد سليمان عن شيخه العلامة السيد احمد بن
محمد مقبول الاهدل عن شيخه وخاله السيد يحيى بن عمر مقبول الاهدل
ن شيخه السيد العلامة ابى بكر ابن على البطاح الاهدل عن شيخه
د السيد العلامة يوسف بن محمد البطاح عن شيخه السيد العلم
طاهر بن الحسين الاهدل عن شيخه الحافظ الدبيع عن الحافظ السخاوى
ن الحافظ ابى الفضل ابن حجر العسقلانى **وقد اخذ** السيد
ى بن عمر مقبول الاهدل عن الشيخ الامام عبد الله بن سالم البصرى
الشيخ حسن العجيمى والشيخ احمد بن محمد النخلى **واخذ** السيد عبد الرحمن

الاهدل عن الشيخ عبد القادر بن خليل كدك زاده المدني والشيخ
امر الله بن عبد الخالق المزجاجي فالاول يروي عن الشيخ محمد حيات
السندي عن الشيخ عبد الله بن سالم البصري والثاني عن الشيخ العارف
محمد بن احمد بن سعيد المعروف بابن عقيلة المكي المتوفى سنة ١١٥٠ بمكة المكرمة
عن الشيخ عبد الله البصري **واخذ** ايضا عن السيد عبد الرحمن
ابن مصطفى العيدروس المتقدم ذكره **ومنهم** العلامة الشيخ محمد صالح
الرئيس المتوفى سنة ١٢٤٠ عن الشيخ العلامة السيد علي ابن عبد البر الحسني الوفائي
والشيخ صالح بن محمد الفلاني والسيد محمد ابن عبد الرحمن الكزبري
والشيخ احمد بن عبيد العطار الدمشقي وهؤلاء المشائخ قد سبق
ذكرهم **ومنهم** الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار المكي عن مشائخه الكرام
ومن مشائخ شيخنا العلامة الفاضل السيد عيدروس
ابن العلامة السيد عمر بن عيدروس الحبشي المتوفى سنة ١٣١٤ وهو اخذ عن كثير
من المشائخ **منهم** والده العلامة الحبيب عمر بن عيدروس المتوفى سنة ١٢٥٠
عن الحبيب عمر بن احمد بن حسن المتوفى سنة ١٢٠٤ عن والده الحبيب احمد المتوفى سنة ١٢٢٦
عن والده الحبيب حسن عن والده الحبيب عبد الله الحداد و

مشائخ صالح الرئيس

اخذ السيد عمر بن عبد روس ايضا عن العلامة السيد
يس ابن السيد الامام العارف عبد الله ميرغني عن والده عن
الشيخ احمد النخلي **واخذ السيد يس عن الشيخ** محمد طاهر سنبل
والشيخ عبد الملك القعلي والشيخ مصطفى الرحمتي والشيخ صالح الفلاني
والشيخ عبد الرحمن ديار بكري والشيخ عثمان الشامي والشيخ عبد الله
هلال والشيخ عبد الرحمن المغربي التادلي والشيخ ابراهيم الفتني وغيرهم
واخذ السيد عمر بن عبد روس ايضا عن العلامة عمر
ابن عبد الكريم العطار والشيخ محمد صالح بن ابراهيم الريس الزبيري
الزمزمي المكي والشيخ منصور بن يوسف البديري والسيد عبد الرزاق
ابن سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل **ومنهم** عمه العلامة
الحبيب محمد بن عبد روس المتوفى سنة ١٢٤٧ وهو يروي عن السيد الامام
يوسف بن محمد البطاح الاهدل عن السيد سليمان بن يحيى مقبول
الاهدل **ويروي** عن الشيخ عبد الباقي بن محمد صالح الشعاب
الانصاري المدني عن الشيخ الاجل محمد ابن عبد الكريم القادري
الشهير بالسمان عن السيد مصطفى البكري عن الشيخ عبد الله بن

مشايخ السيد [illegible]

سالم البصري والشهاب احمد النخلي والشيخ اسمعيل العجلوني والامام
نجم الدين بن خير الدين الرملي والشيخ محمد بن احمد عقيلة المكي
والشيخ عبد الغني النابلسي وغيرهم ويروي عن السيد الامام
زين العابدين بن علوي جمل الليل عن الشيخ صالح الفلاني وعن
الشيخ محمد بن سليمان الكردي المدني عن الشيخ ابي طاهر بن ابراهيم
الكوراني واخذ السيد زين العابدين عن العارف بالله سيدي
احمد الدردير العدوي المالكي عن الامام محمد الدفري عن الشيخ
علي الاجهوري المالكي عن القرافي عن النجم الغيطي عن شيخ الاسلام
زكريا الانصاري ويروي عن الشيخ عمر بن عبد الكريم والشيخ صالح
الرئيس والشيخ عبد الرحمن الاهدل وغيرهم ومنهم السيد الامام
الامجد المفسر المحدث عفيف الدين عبد الله بن الحسين بن عبد الله
بلفقيه وهو اخذ عن والده العلامة السيد حسين بن عبد الله
بلفقيه عن والده عن العلامة الوجيه السيد عبد الرحمن ابن الشيخ
عبد الله بلفقيه عن مشائخ كثيرين منهم والده العلامة السيد عبد الله
بلفقيه المتوفى سنة ١١٣٣ وهو اخذ عن الشيخ احمد بن محمد القشاشي والشيخ

مشائخ السيد زين العابدين

مشائخ السيد عبد الله العفيف

عیسیٰ بن محمد بن محمد بن احمد بن عامر الثعالبی والشیخ زین العابدین بن
عبد القادر واخیہ الشیخ علی بن عبد القادر واخذ الشیخ عبد اللہ
بلفقیہ عن الشیخ الجامع للعلوم والمتفنن فی جمیع الفنون السید
ابی علوی محمد بن ابی بکر الشلی عن والدہ السید ابی بکر المتوفی سنہ ١٠٦٨
عن السید عمر بن عبد الرحیم البصری واخذ السید ابو علوی محمد
الشلی عن العلامۃ ابی عبد اللہ محمد بن علاء الدین البابلی والشیخ عبد اللہ
ابن سعید باقشیر والشیخ علی بن الجمال والشیخ محمد بن محمد بن سلیمان
المغربی واخذ الشیخ عبد اللہ بلفقیہ عن الشیخ المعمر عبد العزیز الزمزمی
والشیخ اسحق بن ابراہیم ابن جمعان الزبیدی واخذ السید
عبد اللہ بلفقیہ عن السید عبد الرحمن بن ابراہیم المتوفی سنہ ١٠٥٧ وھو
اخذ عن الشیخ احمد الشناوی[٩] عن ابیہ الشیخ علی الشناوی عن
الشیخ عبد الوھاب الشعرانی عن الحافظ السیوطی ومن مشائخ
السید عبد الرحمن بلفقیہ العلامۃ الحبیب عبد اللہ الحداد بالحرمین
الشریفین الشیخ ابراہیم بن حسن الکورانی المدنی والسید الشہیر

مشائخ محمد الشلی

مشائخ السید عبد الرحمن بلفقیہ

[٩] الشناوی بکسر الشین المعجمۃ وتشدید النون نسبۃ الی بعض الاماکن کذا فی نسخۃ الزبدۃ
محمد عبد الھادی غفر لہ

محمد بن رسول البرزنجي المدني والشيخ حسن بن علي العجيمي والشيخ احمد بن
محمد النخلي والشيخ عبد الله ابن سالم البصري ومنهم السيد الامام
الفاضل محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن حسين بن محمد بن عبد الله الحداد
وهو اخذ عن الحبيب العلامة عمر بن طه بن عمر البار عن والده السيد طه
عن والده الحبيب عمر عن الحبيب عبد الله الحداد ومنهم الشيخ المحقق
في علوم الشرائع والعرفان عبد الله ابن احمد باسودان المتوفى سنة ١٢٦٦ وهو
اخذ عن العلامة المحقق الحبيب عمر بن عبد الرحمن بن القطب الحبيب
عمر بن عبد الرحمن البار المتوفى سنة ١٢١١ عن عمه السيد حسن بن عمر البار عن
ابيه القطب العارف عمر بن عبد الرحمن البار عن الحبيب عبد الله الحداد
واخذ الشيخ عبد الله بن احمد باسودان بزبيد عن السيد عبد الرحمن
ابن سليمان الاهدل وبالحرمين الشريفين عن الشيخ عمر بن عبد الكريم
والشيخ محمد صالح الرئيس والسيد احمد بن علوي باحسن جل الليل ومن
مشائخ شيخنا العلامة الشريف محمد بن ناصر وطوخذ
عن مشائخ كثيرين منهم العلامة محمد عابد بن احمد علي السندي نزيل

ولد تصانيف كثيرة مفيدة منها شنبة المسمى بمرشد الشارد وهو كبير ومنها المواهب اللطيفة في الجمع
المكي - على مسند ابي حنيفة من رواية الحصكفي - ظفرت على مطالعة جزئه الثاني بمكة المكرمة عند
محيي في الله الصمد مولانا الحافظ لنظر احمد وهو نسخة قلم سنة ١٢٥٠ محمد عبد الغني غفر الله له

المدينة المنورة سنة ١١٥٤ المتوفى وهو اخذ عن الشيخ صالح الفلانى والشيخ محمد طاهر
سُنبل والسيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل والشيخ حسين المغربى
مفتى المالكية بمكة المشرفة واخذ الشيخ عابد عن عمه العلامة الشيخ
محمد حسين بن الشيخ مراد بن يعقوب الانصارى الخزرجى عن والده
عن العلامة محمد هاشم بن عبد الغفور التتوى وله ثبت مشهور و
يروى الشيخ محمد حسين عن السيد سليمان بن يحيى بن
عم مقبول الاهدل عن السيد العلامة المقبول بكارى الاهدل
اليمنى والشيخ محمد بن سالم السفارينى النابلسى الحنبلى المتوفى سنة ١١٨٨
وهما عن الشيخين المعمرين احمد النخلى وعبد الله بن سالم البصرى
ويروى ايضاً عن الشيخ ابى الحسن بن محمد صادق السندى
عن الشيخ محمد حيات السندى عن الشيخ عبد الله البصرى والشيخ احمد النخلى
ويروى ايضاً عن الشيخ محمد السمان المدنى اجازة عن الشيخ عبد الله

مشائخ الشيخ عابد السندى

مشائخ الشيخ محمد حسين

١ وهو عم الشيخ محمد عابد السندى ٢ عبد ٣ الشيخ محمد السفارينى المولد بسفارين قرية
من قرى نابلس ولد سنة ١١١٤ ونشأ بها ثم رحل الى دمشق فاخذ بها عن الشيخ عبد الغنى
النابلسى وشيخ الاسلام الشمس محمد بن عبد الرحمن الغزى واحمد المنينى وغيرهم من العلماء
الاعلام ورجع الى بلده ثم تولى نابلس واشتهر بالفضل والذكاء ودرس وافتى و
اجاد وله مولفات لطيفة منها غذاء الالباب لشرح منظومة الآداب فى مجلدين.
لما قصد عند اخى فى الله الشيخ صديق النابلسى تلميذ شيخنا عبد الله القدومى النابلسى

البصري ويروي ايضا عن الشيخ عبد الخالق بن علي المزجاجي عن والده
عن ابي الاسرار حسن بن علي العجيمي واخذ الشيخ عابد عن الشيخ يوسف
ابن محمد بن علاء الدين المزجاجي عن والده محمد بن علاء الدين وهو
اخذ عن والده علاء الدين المزجاجي عن عبد الله بن سالم البصري
والشيخ علاء الدين قد طلب الاجازة لولده الشيخ محمد من الشيخ
عبد الله البصري فيروي الشيخ محمد بن علاء الدين عن البصري اجازة
بلا واسطة واخذ الشيخ عابد ايضا عن العلامة السيد احمد بن
سليمان حجام عن السيد العلامة صفي الدين احمد بن محمد شريف
مقبول الاهدل عن الشيخ عبد الله بن سالم البصري والشيخ احمد النخلي
والشيخ ابي طاهر ابن الشيخ ابراهيم الكوراني ومنهم العلامة يوسف
ابن مصطفى الصاوي المصري والشيخ ابو الفوز احمد المرزوقي مفتي
المالكية بمكة المكرمة كلاهما عن العلامة محمد بن محمد بن احمد بن
عبد القادر الامير الكبير صاحب الثبت الشهير عن مشائخه الذين
تقدم ذكرهم ومنهم العلامة الشيخ عبد الرحمن الكزبري الدمشقي
والعلامة السيد عبد الرحمن الاهدل وقد مر سابقا ذكر مشائخهما

شيخ الشيخ عابد السندي

ومن مشائخ شيخنا الحبيب حسين الحبشي الشيخ الامام محمد
ابن محمد الغرب الدميالمي وهو يروي عن ائمة اعلام منهم الشيخ
محمد فتح الله بن عمر بن محمد السمديسي والشيخ ابراهيم الباجوري والشيخ
مصطفى البولاقي المالكي وهؤلاء كلهم عن الشيخ محمد الامير الكبير
ومنهم الشيخ احمد بن علي الدمهوجي الشافعي وهو عن الشيخ محمد
ابن عبد السلام الناصري الدرعي المقدادي عن الشمس محمد بن
قاسم جسوس عن الامام محمد بن عبد السلام البناني عن الشهاب
احمد بن ناصر الدرعي عن والده محمد بن ناصر عن الشمس البابلي
بسنده واخذ الدمهوجي ايضا عن الشهاب احمد بن احمد جمعة
البجيرمي وعن الشيخ عبد العزيز بن عباس المطاعي المراكشي و
منهم الشيخ عبد الرحمن الكزبري والشيخ محمد صالح البخاري وهو
اخذ عن الشيخ رفيع الدين القندهاري عن الشريف الادريسي
عن الشيخ عبد الله البصري. ومن اشياخ البصري الشيخ محمد المكتبي

مشائخ الشيخ الدمهوجي

ومن مشائخ شيخنا الحبيب حسين العلامة السيد احمد
ابن عبد الله بن عيدروس البار وهو عن مشائخ كثيرين منهم

الشيخ عبد الرحمن الكزبري والشيخ عمر بن عبد الكريم والشيخ صالح الرئيس

ومن مشائخ الحبيب حسين العلامة السيد محمد نور الادريسي المغربي المدني والعلامة المسند المعمر الشيخ فالح بن محمد الظاهري المدني وهما اخذا عن العلامة المحدث ابي عبد الله محمد بن علي بن السنوسي الشريف الخطابي الحسني الشلفي بالشين المعجمة نسبة الى شلف نهر بالمغرب الاوسط عن مشائخ كثيرين منهم الشيخ عمر بن عبد الكريم ومنهم العلامة المحقق حمدون ابن عبد الرحمن ابن الحاج السلمي الفاسي عن العلامة سيد محمد التاودي ابن الطالب شارح تحفة الحكام عن العلامة عبد العزيز بن احمد الهلالي شارح خليل عن العلامة محمد ابن ابي الاسرار حسن بن علي العجيمي عن والده حسن ابن علي العجيمي ومنهم الشيخ علي الميلي المالكي الازهري عن السيد مرتضى شارح القاموس ومنهم العلامة الجمال عبد الحفيظ العجيمي المكي عن الشيخ محمد هاشم بن عبد الغفور السندي والشيخ محمد طاهر سنبل ومنهم العلامة المعمر ابو المواهب الفاسي عن الملا ابراهيم الكوراني ومنهم العلامة ابو العباس العرائشي عن سيدي عبد الوهاب التازي الشريف الحسني عن الشيخ

مشائخ السيد محمد السنوسي

حسن العجيمي **واخذ** الشيخ عبد الوهاب التازي ايضا عن الشيخ ابي سالم العياشي ومنهم العلامة المعمر المدني عن محمد بن عبد السلام البناني شارح الاكتفا وسيرة الكلاعي عن الملا ابراهيم الكوراني **واخذ الشيخ فالح** ايضا عن العلامة المسن البركة السيد ابو موسى عمران الياصلي الشريف الحسني وهو يروي عن الاستاذ ابي العباس احمد ابن عبد الرحمن الطبولي المعمر بروايته عن العلامة علي ابن مكرم الله العدوي الصعيدي المصري المالكي المتوفى سنة ١١٨٩ وتلامذته العارف الدردير والمرتضى والامير ومحمد بن عرفة الدسوقي وعن الاستاذ الحفني **واخذ** ايضا عن العلامة سيدي محمد طاهر الفاسي عن الشيخ مصطفى البولاقي عن الامير وطبقته **واخذ** ايضا عن العلامة عبد الله سراج والشيخ عبد الغني المجددي الدهلوي المدني **ومن مشائخ** الحبيب حسين العلامة السيد احمد بن زيني دحلان وقد مر ذكره

وهذه صورة الاجازة التي كتبها لي شيخنا وسندنا الحبيب حسين علوي الحبشي متع الله المسلمين بفيوضاته امين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين وصلى الله وسلم على رسوله سيدنا محمد - وعلى آله وصحبه وكل سالك في خير مقصد - ولعب فيقول الفقير المقصر حسين بن محمد بن حسين الحبشي طلب مني الاجازة الشيخ الفاضل ابو سعيد عبد الهادي ابن عبد الكريم حسن ظن مني بالفقير ورجاء اتصاله وارتباطه باهل الفضل والعلم فاسعفته بمقصوده رجاء لصالح دعوته والدخول في عموم مشيختي واجزته بما تجوز لي روايته وتصح درايته مما تلقيته واجزت به عموما وخصوصا وقد سمع مني المسلسل بالاولية وغيره من المسلسلات اجزته بكل ذلك من معقول ومنقول اجازة عامة يرويها عني كما احب واوصيه بالتمسك بالعروة الوثقى وهي التقوى المنجية من البلوى واجزت كذلك ولده عبد المجيب بما اجزت به والده واسألهم الدعاء لي ولاولادي بصلاح الحال والمآل وصلى الله وسلم على النبي والآل على مر الايام والليال

كتبه حسين بن محمد الحبشي

الشيخ الرابع

ومن مشائخنا المسنين شيخنا وسيدنا العلامة المحقق والفهامة المدقق العالم العامل الزاهد الكامل فخر العلماء

شیخ الخطباء بالمسجد الحرام مولانا الشیخ احمد ابو الخیر
ابن عبد اللہ میرداد الحنفی المکی ادام اللہ فیوضاتہ۔
قرأت علیہ اوائل[1] الشیخ اسمعیل العجلونی رحمہ اللہ تعالی وسمعت من
لفظہ ابوابا من صحیح البخاری تجاہ بیت اللہ الباری وانتفعت بمجالسہ
الشریفہ ولطائفہ المنیفہ فاجازنی بکل مرویاتہ وکتب لی اجازۃ بخطہ
الشریف وزینہا بختمہ المنیف وھو یروی عن العلامۃ السید عبد اللہ
ابن المرحوم السید محمد کوجک عن العلامۃ الشیخ محمد عابد السندی
وعن العلامۃ ابی علی محمد بارتضا العمری عن العلامۃ الشیخ
عمر بن عبد الکریم المکی وغیرہ۔ وھذہ صورۃ اجازۃ شیخنا الشیخ

احمد ابی الخیر میرداد ادام اللہ برکاتہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
حمداً لمن اسند الامور جمیعہا الیہ۔ وجعل صحیحہا وضعیفہا عائدۃ علیہ
وصلاۃ وسلاما علی النبی الہاشمی جد الحسن۔ وعلی آلہ وصحبہ البالغ

[1] جمع رحمہ اللہ تعالی فیہا اربعین حدیثا من اربعین کتابا من اول کل کتاب حدیثا واحدا الا من صحیح
البخاری ومصنف عبد الرزاق فذکر فیہما من کل واحد منہما حدیثین وقد یذکر من اواخر الکتب
وسماہا رسالۃ عقد الجوہر الثمین فی اربعین حدیثا من احادیث سید المرسلین وعلی غرضہ
من جمعہا تسہیل قرأتہا علی الشیخ لطلب الاجازۃ منہم بہذہ الکتب ۱۲
محمد عبد الہادی کان للہ ذی الایادی

ماجاء فی فضلهم وعلو مرتبتهم حدا التواتر فی کل زمن صلاة وسلاما دائمین
الی الیوم المشهور - وعلی من تبعهم باحسان علی توالی الایام والدهور
امّا بعد فقد طلب منی الفاضل الادیب - الجهبذ اللوذعی الارّیب
البازل وسعه فی طلب الحدیث وسند رجاله - البازغ
شمس فضله فی ذلك کما علم من قاله وحاله - المکرم
ابوسعید محمد عبدالهادی - بن محمد عبدالکریم بن احمد
المدراسی الحیدرآبادی - بعد ان قرأ علیّ اوائل الکتب الاربعین المندرج
فیها اوائل الکتب الستة بالمسجد الحرام - تجاه البیت الامین ان اجیزه
بما انا مجاز به فالعبد العاجز الضعیف لم اکن اهلا للاجازة - ولا ممن
یحوم حول هذا المیدان ویسلك فجاجه - ولکن لما کان الطالب المذکور
زاده الله تعالی نورا علی نور - اهلا لکل فضیلة - ومحلا لکل خصلة جمیلة
ولاح لی حسن نیته وطویته - من ضیاء فجر غرته وطلعته - ولم یکن بد
من اجازته - تجاسرت واجزته بجمیع ما اجازنی به شیخی المرحوم العلامة
السید عبدالله بن المرحوم العلامة السید محمد کوجك امکنا البخاری
من جمیع ما اجازه به شیخه المرحوم العلامة الشیخ محمد عابد بن محمد

الانصاری من کل ما هو مذکور فی سندہ المشهور بحصر الشارد - الوادی
لکل صادر وارد - ومن جمیع ما اجازہ به شیخه المرحوم الفهامة ابو علی
محمد بن ارتضا العمری من کل ما هو محرر بسندہ المسمی بمدارج الاسناد -
الحاویان هذان السندان للعلوم النقلیة والعقلیة - والاذکار والاوراد
واوصیه بتقوی الله تعالی فی السر والعلانیة - وان یدخلنی فی دعائه
بالخیر بحسن توجه ونیة صافیة - وقد اجزته ایضا بان یجیز بکل ما
ذکر من یراه اهلا - وصلی الله تعالی علی خاتم النبیین وعلی اله وصحبه
صلاة وسلاما متتابعین الی یوم الدین

رقمه الراجی من المولی الکریم الفوز فی یوم التناد - احمد
ابو الخیر بن عبد الله میرداد - خادم العلم والخطیب والامام
بالمسجد الحرام (١٤ جمادی الثانیة) سنة ١٣٢٤

الشیخ الخامس

ومن مشائخنا المکیین شیخنا وسندنا العلامة
الحبر الفهامة المفسر المحدث الشیخ محمد بن

ومن مصنفاته فیض المنان بشرح فتح الرحمن فی فقه الشافعی مطبوع بمصر وهدایة العوام فی ارکان
الایمان والاسلام ابتداءه التوحید واخره الفقه ومنها حاشیته علی مناسک الخطیب الشربینی

(بقیه بر صفحه بعد)

سليمان حسب الله الشافعي المدرس بالمسجد الحرام نفعنا
الله به وبعلومه آمين - سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية
الحقيقية بالمشافهة حين اجتماعي به في البلدة المكرمة في المسجد الحرام
في الخامس عشر من شهر الجمادى الأخرى سنة ١٣٢٤ الرابع والعشرين وثلثمائة
بعد الالف وسمعت بقراءة الغير عليه اوائل العجلوني رحمه الله تعالى حضرتي
من دروسه في الجامع الصغير للامام السيوطي مع شرحه المسمى بعزيزي
وصافحني وشابكني واضافني على الاسودين واجازني ولولدي ايضا
بسائر ما تجوز له روايته وهو اخذ عن كثير من مشائخ الاعلام ائمة
الهدى ومصابيح الظلام منهم العلامة الشيخ عبد الحميد الداغستاني الشرواني
عن الشيخ ابراهيم الباجوري عن الشيخ محمد الفضالي عن الشيخ عبد الله الشرقاوي
والشيخ محمد الاميري الكبير واخذ الباجوري عن الشيخ حسن القويسني عن
داود القلعاوي عن احمد السجيمي عن عبد الله الشبراوي عن الشيخ
عبد الله البصري ويروي الشيخ عبد الحميد عن الشيخ عبد القدوس
٢

(بقية حاشية صفحة ١٠١)
صاحب التفسير وغيرها وكان رحمه الله ضريرا وزاهدا في الدنيا وكانت حلقة درسه في التفسير
والحديث كبيرة بالحرم المكي ١٢ عبد الهادي كان الله ذي الايادي

عن الشيخ حسن القويسني **ويروى** ايضا عن الشيخ ابراهيم السقا **ومنهم**
العلامة الشيخ ابراهيم السقا وهو اخذ عن العلامة ثعيلب
عن شيخيه الشهاب احمد الملوى والشهاب
احمد الجوهرى عن شيخهما عبد الله بن سالم البصرى واخذ الشيخ
ابراهيم السقا عن[١] الشيخ محمد بن محمود الجزائرى عن[٢] الشيخ على بن عبد القادر
ابن الامين عن[٣] احمد الجوهرى عن[٤] الشيخ عبد الله البصرى **ويروى** عن[١]
الشيخ محمد صالح البخارى عن[٢] الشيخ رفيع الدين القندهارى عن[٣] الشريف
الادريسى عن[٤] الشيخ عبد الله البصرى **ويروى** عن الشيخ الامير الصغير
عن والده الامير الكبير **ويروى** عن الشيخ الفضالى والشيخ القويسنى
المتقدم ذكرهما **ومنهم** العلامة الشيخ عبد الغنى الدمياطى وهو عن
الشيخ عبد الله الشرقاوى والشيخ محمد الامير الكبير **ومنهم** العلامة الشيخ
احمد الدمياطى مفتى الشافعية بمكة المكرمة وهو اخذ عن الشيخ حسن القويسنى
والشيخ ابراهيم الباجورى والشيخ عبد الغنى الدمياطى المذكور **ومنهم**
العلامة الشيخ مصطفى البلطيط عن الشيخ محمد الشنوانى المتقدم ذكره **و**
منهم العلامة الشيخ احمد منة الله وهو عن الشيخ محمد الامير الكبير وابنه

(١) اى السقا ١٢

الامير الصغير وعن الشيخ القويسني والفضالي والدمهوجي وحسن
العطار وغيرهم ومنهم العلامة الشيخ احمد النحراوي عن شيخيه الجمال
الفضالي والشهاب احمد الدمهوجي كلاهما عن الشرقاوي ومنهم
العلامة الشيخ عبد الغني بن ابي سعيد المجددي الدهلوي المدني و
منهم العلامة الشيخ محمد القاوقجي الطرابلسي الشامي عن مشائخه
الكرام منهم المحدث بدار الهجرة الشيخ محمد عابد السندي المدني والشيخ
ابراهيم الباجوري والشيخ احمد الصعيدي المالكي والشيخ محمد بن احمد
الحلبلي التميمي مفتي الحنفية في الديار المصرية والشيخ محمد بن احمد بن
يوسف البهي المصري والشيخ محمد صالح السباعي العدوي وقد ذكر الشيخ
القاوقجي مشائخه وما اجازوه من الكتب والتاليف في ثبته المسمى
بمعدن اللآلي في الاسانيد العوالي - وصورة اجازة شيخنا و
سيدنا الشيخ محمد بن سليمان حسب الله الشافعي دامت
بركاته ما نصه - بسم الله الرحمن الرحيم - احمدك اللهم
يا مجيب من دعاك وآمّلك - ومجيز من قصدك وآمّلك - واشكرك على
مزيد نعمك التي جعلت المزيد منها على شكرها اجازه - وتفضّلك

على طلبة العلم حتى ختمتم حقيقة السعادة ومنحلت لكل منهم بجازة - واصلى
واسلم امتثالا لامرك يا على يا سيد على نبيك اعلى مرجع ومستند -
سيدنا محمد صاحب الشريعة المطهرة - والسنة الواضحة المحفوظة النيرة
الواصلة الينا بالاسناد على وجوه وانواع - من اجازة وكتابة وقرأة
ومناولة وسماع وعلى اله سفن النجاة والهدى - واصحابه نجوم الاهتداء والسنة
فى الاقتدا - وبعد فقد جمعنى الله تعالى بالاخ الفاضل ابى سعيد الشيخ
محمد عبد الهادى بن محمد عبد الكريم ابن الشيخ احمد سلمه الله تعالى
فالتمس منى ان اقتدى باشياخى واجيزه - ولو بعبارة وجيزة فقلت
فى نفسى لقد استسمنت ذا ورم - ونفخت فى غير ضرم - لكن حسن
ظنه حملنى على هذا السؤال - فلزمت اجابته بمجرد الاشارة فضلا عن
المقال - وبمقتضى ذلك قلت قد اجزت الاخ الفاضل المذكور اعلاه
الله لنا جميعا ان الاجور - بجميع ما تجوز لى روايته - او تصح عنى
درايته - من منقول ومعقول - وفروع واصول - بشرط اهليته لما
يرويه - او ينقله او يحكيه - وان لا يقدم على شيء حتى يعلم حكم الله
فيه - وعند التوقف ان يراجع المشايخ المهرة - والكتب الصحيحة

محرره - حيما اجازني بذلك اشياخي العظام - جمعنا الله واحبتنا بهم
في دار السلام - وهم كثيرون فمنهم شيخنا الشيخ عبد الحميد الداغستاني
الشرواني عن اشياخه كالشيخ ابراهيم الباجوري عن شيخيه الشيخ
محمد الفضالي والشيخ حسن القويسني فالفضالي عن الشيخ عبد الله الشرقاوي والشيخ محمد الامير
الكبير وثبتاهما مشهوران والقويسني عن داؤد القلعاوي عن احمد
السجيمي عن عبد الله الشبراوي المتوفى وثبته مشهور ويصل سند
كل من هؤلاء الى الشيخ عبد الله بن سالم البصري وثبته مشهور بل اخذ
الشبراوي عن البصري بلا واسطة وكالشيخ عبد القدوس عن شيخه القويسني
السابق وكالشيخ ابراهيم السقا وستاتي اشياخه ومن اشياخي
ايضا شيخنا الشيخ احمد الدمياطي مفتي الشافعية بمكة المعظمة ودفين
المدينة المنورة عن اشياخه كالشيخ القويسني والشيخ الباجوري
السابقين وكالشيخ عبد الغني الدمياطي الاتي ذكره على الاثر ومن
اشياخي ايضا شيخنا وشيخ شيخنا الشيخ عبد الغني الدمياطي عن
اشياخه ومنهم الشيخ الشرقاوي والشيخ الامير الكبير السابقان ومن
اشياخي ايضا شيخنا الشيخ احمد الفراوي عن شيخيه الجمال الفضالي

السابق والشهاب احمد الدمهوجي كلاهما عن الشرقاوي السابق ومن
اشياخي ايضا شيخنا الشيخ عبد الغني الهندي النقشبندي دفين
المدينة المنورة عن اشياخه ومن اشياخه الشيخ عابد السندي
المدني وثبته كبير مشهور يسمى حصر الشارد ومن اشياخي ايضا
الشيخ مصطفى المبلط عن اشياخه كالشيخ الشنواني صاحب حاشية
مختصر ابن ابي جمرة وثبته مشهور ومن اشياخي واشياخ اشياخي ايضا
الشيخ ابراهيم السقا عن اشياخه كالشيخ ثعيلب عن شيخيه الشهاب
المأوي والشهاب الجوهري وثبت كل منهما مشهور وكالشيخ الامير الصغير
عن والده الامير الكبير وثبته مشهور كما تقدم وكالشيخ الفضالي عن
الشرقاوي وثبته تقدم انه مشهور وكالشيخ القويسني عن شيخه احمد
جمعه البحيري الحافظ وثبته مشهور وكالشيخ محمد الجزائري عن
عمه عن الشهاب الجوهري ومن اشياخي ايضا الشيخ احمد منته الله
عن الشيخ الامير الكبير وابنه الامير الصغير وعن الشيخ شاه الفيومي
وعن الشيخ القويسني والفضالي ومن اشياخي الشيخ محمد القاوقجي الطرابلسي الشامي
عن الشيخ عابد السندي وعن الشيخ الباجوري وعن الشيخ

عه
ولهم مؤلفات منها
حاشيته على مختصر
البخاري ١٢ مجلدا الحلبي
غفله

محمد البصري قدس الله اسرارهم وافاض علينا انوارهم - واعلا اسانيدي في
صحيح البخاري ما اروية من طريق المختلاني وهو اعلى سند يوجد في الدنيا
كما قاله الاشياخ فاروية عن[1] الشيخ احمد سنة الله والشيخ عبد الغني اللذ
عن[2] الامير الكبير عن[3] علي العربي السقاط عن[4] عبد الله البصري عن[5] ابراهيم
الكوراني عن[6] ابن سعد الله اللاهوري عن[7] محمد بن احمد النخرالي
عن[8] ابيه عن[9] ابي الفتوح احمد الطاوسي عن[10] بابا يوسف الهروي المعمر
ثلاثمائة سنة عن[11] محمد بن شاذبخت الفرغاني المعمر واروية
عن[2] الامير بسند اعلا من هذا بدرجة والامير يرويه عن[3] الشيخ
علي الصعيدي العدوي عن[4] محمد عقيلة المكي عن[5] الشيخ حسن العجيمي عن[6]
الشيخ احمد العجل اليمني عن[7] يحيى بن مكرم الطبري عن[8] ابراهيم بن
صدقة الدمشقي وغيره برواياتهم عن[9] عبد الرحمن بن عبد الاول الفرغاني
المعمر مائة واربعين سنة عن[10] محمد بن شاذبخت الفرغاني واروية
بسند اعلا من هذا بدرجة عن[1] الشيخ عبد الغني الهندي والشيخ
محمد القادري كلاهما يرويه عن[2] الشيخ عابد السندي عن[3] صالح الفلاني
عن[4] محمد بن سنة الفلاني عن[5] احمد بن محمد العجل عن[6] احمد النخرالي

عن ابي الفتوح الطاوسي عن بابا يوسف الهروي عن محمد بن مشاذ
بخت الفرغاني عن يحيى بن عمار الختلاني المعمر مائة وثلاثا واربعين سنة
عن محمد بن يوسف الفربري عن امير المؤمنين في الحديث ابي
عبد الله محمد بن اسماعيل البخاري رضي الله عنه وعنهم اجمعين فبيني
وبين البخاري في السند الاخير احد عشر في الذي قبله اثنا عشر
وفي الذي قبله ثلاثة عشر واعلا اسانيد البخاري الثلاثيات واطولها
تسعة فبيني وبين النبي صلى الله عليه وسلم في سند الشيخ عابد اربعة
عشر في الثلاثيات وفي سند الامير عن العدوي خمسة عشر وعن السقاط
ستة عشر۔

قاله بفمه وامر برقمه الراجي من الله رضاه **محمد بن سليمان**
حسب الله المكي الشافعي المدرس في حرم مكة المعظمة عامله الله
برضوانه ووالديه وذريته واشياخه واحبته في اليوم الحادي
والعشرين من جمادى الثانية سنة ١٣٢٤ اربع وعشرين بعد الف وثلاثمائة
من الهجرة النبوية على صاحبها افضل الصلوات واتم السلام وآله واصحابه
الكرام والتابعين لهم باحسان الى يوم الدين والحمد لله رب العالمين

ومن مشائخنا المئين العالم النبيل والفاضل الجليل
عين العلم والدرايه - ينبوع الحلم والروايه - الحافظ
العلامه الحبر الفهامه فريد العصر محدث الدهر
مولانا واستاذنا المتقن الشيخ شعيب المالكي المغربي
المكي المدرس والامام بالمسجد الحرام نفع الله به الاقطار
والبلاد ونظم به خصائص السنة في كل مجمع ونادر
حضرت - درسه في صحيح البخاري وسمعت املاءه في النحو من شرح
الفية ابن مالك وحصصا عديدة من مؤطاء امام دار الهجرة الامام
مالك كان يزدحم على درسه من الخواص والعوام وكان حافظ القرآن
والحديث كان يحفظ خمسين الف حديثا وما وجدت له نظيرا قط
فاقتبست من مشكوة فوائده وتحليت من عقود فرائده واستفدت
منه علما كثيرا فهو من اجل مشائخي في الحديث - وقد حدثني بالحديث
المسلسل بالاولية والمسلسل بيوم العيد والمسلسل بيوم عاشوراء
واضافني على الاسودين ولقمني واجازني لسائر مروياته باللفظ والكتابة
وهو اخذ عن كثير من المشائخ منهم الشيخ سليم ابن ابي فراج ابن سليم

الشيخ السادس

البشري المصري عن الشيخ ابراهيم بن محمد الباجوري ومنهم الشيخ منة الله
عن الامير ومنهم الشيخ عبد الله[1] القدومي النابلسي وأروي عنه بلا
واسطة فاني اخذت عنه حين قدم مكة المكرمة قاصدا الحج سنة ١٣٢٤
اربع وعشرين بعد الف وثلثمائة من الهجرة النبوية وهو يروي عن
الشيخ حسن بن عمر الشطي عن الكزبري ومنهم الشيخ محمد بن ابراهيم السباعي
عن الشيخ محمد بن عبد الرحمن الفيلالي عن الشيخ ابي حفص الفاسي
عن محمد بن عبد القادر الفاسي عن ابي سالم العياشي وهذا صورة

عنه والشيخ القدومي عنه بلا واسطة ١٢ عبد الهادي

الاجازة التي كتبها لي مولانا الحافظ المحدث المتقن الشيخ شعيب المذكور متع الله المسلمين بطول حياته آمين

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي استخلص العلماء بعنايته من غياهب الجهالات
وجعلهم امناء على خلقه يقومون بحفظ شريعته حتى يؤدوا الحلق
تلك الامانات - فهم مصابيح الارض وخلفاء الانبياء - ويستغفر
لهم كل شيئ حتى الحيتان في البحر ويعجبهم من في السماء - والصلوة والسلام
على سيد الاولين والآخرين وعلى آله واصحابه ما تعاقبت

[1] ولد سنة ١٢٤٦ هـ ومن تصانيفه الرحلة الحجازية ١٢ عبد الهادي غفر له -

الايام والليالى - اما بعد فقد استجازنى الحاج الابر الشيخ الاورع
الناسك الازكى عبد الهادى بن عبد الكريم بعد ان
سمع منا مرارا وسألنى فى موطأ الامام مالك وحديث الرحمة المسلسل بالاولية
والمسلسل بيوم العيد واول الصحيح للامام البخارى وشيئا من الفية
ابن مالك فاجزته بكل ما سمعه منى بل اجزته اجازة عامة فى كل ما
يجوز عنى روايته من معقول ومنقول - وفروع واصول - كما اجازنا
بذلك مشائخنا الكرام - ائمة الهدى ومصابيح الظلام - من المشارقة
والمغاربة فمن المشارقة الشيخ سليم البشرى عن الشيخ منة الله عن
الشيخ الامير الصغير عن والده العلامة الامير الكبير الى اخر ما ذكره
فى ثبته ومنهم الشيخ عبد الله القدومى النابلسى عن الشيخ حسن بن
عمر الشمنى عن الشيخ الكزبرى الخ ومن المغاربة الشيخ محمد بن ابراهيم
السباعى الدمشقى ١٢ عن الشيخ محمد بن عبد الرحمن الفيلالى عن الشيخ ابى حفص
الفاسى عن محمد بن عبد القادر الفاسى عن ابى سالم العياشى الى
اخر ما ذكر فى ثبته - واوصى المجاز المذكور بتقوى الله فى السر والعلانية
وان يسهم لى من دعواته فى خلواته وجلواته وصلى الله على سيدنا محمد

ه الشيخ عبد الرحمن ابن محمد
الكزبرى والشيخ القدومى
المذكور عن الشيخ عبد الرحمن
الكزبرى بلا واسطة ١٢
عبد الهادى -

والده - وحرر فى العشرين من شوال الابرك عام اربعة وعشرين و
ثلثمائة والف

شعيب بن عبد الرحمن المغربي المدرس بالحرم الشريف المكى

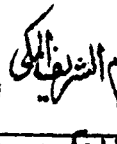

الشيخ السابع

ومن مشائخنا المبين العالم النبيل والفاضل الجليل الصالح
بين شرفى العلم والنسب السيد سالم بن عيدروس
البار الشافعى مذهبا والعلوى طريقة وقد حسن ظنه فيّ
فسمع منى واسمعنى وولدى محمدا عبد المجيب اصلح الله حاله واحسن
مآله الحديث المسلسل بالاولية فى العشرين من الجمادى الاخرى
سنة ١٣٢٣ اربع وعشرين وثلثمائة بعد الالف واستجازنى واجازنى بكل
مايجوز له روايته واعطانى الاجازة وهى بخط ابنه - وهو اخذ
عن العلامة السيد عمر بن احمد بن عبد الله ابن عيدروس البار
عن والده السيد احمد واخذ عن الشيخ العلامة السيد احمد بن
زيني دحلان واخذ عن السيد على ظاهر المدنى وعن الشيخ فالح

ولده الذى اجاز لاولادى محمد عبد المجيب ومحمد عبد الرقيب اسعدهما الله تعالى فى الدارين و
رزقهما علما نافعا وفهما كاملا - وكان رحمه الله تعالى خليقا متواضعا زاهدا فى الدنيا
راغبا فى الاخرة ١٢ محمد عبد الهادى غفر الله له -

المدنى وعن العلامة السيد محمد ابى النصر الخطيب ابن السيد عبد القادر
الخطيب ابن السيد صالح الخطيب الحسنى الجيلانى الشافعى خطيب الجامع
الاموى بدمشق الشام وهو اخذ عن كثيرين منهم والده السيد عبد القادر
المتوفى سنة ١٢٨٨ عن والده السيد صالح المتوفى سنة ١٢٥٤ عن ابيه السيد عبد الرحيم المتوفى سنة ١١٩٠
عن الشيخ سعيد سُنبل واخذ السيد صالح عن الشيخ محمد طاهر سُنبل
واخذ ايضاً عن الشيخ خليل الخُشه عن الشيخ محمد خليل الكاملى واخذ ايضاً عن
الشيخ محمد بن يوسف الشمنى عن الشيخ سعيد الحلبى والشيخ الفضالى وتلميذه الباجورى واخذ ايضاً
عن الشيخ محمد بن مصطفى الرحمتى عن والده واخذ ايضاً عن الشيخ عبد القادر الميدانى
عن الكاملى ومنهم الشيخ محمد الغزب الدمياطى المدنى والسيد اسماعيل
البرزنجى والسيد زين العابدين جمل الليل والشيخ عبد الرحمن الكُزبرى
والشيخ ابراهيم الباجورى والشيخ السقا والشيخ محمد المنصورى
ومنهم الشيخ احمد بن سليمان الأحمدى النقشبندى الخالدى الأكبرى
الروادى عن العلامة السيد محمد امين عابدين ومنهم الشيخ احمد
الجمار المعروف بشنون عن الشيخ خليل الخُشه والشيخ سعيد الحلبى
ومنهم الشيخ عمر افندى الغزى ابن عبد الرحمن افندى الغزى

العامري المتوفى سنة ١٣٠٤ عن الشيخ عبد القادر النابلسي عن جده اب ابيه عن
عبد الغني النابلسي **ومنهم** العلامة السيد محمد بن حسين الكتبي المكي
عن محشي الدر العلامة السيد احمد الطحطاوي **ومنهم** الشيخ احمد
الدهان والشيخ يوسف الغزي والشيخ حسين الدجاني مفتي يافا
والشيخ احمد الترمانيني والشيخ حامد العطار والشيخ عبد الله بن
الشيخ سعيد الحلبي **ومنهم** والدته الشيخة فاطمة بنت الشيخ الخليل
الخشه المعمرة مائة وسبع سنة عن والدها الشيخ الخليل الخشه **ومنهم**
جده السيد صالح وقد اجازه وعمره ثلاث سنين - **واخذ شيخنا** ايضا
عن السيد محمد بن عبد الكبير الكتاني واخيه السيد محمد عبد الحي وهما
عن والدهما السيد عبد الكبير المذكور عن الشيخ عبد الغني المدني
وعن الشيخ ابراهيم السقا - **وهذه صورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي اوصل من اليه استند - واجاز الى مطلوبه من عليه
اعتمد - والصلوة والسلام على من منه المدد - سيدنا ومولانا وحبيبنا
وقرة اعيننا محمد - الواسطة العظمى لديه - وعلى اله المنتسبين اليه -
الآخذين بالحظ الاوفر مما اتى عن الله وعن الكرم الخلق عليه - وعن

الصحابة والتابعين - ومن اقتفى اثرهم من العلماء العاملين اما بعد فقد
طلب مني الحديث المسلسل بالاولية الشيخ العلامة ابو سعيد محمد
المدعو بعبد الهادي المدراسي الحيدرآبادي له ولوالديه محمد عبد
المجيب سلمهما الله تعالى فحدثتهما بذلك امتثالا لقول النبي صلى الله
عليه وسلم المرء مع من احب واحب الخلق الى الله انفعهم لعياله وان لم اكن
اهلا لما ذكر - ولكن للمحبة والاحاديث التي يرحل اليها - واروية
عن جملة مشائخ منهم السيد علي ظاهر المدني كما هو في ثبته ومنهم
الشيخ صالح الحجازي المدني كما هو في ثبته - ومنهم الشيخ عبد الرحمن
سراج مفتي الاحناف بمكة ومنهم السيد عمر بن احمد البار عن والده عن
مشائخه ومنهم الشيخ اسماعيل بن محمد زاب عن السيد الشريف
محمد ناصر عن مشائخه ومنهم الشيخ ابو النصر الشامي ومنهم السيد
محمد بن عبد الكبير الكتاني واخوه السيد محمد عبد الحي عن مشائخهم
كما هو مذكور في ثبتهم - واجيزهما ايضا في الحديث والتصوف
والتفسير وغير ذلك من العلوم النافعة عن سيدي وشيخي مفتي
مكة العلامة سيدي احمد بن زين دحلان كما اجازني

بشرطه المتقدم عند اهله وهو التثبت فى العلم وعن سيدى مفتى مكة السيد
احمد بن عبد الله الميرغنى الحنفى وفى الاوراد والاذكار والتصوف
خصوصا احياء علوم الدين والطريقة العلوية - اجزهما بما ذكر
عن سيدى وشيخى واستاذى الحبيب فضل بن علوى بن سهل مولى الدويله
وعن سيدى وشيخى الحبيب عبد الله بن محمد الحبشى وعن سيدى
عمر بن حسن الحداد وعن سيدى العلامة السيد عيدروس بن
حسن العيدروس وغيرهم فهما مجازان فى الاذكار والاوراد
كما هو منقول فى سيرهم وطريقتهم ولا ينسانى من صالح دعواتهما فى
خلواتهما وجلواتهما واوصيهما ايضا بما اوصى به الله انبياءه و
واوليائه وكافة عباده المؤمنين وهى تقوى الله فى السر والعلن وهى
له ولاولاده ومن يحبه ممن له اسوة وقدوة - وآخر دعوانا ان
الحمد لله رب العالمين اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد - قاله
يمنه وامر برقمه راجى العفو من ربه وشفاعة جده المختار

سالم بن عيدروس البار العلوى طريقة الشاذلى فى هيا

كان ذلك ببلد الله الحرام بجبل كعبة فى شهر رجب سنة ١٣٢٢ هـ

الشیخ الثامن

ومن مشائخنا المتبین مولانا العالم الفاضل الجهبذ الکامل
الشیخ محمد سعید بن عبد الله القعقاعی القرشی الاذ
المدرس بالمسجد الحرام ادام الله افاضاته سمعت
منه الحدیث الاولیة الحقیقیة بالمشافهة وهو یرویه کذلک عن
الشیخ جمال الحنفی عن الشیخ عبد الله سراج عن الشیخ عمر بن عبد الکریم
العطار بسنده واجازنی وولدی بمرویاته کلها واذن لی فی اجازة
من شئت وذلک فی الثامن من رجب سنة الف وثلثمائة واربعة وعشرین

کوچک

وهو اخذ عن الشیخ السید عبد الله بن محمد کوشک المکی السابق
ذکره واخذ عن الشیخ علی بن احمد حبیش الرهبینی الشافعی عن
الشیخ ابراهیم الباجوری والشیخ مصطفی المبلط والشیخ ابراهیم السقا
والشیخ محمد الدمنهوری الازهری واخذ عن الشیخ محمد سعید
المعروف بقاضی المخا عن مفتی زبید السید سلیمان بن محمد ابن
العلامة السید عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر الاهدل
الزبیدی عن ابیه السید محمد عن جده باسانیده وقد سبق ذکرهم

وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العلمین

والصلوٰة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا وسندنا ومولانا محمد
وعلى اله وصحبه اجمعين وعلى التابعين وتابعيهم باحسان الى يوم
الدين **اما بعد** فقد حضر عندى وسمع منى وتلقى عنى **اخوانا**
الفاضل عبد الهادى وابنه عبد المجيب سلمهما الله تعالى
ونفع بهما وطلبا منى ان اجيزهما بما قرأ وسمع خصوصا وبجميع
مروياتى عموما فاجبتهما واجزتهما بجميع ما تجوز لى روايته و
تصح لى درايته من تفسير وحديث وفقه واصول ونحو وصرف ومعان
وبيان وزهد وتصوف وبجميع كتب المعقول والمنقول حسبما
رويته ما بين قرأة وسماع واجازة عن المشائخ الاجلاء الاعلام
النبلاء الكرام منهم الشيخ العلامة والقدوة الفهامة مولانا السيد
عبد الله بن محمد كوشك المكى الحنفى الامام بالمسجد الحرام والعلامة
الفهامة الشيخ محمد سعيد المعروف بقاضى المخا والعلامة الاستاذ
على بن احمد حبيش الزهبينى الشافعى وغيرهم رحمهم الله تعالى
ونفعنا بعلومهم **يروى الاول** عن الشيخ عابد السندى المدنى
وغيره باسانيده المذكورة فى ثبته المسمى بحصر الشارد ح

ويروى الثانى عن مفتى زبيد السيد سليمان بن محمد بن العلامة الفهامة
المسند السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر الاهدل الزبيدى
بروايته عن ابيه عن جده باسانيده المذكورة فى كتابه النفس اليمانى
وفى ثبت جده السيد يحيى وغيره ح ويروى الثالث عن البرهان
ابراهيم اسقا الازهرى والبرهان الباجورى والشمس الدمنهورى
وغيرهم واسانيدهم معلومة مشهورة بين العلماء الاخيار اشتهار
الشمس فى رابعة النهار اجزت المذكورين برواية جميعها عنى
اجازة عامة مطلقة تامة بالشرط المعتبر عند اهل الحديث والاثر
واوصيهما بما اوصى به نفسى من ملازمة التقوى فى السر والجهر
وان لا ينسانى ومشائخى من صالح دعواتهما فى خلواتهما وجلواتهما
بحسن الختام والفوز برضى الملك العلام وصلى الله وسلم على خاتم
الانبياء والمرسلين وعلى آل كل منهم وصحبهم اجمعين والحمد لله رب العالمين
املاه بفمه وامر برقمه المفتقر الى رحمة ربه القريب المجيب محمد سعيد
اديب ابن المرحوم عبد الله اديب المكى الحنفى خادم العلم بالمسجد الحرام

٩ الشيخ التاسع

ومن اجازني باللفظ والكتابة من مشائخنا المكيين
مولانا الفاضل الورع الارشد الشيخ اسعد ابن العلامة
المرحوم العارف الشيخ احمد الدهان الحنفي دامت بركاته
سمعت منه الحديث الاولية واجازني بسائر مروياته مرتين كما اجازه
بذلك شيخه الشيخ محمد ابو النصر بن السيد عبد القادر بن السيد صالح بن
السيد عبد الرحيم الخطيب الجيلي الحسني الدمشقي الشافعي عن والده
السيد عبد القادر عن جده الامه الشيخ خليل الخشه عن الشيخ محمد خليل
الكاملي عن محدث الشام الشيخ اسماعيل العجلوني عن مشائخه الاعلام
واخذ شيخنا اسعد الدهان عن العلامة الشيخ حسين الجسر
الطرابلسي عن العلامة الفاضل السيد علاء الدين عابدين عن
والده خاتمة المحققين السيد محمد امين عابدين مؤلف رد المحتار حاشية
الدر المختار عن مشائخه الاعيان منهم العلامة خاتمة المحدثين الشيخ
محمد بن الشيخ عبد الرحمن الكزبري ومنهم الشيخ الهمام والمسند الامام
العلامة احمد بن عبيد الله العطار ومنهم الامامان العلامتان الشيخ

٥ ١٣ رمضان ١٢٣٢ يوم الاربعاء ١٢٣٢

١ الجسر هو المشهور بهذا اللفظ كما هو المذكور في سورة اجازته لي بعد

ابراهيم النابلسي وشقيقه الشيخ عبد القادر النابلسي وهما يرويان
عن جدهما الشيخ عبد الغني النابلسي ومنهم العلامة الشيخ محمد
سعيد الحموي وهو اخذ عن الشيخ احمد المنوي والشيخ محمد الحنفي والشيخ
احمد الجوهري والشيخ ابي الطيب المغربي المدني والشيخ عبد الرحمن
العيدروس وعن الشيخ علي افندي بن صادق بن محمد بن ابراهيم
الداغستاني المتوفى سنة ١١٩٩ وهو اخذ عن الشيخ محمود بن عبد الله الانطاكي
عن الشيخ محمد بن علي الكاملي عن الشيخ خير الدين الرملي واخذ
الشيخ علي افندي ايضا عن الشيخ عبد الكريم الآمدي والشيخ ايوب
الداغستاني ثم رحل الى الحجاز وجاور مدة واخذ عن الشيخ محمد حيات
السندي عن الشيخ عبد الله البصري واخذ الشيخ محمد سعيد الحموي عن
الشيخ محمد التافلاتي المغربي الآتي ذكرهما وعن حسن الحموي بن كدهيه
مصغرا والشيخ منصور الحلبي الخلوتي والشيخ صالح الجينبني ومنهم
العلامة الشيخ الامير الكبير والشيخ صالح الفلاني المدني ومنهم
العلامة الفقيه الشيخ هبة الله البعلي شارح الاشباه والنظائر
وهو عن الشيخ صالح الجينبني ومنهم الامام الكامل والهمام الفاضل

العلامة الشيخ ابو الفضل محمد شاكر بن علي بن سعد بن علي بن سالم العمري
الحنفي الشهير والدا بالعقاد المتوفى ١٢٢٣ قال الشيخ ابن عابدين رحمه الله
تعالى في ثبته لازمته مدة مديدة - وخدمته ايام سعيدة - وقرأت
عليه كتبا عديدة - ورسائل مفيدة - وكان احفى بي من الوالد على الولد
وارانى اكراما لم اره قط من احد - وبذل جهده في نفعي واسدا لي
ما شكره ليس في وسعي - وادناني منه دون غيري وصار اولى
مني بامري - فجزاه الله تعالى عني كل خير - ووقاه كل اسى وضير -
واحسن الله تعالى اليه وكثر خيره - وجعل في اعلى الفراديس مقامه
ومقره - وبارك للمسلمين في حياته - وفي ايامه السعيدة واوقاته -
وجعلني لا اخرج يوما عن امتثال امره - وادام لساني رطبا
بثنائه وطيب ذكره - وبالدعاء له عقيب الصلوات - وفي
الاماكن المطهرات والاوقات الفاضلات - وقال في موضع اخر في
ترجمته هو الشيخ الامام الاوحد - والفاضل الهمام الامجد -
فريد العصر - ويتيمة الدهر - من انتهت اليه الرياسة في العلوم
وصار المرجع فيها من منطوق ومفهوم - سليل السادة الامجاد

وملحق الاحفاد بالاجداد - المحقق المدقق مولانا وشيخنا المرحوم السيد
محمد شاكر بن علي بن سعد بن علي بن سالم العمري الشهير والده بالعقاد
وبابن مقدم سعد الحنفي الدمشقي الخلوتي يتصل نسبه لسيدنا عمر بن
الخطاب رضي الله تعالى عنه الى ان قال والحاصل انه كان من افراد
عصره - وبركة اهل مصره - وقد من الله تعالى علي بخدمته سبع سنين
وقرأت عليه كتبا عديدة وكان يحبني حبا شديدا - ويكرمني اكراما
مزيدا - واهتم لي مرارا الى اعز عليه من اولاده - وقصد مرة ان
يزوجني بنته فما قدر الله ذلك لامتناع والدي خوفا على ان
اغضبها يوما ان اقع في غضبه مما لا تخلو عنه الجبلة الانسانية وكان
قائما باموري ومهماتي فجزاه الله تعالى عني خير الجزاء وجمعني واياه
تحت ظل عرشه يوم لا ظل الا ظله وجعل قبره روضة من رياض الجنة
امين انتهى وهو اخذ عن مشائخ اجلة كثيرين - منهم العلامة الامام
الشيخ عبد الرحمن بن محمد بن زين الدين الدمشقي الشافعي الشهير
بالكزبري المتوفى سنة ١١٨٥ ومنهم ابنه العلامة محدث زمانه - وفريد عصره
واوانه - بركة اهل الشام - وعمدة السادة الاعلام - الشيخ محمد بن

عبد الرحمن الكزبري المتوفى ١٢٢١ لازمه مدة تقرب خمسين عاما وقرأ عليه
كتبا عديدة ومنهم الشيخ الامام فقيه زمانه ووحيد اوانه
الملا علي بن محمد بن سالم التركماني الحنفي امين فتوى بدمشق الشام
المتوفى ١١٨٢ وهو اخذ عن الشيخ عبد الغني النابلسي وعن الشيخ محمد عقيل
الحنفي المكي وعن الشيخ صالح الجنيني وهو عن والده الشيخ ابراهيم
عن العلامة الشيخ خير الدين ومنهم الشيخ احمد بن عبد الله بن
احمد البعلي مفتي الحنابلة في دمشق المتوفى ١١٨٤ وهو اخذ عن الشيخ محمد
ابي المواهب في سنة ١١٢٥ وعن حفيده بعد وفاته الشيخ محمد المواهبي
وعن الشيخ عبد القادر التغلبي وعن الشيخ عواد الكوري وعن
الشيخ مصطفى البدري وعن الشيخ اسماعيل العجلوني وهؤلاء
المشائخ كلهم اخذوا عن الشيخ ابي المواهب المذكور واخذ الشيخ
احمد البعلي ايضا عن الشيخ عبد الغني النابلسي والشيخ محمد الكاملي
ووالده الشيخ عبد السلام وغيرهم ومنهم العلامة الشيخ المعمر علي بن محمد
ابن علي بن سليم الشافعي الدمشقي الصالحي الشهير بالسليمي المتوفى سنة ١٢٠٠ و
هو اخذ عن علماء معتبرين وجماعة مفتيين كالاستاذ الشهير والعارف

١ اي بعد وفاة الشيخ محمد ابي المواهب ١٢ ٢ الشيخ محمد بدل من حفيده ١٢ عبد الغني غفرله

الكبير سيدى عبد الغنى النابلسى وولده الشيخ اسماعيل والشيخ
محمد بن عقيلة والشيخ احمد المقدمى وغيرهم ومنهم الشيخ العلامة ابراهيم
ابن خليل بن ابراهيم الغزى الشهير بالصايحانى المتوفى سنة ١١٩٧ وهو اخذ عن
الشيخ سليمان المنصورى الاخذ عن الشيخ عبد الحى عن الشرنبلالى
واخذ ايضا عن الشيخ محمد ابى السعود محشى مسكين الاخذ
عن ابيه وهو عن الشيخ شاهين عن الشرنبلالى واخذ ايضا عن
الشيخ حسن المقدسى الاخذ عن الاسقاطى عن الشيخ عبد الحى
عن الشرنبلالى واخذ ايضا عن الشيخ حسن الجبرتى الحنفى والشيخ
عمر الملاوى المالكى ومنهم الشيخ الامام الحبر الهمام الشيخ مصطفى
ابن احمد بن محمد بن سلامة المعروف باللقيمى الدمياطى ثم الدمشقى
المتوفى سنة ١١٧٨ وهو اخذ عن جلال الامة العلامة محمد بن محمد البدير الدمياطى
الشهير بابن الميت وارتحل لدمشق وتوطنها وللحجاز ومصر والقدس
واخذ عن الشيخ عبد الله البصرى والشيخ محمد الوليدى والشيخ محمد
ابن الطيب المغربى واحمد بن عبد الفتاح الملوى ومحمد بن سالم الحفنى
والعماد اسماعيل العجلونى واخذ عن سيدى عبد الغنى النابلسى

وسيدى مصطفى البكرى الصديقى وغيرهم ومنهم الشيخ الامام العلامة
محمد بن احمد بن محمد بن خير الله البخارى الاصل والشهرة الحنفى
الاثرى المحدث نزيل بلدة نابلس المتوفى سنة ١٢٠٠ وهو اخذ عن جماعة
معتبرين منهم الشريف الفاضل حسن بن عبد الرحمن عيد يد العلوى
نزيل ثغر مخا الآخذ عن الشيخ حسن العجيمى وعبد الله بن سالم البصرى
ومنهم الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجى عن الشيخ ابراهيم الكورانى
ومنهم السيد المحدث نفيس الدين ابو الربيع سليمان بن يحيى بن عمر
الاهدل الحسنى الزبيدى ومنهم الشيخ محمد جمال الدين بن محمد
الواسطى الزبيدى الحنفى والامام المسند المعمر الشمس محمد بن عبد
ربه المليكى المالكى القاهرى الشهير بابن الست والمسند المعمر عفيف الدين عبد الله بن
موسى الحريرى الشافعى المحلى والشمس محمد بن محمد الباقانى الشافعى النابلسى وغيرهم
ومن مشائخ العلامة محمد شاكر الفقيه الفاضل المعمر السيد منصور بن
مصطفى السرميني الحسنى الحلبى الخلوتى النقشبندى الحنفى المتوفى سنة ١٢٠٧ و
هو اخذ عن الشيخ احمد الملوى والعارف محمد الحفنى وعن الشيخ محمد
حيات السندى نزيل المدينة المنورة وغيرهم ومنهم العلامة

شیخ الاسلام حافظ اسماعیل بن محمد بن محمد القسطنطینی الحنفی الشهیر بنکاب
زاده سنه ۱۲۰۱ المتوفی ومن اجل مشائخه الشیخ محمد بن حسن بن همات الحنفی
الشامی والشیخ عمر بن احمد باعلوی السقاف ابن بنت الشیخ عبد الله
ابن سالم البصری وهما یرویان عن الشیخ عبد الله البصری ومنهم العلامة
الشیخ ابراهیم بن مصطفی بن ابراهیم الحلبی المتوفی سنه ۱۱۹۰ وهو اخذ عن
السید علی ابن مصطفی بن حسن السیواسی الحنفی الضریر المصری وعن
الشیخ محمد ابی المواهب الحنبلی وعن الملا الیاس الکورانی عن الشیخ
عبد الغنی النابلسی وعن الشیخ احمد الغزی وتوجه الی الحج فاخذ
عن الجمال عبد الله ابن سالم البصری المکی والشیخ ابی طاهر بن
ابراهیم الکورانی المدنی والشیخ محمد حیات السندی واخذ
فی مصر عن الشیخ موسی الحنفی والشیخ سلیمان المنصوری مفتی الحنفیة
وعن الشیخ سالم النفراوی والشهاب احمد الملوی وغیرهم ومنهم العلامة
الشیخ عطیة بن عطیة البرهانی الشافعی المصری الاجهوری البصیر
سنه ۱۱۹۴ المتوفی کان علامة فقیها متبحرا فی العلوم قیل انه کان یحضر فی
درسه ماینوف خمسمائة طالب وله مؤلفات نافعة منها

حاشية عظيمة على تفسير الجلالين وحاشية على مختصر السنوسي في المنطق و
حاشية على شرح الفية العراقي في مصطلح الحديث لشيخ الاسلام حاشية
على شرح السلم للملوي وهو اخذ عن الشهاب احمد الملوي والسيد علي
الضرير السيواسي وعن الشمس محمد بن احمد حجازي العشماوي عن
ابي العز العجمي وغيرهم ومنهم الامام العلامة والاوحد الفهامة خاتمة
المحققين الشيخ محمد بن احمد بن سالم بن سليمان السفاريني النابلسي
الحنبلي المتوفى سنة ١١٨٨ وهو اخذ عن العارف الشيخ عبد الغني النابلسي والشمس
محمد بن عبد الرحمن الغزي والشيخ عبد الرحمن المجلد الحنفي والشيخ مصطفى
هو شيخ الاسلام ١٢ عبدا
ابن مصطفى السواري وغيرهم وله مؤلفات كثيرة منها شرح ثلاثيات
مسند الامام احمد في مجلد ضخم المسمى بنفثات صدر المكمد لشرح ثلاثيات
المسند وكشف اللثام بشرح عمدة الاحكام مجلدان ومختصر موضوعات ابن
الجوزي في مجلد ضخم ومعارج الانوار في سيرة النبي المختار شرح نونية
المصري مجلدان وتحبير الوفا بسيرة المصطفا صلى الله عليه وسلم مجلد ضخم
والجوهر الزاخر في علوم الآخر ونتائج الافكار لشرح سيد الاستغفار
والجواب المحرر في الكشف عن حال الخضر والاسكندر والدر المنظم في

فضل شهر المحرم[١٠] وقمع السياط[١١] فی قمع اهل اللواط[١٢] والتحقيق فی بطلان التلفيق[١٣] وبغية النساك[١٤] فی فضل السواک ورسالة[١٥] فی بيان الثلاث وسبعين فرقة والكلام عليها واللمعة[١٦] فی فضائل وخصائص يوم الجمعة وله مؤلفات[١٧] غير ذلك ومنهم العلامة الشيخ محمد بن محمد الطرابلسی المغربی المالكی ثم الحنفی مفتی القدس الشريف المتوفی[١٨] وكان عجيبا فی الذكاء والفهم وسرعة التاليف والنظم قال العلامة محمد امين عابدين فی ثبته حتی اخبرنی سيدی انه مرة ضاف فی حلب عند تلميذه العلامة الشيخ محمد العقاد فقلق ولم ينم تلك الليلة فجعل يدور فی صحن الدار فرائته الجارية فاخبرت سيدها بذلك فسأله فقال له قلقت فی هذه الليلة فنظمت عقود العهود فی ستمائة بيت وانه قلب الفية ابن مالك وجعلها مدحا فی سيدی العارف السيد مصطفی البكری فی يوم وليلة وله تاليف كثيرة ناهزت الثمانين منها كتاب فی الفقه

---

[١٧] منها القول العلی فی شرح اثر امير المؤمنين علی[ع] وشرح منظومة الكبائر الواقعة فی الاقناع ونظم الخصائص الواقعة فيه ايضا والمنح الغراميه فی شرح منظومة ابن فرح اللاميه والواضح الافكار السنيه فی شرح منظومة الامام الحافظ ابی بكر بن ابی داؤد الحائيه مجلد وغير ذلك وقد مر ذكره فی بيان سند شيخنا الشيخ الحبيب حسين الحبشی رحمه الله تعالی ١٢

عبد الهادی غفر الله له آمين

سماه منهج النعمان من مذهب النعمان نحو عشرين كراسا الفه فى تسعة وثلاثين يوما فى اسلامبول واخذ العلوم عن مشائخ معتبرين كالشهاب احمد الملوى والشهاب احمد الجوهرى والعارف محمد الحفنى والشيخ عمر الطحلاوى المالكى وهذه صورة الاجازة التى اجاز للشيخ محمد شاكر نظما بسم الله الرحمن الرحيم -

سأحمد رب العرش حمد مبادر ... واشكره شكرا جميل المآثر

واهدى صلوة مع سلام مؤبد ... لاحمد نا المحمود شمس المظاهر

وآل وصحب ما تواتر عنهم ... حديث صحيح بين اهل المحابر

وبعد فعلم الدين اجل مقتنى ... واحسن مكسوب لاهل البصائر

ولاسيما علم الحديث فانه ... محط رحال الراسخين الافاخر

ولازالت الاعلام تسعى بهمته ... الى نيله كى يغنموا للمفاخر

وكان النجيب البهنسى محمد ... لبيب المحاقد لقبوه بشاكر

له همة حسناء فى نيل رفعة ... وتحصيل علم الدين منهج فاخر

وجاء لدينا كى يجوز اجازة ... بمرويانا فى كل باد وحاضر

وما كنت اهلا للاجازة انما ... اذا قل طل قام وبل لناظر

اجازة العلامة محمد الشنقيطى للعلامة الشيخ محمد شاكر شيخ العلامة محمد امين عابدين نظما

واشهد ربی قد اجزت بما لنا	روایته من کابر بعد کابر
ومالی من نثر ونظم وان یکن	کلا شیئی بالشرط المبین لباصر
وادرج دعاء منه عل تنالنی	عنایة لطف بین اهل المخابر
والی الفقیر التافلاتی محمد	سنا حمد رب العرش حمد مبادر

فی ٢ شعبان سنة ١١٧٥ انتهی

ومن مشائخ العلامة محمد شاکر - الشیخ محمد بن سلیمان الکردی المدنی الشافعی والسید عبد الرحمن بن مصطفی العیدروس والشیخ محمد ابن محمد بن عبد الله المغربی المدنی المالکی والشیخ ابو الحسن بن محمد صادق السندی الصغیر المدنی والشیخ عبد الرحمن بن محمد المفتی الحنفی المکی والشیخ شهاب الدین احمد الملوی والشهاب احمد بن عبد الکریم الخالدی الشهیر بالجوهری والشیخ محمد بن سالم الحفنادی وکتب الشیخ محمد شاکر للشیخ محمد امین عابدین اجازتین احداهما النظم والاخری نثر - وصورة النظم بسم الله الرحمن الرحیم -

ومشائخ الشیخ محمد شاکر

الحمد لله المجید الهادی	حمدا بدیعا جل عن نفاد
ثم صلوة مع سلام امجد	علی النبی المصطفی محمد

واجازة الشیخ محمد شاکر للشیخ محمد امین عابدین

وآله وصحبه الكرام ... اولى التقى والفضل والانعام

ولعلنا علم ايها المهذب ... بان علم الدين اصل طيب

لاسيما علم الحديث والاثر ... وفقه نعمان الامام المعتبر

وكان ممن جد فى ذا الشان ... السيد المفضال ذو الاتقان

محمد امين ابن عمر ... من حيدة بعابدين اشتهر

لازمنى فى مدة مديدة ... قراءة لكتب عديدة

ما بين فقه وحديث شافى ... وعلم نحو وبيان صافى

ومنطق وعلم اداب جلا ... وضع عروض والقوافى قد تلا

ثم ابتغى منى ان اجيزه ... وان ابين فى الورى برزه

هذا وانى لست من فرسانها ... ولا من الحاثم فى ميدانها

لكنما التشبيه بالكرام ... اهل التقى والسادة الاعلام

طريقة مسلوكة مندوبه ... ونغبة محمودة مرغوبه

هذا وانى قد اجزته بما ... اروبه حقا عن فحول العلما

من الصحيحين وباقى السنن ... ومسند النعمان ذى القدر السنى

عن شيخنا العلامة المعروف ... بالكربرى محمد الموصوف

عن شيخه والده الامام ... عن شيخه قطب الورى الهمام
عبد الغني العارف النابلسي ... حاوي المعالي والمقام القدسي
عن نجم افق الشام عن بدر السما ... عن شيخ الاسلام رئيس العلما
عن خاتم الحفاظ ذاك ابن حجر ... اعني الامام المغتني والمعتبر
بالسند المتصل المختار ... الى النبي الهاشمي المختار
كذاك بالفقه العظيم الشان ... فقه الامام الاعظم النعمان
اروية عن شيخي امين الفتوى ... مثلا على الحاوي الهدى والتقوى
عن شيخه عبد الغني النابلسي ... ذي الرتبة العليا فقيه النفس
عن شيخه والده اسمعيلا ... العادم النظير والمثيلا
عن شيخه العلامة الاجل ... شرنبلالي امام الكل
بالسند المتصل البيان ... الى الامام الاعظم النعمان
واني اوصيه بالاخلاص ... وبالدعاء لي بالاخلاص
من آفة الرياء وقصد السمعة ... فانها مطفئة للشمعة
واني محمد الملقب ... بشاكر بين الورى انتسب
ابن علي بن سعد بن علي ... السالمي الحنبلي العمري

وحين اتمامى القوانى كالدرر | نادیت ارخ جاء ایمن ظهر ١٢١٧ هـ

فى صفر سنة ١٢١٧ هـ وختمه مكتوب فيه عبده شاكر

صورة الاجازة

وصورة الاجازة النترية فى مسلسلات ابن عقيله قوله بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذى انار بسلسلة مشكوة انوار جماله الكائنات وعمت مسلسلات رحمته جميع افراد الموجودات والصلوة والسلام على من هو الواسطة العظمى فى وصل كل منقطع بامدادات الربانيات وعلى اله واصحابه اولى المآثر الفاخرات صلوة وسلاما دائمين بدوام الارض والسماوات - ما كان الاسناد للرجال اقوى من الانساب الجليات - اما بعد فقد سمع منى ولدى لقلب الزكى الالمعى والحافظ اللوذعى المستمسك بالعروة الوثقى من الدين السيد محمد عابد بن جميع هذه المسلسلات بصفات تسلسلها حسب الامكان فصافحته وشابكته وقرأت عليه سورة الصف وهو يسمع واضفته على الاسودين ولقنته الذكر والبسته الخرقة وناولته السبحة وعلمت فى يده وغير ذلك مما امكن واذنت له ان يرويها عنى بحق روايتى لها عن الشيخ الامام المحدث

البحر الذى بجواهر الآثار والاسناد هو الحرى سيدى الشيخ محمد
الكزبرى متعنى الله تعالى والمسلمين بطول حياته واعاد علىّ وعليهم
من صالح دعواته بحق روايته لها عن والده المرحوم المسند
الجامع الشيخ عبد الرحمن الكزبرى بحق روايته لها عن مؤلفها الشيخ
الامام المسند المحدث الشيخ محمد عقيلة امدنا الله تعالى بامداداته
ووالى علينا جميع هباته واذنت له ان يروى عنى ايضا كل
ما يجوز لى روايته عن شيوخى الاعلام - بلغهم الله الجنة دار
المقام - وحشرنا فى زمرتهم تحت لواء المظلل بالغمام - عليه افضل
الصلوة واتم السلام - واوصيه بتقوى الله تعالى فى سره وعلانيته
والقيام على محافظة شريعته - وارجوه دوام تذكرى ومن بنيتى
الى واحبائى بالدعوات الصالحة على الدوام - لاسيما بالعفو
والعافية وحسن الختام - نعم الامر كما ذكر

الفقير محمد شاكر بن على العقاد عفى عنه

يقول الجامع المسكين ومن حسن الاتفاق ان شيخى اسعد الدهان
ايضا كتب لى الاجازتين كما كتب الاجازتين الشيخ العلامة محمد شاكر

للعلامة محمد عابدين رحمهم الله تعالى - وهذه صورة الاجازة
الاولى التى كتبها لى شيخنا العلامة الشيخ اسعد الدهان
دام مجاده بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين والصلوة
والسلام على اشرف المرسلين سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين و
بعد فقد وصل الى مولاي العالم العامل الشيخ ابو سعيد محمد
عبد الهادى ابن الشيخ عبد الكريم المدراسى الحيدرآبادى
وطلب منى ان اسمعه حديث الرحمة المسلسل بالاولية وغير ذلك من
مطلوبه وانى اجزت العلامة المذكور بعد ان اسمعته الحديث
الاولية - وانى سمعته عن سيدى العلامة السيد محمد[1] ابى
النصر بن العلامة السيد عبد القادر ابن السيد صالح ابن السيد
عبد الرحيم الخطيب الجيلانى الحسنى الدمشقى عن والده السيد عبد
القادر المذكور عن جده لامه الشيخ خليل المُخَشَّر عن الشيخ محمد
خليل الكاملى عن محدث الشام الشيخ اسماعيل العجلونى بسنده
وقد اجزت الزاهد المتواضع المذكور اجازة عامة بجميع مروياتى

و صورة الاجازة الاولى من شيخى اسعد الله

[1] وقد حفظ اثنى عشر الف حديثا كذا قال شيخنا الحبيب حسين الحبشى رحمه الله عليه
محمد عبد الهادى غفر له

والمرجو منه ان لا ينسانى من صالح الدعاء لاسيما بحسن الختام - و
حمد الله فى البدء والختام - وحرر فى ١٤ من رمضان من
سنة ١٣٢٤ من الهجرة النبويه على مهاجرها افضل الصلوة وازكى
السلام - الامر كما ذكر فيه وانا الفقير راجى اللطف الخفى
اسعد بن احمد الدهان الحنفى المكى عفى الله عنه -

صورة الاجازة الثانية

وصورة الاجازة الثانية بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين - الحمد لله
وصلى الله على سيدنا محمد رسوله وعلى اله وصحبه اجمعين اما بعد
فقد اجزت العالم العامل الفاضل الكامل **الشيخ عبد الهادى**
ابن الشيخ عبد الكريم المدراسى بثبت خاتمة المحققين المرحوم المبرور
الشيخ محمد امين عابدين رحمه الله تعالى كما اجازنى به شيخى
وسندى الشيخ حسين الجسر الطرابلسى عن الشيخ علاء الدين عابدين
عن والده الشيخ محمد امين عابدين المذكور واوصيه بتقوى الله تعالى
وحفظ شرف العلم الشريف وذكرى بالاعوان الصالحين نفعه الله
تعالى ونفع به امين - ٢١ شوال سنة ١٣٢٤ هـ - راجى الغفران

اسعد بن احمد الدهان عفى الله عنه

دعاء اسعد

من الشيخ العاشر

ومن مشائخنا المكيين العالم الفاضل التقي الكامل
مولانا المعظم وشيخنا المكرم الشيخ محمد سعيد بن
محمد اليمني المكي الشافعي الامام بمقام ابراهيم
على نبينا وعليه الصلوة والسلام المدرس بالمسجد
الحرام دامت بركاته - سمعت منه الحديث المسلسل
بالاولية وهو اول حديث سمعته منه واجازني بجميع مروياته
باللفظ فقط وذلك في يوم عيد الفطر سنة ١٣٢٤ اربع وعشرين وثلثمائة
بعد الالف وهو اخذ عن الشيخ السيد احمد دحلان وعن تلميذه
الشيخ بكري شطا وعن الشيخ عبد الحميد الداغستاني والشيخ ابي
خضير وهو عن الشيخ عبد الفتاح الكفراوي عن الشيخ الشرقاوي
وقد مر ذكر مشائخ هؤلاء الاعلام -

العلامة الشيخ السيد عمر بن السيد محمد شطا الدمياطي
المكي الشافعي اعاد الله علينا بركاته - اخذ اكثر العلوم من
الصرف والنحو والاصول والفروع والفقه والحديث والتفسير وغير
ذلك من بقية العلوم والفنون عن علامة الزمان السيد احمد بن
زيني دحلان شيخ العلماء باليلد الحرام زادها الله تشريفا وتكريما الى
يوم القيام - قال شيخنا مدظله وقد لازمته رحمه الله تعالى حضرا
في ثلاثة سفرا وانا ابن خمس عشرة سنة الى ان هاجر الى المدينة المنورة
سنة ١٣٠٤ وتوفي بها وقد غسلته وكفنته ودفنته بقبره بيدي وهو اد بني
وعلمني واخذت عنه الطريقة الخلوتية وغير ذلك من الطرق
والاذكار انتهى وقد حدثني بالحديث المسلسل بالاولية اول
ساعة اجتمعت به فيها في المسجد الحرام يوم الجمعة سيد الايام
تجاه البيت الامين وذلك في التاسع من رجب الاصم سنة ١٣٢٤
اربع وعشرين وثلثمائة والف ودفع الي كتابه عقد اليواقيت الجوهرية
بيده وقال هذا كتاب اجازني بجميع ما فيه شيخي عيدروس صاحب
الكتاب فاجزتك ان تروي عني بكل ما فيه من حديث وتفسير

وفقه وفروع واصول وغير ذلك من الطرق والاوراد والاذكار
فطالعته من اوله الى اخره بالاستيعاب وانتفعت به جدا بمنحة
الله الوهاب وله الحمد على هذه النعمة العظيمة والشكر له على حصول
هذه البركة الفخيمة وهو يروى عن العلامة السيد احمد دحلان
عن العلامة عثمان الدمياطي عن اشياخه الشيخ الامير الكبير الشنواني
والشيخ الشرقاوي ويروى ايضا عن العارف بالله السيد عيدروس
ابن السيد عمر عن والده عن الشيخين الامامين الشيخ ذي العوارف
والاسرار عمر بن عبد الكريم العطار والشيخ الامام امام المقام ومفتي
الشافعية الشيخ محمد صالح الرئيس كلاهما عن السيد علي بن عبد الله
الونائي وغيره كما تقدم - وهذا ما كتبه صاحب الكتاب اليوقيت
اجازة الى شيخنا العلامة المذكور - الحمد لله الذي جعل حسن الظن
مغناطيس الاسرار وخص به من عباده المتقين الاخيار - و
صلى الله وسلم على سيدنا محمد القائل لو اعتقد احدكم في حجر لنفعه
وعلى اله وصحبه وتابعيه ممن كان معه - من الفقير الى عفو ربه
القدوس - عيدروس بن عمر بن عيدروس - الحبشي عفى الله عنه

ما كتب الشيخ السيد عيدروس الى شيخي السيد عمر شطا

يخص الجناب الفخيم والمقام الكريم السيدان العلامتان من نورهما
اشرق وسطا عمر و ابوبكر ابناء السيد محمد شطا حفظهما الله و
متع بهما واجزل لهما العطا - امين رب العلمين - السلام عليكم و
رحمة الله وبركاته وعلى من لديكم من الاولاد الامجاد وكافة اهل المحبة
والوداد - وقد وصلني كتابكم الكريم - الذى هو ابهى من الدر النظيم -
وطلبتم من الحقير الاجازة وليس هو بالاهل فيمن درى حقيقة
الامر ولكن حسن ظنكم اوجب علينا الاسعاف وصدر رقم ما طلبتم
فغضوا عين الفضل عن ما فيه من الخلاف - ولا تزالوا باذلى الدعا
فى مواطن الاجابة خصوصا فى الملتزم وجوار بيت الله المكرم - و
اطلبوا لنا ممن توسمتم فيه الصلاح هذا ودمتم فى حفظ الله
وزين رعايته - ويسلموا عليكم من لدينا الولد العلامة على بن محمد
الحبشى وولدنا محمد وابنه احمد والسيد ابوبكر بن عبد الرحمن
الملقب منصب السواحلى وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله
وصحبه وسلم - تم تحريره يوم الاربعاء حادى عشرين شوال سنة ١٣٠٦
ستة وثلثمائة والف - وهذه صورة اجازته له

صورة اجازة السيد عبد الرحمن
لنجيبى السيد عمر شطا

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذى جعل الاسناد ورفعه الى اشرف
العباد من اجل المطالب للطالب - اذ هو من النعم التى اختصت
بها الامة المحمدية وكان من اسنى المطالب - واشهد ان لا اله
الا الله وحده لا شريك له ولا نظير ولا مغالب - واشهد ان سيدنا
محمدا الذى اختصه الله بما لم يُعطِ لسواه من الاقارب والاجانب
صلى الله وسلم عليه وعلى اله الاطائب - وصحبه النجوم الغياهب
اما بعد فانه لما كان اهل الفضل والعلم وارباب الاجازات
والافادة والحكم يتنافسون فى اتصال الاسناد وتقوية مداركهم
وكانوا فى غنيته بما تفضل الله به عليهم وجاد - سألنى الاجازة
السادة القادة ارباب الكمال والافادة عمر وابو بكر ابناء السيد
محمد شطا اجزل الله لنا ولهم من فضله وجوده العطا وطلبوا
ان تكون اجازة خاصة وعامة فى سائر العلوم والاذكار
والاوراد - وذلك حسن ظن منهما ان الحقير لذلك الشان
اهل - وانه من اهل الحجى والفضل - وليس الامر كذلك ولكن
اجبت مطلبهما - وسالت الله ان لا يخيب ظنهما - فاقول وعلى الله

اى العقل الاعبد

الكلان وهو المستعان الى اجزت السيدين المذكورين واولادهم
اجازة شاملة كاملة فى كل ما تجوز روايته - وتنفع درايته
من منقول ومعقول - وفروع واصول - سيما علوم التفسير والتاويل
وعلوم السنة - سيما الامهات الست وفى سائر العلوم فقها
ونحوا وغيرهما من العلوم الشرعية - كل ذلك بشرطه المعتبر عند
اهل الحديث والاثر - وكذلك اجزت المذكورين فى سائر الاذكار
النبوية - وفى الاحزاب السلفية - من كل الاوراد - المنسوبة الى
المشائخ الامجاد - كما اجازنى بذلك عدة من العلماء الاعيان -
باسانيدهم الثابتة القوية الحسان - المتصلة بارباب الاثبات
من الائمة الثقات - فمن اشياخنا سيدى ووالدى عمر بن
عيدروس - عليه رحمة الملك القدوس - فانى اروى عنه جميع
العلوم - على سبيل العموم - وهو يروى كذلك عن الشيخين الامامين
الشيخ الامام ذو المعارف والعوارف والاسرار - عمر بن عبد الكريم
ابن عبد الرسول العطار - والشيخ الامام الحبر الرئيس - امام
المقام ومفتى الشافعية على مذهب ابن ادريس - محمد صالح

الرئيس - رضى الله عنهما واخذهما معلوم لدى المجازين - واجل
من اخذ اعنه السيد الامام على بن عبد البر الونائى - واسانيده
شهيرة - وله اثبات كثيرة - فليرجع اليها من اراد رفع الاسناد -
والمسئول من سادتى ان لا يخلوا الفقير وذويه من الدعاء
بالجوامع الكوامل خصوصا فى اوقات الاجابة ومحالها - واوصيهم
بتقوى الله تعالى التى هى عبارة عن امتثال اوامره واجتناب نواهيه
مع احسان العمل واكماله واخلاص القصد لله فيه - والحمد لله
رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين -
قاله بفمه وامر برقمه الفقير الى عفو ربه القدوس - عبد روس بن عمر
ابن عبد روس - الحبشى علوى عفى الله عنه بتاريخ يوم الاربعاء عشرون
من شوال عام الف وثلثمائة وست انتهى - وهذه صورة اجازة

صورة اجازة الشيخ
عمر شطا ١٢

مولانا السيد عمر شطا المكى دام فيضه - بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى اله و
صحبه اجمعين اما بعد فقد اجزت العالم الفاضل الكامل
اخى الشيخ محمد عبد الهادى ابن عبد الكريم بكل ماذكرنى

هذا الكتاب من طريقة السادة العلوية كما هو مقرر ومعلوم واجزته
ايضا بكل مايجوز لى روايته ودرايته من معقول ومنقول بشرطه المعروف
عند اهله على ما هو مسطور كما اجازنى بذلك بالكتابة قطب الواصلين
وامام العارفين الحبيب العارف بالله عيدروس بن عمر بن عيدروس
الحبشى صاحب التاليف وكذلك اجزته بما اجازنى به العارف
بالله والدال عليه شيخ العلماء ومفتى الشافعية السيد احمد بن
السيد زينى دحلان المكى مولدا المدنى وفاة كما اجازه به
شيخه الشيخ عثمان الدمياطى عن اشياخه الشيخ الامير الكبير
والشيخ الشنوانى والشيخ الشرقاوى على ما هو مسطور فى اسانيدهم
واوصى اخى بتقوى الله تعالى فى السر والعلن ولا ينسانى واشيا خى
من صالح دعواته فى خلواته وجلواته واسئل الله تعالى ان
يطيل فى عمره ويديم النفع به ويوفقنى واياه بالعلم والعمل والزيادة
منه وان يمن علينا الجميع بحسن الختام عند حصول الحمام و
صلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى اله وسلم - وذلك فى الثانى
والعشرين من شوال سنة ١٣٢٤ - امر برقمه تراب اقدام طلبة العلم

والفقرا محمد عمر بن محمد شطا الدمياطی۔

١٢ الشیخ الثانی عشر

ومن اجازنی من مشائخنا المیین مولانا العالم الفاضل والفقیه الکامل الشیخ محمد بن عبد الله المنصوری مفتی المالکیة الخطیب الامام المدرس بالمسجد الحرام نفع الله به المسلمین۔ اجازنی باللفظ اجازة مطلقة تامة بکل ما تلقاه من مشائخه الاعلام منهم العلامة الشیخ احمد الدمیاطی مفتی الشافعیة بمکة المکرمة ١٢ والعلامة الشیخ احمد النخراوی واذن لی فی اجازة من شئت ودعا لی بالبرکة والعلم والعمل الصالح وغیر ذلک من حصول المرا۔ دات وذلک فی الخامس من شعبان المعظم فی الحرم المحترم سنة ١٣٢٤ اربع وعشرین وثلثمائة والف من الهجرة النبویة علی صاحبها الف الف صلوة وتحیة۔

ع
یروی عن الشیخ ابراهیم الباجوری وغیره ١٢

١٣ الشیخ الثالث عشر

ومن مشائخنا المیین زبدة الافاضل جامع الفضائل العالم العامل۔ الصالح المتورع مولانا الشیخ محمد تفضل الحق الحنفی المهاجر المکی دامت برکاته۔ اجازنی بمرویاته کلها وهو اخذ عن العلامة المحدث الشیخ محمد بن عبد الرحمن الانصاری

الخزوجي السهارنفوري المكي عن خاتم المحققين العلامة الشيخ عبد الله
سراج عن محمد بن هاشم الفلاني عن مشائخه المذكورين سابقا۔
وهذه صورة اجازته بخطه المبارك۔ الله اكبر بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على رسوله محمد واله و
صحبه اجمعين اما بعد فقد طلب مني العالم الفاضل المدقق
الكامل الواعظ الناصح التقي الناسك مولانا الشيخ
عبد الهادي ابن الحاج عبد الكريم المدراسي سلمه الله تعالى
ونفع به المسلمين امين۔ ان اجيز له بالكتب الستة وبكل ما
يجوز لي روايته۔ فاقول تحسينا لظنه وان كنت لست اهلا
لذلك قد اجزت له بان يروي عني الكتب الستة وغيرها
من كتب الحديث والتفسير وسائر ما يجوز لي روايته وذا
اجازة عامة كما اجازني بذلك مشائخي الاعلام منهم
العلامة المحقق والفهامة المدقق المهاجر الى بلد الله الحرام

الفلاني نسبة الى فلان موضع بالسودان واقليم واسع بها يقال له فلاتة اه
عبد الهادي عن التقدومي

الشیخ محمد بن عبد الرحمن الانصاری الخزرجی وھو یروی عن علامۃ
الآفاق مولانا الشیخ محمد اسحاق المتوفی ۱۲۶۲ھ عن جدہ لامہ العلامۃ
الشیخ عبد العزیز عن والد مولانا الشیخ ولی اللہ الدھلوی بسندہ
المشھور ویروی شیخنا المرحوم ایضا عن علامۃ وقتہ وخاتمۃ المحققین
مفتی مکۃ المکرمۃ الشیخ عبد اللہ سراج المتوفی ۱۲۶۴ھ عن الشیخ ابن ھاشم
الفلانی عن الشیخ صالح الفلانی باسانیدہ المذکورۃ فی ثبتہ
المسمی بقطف الثمر واعلی سندنا فی صحیح البخاری بروایۃ الفربری
عن الختلانی[1] عن شیخی العلامۃ محمد بن عبد الرحمن الانصاری[2] عن
شیخہ عبد اللہ سراج[3] عن العلامۃ ابن ھاشم الفلانی[4] عن الشیخ صالح الفلانی
عن[5] الشیخ محمد سعید سفر المدنی عن[6] مفتی مکۃ القاضی محمد بن آل
ابن عبد المحسن بن سالم الحنفی الشھیر بالقلعی عن[7] علامۃ وقتہ خاتمۃ
المحدثین الشیخ حسن العجیمی عن[8] ابی الوفا احمد بن محمد بن العجل عن[9] مفتی
مکۃ قطب الدین محمد بن احمد النھروالی[10] الشھیر بالقطبی صاحب التاریخ

---

[1] الختلانی - نسبۃ الی الختل بضم الخاء المعجمۃ وتشدید اللام الفوقیۃ المفتوحۃ بعدھا الام شعب من اتراک
کذا ضبط ابن خلدون کذا فی حسن الوفا والاخوان الصفا ثبت الشیخ فالح المدنی ۱۲ عبد الحی عفر لہ

[2] الانصاری - نسبۃ الی الانصار وھم الاوس والخزرج ابناء حارثۃ بن ثعلبۃ بن عمرو بن عامر

[3] سراج - نسبۃ الی السراج ۱۲ عبد الحی عفر لہ

[4] الفلانی - نسبۃ الی فلان بطن من العرب ۱۲ عبد الحی عفر لہ

[5] عن الشیخ محمد سعید سفر المدنی - ھو من اجلۃ تلامیذ الشیخ عبد الغنی المجددی الدھلوی ۱۲ عبد الحی عفر لہ

[6] عن مفتی مکۃ القاضی محمد بن آل ابن عبد المحسن بن سالم الحنفی الشھیر بالقلعی - ھو من اجلۃ تلامیذ الشیخ عبد الغنی المجددی الدھلوی ۱۲ عبد الحی عفر لہ

[7] عن علامۃ وقتہ خاتمۃ المحدثین الشیخ حسن العجیمی - ھو من اجلۃ تلامیذ الشیخ عبد الغنی المجددی الدھلوی ۱۲ عبد الحی عفر لہ

[8] عن ابی الوفا احمد بن محمد بن العجل - ھو من اجلۃ تلامیذ الشیخ عبد الغنی المجددی الدھلوی ۱۲ عبد الحی عفر لہ

[9] عن مفتی مکۃ قطب الدین محمد بن احمد النھروالی - ھو من اجلۃ تلامیذ الشیخ عبد الغنی المجددی الدھلوی ۱۲ عبد الحی عفر لہ

[10] النھروالی - نسبۃ الی نھروالہ بلد بالھند حسن الوفا ۱۲ عبد الحی عفر لہ

عن[١١] الحافظ نور الدين ابى الفتوح احمد بن عبد الله ابن ابى الفتوح الطاؤس
عن[١٢] المعمر بابا يوسف الهروى عن[١٣] محمد ابن شاذبخت الفارسى الفرغانى
بسماعه بجميعه على[١٤] الشيخ احد الابدال بسمرقند ابى لقمان يحيى بن عامر بن
مقبل بن شاهان الختلانى المعمر مائة وثلاث واربعين سنة وقد
سمع جميعه عن[١٥] محمد يوسف الفربرى بسماعه على مؤلفه وجامعه
امير المؤمنين فى الحديث الحافظ العالم الهمام ابى عبد الله محمد بن
اسماعيل بن ابراهيم ابن المغيرة بن بردزبه الجعفى مولاهم البخارى
رحمه الله تعالى ونفعنا به - هذا ونسئل الله تعالى ان ينفعه وينفع
به المسلمين واوصيه بالتقوى فانها السبب الاقوى وان لا ينسانى
من صالح الدعوات فى الخلوات والجلوات - حرر ذلك فى شهر شعبان
المكرم سنة[٢٤] ١٣[٣] - كتبه بقلم العبد الراجى الى ربه القوى احقر الخلق
تفضل الحق عفا الله عنه وعن الديه وعن مشائخه وعن تلامذته اجمعين

١٤ الشيخ الرابع عشر

ومن[١٤] مشائخنا المكيين مولانا القارى العلامة الفهامة
الشيخ على عبد الله الطيب النزلى المصرى الشافعى المكى
منع الله المسلمين بطول بقائه - اجازنى وولدى بجميع

ما تجوز له روايته **وهو يروى** عن العلامة الشيخ عبد الرحمن
الشربيني الشافعي الازهري شيخ العلماء بالجامع الازهر وهو
عن الشيخ ابراهيم السقا والشربيني ايضا عن العلامة الذهبي
وهو عن الامير الكبير وقد مر ذكرهم مرارا **وصورة اجازته**
بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الرقيب الشاهد على ما ابلغه للغائب
الشاهد - ونضره بما رعاه - الى ان ادّاه كما وعاه - بداية
مسترسلة - ورواية متسلسلة - والصلوة الدائمة الواصلة
والسلام المستتبع كلما ذكر مثله على الصدق - والسند المصدق -
الواسطة العظمى - التي من وردها لا يظما - وعلى اله وصحبه حملة اثاره - وخزبة نقلة
اخباره - اما بعد فان مما تناقله الاكابر وتداوله كابر عن كابر - بصريح الايراد
وصحيح الاسناد - وسارت به الركبان في كل زمان - و
توارثت وتيرته - وتاثرت سيرته - وتطاول له الفرقدان
وتواصل له المشرقان مواصلة المدد - باتصال السند - لان
مما ينفر منه الطبع ويأباه - ان لا يعرف الانسان اباه - و
بها يخرج من شرذمة الدعاه - ويدرج في زمرة الوعاه - و

يومن لفظه وخطه - وليومل حفظه وضبطه - وتثق الرواة عنه
بما رواه - طلب مني الشيخ محمد عبد الهادي ابن
محمد عبد الكريم وابنه محمد عبد المجيب المدراسيان
اجازة ليتصل بسند ساداتي سنده - ولا ينفصل عن مددهم
مدده - فاجبته وان لم اكن لذلك اهلا - رجاء ان ينشر العلم
وانال من الله فضلا - وانجو يوم القيمة مما لكاتمين من الضرر
فقلت اجزته بما تجوز لي روايته - او تصح عني درايته من كل حديث وخبر
ومن فروع واصول - ومنقول ومعقول - فنون اللطائف والعبر - كما اخذت
عن استاذنا العلامة الشيخ عبد الرحمن الشربيني الشافعي الازهري شيخ العلماء بالجامع
الازهر - عن شيخه واستاذه العلامة الشيخ ابراهيم السقا
عن شيخه الفهامة الشيخ ثعيلب الخ ويروي الشيخ ابراهيم السقا
ايضا عن محمد الاميري عن والده الشيخ الكبير عن اشياخه الذين
حوى ذكرهم ثبته الشهير - ح ويروي شيخنا الشربيني ايضا عن
استاذه العلامة الدهبي عن شيخه الشمس الاميري الى اخره
هذا واوصي المجاز بالتحلي بالديانة والتحري مع الامانة

وفقهم الله وايانا لما يحبه ويرضاه سنة ١٣٢٤ الف وثلاثمائة واربع
وعشرين هجرية على صاحبها افضل الصلوة والسلام كاتبه الفقير
على عبد الله الطيب -

الشيخ الخامس عشر

ومن[١٥] مشائخنا المكيين العلامة الفاضل الفهامة
الكامل العالم العامل الصالح الابر التقي مولانا الحافظ الشيخ
محمد عبد الله ابو البركات ابن الشيخ محمد غازي المكي نفع الله
المسلمين بطول حياته - وله عدة مشائخ منهم العلامة المحدث
الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصاري السهارنفوري المكي المتقدم ذكره
ومنهم العالم الفاضل السيد عبد الله النعماري الكتبي اليمني المكي المتوفى سنة ١٣١٨
وهو عن العلامة السيد محمد بن خليل بن ابراهيم القاوقجي الطرابلسي الشامي
وقد مر سنده ومنهم العلامة الحبر الفهامة الشيخ عبد الله بن عودة بن

[١٥] رجل بر قانع عابد خاشع تقي متواضع صديقي وخليلي وحبي في الله ولد بمكة المكرمة و
اقام بها واخذ عن اشياخ اجلة كثيرة وله يد طولى في علم الحديث وسند رجاله الف كتابا
عديدة نافعة جدا وقد الف كتابا جامعا لاسانيد شيخي وشيخه الحبيب حسين الحبشي المذكور
وذكر فيه اشياخه مع اتصالاتهم مفصلا والف كتابا جليلا في احوال مكة المكرمة في مجلدات
سماه افادة الانام بذكر اخبار بلد الله الحرام ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له -

عبد الله القدومي الحنبلي المدني وهو عن العلامة الشيخ حسن بن عبد الشطي وهو اخذ عن اشياخ كثيرين منهم الشيخ مصطفى الرحيباني عن الشيخ احمد البعلي عن الشيخ عبد القادر التغلبي والشيخ ابي المواهب البعلي وهما عن الشيخ عبد الباقي الاثري الحنبلي ومنهم الشيخ ملا علي الشهير بالسويدي وهو عن والده الملا محمد سعيد عن والده ناصر السنة ملا عبد الله عن الشيخ اسماعيل العجلوني ومنهم الشيخ خليل الخشه الدمشقي وهو عن الشيخ يوسف الشهير بالشمسي عن الشيخ علي الشهير بالسليمي عن الشيخ عبد الغني النابلسي ومنهم الشيخ عبد الرحمن الطيبي الدمشقي والشيخ غنام الزبيري وهما عن الشيخ احمد العطار عن الشيخ العجلوني ومنهم العلامة الشيخ سليم العطار وهو اخذ عن جده الشيخ حامد العطار عن والده الشهاب احمد بن عبد العطار الدمشقي عن العجلوني واخذ العلامة القدومي عن العلامة المسند المعمر الشيخ فالح ابن محمد الظاهري المدني السابق ذكره ومن مشائخ الشيخ عبد الله الغازي السيد عيدروس بن حسين ابن احمد العلوي الحسيني الحضرمي وهو اخذ عن مشائخ كثيرين منهم

عم اخذ الفقير عن السيد مرتضى الزبيدي عبد

العلامة السيد زين العابدين بن احمد بن الحسين العيدروس عن
والده السيد احمد عن والده السيد حسين ابن مصطفى وعمه الوجيه
عبد الرحمن بن مصطفى العيدروس دفين مصر هما عن والدهما
مصطفى ابن شيخ عن والده العلامة السيد شيخ وقد سبق ذكر مشائخه
ومنهم العلامة السيد محمد بن ابراهيم ابن عيدروس بن عبد الرحمن
ابن عبد الله بلفقيه عن والده ابراهيم وعمه احمد وهما عن والدهما
عيدروس عن والده عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه بسنده و
اخذ السيد محمد بن ابراهيم عن السيد يوسف البطاح
والشيخ منصور بن يوسف البديري نزيل المدينة المنورة والسيد عمر
ابن عيدروس والد السيد عيدروس صاحب العقد اليواقيت الجوهرية
وعم السيد محمد بن عيدروس والحبيب عبد الله بن علي بن شهاب الدين
والحبيب احمد ابن عمر بن سميط والحبيب طاهر بن حسين بن طاهر والشيخ عبد الله
ابن احمد باسودان وقد مر ذكر هؤلاء المشائخ ومنهم السيد عيدروس
ابن عمر صاحب العقد اليواقيت والسيد حسن بن صالح البحر السابق
ذكره ومن اشياخ شيخنا عبد الله المذكور العلامة

الكامل والولى العابد الزاهد السيد الشريف محمد عبد الحى ابن الولى
الشهير السيد عبد الكبير الكتانى الفاسى عن مشائخ كثيرين منهم
والده الشريف عبد الكبير عن الشيخ ابراهيم السقا والشيخ عبد الغنى
المجددى الدهلوى **وأخذ شيخنا الشيخ عبد الله** عن مشائخنا
المكيين كالشيخ عبد الجليل برادة المدنى والشيخ السيد حسين الحبشى
والشيخ محمد حسب الله والشيخ محمد سعيد القعقاعى والشيخ محمد عبد الحق
وغيرهم فأجازنى شيخنا الشيخ عبد الله الغازى بجميع مروياته
عن اشياخه المذكورين **وصورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذى رفع منزلة العلماء من بين الانام بخصهم بمزايا الكرم
والانعام - والصلاة والسلام على سيدنا ومولانا محمد المظلل بالغمام
وعلى آله وصحبه الذين قاموا بنصرة الدين اتم قيام - اما بعد
فقد من الله تعالى علي بالاجتماع مع العالم الفاضل - والعابد
الزاهد الكامل - الفائق بين اقرانه بالكمالات
والفضائل - مولانا الشيخ ابى سعيد محمد عبد الهادى
ابن الحاج محمد عبد الكريم سلمهما الله الرب الرحيم فاستفدت منه

فوائد كثيرة - وانتفعت به وبمجلسه مرارا عديدة - فلله الحمد على هذه
النعمة العظيمة - ولقد كفاني مولانا المذكور على امر لست اهلا لذلك
ولا ممن يسلك تلك المسالك - وهو ان اكتب له الاجازة - فاعتذرت
منه بانى لست اهلا بالاستجازة فكيف بالاجازة - ولكني ما وجدت
بدًّا غير امتثال امره فاقول قد اجزت مولانا الشيخ عبد الهادى
المذكور بجميع ما تجوز لى روايته - او تصح عنى درايته - اجازة
عامة بحق روايتى لذلك عن مشائخى الاعلام - منهم[1] العلامة المحقق
مولانا الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصارى السهارنفورى المكى
عن الشيخ عبد الله سراج عن ابن هاشم الفلانى عن الشيخ
صالح الفلانى ومنهم[2] الشيخ عبد الله النهارى الكتبى اليمنى عن العلامة
شمس الدين ابى المحاسن محمد خليل القاوقجى الطرابلسى الشامى
عن الشيخ عابد السندى ومنهم[3] الشيخ عبد الله القدومى الحنبلى
عن الشيخ حسن بن عمر الشطى عن الشيخ خليل الخشه الدمشقى عن
الشيخ يوسف الشهير بالشمس عن الشيخ على الشهير بالسليمى عن الشيخ
عبد الغنى النابلسى ومنهم[4] العلامة السيد عيدروس بن حسين

هو ابن عودة الاردى
عنه بغير واسطة
فانى اخذت عنه
بمكة المكرمة حين
قدمت بها قاصدا الحج
سنة ١٣٢٢ كما سيأتى ذكره
فى اجازته ١٢
عبد الهادى غفرله

العلوی عن السید محمد بن ابراهیم ابن عیدروس بن عبد الرحمن بلفقیه
عن السید محمد بن عیدروس الحبشی عن الشیخ ابی حفص العطار
والشیخ صالح الرئیس والسید یس میرغنی ومنهم العلامة المحدث السید
الشریف عبد الحی ابن العلامة السید عبد الکبیر الکتانی الفاسی
عن السید احمد بن اسماعیل البرزنجی المدنی عن والده عن
الشیخ صالح الفلانی بسنده وبروایة السید عبد الحی عن ابی
العباس احمد بن طالب بن محمد الاندلسی ثم الفاسی عن العارف
ابی عبد الله محمد بن علی السنوسی الخطابی - هذا وارجو من المجاز
ان لا ینسانی من صالح دعواته فی خلواته وجلواته لاسیما بالعفو
والعافیة وحسن الختام - کتبه الراجی رحمة ربه الباری
ابو البرکات محمد عبد الله بن محمد غازی عفی عنه فی الخامس
والعشرین من ذی القعدة الحرام عام اربعة وعشرین وثلاثمائة

الشیخ السادس عشر

وممن اجازنی من مشائخنا المکیین عین العلم والروایة
ینبوع الحکم والدرایة ملحق الاصاغر بالاکابر مولانا

عـ ٥ اروی عنه بلا واسطة بالاجازة العامة ١٢ عبده -

العلامة الفهامة شيخنا الشيخ احمد ابو الخير جمال بن
عثمان بن علي المكي الاحمدي عمت فيوضاته - سمعت
منه الحديث المسلسل بالاولية وكذلك ولدي محمد عبد المجيب
سمع منه وهو اول حديث سمعناه منه حين اجتمعنا به بالمسجد
الحرام تجاه البيت الامين ما بين العشائين ليلة الاربعاء العاشر
من شهر ذي القعدة سنة اربع وعشرين وثلثمائة والف وهو
اخذ عن كثير من العلماء الاعلام والفضلاء الكرام - نيفا من
سبعين شيخا من المكيين والمدنيين والمصريين والدمشقيين
وغيرهم من الاشياخ المتقنين - منهم شيخه علامة زمانه
وفهامته اوانه قدوة الابرار زبدة الاخيار بقية السلف
وعمدة الخلف مولانا فضل الرحمن العمري مراد آبادي عن
فريد عصره ومحدث دهره خاتمة المحققين زبدة السالكين
قدوة العلماء العاملين زبدة الصلحاء الكاملين مولانا الشيخ

صاحب التآليف المفيدة منها اتحاف الاخوان وله شبت كبير اورد فيه اسماء اشياخه
وذكر اسانيدهم على ترتيب حروف الهجاء سماه النفح المسكي بمعجم شيوخ المكي لما لقنه
بلده الكتب الآصفية العثمانية ١٢ عبد الهادي غفر الله له -

عبد العزيز العمري الدهلوي بسنده المذكور في اتحاف الاخوان ومنهم
شيخه علامة الدهر وفهامة العصر صاحب المقامات العلية والمقالات
السنية مولانا الشيخ السيد احمد دحلان المكي عن اشياخه السابق
ذكرهم ومنهم شيخنا وشيخه نادرة الزمان علامة الاوان سيدنا و
مولانا الحبيب حسين الحبشي عن اشياخه المذكورين سابقا و
منهم شيخه العلامة الفهامة العالم الفاضل الجهبذ الكامل
الشيخ ابو الطيب صديق حسن عن الشيخ حسين بن محسن الانصاري
وهو عن الشريف محمد بن ناصر بسنده المذكور سابقا ومنهم شيخنا
وشيخه الشيخ فالح المحدث المدني بسنده السابق ذكره - ومنهم
فريد عصره مولانا الشيخ محمد سعيد بن بدر الدولة المدراسي عن
صاحب الكرامات الظاهرة والمقامات الطاهرة مولانا الشيخ
منهم المدني عن والده عن خال ابيه الشيخ سراج احمد عن ابيه

بالاجازة العامة

بالمشافهة

والعلامة الشريف يروي عن الشيخ عابد السندي والامام الشوكاني فبيني وبينهما
في هذا السند اربعة وسائط - واروي عاليا منه بدرجتين عن شيخي وسندي العلامة
القاضي السيد رحمة الله المحدث الراندري والحبيب حسين المذكور عن شيخهما الشريف
محمد بن ناصر بلا واسطة وهو عنهما وهذا عال جدا فلله الحمد على ذلك ١٢ عبد الهادي غفر له

محمد مرشد عن[٦] ابيه بالسند المذكور فى المقامات السعيدية وقد
مر ذكره فى بيان ذكر مشائخ شيخنا محمد عبد الحق النقشبندى المكى
ومنهم[١] العلامة النحرير الشيخ محمد ابو خضير الدمياطى المدنى الشافعى
وهو اخذ عن[٢] مولانا السيد محمد صالح البخارى الاورنقابادى
عن[٣] العلامة الشيخ رفيع الدين القندهارى عن[٤] الشيخ محمد بن
عبد الله المغربى وعن[٥] الشريف الادريسى كلاهما عن[٥] الشيخ عبد الله
البصرى عن اشياخه ومنهم[٨] العلامة ملحق الاصاغر بالاكابر الشيخ
عليم الدين عن[٧] ابيه العلامة الشيخ رفيع الدين المذكور انفا و
منهم[٩] العلامة الشيخ حسين الجسر الطرابلسى عن الشيخ علاء الدين
ابن عابدين السابق ذكره فى سند الشيخ اسعد الدهان ومنهم[١٠]
العلامة شيخ مشائخ الاسلام ببلد الله الحرام مولانا السيد الشفا
ابو العباس احمد بن زينى دحلان الحسنى الجيلى المكى الشافعى
مفتى بكة وامام المقام بها عن مشائخه المذكورين سابقا ومنهم[١١]
العلامة المحدث نصر الدين ناصر الله ابو النصر الخطيب الدمشقى
الحسنى الجيلى ومنهم[١٢] العلامة السيد الشريف ابو المحاسن

شمس الدين الطرابلسي عن الشمس الغجيمي بضم المعجمة عن
الشمس الامير الكبير ومنهم[١٣] العلامة المحدث نور الدين
ابو الحسن محمد علي بن ظاهر الوتري المدني وقد مر ذكرهم مرارا
ومنهم[١٤] العلامة المحدث شمس الدين ابو عبد الله محمد بن عبد العزيز
الجعفري الزبيبي ومنهم[١٥] العلامة الشيخ محي الدين بن علي الدين
الجعفري كلاهما عن الشيخ ابي الفضل عبد الحق العثماني عن
القاضي محمد بن علي الصنعاني والسيد الفخر عبد الله بن محمد
ابن اسماعيل الامير الصنعاني باسانيدهما المعلومة

وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الواحد الاحد
الفرد الصمد - الذي لم يلد ولم يولد - ولم يكن له كفوا احد - و
اصلي واسلم على السيد السند - ذي الخلق العظيم والقول الكريم
المجد - سيدنا ومولانا محمد - وعلى آله وصحبه وازواجه
وذريته وحزبه وكل من اليه استند - اما بعد فقد اسمعت
الشيخ الصالح ابا سعيد محمد عبد الهادي بن محمد
عبد الكريم بن الشيخ احمد بن الحسين المدراسي الحيدرابادي

وابنه محمد عبد المجيب حفظهما الله تعالى الحديث المسلسل بالاولية
وهو اول حديث اسمعتهما على الاطلاق اولية حقيقية جسمعته
ورويته كذلك عن جماعة وافرة منهم وهو اجلهم الشيخ الغنى
الشهرته عن الوصف شيخ مشائخ الاسلام ببلد الله الحرام مولانا
السيد الشهاب ابو العباس احمد بن زيني دحلان الحسني الجيلي
نسبا المكي الشافعي مفتي بمكة وامام المقام بها وهو اول حديث
سمعته منه في اول سنة ١٣٠٩ والسيد العلامة المسند ناصر الدين
ناصر الله ابو النصر الخطيب الدمشقي الحسني الجيلي رحمه الله تعالى
وهو اول حديث سمعته منه بمكة ايضا في سنة ١٣٢٠ والسيد الشريف
العلامة بركة الخاصة والعامة شمس الدين ابو المحاسن الطرابلسي
رحمه الله تعالى وهو اول حديث سمعته منه بمكة ايضا في سنة ١٣٠٥
فالاول والثاني يرويانه عن جماعة ايضا اعلاهم الشيخ المسند
المحدث الوجيه ابن الشمس الكزبري الدمشقي بسنده بل باسانيده
المذكورة في ثبته ح وبرواية الثاني عن شيخنا الثالث ح ويرويه
الثالث عن غير واحد من الشيوخ اعلاهم مسندا محدث دار الهجرة

مولانا الشيخ محمد عابد بن احمد علي بن محمد مراد الايوبي نسبا
السمندي ثم المدني وهو اول حديث سمعه منه مرارا بسنده
بل باسانيده المذكورة في حصر الشارد ح ويرويه شيخنا ابو المحاسن
المذكور عن الشيخ النجيمي بضم المعجمة وهو اول حديث سمعته منه
بسماعه له بشرطه من الشمس الاميري الكبير ح وحدثني به شيخنا
السيد العلامة المحدث المسند المرحوم نور الدين ابو الحسن
محمد علي بن طاهر الوتري المدني وهو اول حديث سمعته
منه مرارا عديدة قال حدثني به الشهاب احمد منة الله المالكي
الازهري والشيخ محمد التميمي الخليلي نزيل مصر وهو اول
حديث سمعته منهما قالا حدثنا به الشمس الاميري الازهري
بسنده المذكور في شرحه ح وحدثني به شيخنا العلامة المحدث
الفهامة ابو الرجال مولانا القاضي حسين بن محسن السبعي
الانصاري الحديدي والسيد الحبيب سيدي الاجل حسين بن
محمد بن عبد الله الحبشي الشافعي سمح الله في اجلهما والعلامة
المرحوم مصطفى بن محمد العفيفي الشافعي نزيل مكة ودفينها وهو اول

حديث سمعته من كل منهم في مجالس متفرقة فمن الاول في سنة ١٢٩٦ ببومبال
ومن الثاني في سنة ١٣٠٠ ومن الثالث في سنة ١٢٩٦ قالوا حدثنا شيخنا الشريف
العلامة محمد بن ناصر الحسني وهو اول حديث سمعه كل واحد منهم عنه
قال حدثني به الشيخ العلامة عبد الرحمن بن محمد الكزبري والسيد
العلامة الاجل عبد الرحمن بن سليمان الاهدل والقاضي العلامة
محمد بن علي الصنعاني والشيخ المسند محمد عابد السندي وغيرهم
باسانيدهم المذكورة في اثباتهم ح وحدثني به ايضا شيخنا العلامة
المحدث شمس الدين ابو عبد الله محمد بن عبد العزيز الجعفري الزينبي
ونسيبه العلامة الشيخ محي الدين بن عليم الدين الجعفري وهو اول
حديث سمعته منهما فمن الاول بمكة في سنة ١٢٩٥ ومن الثاني بالهند سنة ١٢٩٤
قالا حدثنا الشيخ ابو الفضل عبد الحق العثماني وهو اول حديث سمعته
منه قال حدثنا القاضي محمد بن علي الصنعاني والسيد الفخر عبد الله
ابن محمد بن اسماعيل الامير الصنعاني باسانيدهما المعلومة ح
وحدثني به العلامة المرحوم المحدث المسند مولانا السيد محمد علي
ظاهر الوتري المدني والعلامة المفتي عثمان بن عبد السلام

المدنى والسيد الشريف العفيف عبد الله بن ادريس الحسنى والسيد
الشريف مولاى عبد الكبير بن سيدى محمد الكتانى الفاسى حفظهم الله تعالى
وهو اول حديث سمعته من الثلاثة الاول وهو اول حديث اجازنى
به الاخير من بلدة فاس كلهم عن الشيخ عبد الغنى المدنى وهو اول لكل
منهم عن الشيخ عابد السندى المدنى والشيخ اسماعيل بن ادريس المدنى
بسنده صح وحدثنى به العلامة المرحوم الشيخ محمد سعيد بن وعظ
على العظيم ابادى والعلامة الاجل المحدث المسند مولانا الشيخ فالح
ابن محمد بن عبد الله الظاهرى المهنوى المدنى ابقاه الله تعالى
والطال حياته وهو اول حديث سمعته من الاول بالهند فى سنة ١٢٩٥
ومن الثانى بالمدينة فى سنة ١٣٢٠ قالا حدثنا به شيخنا العلامة الحافظ
ولى الله تعالى الشمس سيدى محمد بن على الحسنى الخطابى الادريسى
قالا وهو اول حديث سمعناه منه قال حدثنى به السراج ابو حفص العطار
المكى قال وهو اول حديث سمعته منه عن الشهاب احمد بن عبيد العطار
الدمشقى قال وهو اول حديث سمعته منه عن الشيخ محمد بن الطيب
المغربى المدنى وهو اول بسنده المذكور فى صحاح وحدثنى به العلامة

المعمر الشمس بن البرهان الاحمدى الدمياطى نزيل المدينة المنورة
ودفينها وهو اول حديث سمعته منه بسماعه له من الشيخ السيد
محمد صالح الرضوى البخارى وهو اول عن ابى حفص العطار المذكور
ح واروية ايضا عاليا عن المعمر المسن الافندى امين بن حسن
البصنوى المدنى رحمه الله تعالى وهو اول حديث سمعت سنده
منه وقرأت متنه عليه برواية عن ابيه الشيخ حسن المذكور بسماعه
له بشرطه من الشريف العلامة النور الونائى برواية عن غير واحد
منهم السيد مرتضى والشيخ سليمان بن عمر البجيرمى والشهاب احمد بن
احمد جمعة البجيرمى ومحمد بن عبد ربه المالكى والشهاب احمد
ابن محمد الدردير باسانيدهم الكثيرة المعلومة لدى الشيوخ
ح وسمعته عاليا من لفظ شيخنا[1] الشمس الدمياطى وهو اول حديث
سمعته منه بالمسجد النبوى فى سنة[2] برواية عن[3] السيد محمد صالح
الرضوى وهو اول بسماعه من شيخه[4] رفيع الدين العمرى القندهارى
الدكنى وهو اول بسماعه من[5] الشيخ محمد بن محمد بن عبد الله المغربى
ثم المدنى بالمدينة المنورة وهو اول برواية له عن[6] العفيف

البصري مسند الحجاز بسنده المذكور في املاده ح ولي في هذا الحديث
طريقة غريبة وهي ما حدثني بها الشيخ العلامة المحدث المسند الفقيه
المفتي محمد سعيد بن الشيخ العلامة المسند بدر الدولة قاضي الملك
صبغة الله بن الشيخ محمد غوث الشافعي المدراسي مفتي حيدرآباد
ودفينها وهو اول حديث سمعته بها العلم في سنة ١٣٠٣ بسماعه من شيخه الشيخ محمد مظهر
العمري المجددي نسبا وطريقة الدهلوي ثم المدني رحمه الله تعالى عن ابيه الشيخ احمد سعيد
ابن ابي سعيد المجددي عن خال ابيه الشيخ سراج احمد المجددي شارح صحيح مسلم
وجامع الترمذي بالفارسية عن ابيه الشيخ محمد مرشد عن ابيه الشيخ
محمد ارشد عن ابيه الشيخ محمد المعروف بفرخشاه عن ابيه خازن الرحمة
الشيخ محمد سعيد عن ابيه الامام الرباني مجدد الالف الثاني سيدي
الشيخ احمد بن عبد الاحد العمري السمرهندي امام الطريقة المجددية
رضي الله عنه وقدس سره ونفعنا به وارويها ايضا عاليا بدرجتين
عن شيخنا المعمر البركة المدخر شيخي وسيدي ومولاي ومرشدي
حضرة الشيخ فضل الرحمن ابن اهل الله البكري الملاوي المرادابادي
قدس الله سره ونور ضريحه وهو اول حديث سمعته منه في سنة ١٣٠٣

ولد شيخنا هذا فى عام ١٢٠٨ وتوفى سنة ١٢٨٣ قال **حدثنى** الشيخ العلامة المحدث الشاه عبد العزيز الدهلوى قال وهو اول حديث سمعته منه قال **حدثنى** والدى الشيخ ولى الله بن عبد الرحيم العمرى الدهلوى عن الحاج محمد افضل السيلكوتى ثم الدهلوى عن الشيخ العارف حجة الله محمد نقشبندى العمرى المجددى عن والده الشيخ العارف بالله تعالى عروة الوثقى حضرت الشيخ محمد معصوم ابن المجدد عن ابيه المجدد رضى الله عنه بسماعه عن القاضى بهلول البدخشى عن الشيخ المحدث عبد الرحمن بن فهد عن والدهما الحافظ عز الدين عبد العزيز بن فهد عن جده الحافظ الرحلة تقى الدين محمد بن فهد الهاشمى العلوى المكى عن جمع من المشائخ الاعلام اجلهم العلامة برهان الدين الانباسى والقاضى ابو حامد المطرى وهما عن الصدر ابى الفتح محمد ابن محمد الميدومى الخطيب ح **وحدثت** عن الحافظ الشمس ابى عبد الله محمد بن على الحسنى الخطابى الادريسى المغربى عن ابى حفص العطار المكى عن جماعة وافرة منهم الشمس الشنوانى قال وهو اول حديث سمعته منه فى مقام الحنبلى بالمسجد الحرام فى

تاسع شوال سنة ١٢٠٤ قال حدثنا به الامام الكبير الشيخ عيسى بن محمد
البراوى وهو اول حديث سمعته منه والامام المحدث ابو الفيض
محمد مرتضى ابن محمد الواسطى الزبيدى الحنفى وهو اول حديث سمعته
منه الاول عن الامام الفقيه محمد بن محمد الدفرى الشافعى قال وهو اول
حديث سمعته منه والثانى عن المسند الجليل عمر بن احمد بن عقيل
العلوى المكى وهو اول حديث سمعه منه كلاهما عن جد الثانى محدث
الحجاز العفيف عبد الله بن سالم البصرى وهو اول حديث سمعه
منه وحدثنى به ايضا الشمس الطرابلسى وهو اول قال حدثنى
به مفتى الاسكندرية الشيخ محمد بن محمود الجزائرى وهو اول
حديث سمعته منه فى منزله فى سنة ١٢٦٣ قال سمعته من الشيخ حمود
ابن محمد مرتضى الزبيدى وهو اول قال حدثنى به ابو المكارم محمد
ابن سالم الحفنى الشافعى فى دربه الاتراك بمصر سنة ١١٧٧ وابو المعالى
الحسن بن على بن احمد المناوى المدابغى الشافعى فى حارة المدابغ
من مصر فى السنة المذكورة ايضا قال وهو اول حديث سمعته منه
قال حدثنا الفقيه المحدث ابو عبد الله محمد بن عبد الله السجلماسى

وهو اول حديث سمعناه منه قال حدثنا محدث الحجاز عبد الله
ابن سالم البصري المكي وهو اول ح واعلى من هذا ما حدثنا به العلامة
المسند ابو المحاسن الطرابلسي المشيشي الحسني الحنفي والعارف
بالله تعالى فضل الرحمن الصديقي الحنفي رحمهما الله تعالى ورضي عنهما
فالاول سمعه من الشمس البهي دفين لطنطا والثاني سمعه عاليا من
الشيخ عبد العزيز الدهلوي عن ابيه الشيخ ولي الله الدهلوي كلاهما
سمعاه من السيد عمر بن احمد بن عقيل الحسيني باعلوي المكي عن
جده لامه العفيف البصري قال حدثنا الامام الحافظ ابو عبد الله
محمد بن محمد بن سليمان السوسي الروداني المغربي ثم المكي المدعو
والشيخ العلامة يحيى بن محمد الشاوي تسمية قال وهو اول حديث
سمعته منهما قالا حدثنا ابو عثمان سعيد بن ابراهيم الجزائري الشهير
بقدورة قال حدثنا ابو العباس احمد بن حجي الوهراني قال وهو اول
حديث سمعته منه قال حدثنا ابو ابراهيم بن محمد تازي قال و
هو اول حديث سمعته منه قال حدثنا ابو الفتح محمد بن ابي بكر
المراغي المدني وهو اول قال حدثنا حافظ الوقت زين الدين عبد الرحيم

ابن الحسين العراقي وهو اول ح وبالسند المتقدم انفا الى السيد عمر
ابن احمد بن عقيل المكي قال حدثنا الشهاب احمد بن عبد الغني
البناء الدمياطي وهو اول عن الشيخ عبد العزيز المتوفى وهو اول عن
ابي الخير بن عمر بن الرشيدي وهو اول عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري
وهو اول عن الحافظ ابي الفضل ابن حجر وهو اول ح واعلى من هذا
بدرجتين الى ابن حجر ما حدثني به جماعة من شيوخي عن غير واحد
من شيوخهم عن الشيخ صالح بن محمد العمري الفلاني وهو اول لكل
منهم عن شيخه محمد بن سنة العمري وهو اول عن الشريف
ابي عبد الله الوداني وهو اول عن محمد بن ابراهيم الحنفي وهو اول عن الحافظ ابن حجر وهو اول
عن الزين العراقي وهو اول عن الصدر الميدومي ح ومسلسلا به
من طريق السيوطي ما رويته عن الشمس الطرابلسي عن الشمس الطنطاوي
عن ابي الفيض الواسطي عن داود بن سليمان المالكي عن الشمس الفيومي
عن السيد يوسف الارميوني عن الجلال السيوطي وهو اول لكل
واحد من هؤلاء قال حدثني به الجلال ابن الملقن وهو اول حدث
سمعته منه قال حدثني به جدي وهو اول قال ثنا ابو الفتح

الميدومي وهو اول قال حدثنا ابو الفرج عبد اللطيف بن عبد المنعم
الحراني وهو اول قال حدثنا ابو الفرج عبد الرحمن بن علي ابن الجوزي
وهو اول قال حدثنا ابو سعد اسماعيل بن ابي صالح النيسابوري
وهو اول حدثني به والدي ابو صالح احمد بن عبد الملك المؤذن
وهو اول ثنا ابو طاهر محمد بن محمد بن محمش[1] الزيادي وهو اول ثنا
ابو حامد احمد بن محمد بن يحيى بن بلال البزاز وهو اول ثنا به عبد الرحمن
ابن بشر بن الحكم العبدي النيسابوري وهو اول قال حدثنا به الحافظ
الامة سفيان بن عيينة واليه ينتهي التسلسل عن عمرو ابن دينار
عن ابي قابوس مولى عبد الله بن عمرو بن العاص عن عبد الله
ابن عمرو بن العاص رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال الراحمون يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى ارحموا من في الارض
يرحمكم من في السماء حديث حسن صحيح اخرجه ابو داود والترمذي
والامام احمد والحميدي وابن ابي شيبة والبخاري في غير صحيحه

---

[1] محمش بفتح الميم وسكون المهملة وكسر الميم الثانية آخره شين معجمة كذا ضبطه الشيخ
عابد السندي في ثبته ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له -

لكنهم لم يسلسلوه **وقوله** يرحمكم ربنا بكلا الوجهين بالجزم على انه جواب الامر وبالرفع على الدعاء **وجملة التنزيه** اثبتها جماعة واسقطها اخرون لانها ليست من الحديث ح ورويته ايضا عن[1] شيخنا الشمس الدميا طي المدني وهو اول عن[2] الشيخ عبد الفتاح الكفراوي وهو اول عن[3] الشيخ عبد الله الشرقاوي وهو اول عن[4] الشمس الحفني وهو اول عن[5] القاضي شمهورش الجني الصحابي وهو اول عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بلفظ الراحمون يرحمهم الله والباقي سواء **ولي** في هذا الحديث طرق كثيرة متعددة باسانيد عديدة مختلفة اعرضت عن ايرادجميعها خوف التطويل وضيق الوقت **وقد اجزت** كل من سمعه مني بشرطه بجميع تلك الطرق بالشرط المعتبر عند اهل الاثر واجيا من كل منهم دعوة صالحة تنفعني في حياتي وبعد مماتي والسنة تجمعنا والبدعة تفرقنا وانا ابرأ الى الله تعالى من الابتداع واسأله لي وللمسلمين التوفيق للاتباع **هذا**

---

[1] وروى الوخضيري عن الشيخ محمد صالح البخاري بسنده ما نصه وروايته شمهورش باسقاط تبارك وتعالى كما ذكره في اجازته ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له

وقد عوض علي الشيخ عبد الهادي بن عبد الكريم المذكور جميع
كتاب العقد الجوهر الثمين للشيخ العلامة مسند الشام اسمعيل بن محمد
جراح العجلوني الدمشقي في مجلسين بالحرم الشريف المكي وكذا الاوائل
السنبليه في مجلس واحد وشاركه في السماع ابنه المذكور وقد
اجزتهما بروايتهما عني وسائر ما تجوز لي روايته وتصح عني درايته
وما الفته وخرجته بشرط الاهلية مني ومنهما وفقني الله تعالى واياهما
والمسلمين لما يحبه ويرضاه في كل وقت وحين بجاه سيد المرسلين
واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين قاله بفمه وكتبه بقلمه فقير رحمة
مولاه الراجي لطف ربه السرمدي احمد ابو الخير حمال بن عثمان
ابن علي المكي الاحمدي غفر الله لهم ولمشائخهم
اجمعين امين

احمد عبده

١٧ الشيخ السابع عشر

ومن اشياخنا المكيين العلامة الفهامة الحبر السفير
ملحق الصغير بالكبير مولانا الشيخ محمد عابد الستار الصديقي
الحنفي دامت بركاته وعمت فيوضاته - سمعت منه
حديث الرحمة المسلسل بالاولية - وانتفعت بمجالسه السنية -

وتأليفه البهية - وأجازني واولادي بجميع مروياته اجازة عامة وكتب
لي الاجازة بخطه الشريف وزينها في اولها واخرها بخاتمه المنيف وهو اخذ
عن كثيرين من المشائخ الكرام والعلماء الاعلام فمن اجل مشائخه
الشيخ عطية القماش الدمياطي فانه اجازه بالكتب الستة وغيرها عن
شيخه السيد محمد صالح الرضوي البخاري عن الشيخ رفيع الدين الدكني
القندهاري عن محمد بن محمد بن عبد الله المغربي عن محدث الحجاز
عبد الله بن سالم البصري ح والسيد الرضوي عن شيخه السيد
عبد الوهاب الموصلي عن الشيخ اسماعيل عن احمد المنيني عن
عبد الغني النابلسي عن القاضي شمهورش عن اصحاب الستة
ح ويروي الرضوي عاليا الكتب الستة عن شيخه ابي حفص
عمر بن مكي بن معطي المالكي عن القاضي شمهورش عن مولفيها
ومن مشائخه الافندي محمد بالي مفتي المدينة المنورة عن
الشيخ محمد العطوشي المالكي عن محمد الفاسي عن ابن عجيل اليمني
بسنده ومن مشائخه السيد محمد علي ظاهر والسيد عبد القادر
الطرابلسي والشيخ منظور احمد النقشبندي كلهم عن الشيخ

عبد الغنی المجددی وقد مر ذکرہ مرارا **ومن مشائخہ** الشیخ محمد بن
عبد الرحمن الانصاری والشیخ عبد الرحمن سراج مفتی مکۃ کلاھما عن
الشیخ عبد اللہ سراج وسندہ مشھور والانصاری ایضا عن الشیخ
اسحٰق الدھلوی عن جدہ لامہ الشیخ عبد العزیز عن والدہ والشیخ
اسحٰق عن عمہ المکی وقد مر سندہ **ومن مشائخہ** الشیخ محمد ابو
خضیر مفتی الدمیاط عن السید محمد صالح الرضوی عن عبد الفتاح
الکفراوی الخ۔ ومن اجل **مشائخہ** الشمس محمد بن القطب احمد بن
ادریس والمحدث الشیخ صالح السنباری العمودی عن الشیخ احمد
ابن ادریس العراقشی بسندہ **ومن مشائخہ** الشیخ محمد بن جعفر
ابن ادریس الحسنی والشیخ ابو محمد عبد الکبیر الکتانی وابناہ الشیخ
محمد والشیخ عبد الحی والشیخ محمد صالح الزواوی والشیخ صالح الظاھر
وقد مر ذکر ھؤلاء الاعلام وغیر ھؤلاء کثیرون ما ینوف عن مائتی شیخ
کما ذکرھم فی مؤلفاتہ الشریفۃ وسیأتی ذکر بعض تالیفاتہ فی صورۃ
اجازتہ لی **وصورۃ اجازتہ** ما نصہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ الذی وصل من انقطع لعز جنابہ فاتصل بالعروۃ الوثقی۔

ورفع قدر من وقف ببابه فعلا نازل قدره الى مطمح العلو الارقى
والصلوة والسلام على سيدنا محمد القائل اذا كتبتم الحديث فاكتبوه
باسناده فكان هذا اقوى دليل على الاعتناء بامر الاجازة فبشرى
لنا ثم طوبى صلى الله عليه وعلى آله واصحابه مصابيح الجامع الصحيح
واعلام الهدى - ما حدث مجيز بما رواه باسناده معنعنا من
مبتدا السند الى المنتهى - اما بعد فلما كان من خصائص هذه
الامة المحمدية المشهود لها بالخيرية بقاء سلسلة الاسناد والمتصل
بالاجازة طلب من هذا العبد الذليل ذى الخاطر الكليل الراجى من
ربه بلوغ المراد - ابى الفيض ابى الاسعاد - عبد الستار الصديقى
الحنفى - تجاوز الله عن ذنبه الجلى والخفى - الاجازة فى مرويا تى
ومسموعاتى وذلك لبعد ما سمع منى حديث الرحمة بطرقه المتعددة
اعنى به من هو فى وده صحيح الاعتقاد والمحبة - و
فى التلقى حازم دون الاحبة - الفاضل الاكمل والعالم
الاجل ابا سعيد محمد عبد الهادى بن محمد عبد الكريم
ابن الشيخ احمد بن الحسين المدراسى الحيدرابادى فكانه

حفظه واعز شانه واظهر برهانه نظرا الى بعين قلبه السليم وما بلغه من
حبه لم يرمني سوى الفعل الجميل والراى المستقيم امتثلت لكمال
مرغوبه والتحقيق لمطلوبه طمعا فى نيل دعوة صالحة تحصل لى منه
بها بفضل الله عز وجل المرام ولا سيما حسن الختام فاقول انى
قد اجزت الاخ فى الله بلا اشتباه المنوه باسمه اعلاه وابنيه
محمدا عبد المجيب ومحمدا عبد الرقيب ومن سيولد له بعد ذلك
بحديث الرحمة المسلسل بالاولية وبسائر مقروأتى ومسموعاتى
ومعروضاتى ومستجازاتى على عادة السلف الصالح اجازة شاملة
كاملة فى كل ما تجوز لى روايته وتصح عنى درايته من منقول
ومعقول من تفسير وحديث وفقه وتصوف وعلوم الية واذكار
واوراد واحزاب على اختلاف صنوفها وتباين انواعها وتفاوت
تاليفها على كثرتها واشتاتها ولا سيما بمؤلفاتى وغير ذلك من الكتب
الستة وغير ذلك من المسانيد وغيرها من الكتب الحديثية حسب
ما اجازنى بذلك جمع من المشائخ الاعلام ذوى الاقدار العلية
بالشروط الجارية بينهم على الطرق المرضية معتد والله فى تسطير

هذه الرقوم وتحرير ما ذكر من الرسوم بما لا يعلمه الا رب الارباب سائلا
وله من يد التوفيق والقبول وان يحفني واياه بلطفه الخفي ويبلغنا
كل مامول انه سبحانه بذلك قدير وبالاجابة جدير **فمن اجل**
مشائخي الشيخ عطية القماش الدمياطي فانه اجازني بالكتب الستة
مع المؤطاء عن شيخه السيد محمد صالح الرضوي البخاري عن رفيع الدين
الدكني القندهاري عن محمد بن محمد بن عبد الله المغربي عن محدث
الحجاز عبد الله بن سالم البصري بسنده ح والسيد الرضوي عن
شيخه السيد عبد الوهاب الموصلي عن الشيخ اسمعيل عن احمد المنيني
عن عبد الغني النابلسي عن القاضي شمهورش عن اصحاب الستة
وبهذا السند روى الاولية والمصافحة ح ويروى الرضوي عاليا
الكتب الستة عن شيخه ابي حفص عمر بن مكي بن معطي المالكي
صاحب الذخيرة عن القاضي شمهورش عن مؤلفي الكتب الستة ومن
مشائخي الافندي محمد بالي مفتي المدينة المنورة عن الشيخ محمد العطوشي
المالكي عن محمد الفاسي احد تلامذة ابن سنة احد من اخذ عن ابن
عجيل اليمني بسنده ومن مشائخي السيد محمد علي الطاهر والسيا

عبد القادر الطرابلسي والشيخ منظور احمد النقشبندي كلهم عن الشيخ عبد الغني
المجددي عن الشيخ عابد السندي مؤلف حصر الشارد ومن مشائخي الشيخ عبد الرحمن
الانصاري والشيخ عبد الرحمن سراج عن مؤلف قطف الثمر الشيخ صالح
الفلاني بسنده والانصاري ايضا عن الشيخ اسحق الدهلوي عن جده
لامه الشيخ عبد العزيز عن والده ولي الله بسنده ح والشيخ اسحق عن
عمر عبد الرسول المكي بسنده ومن مشائخي الشمس محمد ابو خضير الدمياطي
المدني وقد سمعت منه الاولية سنة ١٣٠٣ بالمدينة المنورة وهو عن السيد
محمد صالح الرضوي عن عبد الفتاح الكفراوي عن عبد الله الشرقاوي
عن الشمس محمد الحفني عن القاضي شمهورش عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم كل منهم قال وهو اول حديث سمعته من شيخي ومن اجل مشائخي
الشمس محمد بن القطب سيدي احمد بن ادريس والمحدث الشيخ
صالح السناري العودي الاول مكاتبة والثاني مشافهة عن الولي الشهير
سيدي احمد بن ادريس العراشي بسنده ومن مشائخي سيدي
محمد بن جعفر بن ادريس الحسني الفاسي وابو محمد سيدي عبد الكبير
ابن محمد الكتاني وابناه سيدي الشريف محمد وسيدي عبد الحي

والسيد محمد صالح الزواوى والشيخ فالح الظاهرى السنوسى وغيرهم
من ماينوف عن مائتى شيخ حسب ماذكرتهم فى ثبتى المسمى نثر المآثر فى
ما ادركت من الاكابر وقبض الملك المتعالى بذكرى فاضل القرن الثالث
عشر والتوالى وفى مسلسلاتى المسمى بقبض الملك المغيث
فى مسلسلات درر الحديث ولى تاليف اخر منها الايات الظاهرة
الباهرة فى معراج سيد اهل الدنيا والاخرة ومنها ايقاظ الغفلان
وسلوة الاخوان فى قراءة المواعظ فى رجب وشعبان ورمضان و
هو تسعون مجلسا فى مجلدين ومنها سلم الوصول الى اصطلاح احاديث
الرسول ومنها الكواكب السائرة فى علماء المائة العاشرة وهو ذيل على
الضوء اللامع للسخاوى ومنها سرد النقول فى تراجم العلماء الفحول
وهو اربع مجلدات ومنها طبقات المذاهب الاربعة فى اربع مجلدات
كل جلد عليحدة فى مذهب وطبقات القراء فى جزء وجزء فى طبقات
الادباء وغير ذلك مما لم استحضره الان فى عجل واوصى نفسى واياهم
بما اوصى به العلماء فى كتبهم وهو تقوى الله سبحانه عز وجل وحسن السيرة
والسريرة مع الله جل شانه ومع كافة عباده كلا بحسبه وتحرى الصدق

فى المواطن كلها والحياء والمراقبة والحرص على تدبر ايات الله وحسن
تلاوته ظاهرا وباطنا وتفهم احاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم
واستظهار معانيها والعمل بها حسب الامكان والمتابعة والمحبة
للنبى صلى الله عليه وسلم قولا وفعلا واعتقادا ومداومة ذكر الله وحسن الظن
بكل مؤمن والنصيحة لله ولرسوله وللمؤمنين وترك الخوض فيما
لا يعنى وعدم التجسس والتحسس ومحبة اهل العلم شيوخا وطلبة
وايثارهم على غيرهم ومحبة اهل البيت النبوى ومراقبة الله عز وجل
فى كلهم وغرم ونعوذ بالله ان ننخرط فيمن يقولون بافواههم
ما ليس فى قلوبهم والله شهيد وحفيظ ورقيب واوصيهم
بحسن التوجه الى الله تعالى والرضا بقضائه حلوه ومره والاخلاص
فى العلم والطلب والعبادة وبالملازمة على طلب العلم واستفادته وافادته
ومذاكرته واخذا عن اهله من غير تكبر ولا حياء ولا توان وبالملازمة
على الاستغفار وبالصلوة والسلام على النبى المختار فى جميع الاحوال
والاطوار فان ذلك سبب لشرح الصدور وتيسير الامور هذا
فلنقتصر على ما ذكرنا فكف عنان القلم عن السبح فى هذا الميدان

لانه لا يسعه هذا المقام وانما ذكرنا منهم النزر القليل للتبرك بذكرهم
الجميل والانحياز الى الجناب الاعظم الذى الى غيره لا نميل
فنسأل الله العظيم بوجهه الكريم وبجاه حبيبه سيدنا محمد صلى الله
عليه وسلم وعلى آله وصحبه وشرف وعظم وكرم ان يصل حبلنا بحبال
وحبال جميع عباده المتقين وان يحقق انتسابنا الى زمرة اصفيائه
المقربين ويذيقنا من شرب معارفهم ويعمر بواطننا بعوارفهم
وان يحشرنا فى زمرتهم ببركة محبتهم اذ هم القوم لا يشقى جليسهم
والمرء مع من احب وان يختم لنا بما ختم لاوليائه وان يجعل
خير ايامنا واسعدها يوم لقائه بمنه وكرمه آمين وصلى الله على
سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم والحمد لله رب العلمين

كتبه بقلمه يوم العيد اى عيد النحر بمنى عبد ربه واسير ذنبه الراجى
ان يغفر ذنبه وخطاياه وان يثبته بالقول الثابت فى الحياة
ويوم لقاه من لم يكن وكان وسوف يخلو منه المكان احقر الورى
احد ساكن ام القرى افقر الملك الى الملك الجواد ابو الفيض ابو الاسعاد
عبد الستار الصديقى الحنفى عامله الله بلطفه الوفى ابن المرحوم

الشيخ عبد الوهاب بن خدايار بن عظيم حسين يار بن احمد يار تغمدهم الله
برحمته واسكنهم بحبوح جنته امين - فى ١٠ ذى الحجه يوم الخميس سنة ١٣٢٤

١٨ الشيخ الثامن عشر

ومن مشائخنا المسندين مولانا العالم الفاضل الشيخ

الابرك السيد علوى الشافعى دامت بركاته سمعت

منه الحديث المسلسل بالاولية وهو اول حديث سمعته منه بعد
البيت الحرام بعد صلوة العصر فى التاسع والعشرين من رمضان
سنة ١٣٢٤ وهو اخذ عن العلامة الفهامة الشيخ عبد الحميد الداغستانى
والسيد احمد دحلان شيخ العلماء ببلد الله الحرام وقد مر سندهما
وكتب لى اجازة بخطه **وصورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا
محمد وعلى اله وصحبه اجمعين اما بعد فقد طلب منى الاجازة اخى
فى الله الشيخ ابو سعيد محمد عبد الهادى بن محمد عبد الكريم
المدراسى الحيدرابادى فاقول وانا الفقير علوى بن صالح بن
عقيل بن علوى قد اجزت اخى المذكور بما تلقيته عن اشياخى منهم

شيخي واستاذي امام الحرمين الشريفين وشيخ الاسلام ببلد الله
الحرام المرحوم بكرم الله تعالى السيد احمد بن المرحوم السيد زيني
دحلان تغمده الله بالرحمة والرضوان من قرأة الكتب الستة مع
جملة كتب الحديث والتفسير وغير ذلك من فقه وعقائد وفروع
واصول ومنقول ومعقول بسنده عن شيخه الشيخ عثمان الدمياطي
عن شيخه الشيخ الشرقاوي عن مشائخه الفضلاء العظام اجازة
عامة له ولذريته القائمين بوظيفة العلم والتعليم واسألهم ان
لا ينسوني من صالح دعواتهم في خلواتهم وجلواتهم واوصيه بتقوى الله
في السر والعلن - ربنا يوفق الجميع لما يحبه ويرضاه انه على ما يشاء
قدير وبالاجابة جدير وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه
وسلم كتبه الراجي عفو ربه الجليل علوي بن صالح بن عقيل

ومن مشائخنا المكيين العلامة الكامل والجهبذ الفاضل
مولانا وشيخنا التقي الزاهد الشيخ محمد عمر باجنيد الامام

المدرس بالمسجد الحرام دام مجده وعم فيضه - حدثني
بالحديث المسلسل بالاولية وهو اول حديث سمعته منه واجاز
ولاولادي بجميع مروياته وذلك في الحادي عشر من ذي القعدة سنة ١٣٢٤
وهو اخذ عن العلامة السيد عيدروس والعلامة السيد احمد
دحلان وقد مر سندهما مرارا وكتب الاجازة بخطه وصورة
اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي وفق من عباده
من ارتضاه واختص البعض منهم بانشراح الصدر وتنويره فاثر اخراه
وانبعثت منه همة للترقي الى نيل المكارم العلية فسارع الى رضاه
باقتناص العلوم الموصلة الى كريم حضرته وسلوك سبيل نبيه و
مصطفاه وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه ومن
والاه وسلم تسليما وبعد فقد طلب مني الاجازة اخي الشيخ
الفاضل الاديب - ابو سعيد محمد عبد الهادي بن
عبد الكريم الخطيب - حسن ظن بي فاجبته بما طلب جاء
لصالح دعواته واجزته بما تجوز لي روايته وتصح لي درايته مما
تلقيته واجزت به عموما وخصوصا اجازة عامة وكذا اجزت

اولاد الشيخ عبد الهادى وهما محمد عبد المجيب ومحمد عبد الرقيب بمثل
ما اجزت به اباهما واسئل مولاى ان يجعلهما قرة عين فى الدنيا والدين
امين واوصى نفسى واياهم بتقوى الله رب العلمين والتمسك
بطريقة اهل السنة والجماعة وهى ما عليها الائمة الاربعة رضوان
الله تعالى عليهم والدعاء لى ولسائر المسلمين والحمد لله رب العلمين
حرر سنة ١٣٢٤ قاله بفمه ورقمه بقلمه خادم طلبة العلم بالمسجد الحرام عمر بن
ابى بكر باجنيد الشافعى مذهبا.

ومن مشائخنا المكيين مولانا العلامة الحبر الفهامة الشيخ المحدث الملا محمد مراد القازانى حبا تعريبيا مكتوبات الامام الربانى قدس سرهما سمعت منه الحديث المسسل

الشيخ العشماوى

القزانى

المكتوبات للامام الربانى المكتوبات
ان فيضه مطبوعة بكلكته سنة ١٢٨٧
فى ثلاث مجلدات ١٢ منه

له هو الشيخ محمد مراد بن عبد الله ولد سنة اثنتين وسبعين ومائتين والف فى منتصف
ربيع الآخر يوم الثلاثاء فى قرية المت من مضافات قصبة منزلة التابعة لولاية وفا من
ممالك قزان المدعوة سابقا بسمالك بلغار الشهيرة فى الكتب الفقهية بعدم غيبوبة
الشفق لتوغلها فى الشمال. اسلم اهلها طوعا فى حدود سنة ثلاثمائة ايام المقتدر بالله
العباسى وقبلها التابعة الآن من حدود سنة احدى وستين وتسعمائة لدولة التركية
فلما بلغ رحمه الله تعالى ست سنين شرع فى قراءة العلوم اخذ القرآن المجيد من ابويه ثم
من خاله الشيخ الملا حسن الدين الذى هو من اكبر تلامذة الملا اسمعيل القشقارى
المشهور فى تلك البلاد وشرع فى قراءة الصرف فى سن تسع وقرأ عوامل الجرجانى فى سن
احدى عشرة ولازم خاله المذكور الى ان بلغ عمره ثمانى عشرة سنة وقرأ فى تلك المدة عليه
(بقيه حاشيه بصفحة ثانى)

بالأولية الحقيقية بمكة المكرمة زادها الله شرفا وتعظيما سنة الف و
ثلثمائة وخمس وعشرين وهو عن العلامة السيد عبد الحي الكتاني بسنده
المذكور في سند الشيخ عبد الله غازي وأخذ شيخنا ايضا عن السيد
محمد صالح الزواوي عن الشيخ محمد بن ناصر وأخذ عن عبد الرحمن سراج

(بقية حاشية صفحة ١٨٨) من النحو والمنطق والاخلاق والفقه الى شرح العقائد النسفية للتفتازاني
وكان معينا للدروس وبهذا حصل له ملكة جيدة فيما قرأ ثم سافر الى قزان في اول ربيع سنة ١٢٩٠
واختار مدرسة العلامة شهاب الدين القزاني المرجاني صاحب الناظورة وغيرها من التاليف
الكثيرة وسافر الى بخارى وما وراء النهر صحبة واحد من السياحين الا انه توقف اثناء سفره هذا
في بلدة لمرد بسبكي متدار سنتين واختار للاقامة هناك مدرسة المرحوم الحاج الملا شرف الدين
والملا محمد جان وقرأ عليهما شرح العقائد وسلم العلوم في المنطق مع حواشيه وهو غير السلم
المنورق المنظوم المستعمل في بلاد العرب بل هو منثور واكبر من المذكور واجمع لقواعد المنطق
الا انه مخلوط بمسائل الفلسفة خصوصا حاشية المشهورة للقاضي مبارك الكوفامري
وكان له شغف تام برجحي كتبه وحاشيته المذكورة وحاشية الملا حسن بيلا وحفظه
من اوله لكونه رائجا في بلاده ثم توجه الى بخارى واقام بطاشكند مقدار شهرين وكان يحضر
درس شرح العقائد وشرح حكمة العين عند بعض علمائها ثم دخل بخارا سنة ١٢٩٣ وحضر درس
شرح الدواني على تهذيب المنطق عند الملا عبد الله المفتي السرلهادي القزاني
والملا التركماني اسمه عبد الشكور فاتم بحث المحمدي في مدة ستة اشهر بقراءة
اربعة من حواشيه على عادة تلك البلاد في هذه الازمنة الاخيرة ثم
خرج منها في اول الربيع متوجها الى طاشكند ثانيا فاقام بها مدة ثم سافر الى
مكة واقام بها ومن تاليفه تعريبات المذكورة وتعريب الرشحات وذيله و
تاريخ بلغار وقزان الموسوم بتلفيق الاخبار وغير ذلك انتهى مختصرا من
ظهر تعريبات المكتوبات الامام الرباني ١٢ عبد الهادي غفر له-

كاتب محمد فياض خان غفر له

واخذ الطريقة النقشبندية عن مولانا مظهر المدنى وسيأتى ذكر
مشائخه فى صورة اجازته **وصورة اجازته ما نصه**

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وكفى - والصلوة والسلام على
عباده الذين اصطفى - وخصوصا منهم على نبينا محمد المصطفى -
واله وصحبه اهل الصدق والصفا - اما بعد فلما كان العلماء لا
يشبعون من العلم ولا يستحيون من طلبه الى اخر انفاسهم ويتجنبون
فيه من مظانه طلب منى **العالم العامل والفاضل الكامل**
الشيخ ابو سعيد محمد عبد الهادى ابن الشيخ محمد
عبد الكريم ابن الشيخ احمد بن الحسين المدراسى
الحيدرابادى ان اجيزه فى الحديث وسائر العلوم على عادة
العلماء الحريصين فى الطلب ظنا منه انى اهل لذلك مع ان الفقير
كما قال الشاعر **شعر** ولست باهل ان اجاز فكيف ان
اجيز ولكن الحقائق قد تخفى - ولكنى استحييت ان اخيب ظنه
وان ارده لغير ان اسعفه بمرامه فاجزته بجميع ما يجوز لى
روايته من منقول ومعقول - وفروع واصول - ومقروء ومسموع

وجميع مصنفاتي المطبوعة الى الآن هي تعريب الرشحات وذيله
وتعريب المكتوبات واكثر ما في هامشه وما لم يطبع بعد الى الآن
واكبره واهمه تاريخ بلغار وقزان المسمى تسميته بتلفيق الاخبار
وتلقيح الآثار في تاريخ بلغار وقزان واحوال تاتار - وقد تلقيت
العلم في الحرمين الشريفين بعد ان اتممت مباديه واحكمت
مادته في بلاد قزان مسقط راسي وفي بخارا ايضا بالانتخاب
من العلماء العاملين والفضلاء الكاملين كما قال الشاطبي
رحمه الله تعالى **شعر** تخيرهم نقادهم كل بارع ؛ وليس على
قرانه متأكلا ؛ حيث لم يكونوا يأكلون الدنيا بدينهم ولا يخافون
في الله لومة لائم **فمنهم** شيخي واستاذي مولانا الشيخ آخوند جان
المرغيناني المدني المكي الحنفي النقشبندي المتوفى بمكة المكرمة
في اواخر ذي القعدة سنة ١٣٢٠ **ومنهم** شيخي واستاذي مولانا
الشيخ عبد القادر الطرابلسي المدني الخطيب الزاهد الورع
المتوفى بالمدينة المنورة سنة ١٣١٨ **ومنهم** الشيخ المحدث العالم
الفاضل الشهير السيد محمد علي ابن السيد طاهر الوتري المدني

المتوفى بالمدينة المنورة فى سنة ١٣٢٢ ثلاثتهم عن مسند عصره ووحيد
دهره مولانا الشيخ عبد الغنى ابن مولانا الشيخ ابى سعيد المجددى
الدهلوى المدنى المتوفى بالمدينة المنورة فى اوائل سنة ١٢٩٦ ودفن
يوم دخول الفقير المدينة المنورة اول مرة فلم يتيسر لى ملاقاته
ح ومنهم شيخى وسيدى ومرشدى الى الله مولاى السيد محمد
صالح الزواوى المكى الشافعى النقشبندى قدس الله سره المتوفى بمكة المكرمة سنة
عن الشيخ الشريف محمد بن ناصر الحسنى الحازمى عن السيد محمد ابن خليل القاوقجى
الحسنى ح واروى عن العلامة الشريف المحدث الشيخ عبد الحى الفاسى الكتانى عن والده
الشريف العلامة المحدث عبد الكبير الكتانى عن الشيخ عبد الغنى المجددى المدنى ح
ومنهم شيخى واستاذى الشيخ عبد الرحمن سراج مفتى مكة المكرمة شهيد الغربة
عن الشيخ جمال مفتى مكة المكرمة كلهم اعنى الشيخ عبد الغنى والشريف محمد بن ناصر
والسيد محمد القاوقجى والشيخ جمال عن مسند عصره وفريد دهره الشيخ عابد بن احمد على
السنداى المدنى رحمه الله تعالى مؤلف حصر الشارد واسناده فى جميع
الكتب من جميع الفنون مذكورة فى ثبته المشهور بحصر الشارد
وله وللشيخ عبد الغنى اتصال بسائر ارباب الاسانيد فلاحاجة

الى ذكر من فوقهما من الرواة فانى لما ذكرت اسنادى اليهما
فكانني ذكرت اسانيدى الى المؤلفين والى رسول الله صلى الله عليه
وسلم ح ويروى الشيخ جمال عن الشيخ عبد الله سراج مفتى مكة المكرمة
عن الشيخ محمد بن هاشم الفلاني العمرى عن شيخ الشيوخ العلامة
الاثرى الشيخ صالح الفلاني العمرى مؤلف قطف الثمر ح ويروى
السيد محمد على الطاهر الوترى عن شيخه احمد منة الله المالكى
الازهرى عن شيخه الامير الكبير وعن محدث الشام الشيخ عبد الرحمن
ابن محمد الكزبرى وثبتاهما مشهوران ح ولى ايضا اجازة عن
مولانا الشيخ بركة مشائخنا الكرام بقية السلف محمد معصوم المجددى
عن والده مولانا الشيخ عبد الرشيد المجددى عن جده مولانا
الشيخ احمد سعيد المجددى عن الشيخ عبد العزيز الدهلوى ح
ويروى الشيخ عبد الرشيد عن الشيخ محمد اسحق عن الشيخ عبد العزيز
عن والده الشيخ ولى الله الدهلوى واسانيده مشهورة - فاجزت
الفاضل المذكور ان يروى عنى بواسطة هؤلاء العلماء الاعلام
والكملاء الاعلام بشرطها المعتبرة عند اهل الاثر وان يجيز بروايتى

واجازني لمن شاء بما شاء وكيف شاء بعد معاينة الشروط واهمها
كمال التثبت والتحري وان يقول فيما لا يدريه لا ادري وقد سمع
مني حديث الرحمة المسلسل بالاولية بروايتي عن المحدث الشريف
عبد الحي الكتاني لكون روايتي بكيفية المخصوصة اعني كونه اول
حديث مسموع ممن يرويه مختصة بها وروايتي الباقية ليس
في واحدة منها هذه المزية وان كانت في بعضها الا انها
ليست اولية حقيقية بل اضافية اعني بالاضافة الى سائر
المسلسلات هذا واوصي المجاز المذكور ضاعف الله له
وله الاجور وايا ي اولا تنقوى الله تعالى في السر والعلن قال
الله تعالى واتقوا الله ويعلمكم الله الآية وان لا ينساني
واولادي من صالح دعواته في جلواته وخلواته وسائر حالاته
واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين وصلى الله على سيدنا
محمد واله وصحبه اجمعين قاله ببيانه ورقمه ببنانه اسير الذنوب
كثير العيوب مضيع الاوقات العاجز عن تدارك ما فات
محتاج لطف ربه السبحاني الفقير محمد مراد القراني ثم المكي

ملكه الله سبحانه نواصي الاماني امين بحرمة النبي الامين وذلك
بمكة المكرمة شرفها الله تعالى الى اليوم القيمة في ٣ صفر الخير المنتظم
في سلك شهور عام الف وثلاثمائة وخمس وعشرين تم

٢١ الشيخ الحادي والعشرين

ومن مشائخنا المكيين مولانا العالم الفاضل الجهبذ الكامل
الشيخ ابو علي شرف الدين ابن مفتاح الدين المكي
القازاني الحنفي صاحب النبراس ادام الله افادتهم
سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية الحقيقية قبالة بيت الله
الامين ليلة الاربعاء سادس عشر من شهر ذي الحجة الحرام سنة ١٣٢٤
قال سمعته كذلك عن العلامة السيد محمد بن خليل بن ابراهيم
القاوقجي الطرابلسي بعد ما طاف وسعى من العمرة في حالة الاحرام
وعن ابي النصر الدمشقي اخذ شيخنا عنهما وعن غيرهما كالشيخ يوسف
ابن عبد الستار المدرس ببلاة فزان وكالشيخ محمد ذاكر بن
نور محمد التمتاوي والد زوجته المجاور بمكة المكرمة والشيخ

٢١ الفقير رحمه الله تعالى كتبا في حالات شيخه الشيخ عباس الصديقي الحنفي سماه النبراس ١٢ منه

شيخ ١٢ بين العشائين ١٢

السيد عمر بركات الشامي الازهري المكي الشافعي عن الشيخ ابراهيم
الباجوري والشيخ عباس بن جعفر بن صديق مفتي الاحناف بمكة
وهو عن كثيرين منهم عمه يحيي الضرير عن عبد الملك القلعي وطاهر
سنبل ومنهم الشيخ صديق كمال عن عبد الله سراج عن صالح
الفلاني الخ ومنهم الشيخ خليل طيبة النحوي ومنهم والده الشيخ
جعفر بن صديق ومنهم الشيخ السيد احمد حلان الخ ومنهم
السيد محمد الكتبي مفتي مكة عن السيد احمد الطحطاوي ويروي
الشيخ عباس بعموم الاجازة عن الشيخ عابد السندي وعن مفتي
زبيد السيد عبد الرحمن الاهدل وعن الشيخ مصطفى فتح الله
البيروتي - وكالشيخ السيد احمد حلان وتلميذه السيد احمد الزواوي
المالكي وكالشيخ محمد شمس الدين الكتاني والشيخ عبد الله النهاري
كلاهما عن القاوقجي وكالشيخ مصطفى العفيفي الشافعي شارح المولد
المنظم عن القويسني وكالشيخ السيد محمد مكي الكتبي الحنفي عن
والده عن ابيه عن الطحطاوي ومن مشائخه بركة الدنيا الفقيه
النبيه السيد عبد القادر الطرابلسي المدني ومنهم رفيقه

محمد صالح ١٢ منه محمد مفتي مكة ابن حسين ١٢ منه

السيد علي ظاهر ومنهم تلميذه السيد سعيد المغربي شيخ الدلائل
بالمدينة المنورة ومنهم السيد محمد امين رضوان شيخ الدلائل
بالمدينة الطيبة ومنهم الشيخ ابو الخير احمد جمال المكي صاحب المعجم
(وقد اخذت ايضا من هؤلاء الثلاثة الاخيرين) ومنهم ابو النصر الدمشقي
والشيخ يوسف النبهاني البيروتي صاحب الانفاس اللطيفة
والتآليف الكثيرة المفيدة ومنهم الشيخ محمد الانصاري عن
مولانا اسحق والشيخ عبد الله سراج والشيخ عابد السندي
ومنهم الشيخ عبد الرحمن سراج مفتي الاحناف بمكة ومنهم
الشيخة خديجة بنت مولانا اسحق ومنهم بركة الوقت الحبيب
حسين الحبشي والمقرى والمفسر الشيخ محمد الشربيني نزيل مكة
وقد اخذت سنة ١٢ منه
من تلامذة الباجوري وقد مر ذكر هؤلاء الاعلام واخذ شيخنا
ايضا عن السيد محمود البيراوي عن السيد داود البغدادي
واخذ عن السيد محمد حقي النازلي مؤلف خزينة الاسرار
واخذ عن عبد الله بن صلاح الاسكندراني - وصورة
اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الواحد الصمد والصلوة

والسلام على سيدنا محمد خير المستند والسند - وعلى آله واصحابه
الى ابد الابد - اما بعد فقد اجتمع بالفقير اخونا العالم الفاضل
عبد الهادى بن الشيخ عبد الكريم فى المسجد الحرام وطلب
منى بحسن ظنه سماع المسلسل بالاولية فاسمعته له وقلت سمعته
من جملة من المشائخ الكرام منهم العلامة المحدث السيد محمد
القاوقجى الطرابلسى عن جملة من المشائخ اجلهم الشيخ عابد السندى
المدنى ومنهم الشيخ عبد الله ابن صالح مفتى اسكندرية عن
والده عن الامير الكبير وسنده مضبوط فى ثبته - واجزته
بجميع ما نروى عن مشائخنا الكرام منهم شيخنا الشيخ عباس
الصديقى الحنفى المكى ومنهم الشيخ السيد احمد دحلان المكى
واوصى المذكور ونفسى بالتقوى وان يدعو لى ولوالدى و
لمشائخى بالعفو والغفران وصلى الله على آله وصحبه وسلم
وذلك فى غرة محرم سنة ١٣٢٥ هـ - الفقير ابو على شرف الدين المكى
القزانى

٢٢ الشيخ الثاني والعشرون

ومن مشائخنا المليين العلامة الفهامة المحدث الجليل
عبد الحميد بن محمد فردوس المكي الافغاني ادام الله
افاداته - سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية فاجازني
به وبسائر مروياته وهو يروي عن العلامة المحدث الشيخ داود
حجر الزبيدي عن الشيخ محمد العمراني عن مفتي زبيد السيد عبد الرحمن
ابن سليمان الاهدل والعلامة القاضي محمد بن علي الشوكاني
بسندهما ويروي عن مولانا السيد احمد دحلان عن العلامة الشيخ
عثمان والشيخ عبد الرحمن الكزبري والقاضي ارتضا علي الصفوي
بسندهم ويروي عن العلامة الشيخ احمد ابي الخير ميرداد
والشيخ احمد امين العطار المعروف ببيت المال كلاهما عن
السيد عبد الله كوجك عن الشيخ عابد السندي ويروي
عن والده الشيخ محمد فردوس عن مفتي مكة الشيخ جمال بن عبد الله
عن الشيخ عابد والمحدث الشيخ عبد الله سراج عن الشيخ الفلاني
وقد مر ذكرهم مرارا وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم
احمد لك يا من وصل من انقطع اليه - ورفع من وقف مطية امله

عليه - حمدا على متواتر النعم والافضال - والصلوة والسلام على
الاعمال - واصلي واسلم على حبيبك المرسل حلال كل مشكل و
معضل - وعلى آله السحب الندى - وصحبه شهب الهدى - ما فاح
ارج العلوم - من طي كل منتشر ومكتوم - اما بعد - وفي كل ربع
بنو سعد - فيقول المرتجي من ربه نيل الامانى - عبد الحميد بن
محمد فردوس المكي الافغاني - قد من الله عز وجل باجتماعي
مع الفاضل الفطن الاريب - الآخذ من كل فن بنصيب -
ابي سعيد محمد عبد الهادي بن عبد الكريم الخطيب
الحيدرابادي وطنا المدراسي اصلا - سلك الله بي
وبه مسلك اهل الحق - ووفقنا لما به النجاة يوم تبعث الخلق
وطلب مني ان اسمعه حديث الرحمة المسلسل بالاولية فاسمعته ذلك
وهو اول حديث سمعه مني كما سمعته كذلك حقيقة عن
العلامة المحدث المعمر الشيخ داود حجر الزبيدي عن العلامة
محمد العمراني عن مفتي زبيد السيد عبد الرحمن بن سليمان
الاهدل والعلامة القاضي محمد بن علي الشوكاني بسنده الخ

هذا فلما كانت الاجازة والسند امرهما فخيم - وشانهما عند
اهل الحديث عظيم طلب مني الشاب النجيب والفقيه الاديب
الاخ في الله بلا اشتباه - المنوه بذكره اعلاه - الاجازة
له ولاولاده فاعتذرت اليه بانى لست من اهل هذا الميدان
ولكن حفظا لبقاء سلسلة الاسناد اجبته الى مرغوبه رجاء
لدعوة صالحة فانها بظهر الغيب نافعة مجابة فاقول قد اجزت الفاضل
المذكور المنوه باسمه في السطور بجميع الكتب الستة والمسانيد
والمعاجم وغيرها من الكتب الحديثية وبجميع الكتب العلمية
من معقول ومنقول من تفسير وفقه وتصوف وعلوم الية واذكار
واوراد واحزاب على اختلاف صنوفها وتباين انواعها على
كثرتها واتساعها اجازة عامة شاملة كاملة في كل ما تجوز لى
روايته وتصح عنى درايته بحسب ما اجازنى بذلك جمع
من المشائخ ذوى الاقدار العلية بالشروط الجارية بينهم على الطرق
المرضية من لزوم التقوى وكمال العناية بمتابعة السنة
النبوية وهم اهل البلد الحرام وزمزم والمقام وعليهم

تربيت ومنهم تلقيت اجلهم شيخ الاسلام بالمشاعر العظام العلامة
المرحوم بكرم الله المنان مولنا السيد احمد بن زيني دحلان عن
العلامة الشيخ عثمان الدمياطي والشيخ عبد الرحمن الكزبري والقاضي
ارتضا على الصفوي بسندهم ومنهم العلامة الشيخ احمد ابو الخير بن
الشيخ عبد الله مرداد المكي والمرحوم الشيخ احمد امين العطار المعروف
ببيت المال كلاهما عن السيد عبد الله كوجك عن الشيخ عابد
السندي ومنهم والدي الشيخ محمد فردوس عن مفتي مكة المكرمة
الشيخ جمال بن عبد الله عن الشيخ عابد السندي والمحدث الشيخ
عبد الله سراج المكي عن الشيخ صالح الفلاني واذنته ايضا ان يجيز
عني كل من سأله في ذلك بشرطه المعتبر عند اهل الاثر على العموم
والخصوص من كل معقول ومنصوص راجيا منه ان لا ينساني
واولادي من صالح دعواته في خلواته وجلواته كما ان ذلك
منّا له مبذول ومن الله نرجو القبول انه على ذلك قدير وبالاجابة
جدير والحمد لله رب العالمين.

امر برقمه عبد الحميد فردوس خادم العلم والسنة المصطفوية

بالمسجد الحرام فى ٣٠ محرم من عام سنة ١٣٢٥ بلغه الله فى الدارين
مرامه وسدده واحسن ختامه امين

٢٣ الشيخ الثالث والعشرون العالم الزكى ١٢

٢٣ ومن مشائخنا المكيين العالم النحرير الحبر السفيو العابد الزاهد مولانا الشيخ محمد بن حامد الحنفى الحسنى المكى المقيم بجبل ابى قبيس دامت بركاته كان رحمه الله تعالى برا تقيا خاشعا متواضعا تاركا للدنيا راغبا فى العقبى معتزلا من الناس كان يقيم بجبل ابى قبيس فلما سمعت انه من العلماء العاملين والزهاد العارفين لقيته به فاكرمنى واجازنى اجازة عامة وكتب لى الاجازة وهو يروى عن الشيخ ابراهيم السقاء والشيخ محمد الانبابى والشيخ احمد الرفاعى وغيرهم من الافاضل الكرام وصورة اجازته

بسم الله الرحمن الرحيم وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله صحبه وسلم الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين اما بعد فاقول وانا الفقير الحقير الحقيق بان اجاز على وضركونى من اهل العلم محمد بن حامد بن احمد

الحنفي الحسني قد اجزت لا على سبيل الحقيقة بل على سبيل المجاز
حضرة العامل الفاضل الشيخ محمد عبد الهادي بن
محمد عبد الكريم المدراسي اجازة عامة من اجازة العوام
للخواص بما تجوز وتصح روايته ودرايته - وليس لي من هذه
الاجازة الا محض كوني واسطة في ربط سند المذكور ليسند من
اجازني من مشائخي الكرام الافاضل كحضرة الشيخ ابراهيم السقا
والشيخ محمد الانبابي والشيخ احمد الرفاعي ونحوهم ولولا ذلك
لما اجزته واستغفر الله العظيم من اجيز اني على مثل ذلك - واسأل
حضرة المذكور ان لا ينساني من دعائه - واوصيه واياي بتقوى الله
تعالى فانها خير زاد - ليوم المعاد - وصلى الله على سيدنا محمد
خاتم النبيين - وعلى آله وصحبه اجمعين - حرر بمكة المكرمة يوم
الخميس المبارك الموافق ١٣ من شهر صفر سنة ١٣٢٥ محمد احمد

٢٤ ومن مشائخنا المكيين مولانا العلامة الحبر الفهامة
الشيخ احمد بن محمد بن احمد الحضراوي الشافعي المكي دام
فيضه المكي وهو يروي عن الشيخ محمد حسن العدوي

(الاجازة التاريخ والتوقيع)

٢٤ ولصاحب الشيخ تاليفات جليلة - منها عقد اللئلئين وتبشرة المؤمنين في فضائل سيد المرسلين وسراج الامة في تخريج احاديث كشف الغمة وتاج التاريخ وغيرها ١٢ محمد عبد الهادي غفر له

المالكي وعن الشيخ محمد بن احمد مراد الدمياطي الشافعي والشيخ عبد الغني
الرافعي الحنفي والقاضي يحيى بن احمد المجاهد عن والده عن القاضي
محمد بن علي الشوكاني والشيخ احمد بن احمد المغربي التونسي وهو
يروي عن الشيخ احمد بن الحاج وهو عن الولي الكامل المحدث محمد
ابن علي بن السنوسي عن شيخه ابي سليمان عبد الحفيظ بن محمد
العجيمي المكي عن الشيخ محمد طاهر سنبل الحنفي المكي صاحب الاوائل
المشهورة وكتب لي في الاجازة ما نصه بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على اشرف المرسلين وآله
وصحبه اجمعين اما بعد فقد وافانا الاخ في الله والمحب لاجله
ولدنا المكرم الشيخ محمد عبد الهادي بن محمد عبد الكريم
المدراسي الحيدرابادي بمكة المكرمة وطلب منا الاجازة فيما
تلقيناه من العلوم العقلية والنقلية لقول بعض السلف رحمهم الله
تعالى الاسناد من الدين فاجبته واني لست من فرسان هذا الميدان
ولا من اهل هذا الشان غير اني احب الله ورسوله وورثته صلى
الله عليه وسلم الصادقين لما ورد عنه صلى الله عليه وسلم المرء

مع من احب وحيث ان للفقير جملة مشائخ اساتذة فخام رحمهم الله
منهم الاستاذ شيخ الاسلام والسنة محمد حسن العدوى المالكى
الحمزاوى ومشائخه معروفون شهيرون ومولانا المرحوم الشيخ
محمد بن احمد مراد الدمياطى الشافعى المدرس بالمسجد الحرام
والشيخ عبد الغنى الرافعى الحنفى الطرابلسى والقاضى يحيى بن احمد
المجاهد اليمنى عن والده عن القاضى محمد بن على الشوكانى
ومنهم الشيخ احمد بن احمد المغربى التونسى وهو عن شيخه احمد
ابن الحاج بن المهدى وهو عن شيخه الولى الكامل المحدث
محمد بن على بن السنوسى عن شيخه ابى سليمان عبد الحفيظ بن
محمد العجيمى المكى مفتى مكة وقاضيها عن شيخه الشيخ محمد طاهر
سنبل الحنفى المكى المشهور وقد اجزت ولدنا هذا الشيخ عبد الهادى
بما تجوز لى اجازته من سائر مروياتى واجزته بتاليف الفقير
بشرط الوقوف عند الشبهات ومراقبة الله عز وجل.
وان لا ينسانى من دعاء الخير. وصلى الله على سيدنا محمد واله
وسلم. نعم واجزته بقلمى وقلته بفمى وكتبته بيدى الفقير احمد بن

محمد بن احمد الحضراوی الشافعی المکی فی یوم الثلاثاء سادس
عشر شهر صفر الخیر سنة ١٣٢٥ه - (قد تم الی هنا ذکر مشائخنا المکیین -
ادام الله فیوضاتهم الی یوم الدین)

واما مشائخنا المدنیون ستذکر اسماءهم العلیة - مع
اجازاتهم السنیة - ادام الله افاداتهم البهیة - فی
کل بکرة وعشیة -

٢٥ والعشرون الشیخ الخامس
٢٥ فمنهم عین العلم والدرایة - ینبوع الحلم والروایة
الجهبذ المحقق - والسمیدع المدقق - السابح فی بحار
العلوم جلها - السابق فی میدان الفنون کلها - العلامة
الجلیل - الفهامة النبیل - مولانا الشیخ الافندی
عبد[1] الجلیل الحنفی ابن الشیخ عبد السلام بن عبد الله

[1] شیخنا العلامة المجیز الافندی عبد الجلیل - بیت مجد وعلم وفضل - ببلدة فاس الشهیرة من
ارض المغرب الفاضل الکامل اعجوبة العصر فی الفضل بلا حصر - ونابغة الوقت فی الکمالات الباهرة
بلا عدد - کم من حکمة ابرزها من جوهر معدنه العالم فیتلقفها السامعون ویبادر الی استقصائها
الاکثرون ولقد کنت ممن حضر مجلسه العلمی فی بیته بمکة المکرمة وانه یحضره الفضلاء من کل نادٍ ویجلس
علی قدر هیأتهم العطریة فیملی علیهم من العلوم لاسیما الحدیث ویأخذ فی فن الادب فتصغی الاقلام بین
اخبار العرب علیاذلک بجواهر الحدیث فتری العینة والخشوع بنادیه ولسان الفضل بحاله
بنادیه والحاصل انه ولحد الدهر کما قیل شعر - ولم تکن الا نفسک فاخرا اذا انتسبت الا الیک
المفاخر - ولد رحمه الله بالمدینة المنورة سنة ١٢٤٢ اثنین واربعین ومائتین والف وترقی یتیما

(بقیة الحاشیة علی الصفحة ٢٠٨ الآتیة)

ابن عبد السلام الشهير بزاده المدنى عمت البلاد
فيوضاته ودامت علينا بركاته - حضرت فى بعض دروسه
وسمعت بقرأة حبى فى الله الحافظ الشيخ عبد الله بن محمد غازى المكى دام
فيضه الملكى - عليه مسلسلات ابن عقيلة تمامها وحدثنى بالحديث المسلسل

بقية الحاشية السابقة - (٢٠٧) فى حجر بعض اهل حوت والده فى مهد العز والكمال فتولاه الله باللطف والانعام والافضال ثم بعد حفظه لكتاب الله تعالى اخذ فى تعلم العلوم النافعة على يد اكابر حذاق وقته ممن اجتمع بهم فى كل عصر - منهم العلامة الشيخ صالح التونسى الكبير والشيخ محمد العلوشى الطرابلسى المالكى الشهير بجاور والمدينة المنورة والشيخ يوسف الصاوى المالكى والشيخ يوسف الغزى الحنفى والشيخ محمد الحلبى والشيخ عبد الغنى الدمياطى الشافعى عن الشرقاوى والامير الكبير ومنهم الشيخ احمد الشهير بالسائس والشيخ عبد الغنى المحدث النقشبندى والمعمر مفتى المدينة المنورة السيد اسمعيل ابن السيد زين العابدين البرزنجى الشافعى وهو عن الشيخ صالح الفلانى ودخل فى عموم اجازة الشيخ عابد السندى كما كان الشيخ عابد يفتخر به ويقول اعلى سند عندى سند شيخنا الشيخ صالح الفلانى ومن مشائخه ايضا الشيخ محمد عليش المالكى والشيخ المعمر منة الله المالكى الازهرى وهو عن الشيخ الامير الكبير - ومولينا السيد مصطفى الذهبى الشافعى الازهرى والشيخ ابراهيم السقا وهو عن الشيخ ثعيلب عن الشهاب المنوى والشهاب الجوهرى - والشيخ محمد المنصورى الازهرى والشيخ المبلط وهو عن الشنوانى وغير هؤلاء من اكابر وقتهم اماثل زمانهم رحمهم الله تعالى اجمعين ومن اكثرهم له استفادة مع ملازمة وقد اجازنى رحمه الله تعالى مشافهة اجازة عامة بجميع مروياته بعد ما اخذت وسمعت منه بعض المسلسلات ثم امر ابنه برقم الاجازة لى ورقم عليه بخطه - وله بالمدينة انجال نجباء اكبرهم الافندى حسين براده ومنهم علاء الدين وسعد الدين ومحمد احسان واصغرهم محمد طرح الله فى الجميع البركة وقد هرعت اليه الافاضل وتلقوا عنه لانه بركة الوقت منهم الشيخ العلامة احمد الحضراوى والشيخ محمد العمرى والافندى ابراهيم اسكوبى ولد شيخنا وغيرهم نفضا الله به ولطوائفه آمين - وقد انشدت فى مدحه قصيدة بالفارسية حين اقامتى بمكة المكرمة وقرأتها عليه ببيته وكان رحمه الله تعالى ماهرا بالفارسى فدعا لى بالبركة والخيرية فى الدارين وها انا انتظم

(بقية الحاشية فى الصفحة الآتية)

بالاولیۃ وصافحنی وشابکنی واضافنی علی الاسودین ولقننی الذکر ونادانی
السبحۃ والمسنی الخرقۃ وقال لی انا احبادفقل اللّٰھم اعنی الخ وسمعت
منہ سورۃ الصف واول سورۃ النحل وقرأت علیہ سورۃ الفاتحۃ و
واجازنی بسائر مرویاتہ وکتب لی اجازۃ وزینھا فی الاخر بختمہ وھو
اخذ عن العلامۃ الشیخ عبد الغنی ابن ابی سعید المدنی وعن الشیخ

(بقیۃ الحاشیۃ) لمذاق الماھرین بالفارسی وھی ھذا۔ نظم بے نظم۔ در مدح شمع اہل بزم۔ سخن سنج۔ در
علم را گنج۔ اختر برج علوم نقلیہ۔ گوہر درج فنون عقلیہ۔ مصدر بوارق معانی۔ مظہر شوارق فیضرسانی۔ مطلع التحقیق
والدرایہ۔ ینبوع الحکم والروایہ۔ المحلی بالمحاسن العالیہ۔ والمجلی بالاساتید العالیہ۔ مطلع الاشعار۔ مجمع الانوار۔ نادرۂ
زمانہ۔ عمدۂ اوانہ۔ ادیب عصرہ۔ محدث دہرہ۔ الفاضل النبیل۔ حری بالتکریم والتبجیل۔ مولانا الافندی عبد الجلیل
الشہیر ببرادہ المدنی نفعنا اللہ بفیوضاتہ آمین۔ نتیجۂ طبع کمترین۔ نبذۂ عقیدت گزین۔ خاکروب عتبۂ تقدس تبہ
کہترین خدام۔ غلام ناکام۔ ابو سعید محمد عبد الہادی مدراسی حیدرآبادی کان اللہ ذی الایادی۔ فی التوالب والمبادی
المتخاص بہ سکین۔

یا سمیکا یا آلہنا العلام	والصلوۃ علی رسول التمام	لایق حمد ہست رب جلیل	قابل نعت ہبط جبریل
پس درود ہست بر صاحب مقام	نیز بر آل و تابعین کرام	شکر چون بیخبر نتواں کرد	کہ من بے شمار احساں کرد
گرچہ عاصی و بے ہنر ہستم	لیک فضلش بود بوجہ اتم	راہ طیبہ دراہ بیت امیں	کرد آساں تر بریں مسکیں
آمدم پیش مکہ اطہر	بازرفتم مدینہ انور	پس بہر دو مقام پر انوار	یافتم فیض عالمان کبار
پس از انجا عالم ذی شان	صاحب خلق و منبع احسان	مخزن علم و مطلع اشعار	معدن حلم و مجمع ابرار
اختر برج اتقا بیشک	گوہر درج اتقا بیشک	زینت جمع و مصدر اعطاف	شمع بزم لیاقت والطاف
اسم سامی آں بزرگ نشاں	بس جلیل و عظیم ہست عیاں	ذکر اسمش کنایۃً کردم	کہ ادب ہست نیک در مذہب
نام پاکش معظم است چناں	کہ بوقت نوشتنش ایماں	دست خامہ و خامہ کاغذ را	میدہد بوسہ اے سخن آرا
بے غلط گفتم اے محب ودود	بلکہ خامہ سرش نہد مسجود	ور بخواہی صراحۃً بنگر	نام آں فاضل کرم گستر
شیخ عبد الجلیل برّادہ	عارف و زاہد و ندا آگہ	نادر عصر و فاضل دوراں	فن شعر و ادب از و نازاں
خدوم و نسبتے کلاں دارم	ذرۂ آفتاب تابانم	ہم اولاد نیک واجابش	ہم تلامیذ او واصحابش

(بقیۂ حاشیہ بر صفحۂ آیندہ)

احمد منة الله المالکی الازهری وعن مفتی المالکیة الشیخ محمد علیش عن شیخه محمد الامیر الصغیر عن والده الشیخ محمد الامیر الکبیر واما اسماء باقی اشیاخه فلتطلب فی الحاشیة۔ وهذه صورة الاجازة التی رقمها لی شیخنا الشیخ محمد عبد الجلیل برّاده المدنی دام فیضه وهی بخط بخل له اعنی الشیخ العلامة سعد الدین برّاده کما اخبرنی بذلك بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله تعالی حمدا متصل الاعانة بالامداد۔ موصول العنایة بالاسعاف والاسعاد۔ متکفلا بحصول المراد من علو الاسناد۔

بقیهٔ حاشیهٔ صفحه ۲۰۹

عمر او شاں دراز گرداناد — حق تعالے بحق نون وصاد — راست خواہی اگر زمن ای جاں — اوست قرو نجوم فروزاں

ہر یکی در علوم و فضل و کمال — لائق و فائق اند با اجلال — در فنون کثیر کامل اند — در عبادت مدام شاغل اند

بعد ازیں گوش کن بلا تاخیر — شیخ ما را شیوخ اند کثیر — ہر یکے نادر زمانہ بود — فاضل و نامی یگانہ بود

از تلامیذ عابد سندی — بود یک شیخ دہلوی ہندی — نام او بود شیخ عبد غنی — مشتہر با محدث مدنی

نیز مفتی محدث بے قیل — بود در طیبہ سید اسماعیل — نادر عصر بود لاثانی — شیخ آں صالح است فلانی

احمد ازہری گرامی یک — منة الله مشتہر بنیک — بود علامہ زمان خود — نیز نہ مانند او ان خود

ایں مکرم بغیر شبہ و نکیر — بس روایت کند ز میر کبیر — ذکر او شیاخ مختصر کردم — در طوالت بسے حذر کردم

ذکر او شاں طوال خواہد بود — سامعیں را ملال خواہد بود — وصف شیخ جلیل ای امجد — از غلام ذلیل کے گردد

دست بردار و کن دعا اتحال — کای خدای قدیر و بے متعال — شیخ ما را ز عیب کن یاری — دارد ائم فیوض او جاری

حاصل آید مرا ہمہ مقصود — آرزوی دلش برآید زود — خیر خواہش مدام شاداں باد — دشمنش را مدام خسراں باد

نہ مرا شعر آید و نہ بیاں — جاہلم بے شعور و بے سامان — چہ عجب از تو جہ شیخم

بلدۂ پاک و محترم اند — یعنے مکہ مبارک و اطہر — کہ قبول در ے شود نظم

ختم تحریر شد بہ ماہ صفر — بود تاریخ ہجری ہزار و سہ صد و (۱۳۰۰) سال

بیت (۲۵) و پنج ہم براں افزود — کن ای مسکین ذلیل ختم کلام

خواندہ بر نبی صلوٰۃ و سلام

والصلوة والسلام على قمر التمام - ومصباح الظلام - معلم الخير والحاث
عليه - وناهج منهج البر والهادى اليه - وعلى اله سفينة النجاه - و
اصحابه نجوم الهداية الهداه - وبعد فلما كانت الاجازة فى العلوم
مألوفه - وطريقة بين العلماء معروفه - يرغب فى اخذها ارباب الاخلاق
الكريمه - واصحاب النية الشريفة السليمه - حرصا على ما فيها من البركة
والخير - ورغبة فيما تحتوى عليه من اليمن والبر - بادر لذلك الرجل
الصالح والاديب النجيب الفالح اخونا فى الله الشيخ محمد عبد
الهادى بن عبد الكريم الهندى المدراسى الحيدرابادى
ورغب فى ان اجيزه وهو لما فيه من الاخلاق الحسنة - والمزايا
الطيبة المستحسنة حريٌّ بان تجاب دعوته - وتحصل له مما أمَّل
رغبته - فاستخرت الله سبحانه وتعالى وقلت اجزت الفاضل المذكور
بكل ما وصل الىّ - واتصلت روايته لدىّ - مما اجازنى به مشائخى
الاعلام وهو محرر فى اثباتهم - واجازاتهم وافاداتهم - وهم جمٌّ غفير
وعددهم كثير - الا انى اقتصر على المشاهير فمنهم شيخنا العلامة مفتى
المدينة المنورة مولانا السيد اسماعيل البرزنجى عن شيخه امام

وقته وحبر زمانه الشيخ صالح المعروف بالفلاني بما احتوى عليه
ثبته المسمى بقطف الثمر - ومنهم شيخنا المعمر الشيخ منة الله الازهري
المصري عن شيخه العلامة افضل عصره واجل ابناء مصره مولانا الشيخ
محمد المعروف بالامير الكبير بما اشتمل عليه ثبته الكافل ومجموعه
الحافل ومنهم سيد الزهاد - وسند العباد - شيخ الطريقة - و
امام الحقيقة - افقه من رائيت من العلماء - واتقى من شاهدت
في زماننا من العظماء - مولانا الشيخ عبد الغني بن ابي سعيد النقشبندي
المجددي عن شيخه امام الحديث في عصره - واوحد العلماء في دهره
مولانا الشيخ محمد عابد السندي عن شيخه الشيخ صالح الفلاني
السالف ذكره وعن باقي مشائخه العظام المذكورين في ثبته المعروف
بحصر الشارد وهو كتاب ضخم كبير الحجم - ولي عن هؤلاء شيوخ كبار
واساتذة عظام لهم اخطار - استيفاء ذكرهم يطول - وهذا القدر
كاف في حصول المأمول - اسأل الله ان يجعلنا من السالكين منهج
الهدى المتبعين لسنة المصطفى - وقد اجزت بما سلف بيانه و
تقدم شرحه وتبيانه - بالشرط المعروف بين المشائخ في التحري

فى الاقوال والافعال لما هو الراجح والراسخ مؤملا منه ان لا ينساني
واولادى فى خلواته وجلواته من صالح دعواته - سلك الله بنا و
طريق الهدى وباعدنا من ارباب الفساد وطرق الردى بمنه
وكرمه وكان ذلك فى اليوم العاشر من ذى القعدة الحرام سنة
الف وثلاثمائة واربعة وعشرين من الهجرة النبوية وصلى الله على
سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليما كثيرا

آمر بكتبه الفقير اليه سبحانه - عبد الجليل بن عبد السلام
برّاده المدنى عفى عنه بمكة المشرفة

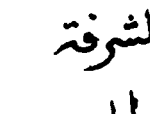

وقد حضرت عنده بولدى محمد عبد المجيب جعله الله تعالى
من العلماء العاملين وطلبت منه الاجازة له ايضا فاجازه بجميع
ما تجوز له الرواية وكتب له بخطه المبارك ما نصه بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العلمين وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وآله وصحبه اجمعين
وبعد فيقول الفقير اليه سبحانه - خادم العلماء وتراب اقدامهم
عبد الجليل بن عبد السلام برّاده المدنى عفا الله عنه
غفر له ولوالديه قد حضر عندى الاخ الفاضل والنبيل الكامل

الشيخ محمد عبد الهادي المدراسي الحيدرابادي وطلب
مني ان اجيز ولده النجيب محمد عبد المجيب وكان صغير السن دون البلوغ
وتظهر عليه آثار النجابة - انبته الله نباتاً حسناً وكان طلبه ذلك
موافقاً لما جرى عليه السلف الصالح من اجازتهم للصغار ولمن لم
يوجد بعد ولم ينكر احد من العلماء الاعلام فبناء على ذلك اجزت
المذكور الشيخ عبد المجيب بكل ما تجوز لي روايته بحق اجازتي
عن المشائخ الكرام راجيا من الله سبحانه وتعالى ان يجعله من
اهل العلماء العاملين ويقر به عين والده ويجعله قدوة في الاسلام
بحرمة النبي الاعظم صلى الله عليه وسلم وكان ذلك يوم الجمعة المبارك
الموافق لتاسع عشر ذي القعدة الحرام عام الف وثلاثمائة واربعة
وعشرين والحمد لله رب العلمين

قاله لفمه وكتبه بقلمه

٢٦ الشيخ السادس والعشرون

ومن مشائخنا المدنيين

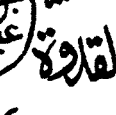

مولانا العلامة القدوة
الفهامة فريد دهره ونادرة عصره شيخنا وشيخ مشائخنا
الشيخ عبد الله[1] بن عودة ابن عبد الله القدومي المالكي

[1] حاشية في الصفحة الآتية -

الحنبلي المحدث المدني المدرس بالمسجد النبوي على
ساكنه الصلوة والسلام سمعت منه الحديث المسلسل بالأولية
حين قدم مكة المكرمة قاصداً الحج ١٢
ببيت شيخنا المحدث الاعظم الشيخ شعيب المغربي في حضور جماعة من
العلماء الكرام منهم شيخنا المذكور ومنهم الشيخ محمد بلّو امام الحنابلة
بالمسجد الحرام ومنهم الشيخ عبد الله حميد وغيرهم من العلماء المكيين
١٨ من شهر ذي الحجة سنة ١٣٢٤ اربع وعشرين وثلثمائة والف وشيخنا
هذا قد لازم الشيخ عبد الرحيم التفال وقرأ عليه جملة صالحة من الفقه
الحنبلي ومن الكتب العربية واخذ ايضا عن العلامة الشيخ حسن بن
عمر الشطي الدمشقي والشيخ عبد الرحمن الكزبري وقد مرّ ذكرهما وذكر
مشائخهما فاجاز لي بسائر مروياته عن اشياخه المذكورين

(الحاشية الصفحة السابقة) ولد رحمه الله سنة ١٢٤٦ ست واربعين ومائتين والف وزار مكة المكرمة
في عام ثمانية عشر وثلثمائة والف ودخلت سنة تسعة عشر عليه هو بالمدينة المنورة ثم في
آخر سنة توجه الى مكة المعظمة وحج ورجع في تلك السنة الى المدينة المنورة فاقام بها الى
ان دخلت سنة فتى الثاني والعشرين من ربيع الاول سافر على البلاد الشامية وصل الى الاوطاط
بالديار النابلسية وزار المسجد الاقصى والسيد الجليل سيدنا ابراهيم الخليل كانت اقامته
بنابلس نحو من سنة ونصف ثمانية عشر شهرا ثم رجع قاصداً بالمدينة المنورة فاقام بها ايام
ثم توجه على مكة المشرفة لاداء مناسك الحج وبعد اداء مناسكه رجع الى طريق جدة قاصداً للمدينة
وركب البابور بعد ان اقام بها يومين ووصل بها ثم حج مرة ثالثة سنة ١٣٢٤ ورجع الى المدينة وكان
مدرساً بها واخذ عنه العلماء الكرام والافاضل العظام كالشيخ شعيب المحدث الجليل المذكور وكالشيخ
عبد الغني وغيرهما من علماء العرب رحمه الله عليهم اجمعين

وكتب لى الاجازة مانصه - بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله
جزيل النعم - باعث نبيه محمد صلى الله عليه وسلم - بجوامع الكلم و
بدائع الحكم - ارسله للناس بشيرا و نذيرا - وداعيا اليه باذنه وسراجا
منيرا - صلى الله وسلم عليه وعلى اله الذين اذهب الله عنهم الرجس و
طهرهم تطهيرا - اما بعد فيقول الفقير انه لما كان الاسناد من الدين
وهو من خصائص هذه الامة - وقد تشرفت به من قبلنا الائمة - سألنى
حضرة الاخ فى الله صاحبنا الفاضل الشيخ محمد عبد الهادى
ابن الشيخ محمد عبد الكريم الهندى المدراسى الحيدرابادى
ان اجيزه بان يروى عنى الحديث المسلسل بالاولية - المروى عن
سيد العالمين وخير البرية - وهو قوله صلى الله عليه وسلم - الراحمون
يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى ارحموا من فى الارض يرحمكم من فى السماء
فتطلعت فى نفسى بانى لست اهلا لذلك - ولا لسلوكها تيك المسالك
فالح فى الطلب لما قام به من حسن الظن حتى صار يظن من منعى انه من الضن
فعزمت باذن الله على اجابة طلبه وقلت له انى قد اجزتك ان تروى
عنى الحديث المسلسل بالاولية وغيره من كتب السنة السنية

كما اجازني بذلك مشائخي الكرام واساتذتي الفخام - وذلك بالشرط المعتبر
عند علماء الاثر - واوصي المجاز ونفسي بتقوى الله العظيم ولزوم
المطالعة لكتب العلوم الشرعية - النافعة المرضية - وان لا ينساني
من صالح الدعاء وصلى الله على سيدنا محمد النبي الامي وعلى اخوانه النبيين
والحمد لله رب العالمين

الفقير اليه تعالى عبد الله القدومي ثم النابلسي الحنبلي
خادم العلم بالحرم النبوي

عبد الله

ومن مشائخنا المدنيين مجمع الفضائل منبع الفواضل
الشيخ الكبير العلامة الخطير الفهامة الشهير ملحق الصغير
بالكبير خادم علم الحديث الشريف وشيخ الدلائل في
حرم المسجد المنيف السيد محمد امين بن العارف بالله
السيد احمد ابن العلامة السيد رضوان متعنا الله به
ونفعنا بعلومه امين - سمعت منه الحديث المسلسل
بالاولية وهو اول حديث سمعته منه تجاه البيت الحرام وقت الضحى
ثمانية عشر من شهر ذي الحجة سنة ١٣٢٤ وانا ولي بيداء المباركة ثبته الذي

لما قدم مكة المكرمة حاجا للبيت الامين ١١

قد ذكر فيه اسانيد مشائخه الكرام فاجازني بمروياته كلها عن هؤلاء
الاعلام وهو اخذ عن كثيرين منهم الشيخ عبد الغني المدني وسنده
مشهور ومذكور مرارا ومنهم الشيخ عبد الحميد الشرواني اللاغتاني
عن مشائخ اجلاء منهم الشيخ ابراهيم الباجوري عن الشيخ عبد الله
ابن حجازي الشرقاوي ومحمد بن محمد الامير الكبير عن مشائخهما المذكورين
في ثبتيهما ومنهم الشيخ السيد يوسف بن السيد عثمان الحزبوتي
عن الشيخ محمد فتح الله بن عمر بن محمد سعيد عن الشيخ محمد الامير
الكبير ومنهم الشيخ سرور بن محمد الزواوي المنهوري عن السيد
حسن بن السيد درويش القولسني عن الامير الكبير وعن الشيخ
داود القلعاوي والشيخ سليمان البجيرمي والشيخ عبد الله الشرقاوي
والشيخ سليمان الجمل والشيخ محمد الشنواني والشيخ احمد يونس
والشيخ عبد الرحمن البحراوي والشيخ محمد الصبان والشيخ عمر الديركي
والشيخ علي الحفناوي والشيخ سليمان البخاتي والشيخ محمد الدسوقي
والشيخ محمد العقاد والشيخ محمد الطحلاوي والشيخ الدردير والشيخ
عبد العليم الفيومي والشيخ محمد بن عبد الرحمن التلمساني واخذ ايضا

الشيخ سرور الزواوى المذكور عن الشيخ احمد الدمهوجى عن شيوخه ومنهم
الامير الكبير واخذ ايضا عن الشيخ الفقيه المحدث الشيخ محمد بن محمود
الجزائرى عن علي بن عبد القادر ابن الامين عن شيوخه ومنهم
الشيخ محمد بن ابراهيم ابو خضير عن شيوخه العظام منهم الشيخ محمد
صالح البخارى عن الشيخ رفيع الدين القندهارى عن الشيخ محمد
ابن عبد الله المغربى عن الشيخ عبد الله بن سالم البصرى وكذلك
اخذ الشيخ ابو خضير عن الشيخ احمد بشارة الشافعى تلميذ الامير
الكبير وعن الشيخ محمد الخضرى واخذ ايضا عن عبد المولى ابن
عبد الله المغربى الطرابلسى بروايته عن الطحطاوى ومحمد الكزبرى
عن مشائخهما واخذ الشيخ ابو خضير عن الشيخ علي الخفاجى عن
محمد الصبان عن شيوخه ويروى شيخ شيخنا ابو خضير المذكور
الصحاح الستة عن الشيخ محمد صالح البخارى عن الشيخ ابى
حفص عمر بن مكى بن معطى التادلى عن القاضى ابى محمد شمهروش
الجنى صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم ورضى عنه وعن مؤلفى
الكتب المذكورة ومنهم الشيخ عطية عزة القماش ابن الحاج ابراهيم

شمهروش

المتبولى الدمياطى وهو اخذ عن الشيخ ابراهيم الباجورى ومصطفى
البلتانى ومصطفى الذهبى واحمد منة الله المالكى واحمد المرصفى و
احمد صالح السباعى عن الامير الكبير وعبد الله الشرقاوى ومحمد
الشنوانى ومحمد المهدى ومنهم الشيخ احمد بن محمد المعافى
الضحوى عن الحسن بن احمد بن عبد الله عاكش عن السيد عبد الرحمن
ابن سليمان الاهدل عن شيوخه ومنهم الشيخ محمد بن محمد الغرب
الكبير عن شيوخه منهم الشيخ احمد الدمهوجى والشيخ محمد فتح الله
سميدس كلاهما عن الامير الكبير ومنهم الشيخ محمد بن محمد الخانى
النقشبندى عن شيوخه منهم الشيخ عثمان الدمياطى والشيخ
مصطفى المبلط والشيخ ابراهيم السقا والشيخ التميمى التونسى
كلهم عن الامير الكبير واخذ الخانى ايضا عن الشيخ عبد الرحمن
ابن محمد بن عبد الرحمن الكزبرى عن شيوخه واخذ الخانى ايضا
عن السيد اسمعيل البرزنجى عن الشيخ خالد النقشبندى عن شيوخه
وعن الشيخ صالح الفلانى عن شيوخه المذكورين فى ثبته و

صورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم حمدا لمن انار طرق الشرائع

بالاسناد والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى جميع الانبياء
والتابعين لهم الى يوم المعاد اما بعد فيقول العبد الفقير محمد امين
ابن العارف بالله السيد احمد ابن العلامة السيد رضوان لما
كان العلم اشرف بضاعة - وقد احكمت العلماء الاعلام بالسند
اوضاعة - طلب مني ان اجيز بجميع مروياتي الفاضل الكامل
الشيخ محمد عبد الهادي ابن الشيخ محمد عبد الكريم المدراسي
الحيدرابادي فاجبته الى ذلك بلغه الله تعالى اسنى المطالب
فقلت اجزت المذكور وذريته بجميع مروياتي كما قد اجازني
مشائخي العظام رحمهم الله الجميع ونفعنا بهم امين - واوصي
المجاز المذكور ونفسي بتقوى الله تعالى والاخلاص في القول
والفعل والعمل وان يدعو لي ولوالدي ولذريتي بالخير وغفران
الزلل وحسبنا الله وكفى - وسلام على عباده الذين اصطفى - وصلى الله
على سيدنا محمد وعلى جميع الانبياء والتابعين بهم الى يوم الدين
والحمد لله رب العلمين - الحقير محمد امين ابن العارف
بالله السيد احمد ابن العلامة السيد رضوان

المدرس وشيخ الدلائل فى المسجد النبوى عفى الله عنه
١٨ ذى الحجة سنة ١٣٢٢ هـ

ومن مشائخنا المدنيين الشيخ العلامة القدوة الفهامة
الحسيب النسيب شيخ الدلائل بالمسجد النبوى السيد
محمد سعيد ابن السيد محمد ابن السيد احمد ابن السيد
عبد الرحمن المغربى المدنى نفعنا الله به آمين

الشيخ الأمين والحرمين

سمعت بقرأة الغير عليه بنداء من صحيح البخارى والحزب الاعظم
وقرأت عليه دلائل الخيرات واجازنى بها وبباقى كتب الصحاح
وغيرها مما تجوز له روايته وهو يروى عن العلامة المحدث
نور الدين ابى الانوار السيد محمد على ظاهر الوترى البغدادى الاصل
المدنى الدار والوفاة عن مشائخ كثيرين مكيين ومدنيين وشاميين ومصريين
ومغربيين كما مر ذكرهم وشيخنا يروى ايضا عن العلامة السيد عبد القادر
ابن احمد الطرابلسى المدنى عن محدث دار الهجرة العلامة الشيخ
عبد الغنى المدنى وغيره من الاعلام وصورة اجازته

بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين الحمد لله وكفى - وسلام على

عباده الذين اصطفى - ولعدة اجزت اخانا الحاج عبد الهادى
بقرأة الصحاح الست والجزب الاعظم وقصيدة البرده كما اجاز
بذلك جملة من مشائخى نفعنا الله تعالى بهم اجمعين - قال املاه
ورقم ببنانه الفقير محمد سعيد بن السيد محمد المغربى
شيخ الدلائل - صدر ذلك منى ونحن فى المسجد النبوى
فى ١٢ صفر الخير سنة ١٣٢٤ وصلى الله على سيدنا محمد وآله وسلم

٢٩ ومن مشائخنا المدنيين الجامع بين المعقول والمنقول والحاوى لزبدة الفروع والاصول العلامة
الفهامة المحدث الاعظم شيخ الحرمين الشريفين
الشيخ محمد الخضر بن مايابى المالكى الشنقيطى منشأ
المدنى مهاجرا وقرارا ادام الله فيوضه سمعت
منه[1] الحديث المسلسل بالاولية وجملة صالحة من شمائل الترمذى

الشيخ محمد سعيد شيخ الدلائل

٢٩ الشيخ التاسع والعشرون

[1] وهذا لما كان نازلا ببيت مولانا الفاضل محب العلماء ملاذ الفقراء الشيخ عبد الباسط خان
(صوبه دار) ابن مولانا المرحوم باقر خان الوكيل الحيدرآبادى سنة اربعين وثلثمائة والف و
كان دام فيضه العالى متبحرا فى العلوم كلها وكاملا فى الفنون جلها حافظا للحديث والتفسير
محدثا ليس له نظير - ما رأيت مثله بعد شيخى الشيخ شعيب المحدث المكى المغربى اقام الشيخ الشنقيطى
بحيدرآباد مدة قليلة وعين له مشاهرة من حضرة النظام نادرة الزمان السلطان عثمان
عليخان خلد الله ملكه باد الدوران ثم رجع الى المدينة المنورة على من نزها الصلوة والسلام

وهو يروى عن المشائخ الاعلام كما ذكرهم فى اجازته وصورة اجازته

بسم الله الرحمن الرحيم اجازة عامة فى العلوم الشرعية وعلوم الشرع

الحمد لله المعطى العظيم - والصلوة والسلام على النبى الكريم - وعلى آله واصحابه

اولى الفضل العميم - هذا ولما كان السند من خصائص هذه الامة

وسنة سنن سيد المرسلين - وقاعدة من قواعد اهل الصلاح

والدين - وكانت الاجازة نوعا منه واصح انواعها ما كان من معين لمعين

فى معين - وطلبنى حضرة الفاضل العالم الشيخ محمد عبد الهادى

ابن محمد عبد الكريم المدراسى وطنا الحيدرآبادى مسكنا

الاجازة راجيا باتصال السند الاتصال لسيد المرسلين الدخول فى

اتباع ما دونه من مشائخى الاطهرين - اجبته لذلك راجيا حصول

النفع له قائلا انى اجزته فى جميع مسموعاتى من الستة والموطاء

وغير ذلك من كتب الحديث ومن التفسير تفسير ابن جرير وابن كثير والبغوى

والبيضاوى وروح المعانى للآلوسى وغير ذلك من كتب التفسير ومن اصول الدين

والحديث والفقه ام البراهين واضاءة الدجنة والجوهرة ووسيلة السعادة والمواقف

والمراصد وغير ذلك من كتب اصول الدين والفية العراقى وطلعة الانوار

ونخبة الفكر وتدريب الراوى وغير ذلك من كتب اصول الحديث
وجميع الجوامع والتنقيح والتلويح والاحكام (للآمدى) ومراقى
السعود والمنار واصول الشاشى وغير ذلك من كتب اصول
الفقه وما لم يذكر من جميع العلوم الشرعية وعلوم الشرع بسندى
سماعا من شيخى الشيخ احمد بن محمد علّين عن شيخه الشيخ محمد
محمود بن حبيب الله ابن القاضى عن سيدى عبد الله العلوى
عن شيخه الشيخ محمد بن الحسن البنانى صاحب التبت الشهير و
كذلك بسندى الى الشيخ محمد الامير صاحب التبت الكبير و
كذلك بسندى الى الشيخ صالح الفلانى صاحب التبت المسمى
قطف الثمر وكذلك بسندى الى الشيخ محمد عابد الانصارى
السندى صاحب التبت المسمى حصر الشارد واوصيه ونفسى
بتقوى الله فى السر والعلن واتقاء الفواحش ما ظهر منها وما بطن
وان يجعلنى منتظما فى سلك اشياخه اعيانا فى خلواته وجلواته. والصلوة
والسلام على من هدينا بنور هدايته محمد المطاع ربّه تعالى بطاعته
فى ٨ من شوال سنة ١٣٤٠ - خادم العلم بالحرمين الشريفين

محمد الخضر بن مايابى الشنقيطى منشأ المدنى مهجرا وقرارا
الى هنا قد تم بحمد الله تعالى ذكر مشائخنا المدنيين مع
اسانيدهم واجازاتهم - والآن نذكر الاشياخ غير
المكيين والمدنيين فمنهم العلامة النحرير والفهامة
السفسير الشيخ محمد بن عبد الرحمن بن حسن بن عبد الباري
اليمنى ادام الله فيوضاته - وهذا الشيخ قد لقيته فى البابور
المسمى بالمجيدى ونحن مودعين لارض مكة المقدسة وراجعين
الى الهند (حيدر آباد) سنة خمسة وعشرين وثلثمائة والف من
الهجرة النبوية الخامس من شهر الربيع الاول - سمعت منه الحديث
المسلسل بالاولية - فاجازنى به وبسائر مروياته وكتب لى الاجازة
بقلمه وهو يروى عن المشائخ الاعلام كما ستتلى عليكم اسماءهم فى
اجازته - وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذى
هدانا الى الصراط المستقيم من التمسك بالدين الصحيح والمنهج الحسن
القويم - والصلوة والسلام على النبى المبعوث بنفى الضعف والعلل

الشيخ الثلثون

ـه البابور معناه السفينة وهذا اللفظ بهذا المعنى متداول بين الناس فى العرب ١٢
عبد الهادى غفر له

عن التوحيد - وعلى اله واصحابه الذين شادوا الدين اى تشييد -
اما بعد فقد طلب منى الولد الفاضل **محمد عبد الهادى** ابن
محمد عبد الكريم الحيدرابادى الاجازة فى الحديث المسلسل
بالاولية وغيره من كتب الحديث والتفسير وسائر الفنون - فاقول
امتثالا لمطلوبه واجابة لمرغوبه وان لم اكن فى الحقيقة اهلا لان
اجيز غيرى **شعر**

ولست باهل ان اجاز فكيف ان ... اجيز ولكن الحقائق قد تخفى

اجزت المذكور بكل ما تصح لى روايته ودرايته من معقول ومنقول
كما اجازنى بذلك شيخى العلامة[1] شيخ الاسلام محمد بن احمد
الاهدل وشيخى العلامة[2] شيخ الاسلام سليمان بن محمد بن عبد الرحمن
ابن سليمان الاهدل فالاول يروى عن[2] سيدى شرف الاسلام سيد
الجد الحسن بن **عبد الباري الاهدل** والثانى يروى عن[3]
والده كلاهما عن[3] السيد العلامة عبد الرحمن بن سليمان الاهدل
عن[4] والده السيد سليمان بن يحيى بن عمر عن[5] السيد العلامة احمد
ابن محمد مقبول الاهدل عن[6] السيد العلامة الحافظ يحيى بن

عن الاهدل وهو اخذ عن الشيخ احمد بن محمد الضلعي والحافظ عبد الله
ابن سالم البصري المكيين - واسانيدهما تتصل بالكوراني والبابلي والشيخ
عيسى الجعفري وغيرهم واخذت عن الشيخ العلامة محمد بن محسن
السبعي الانصاري عن والده العلامة المحدث محسن بن محمد
الانصاري عن القاضي العلامة محمد بن علي الشوكاني باسانيده
الحاوي لها ثبت المذكور - هذا ووصيتي للولد المذكور بالتمسك
بالتقوى فانها السبب الاقوى وهي فائدة العلم وثمرته - وفقه الله
للعلم والعمل واصلح له امور دينه ودنياه امين امين واوصيه ان
لا ينساني من دعوة صالحة وصلى الله على سيدنا محمد واله وصحبه
وسلم كتبه عجلا جلا محمد بن عبد الرحمن بن حسن بن
عبد الباري عفا الله عنه سنة ١٣٢٥

ومنهم العلامة الفهامة الجامع للمنقول والمعقول
والحاوي للفروع والاصول مولانا الشيخ المحدث
عبد الرزاق البيطار الدمشقي ادام الله افاداته -
وهو يروي عن مشايخه الكرام كما ستذكر اسماءهم في صورة

الشيخ عبد الرزاق البيطار

اجازته وهي هذه بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين والصلوة
والسلام على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين اما بعد فقد
اجزت العلامة الواعظ النجيب والفهامة الكامل
الاريب الشيخ محمد عبد الهادي المدراسي بكل ما
تجوز لي روايته وصحت لي درايته من العلوم لاسيما بالحديث
والتفسير والفقه والاصول وغير ذلك اجازة عامة تامة شاملة
بالشرط المعتبر عند اهل الاثر حسب ما اجازني جمع من مشائخي منهم والدي
السيد حسن البيطار الدمشقي الشافعي عن شيخه الشيخ عبد الرحمن
الكزبري المحدث وعن شيخه الشيخ حسن العطار الازهري المصري
عن العلامة الامير الكبير ومن مشائخي الشيخ ابراهيم السقا شيخ
الازهر والسيد عبد القادر المجاهد الشريف الحسني واوصيه
بالتقوى في السر والنجوى وان لا ينساني من صالح دعائه في خلواته
وجلواته لاسيما عجز الختام والصلوة والسلام على سيدنا محمد
على اله وصحبه اجمعين والحمد لله رب العلمين وحرر في ٢٣ ذي الحجة الحرام
سنة ١٣٢٥ امر برقمه العبد الراجي من ربه لطفه الخفي

عبد الرزاق البيطار (الرزاق عبد ١٣١٩)

ومنهم العالم الفاضل الجهبذ الكامل علامة الزمان فهامة الاوان المحدث الكبير الشيخ الشهير مولانا الشيخ القاضي السيد رحمة الله بن القاضي السيد احمد الله الخنفي القادري الراندیری[1] نور الله ضريحه و ادام فيوضاته وهو يروي عن اشياخه الكرام الذين هم مصابيح الظلام وستأتي اسماءهم مع اسانيدهم في اجازته وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي اجاز العلماء العاملين على العمل الصحيح اجازه ووعد بوجادة ذلك لكل من يأخذ الكتاب باليمين وعدا لا يخلف انجازه واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ولا ضد ولا ند له شهادة يصير بها الموقوف مرفوعا ويتصل بها ما كان مقطوعا واشهد ان محمدا عبده ورسوله وصفيه وخليله المنزل عليه احسن الحديث المستجل بين الورى في القديم والحديث صلى الله وسلم عليه وزاده

الشيخ الثاني والثلاثون ٣٢

[1] الراندير قصبة معمورة في الحسن والجمال من مضافات سورت على ساحل البحر مساجدها مزينة بالآلات الزينية وعامرة بكثرة المصلين وهناك مدارس دينية وعلماء اجلة متبحرون في العلوم الشرعية النبوية وفيها مزار رفيع ان صاحب القبر صحابي من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والله تعالى اعلم بالصواب ١٢ ابو سعيد محمد عبد الهادي كان له الله ذو الايادي.

فضلا وشرفا الدين - وبعد فانه وفد الينا بقصبته رانديز العالم الاغر
المحترم المولوى الحاج عبد الهادى المدراسى الحيدرابادى
ان اجيز له بمروياتى فى الحديث والتفسير والفقه ومايتعلق
بالعلوم الدينية مما استفدت من المشائخ والعلماء العظام فاجزت لذلك
يروى عنى وان كنت لست اهلا لذلك ولا ممن يخوض فى تلك
المسالك ولكن تشبها بالائمة الاعلام السابقين الكرام ط شعرا

واذا اجزت مع القصور فاننى	ارجو التشبه بالذين اجازوا
السالكين الى الحقيقة منهجا	سبقوا الى غرف الجنان ففازوا

فاقول قد اجزت لمولانا وبالفضل اولانا المولوى الحاج عبد الهادى
المدراسى الحيدرابادى بجميع مروياتى ومسموعاتى وكل
ماتجوز لى روايته وتصح لى دراية من علم التفسير والحديث
واصوله كما اخذت وسمعت وقرأت سبقا سبقا على مشائخى
الاجلاء الاعلام والسادة الكرام فاروى الامهات الست وغيرها
من كتب التفسير والحديث عن شيخنا العلامة الشيخ حسين بن محسن
الانصارى وهو عن شيخه العلامة ذى المنهج الاعدل السيد حسن

ابن عبد الباري الاهدل والشريف الهمام والحافظ الامام محمد بن ناصر
الحازمي الحسني والقاضي العلامة الحجة احمد بن الامام الحافظ بالدنيا
محمد بن علي الشوكاني كلهم عن السيد العلامة وجيه الاسلام ومفتي
الانام عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل الزبيدي اليمني
عن والده العلامة نفيس الدين سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل
عن العلامة احمد بن محمد شريف الاهدل عن العلامتين احمد النخلي
وعبد الله البصري الى آخر سندهما ح وبرواية السيد العلامة احمد
ابن محمد شريف الاهدل ايضا عن الشيخ احمد بن محمد النخلي المكي
وعبد الله بن سالم البصري المكي ايضا عن شيخهما العلامة الشمس محمد
ابن علاء الدين البابلي المصري الى الشيخ احمد بن حجر العسقلاني وارويه
عن شيخنا الشريف محمد بن ناصر والقاضي العلامة احمد بن الامام محمد
الشوكاني كلاهما عن والد الثاني وهو القاضي محمد الحافظ الشوكاني
عن شيخه العلامة السيد عبد القادر بن احمد الكوكباني عن العلامة
الشيخ محمد حيات السندي المدني عن العلامة سالم بن عبد الله
البصري عن والده عبد الله بن سالم البصري الى الشيخ ابن حجر العسقلاني

صحيح البخاري

الى آخر سنده - واما صحيح البخاري فاروبه بالاسانيد المذكورة الى
الحافظ ابن حجر عن شيخه زين الحفاظ ابي الفضل عبد الرحيم العراقي
عن الامام الحجة احمد بن ابي طالب الحجار عن الامام ابي عبد الله
الحسين بن المبارك الزبيدي عن الحافظ عبد الاول بن عيسى السجزي الهروي
عن ابي الوقت عبد الاول بن عيسى السجزي الهروي

صحيح مسلم

واما صحيح الامام مسلم فاروبه بالاسانيد السابقة الى ابن حجر العسقلاني
عن الصلاح بن عمر الصلاح بن عمر والمقدسي عن ابي الحسن علي بن
احمد المعروف بابن البخاري عن المؤيد بن محمد الطوسي عن فقيه
الحرم ابي عبد الله محمد بن الفضل بن احمد الفراوي عن ابي الحسين
عبد الغافر بن محمد الفارسي عن ابي احمد محمد بن عيسى الجلودي
بضم الجيم بلا خلاف نسبة لسكة الجلود بين نيسابور والدراسة
عن ابي اسحاق ابراهيم بن محمد بن سفيان عن مؤلفه الا ثلاثة فوائت
في ثلاثة مواضع لم يسمعها ابراهيم بن محمد بن سفيان من الامام مسلم
فروايته لها عن الامام مسلم بالاجازة او بالوجادة وقد غفل اكثر
الرواة عن تبيين ذلك وتحقيقه في اجازتهم وفهارسهم بل يقولون
في جميع الكتاب اخبرنا ابراهيم بن محمد بن سفيان قال اخبرنا

مسلم بن الحجاج وهو خطأ نبه على ذلك الحافظ ابن الصلاح كما حكاه
عنه النووي في مقدمة شرح مسلم رحمه الله تعالى وقد نبه و
بين الثلاثة الموضع الفائتة الامام النووي في اول المقدمة
فليراجعها من اراد الوقوف عليها ط واما سنن الامام ابي داؤد
السجستاني فبالاسانيد السابقة الى الحافظ ابن حجر بسنده الى مؤلفها
واما جامع الامام الترمذي والشمائل له فبالاسانيد السابقة الى
ابن حجر الخ واما سنن الامام النسائي فبالاسانيد السابقة اليه
وبسنده الى المؤلف واما سنن الامام ابي عبد الله محمد بن يزيد بن ماجة
القزويني فبالاسانيد السابقة الى ابن حجر وبسنده الى المؤلف.
واما موطاء امام دار الهجرة مالك بن انس فبالاسانيد السابقة
الى ابن حجر وبسنده الى المصنف واما مسند الامام الدارمي رحمه الله
فبالاسانيد السابقة الى ابن حجر الى اخر السند واما النخبة وشرحها
وبلوغ المرام الجميع للحافظ ابن حجر فبالاسانيد السابقة اليه
واما منتقى الاحكام لابن تيمية فعن شيخنا الشريف محمد بن ناصر
الحازمي عن شيخه الامام الشوكاني عن شيخه السيد عبد القادر

سنن ابي داؤد
جامع الترمذي
سنن النسائي
سنن ابن ماجه
موطاء
مسند دارمي
النخبة
المنتقى

ابن احمد الكوكبانى عن العلامة السيد سليمان بن يحيى بن عمر مقبول
الاهدل عن السيد العلامة احمد بن محمد شريف الاهدل عن احمد
ابن محمد النخلى المكى بسنده الى مؤلفه الامام مجد الدين عبد السلام
ابن عبد الله بن ابى القاسم بن محمد الحرانى المعروف بابن تيمية و
اما مشكوة المصابيح للحافظ الخطيب التبريزى فبالاسانيد السابقة
الى الشيخ ابراهيم الكردى المدنى بسنده المار الى مؤلفها و اما
تيسير الاصول للحافظ عبد الرحمن بن على الديبع الشيبانى فعن شيخنا
الشريف محمد بن ناصر الحازمى والسيد حسن بن عبد البارى الاهدل
كلاهما عن العلامة عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل
واما كتاب الحصن الحصين والعدة للامام الحافظ محمد الجزرى فبالسند
السابق فى تيسير الاصول الى الحافظ الديبع عن الحافظ زين الدين
ابى العباس احمد بن عبد اللطيف الشرجبى عن الحافظ محمد الجزرى
مؤلفها واما شفاء القاضى عياض فبالسند السابق ايضا فى تيسير
الاصول الى الحافظ الديبع عن الحافظ زين الدين احمد بن عبد اللطيف
الشرجبى عن الامام الحافظ نفيس الدين سليمان بن ابراهيم العلوى

بسنده الى المؤلف واما اوليات العلامة الشيخ محمد سعيد سنبل فعن
شيخنا الشريف محمد بن ناصر قرأة واجازة عن العلامة محمد عابد السندي
عن العلامة محمد طاهر عن والده المؤلف واما ما يتعلق بالتفسير
فاول ذلك تفسير الجلالين فاروى ذلك عن العلامة الشيخ حسين
ابن محسن الانصاري وهو عن الشريف محمد بن ناصر عن العلامة
عبد الرحمن بن سليمان مقبول الاهدل عن والده العلامة سليمان
ابن يحيى عن والده العلامة يحيى بن عمر عن مشائخه الثلاثة الاعلام
الشيخ احمد النخلي والشيخ عبد الله بن سالم البصري والشيخ حسن العجيمي
ثلاثتهم عن حافظ عصره الشمس البابلي عن سالم السنهوري و
نور الدين علي الاجهوري فالاول عن الشمس محمد العلقمي والثاني
عن النور علي القرافي كلاهما عن الامام السيوطي والقطعة الثانية
تاليف الجلال المحلي من سورة الكهف الى آخر القرآن ومنها الفاتحة
فعن الحافظ السيوطي عن الجلال المحلي واما تفسير القاضي ناصر الدين
البيضاوي فبالسند المتقدم في تيسير الاصول الى الحافظ الدينوري
عن جده لامه العارف بالله اسمعيل بن محمد بن مبارز الشافعي عن

الخطيب كمال الدين ابى عمران موسى بن محمد الضجاعى عن شيخ الاسلام
القاضى ابى الطاهر مجد الدين محمد بن يعقوب الفيروزابادى
عن الاستاذ عبد الله بن محمود الاصفهانى ثم الشيرازى عن مؤلفه
القاضى البيضاوى واما تفسير الامام الحافظ محى السنة البغوى
قال شيخى فعن شيخنا الشريف محمد بن ناصر قراءة لاوله واجازة
لباقيه عن شيخه العلامة عبد الرحمن ابن سليمان مقبول الاهدل
عن والده العلامة سليمان بن يحيى مقبول الاهدل عن العلامة
احمد بن محمد شريف الاهدل عن العلامة احمد بن محمد النخلى المكى
عن العلامة الشمس محمد البابلى عن العلامة ابراهيم الحلبى عن
العلامة محمد بن احمد الرملى المصرى عن القاضى زكريا عن
العلامة عبد الرحيم ابن الفرات عن العلامة ابى حفص عمر بن
الحسن المراغى عن الفخر ابن البخارى عن مؤلفه واما الترغيب
والترهيب للحافظ زكى الدين عبد العظيم المنذرى فبالاسناد
السابق فى ابى داؤد الى الحافظ ابن حجر عن ابى على المطرزى
عن يوسف بن على الحنفى عن مؤلفه واروى جميع ما ذكر ايضا

تفسير البغوى

الترغيب والترهيب

عن شيخي وسندي العلامة الشيخ حسن بن محسن الانصاري فهو عن
شيخه الشريف محمد بن ناصر الحازمي عن العلامة محمد عابد وله ثبت
كبير جامع للكثير من كتب التفسير والحديث وغير ذلك اسمه حصر
الشارد وكذلك اتحاف الاكابر في اسناد الدفاتر للعلامة الشوكاني
فان الثبتين المذكورين قد جمعا كثيرا من اسانيد كتب الحديث
وغيره واني ارويهما عن شيخي العلامة حسين بن محسن الانصاري
وهو عن شيخه الشريف محمد بن ناصر عن كل واحد من المؤلفين
المذكورين فقد اجزت للعلامة المولوى الحاج محمد عبد الهادي
المدراسي بكل ما تجوز لي روايته ونصح عني درايته من علم
الحديث وغيره اجازة شاملة عامة - واوصيه بمراجعة الكتب
المؤلفة في اسماء الرجال والكتب المصنفة في ضبط الالفاظ المشكلة
في متون الاحاديث وايضاح معانيها وشرح الامهات الست
لاسيما فتح الباري وتامل معاني الاحاديث والتعبير عن كل لفظ بمدلوله
العربي واوصيه بتقوى الله في السر والعلن والمواقبة لله فيما ظهر
وبطن - ومتابعة السنن والحياء من الله وحسن الظن بالله و

بعباد الله - وان لا يغفل عن ذكر الله المطلق وتلاوة كتابه وتدبر
معانيه والمجاهدة بحسب الوسع فيما يقربه الى الله عز وجل وان
لا ينساني ووالدي واولادي ومشائخي وجميع المسلمين من دعائه
في حياتي وبعد موتي ووفقنا الله واياه لما يرضاه وسلك بنا وبه
طريق النجاة اللهم اجعلنا واياه من العلماء العاملين والفقهاء
المحققين وارزقنا واياه خير الدنيا والآخرة يا ارحم الراحمين
والحمد لله اولا واخرا وظاهرا وباطنا ولا حول ولا قوة الا بالله العلي
العظيم وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم مؤرخته يوم
الاثنين ١٦ شهر ذي القعدة سنة ١٣٣٨ من الهجرة النبوية على صاحبها
افضل الصلوة واذكى التسليم والتحية كما حرره بنبانه وقاله
بلسانه المجيز الفقير الحقير عبد من عباد الله خادم الطلبة القاضي
رحمة الله ابن القاضي السيد احمد الله القادري نسبا
والحنفي مذهبا والراندري متوطنا عفي عنه وعن والديه وعن
مشائخه وعن جميع المسلمين والمسلمات آمين يا رب العلمين

ومنهم العلامة الفهامة شيخنا المحترم ومولانا المكرم
عمدة الاوان بركة الزمان الشيخ السيد علي مرتضى
الرفاعي السيوطي المصري الكانجرودي المالكي المعمر
خمس وتسعين سنة ١٣٣٣ نفعنا الله بعلومه وبركاته -
ولد بسيوط ١٢٣٣ واكتسب العلوم بالجامع الازهر - اخذ عن العلامة شيخ
الاسلام بالجامع الازهر الشيخ مصطفى البكري وعن العلامة الشيخ
ابراهيم الباجوري وهو عن الشيخ محمد الفضالي عن الشيخ عبد الله
الشرقاوي والشيخ محمد الامير الكبير صاحب الثبت الشهير -
فاجازني بجميع مروياته عن اشياخه الكرام وكتب لي الاجازة
بخطه وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وحده
والصلوة والسلام على من لا نبي بعده - ولما سألني اخي وعزيزي
وقرة عيني الشيخ العالم العلامة الفاضل الكامل
محمد عبد الهادي في اجازة فاني اجبته واجزت له بما اجازني
مشائخي في الله تعالى كالشيخ ابراهيم الباجوري رحمة الله عليه
ونفعني بعلومه والشيخ مصطفى البكري شيخ الاسلام بالجامع الازهر

الكانجرودي بليدة متصل المتلور من مضافات كوشين التابعة لولاية ملبار من مالك مدراس ١٢ عبد الهادي غفر الله له

الفصل الثالث والثلثون

في شهر محرم يوم الخميس (١١) ساعة من النهار ١٢

وغيرها - السيد علی مرتضی فی التاريخ الرابع من شهر ربيع الاول سنة ١٣٠٢

ومنهم العلامة المحقق الفهامة المدقق جامع العلوم والفنون المحدث المفسر مولانا و شيخنا ابو محمد عبد الحق ابن محمد امير الحقانی الحنفی الدهلوی دامت برکاته وفيوضاته وهو يروی عن العلماء الاعلام منهم العلامة القدوة الفهامة مولانا السيد علم علی المراد آبادی وهو من اجل تلاميذ العلامة محمد اسحاق المحدث الدهلوی وهو يروی عن مولانا عبد العزيز المحدث الدهلوی وهو عن ابيه وسنده مشهور فاجاز لی بمروياته فی الحديث والتفسير والفقه وما يتعلق بالعلوم الدينية والحقائق اليقينية وكتب لی الاجازة بخطه الشريف وزينها بختمه المنيف وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم ط

الحمد لله الذی ارسل رسوله بالهدی ودين الحق ليظهره علی الدين

اخذ عنه مولانا السيد حسن شاه المحدث الرامفوری وغيره ١٢ عبد الهادی

ومنهم العلامة المحقق الفهامة المدقق جامع العلوم والفنون المحدث المفسر مولانا و شيخنا ابو محمد عبد الحق ابن محمد امير الحقانی الحنفی الدهلوی دامت برکاته

ط صاحب التصانيف الكثيرة والتاليف المفيدة الشهيرة منها كتاب عقائد الاسلام المقبول بين الانام ومنها تفسير القرآن المسمى بفتح المنان فی تسع مجلدات كبار المعروف بتفسير الحقانی المتداول بين الخاص والعام سلك فيه مسلك التحقيق والدراية باسلوب لطيف وافاد افادة تامة والی باحسن ما امكن لجزاه الله تعالی عنا ونفع به المسلمين وكان رحمه الله تعالی مناظرا شهيرا وفاضلا حسن - قد حضرت عنده فی بيته بالدهلی ١٢ عبد الهادی غفرله

كله وكفى بالله شهيدا - محمد رسول الله والذين معه اشداء على
الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا يبتغون فضلا من ربهم ورضوانا
اللهم صل وسلم عليه وآله واصحابه وسلم تسليما كثيرا كثيرا
اما بعد فقد سألني الاخ في الله الاغر المحترم المولوي
الحاج عبد الهادي الهندي المدراسي ان اجيز له بمرويا
في الحديث والتفسير والفقه وما يتعلق بالعلوم الدينية والحقائق
اليقينية مما استفدت من المشائخ الكرام والعلماء الاعلام فاجزت
له ان يروي عني فانه لذلك اهل والامر عليه يسهل وخصوصا
ما الهمني ربي في تفسيراتي فيما اشكل على القوم فاخلطوا التمويهات
والترهات في الدرايات والروايات وليس ذلك الا الظن الصحيح
بمن ساق السند ولا يميز بين الغش والحق فكم ممن له الشهرة في
سرد الحديث ومطايا الاسانيد ملجومة لديه - ونوق الروايات
مخطومة بين يديه - واجزت له ما افادني شيوخي من الاعمال
المفيدة - وشيوخي كثيرة - منهم العالم الفاضل الكامل السيد
السند السيد عالم علي المرادابادي وهو من اجل تلاميذ الحاج

اسحاق الدهلوی المهاجر فاجاز له وحصل له الاجازة عن جده
الشیخ عبد العزیز الدهلوی وحصل له الاجازة من ابیه شاه
ولی الله المحدث الدهلوی واسانید شاه ولی الله مشهورة
مذکورة فی الکتب وارجو من الله المنان ان یوفقنی وایاه
بالاعمال الصالحة ویختمنی وایاه بالخیر والسعادة - وانا الفقیر
ابو محمد عبد الحق بن محمد امیر الحقانی - ۱۸ جمادی الاولی
سنه ۱۳۲۸

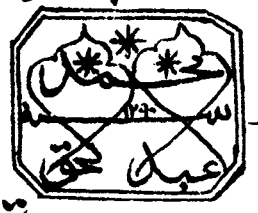

ومنهم العلامة النبیل الفهامة ٣٥
الجلیل المحدث الاعظم الفقیه الافخم وحید الدهر فرید
العصر البحاث الحسیب اللوذعی مولانا وشیخنا
الشیخ محمد قیام الدین عبد الباری اللکنوی نفعنا
الله بفیضه الصوری والمعنوی سمعت منه الحدیث
المسلسل بالاولیة وقرأت علیه بعض المسلسلات من کتاب
مسلسلاته المسمی بالباقیات الصالحات فاجازنی به وبسائر
مرویاته باللفظ وذلک فی شهر ربیع الاول سنه ٣٤ ١٣ ببلدة حیدرآباد

الذكر صانها الله عن الشرور والفتن - وهو يروى عن العلماء
الاعلام منهم شيخنا وشيخه الشيخ السيد محمد امين رضوان
والشيخ السيد علي الطاهر الوتري المدنيان وقد مر ذكرهما سابقا

٣٦ ومنهم مجمع الفضائل منبع الفواضل العلامة الخطير
والفهامة السفسير مولانا المحدث الشيخ عبد المؤمن
ابن المنشي فهيم الدين الميرطهي عمت البلاد فيوضاته
قد حدثني بالحديث المسلسل بالاولية ببلدة ميرتهد ٢ جمادالاولى
سنة ١٣٢٥ - وهو يروى عن مولانا المحدث فضل الرحمن المرادآبادي
وكذلك اجازني بجميع مروياته من كتب الصحاح وغيرها من
كتب الحديث ومن كتب الاوراد كدلائل الخيرات وحزب البحر
عن مولانا المرادآبادي المذكور وهو عن عبد العزيز المحدث
الدهلوي بسنده المشهور - واجازني بحديث الجن وهو
من قتل في غير زيه فدمه هدر ولهذا الحديث
قصة مشهورة وعلى السنة اهل العلم مذكورة من قتل الشاه
اهل الله حية كان جنيا واحضار الجن اياه بين قاضيهم وحكم

الشيخ السادس والثلاثون

القاضي الجنبي الصحابي المعمر رضي الله تعالى عنه بهذا الحديث
يرويه شيخنا عن مولانا السيد احمد الدهلوي عن خاله السيد محمود عن
الدهلوي عن مولانا عبد العزيز الدهلوي عن مولانا ولي الله الدهلوي
عن الشاه اهل الله الدهلوي عن شهورش القاضي الجنبي رضي الله
تعالى عنه

ومنهم العلامة القدوة الفهامة حاوي الفواضل
الشيخ الواصل مولانا وشيخنا السيد محمد گل بن السيد جان
الكابلي المرادابادي المدرس بالمدرسة الامدادية
بمرادآباد - لقيته بها في شهور سنة ١٣٢٨ ثماني وعشرين وثلثمائة
والف واخذت عنه الاجازة في الحديث والتفسير والفقه
وغيرها من العلوم الدينية - وقد ناولني نبذة المفيد المسمى
باصح الاسانيد واجازني بجميع ما فيه من مروياته وهو اخذه
عن عمدة الزمان مولانا المحدث السيد محمد المكي الكتبي الخطيب
والامام والمدرس بالمسجد الحرام ابن المرحوم السيد محمد الكتبي
ابن مفتي البلد الحرام السيد محمد بن حسين الكتبي عن شيخه ووالده
السيد محمد الكتبي الخطيب والامام والمدرس بالمسجد الحرام عن

والد مفتى الاحناف بالبلد الحرام السيد محمد بن حسين الكتبى عن
شيخه السيد احمد الطحطاوى محشى الدر المختار عن اشياخه منهم
الشيخ احمد الحماقى عن مشائخه على العقدى والسيد على الحنفى السيوطى
البصير عن صدر العلماء الاعلام الشيخ احمد الدمنهورى وعين المفتيين
بالديار المصرية السيد على الشبراملسى باسكندرية واخذ المذكورون عن
الشيخين الجليلين الشيخ محمد شاهين الارمناوى والشيخ
عبد الحى الشرنبلالى وكلاهما اخذا عن الشيخ احمد الشوبرى والشيخ
حسن الشرنبلالى صاحب التصانيف وهما اخذا عن الشيخ
محمد المحبى عن الشيخ المقدسى عن الشيخ شهاب الدين احمد بن يونس
الشهير بالشلبى شارح الكنز عن الشيخ عبد البر بن الشحنة عن
المحقق الكمال بن الهمام عن الشيخ سراج الدين عمر قارى الهداية
عن الشيخ علاء الدين السيرامى عن السيد جلال الدين شارح
الهداية عن علاء الدين عبد العزيز البخارى صاحب الكشف والتحقيق
عن الاستاذ حافظ الدين الكبير صاحب الكنز عن العلامة الكردرى
عن برهان الدين صاحب الهداية عن فخر الاسلام على البزدوى

عن شمس الائمة السرخسی عن الامام الحلوانی عن القاضی ابی علی النسفی
عن الامام ابی بکر محمد بن الفضل البخاری عن الامام عبد الله
السبذموني[1] عن الامام عبد الله بن ابی حفص البخاری عن
ابیه عن الامام الاجل محمد بن الحسن الشیبانی عن الامام ابی
حنیفة رضی الله تعالے عنه

ومنهم[38] الشیخ الاجل المحدث الاکمل الخبیر الشیخ حسن
ابن علی النظیر النعمانی القدوسی الجنجوهی[2] دامت برکاتهم
وعمت افاضاتهم اعطانی شبته المسمی بالدر الفرید فی معرفة
الاسانید اجازنی بما فیه من مرویاته عن مشائخه الاعلام
قال فی شبته واما انا فقرأت الکتب الدرسیة وغیرها علی عدة
شیوخ فمنهم الفاضل النحریر الحبر السفسیر سمی المحدث المشهور
فی الآفاق مولانا محمد اسحاق ومنهم العلامة الاجل الشهیر الجامع

[1] السبذموني نسبته الی سبذمون قریة من قری بخاری ۱۲ امع الاسانید۔ [2] جنجوه
معرب گنگوه بلیدة بالهند معروفة علی ثلاث مراحل من دهلی ماذالت مسکنا لاهل
الفضل والکمال من اجل فدمائها وکملائها الشیخ الاجل العارف الربانی والقطب
الصمدانی الشیخ عبد القدوس النعمانی رأس سلسلة الجشتیة القدوسیة الفیاضیة
ومن اشهر اولاده المتاخرین شیخنا الشیخ المحدث العلامة الفهامة الجامع بین الشریعة
والطریقة مولانا رشید احمد المتوفی سنة ۱۳۲۳ھ ۱۲ الدر الفرید۔

لاصناف العلوم مولانا محمد یعقوب الدیوبندی صدر المدرسین
فی المدرسة الدیوبندیة ومنهم العالم الربانی الفاضل الصمدانی العارف
بالله الاحد مولانا الرشید احمد الجنجوهی وقد حصلت لنا الاجازة
والقراءة والسماعة عنه لأمهات الکتب الست والمؤلماء للامام
مالک رضی الله عنه واجازنا لجمیع مرویاته وتالیفاته ومسموعاته
عدة شیوخ فمنهم المحدث المتقن المتفنن الشیخ حسین بن محسن الانصاری
الخزرجی الیمانی نزیل بوفال ومنهم المحدث الاکمل صاحب التالیفات
العدیدة الشیخ ابوعطاء حسن الزمان محمد التر کمانی الدکنی ومنهم
عدة المشائخ والعلماء الشیخ علیم الدین ابن الشیخ رفیع الدین الدکنی انتهی
فاما الشیخ حسین بن محسن الانصاری فیروی عن العلامة السند
السید الشریف محمد بن ناصر الحسنی والقاضی الهمام صفی الاسلام
احمد بن محمد الشوکانی والسید العلامة حسن بن عبد الباری
الاهدل المراوعی[1] ونفیس الاسلام مفتی زبید وابن مفتیها

[1] المراوعی نسبة الی مراوعة قریة خارج الحدیدة بالیمن - بینها وبین الحدیدة مسافة
ثلاث ساعات کذا سمعت من الشیخ احمد باری بن محمد عبدة بن احمد بن عبد الباری الاهدل
من افاضل سکان القریة المذکورة ۱۲ عبد الهادی غفر الله له

السید سلیمان بن محمد بن عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر الاهدل
الزبیدی کلهم عن السید الاجل وجیه الاسلام عبد الرحمن بن سلیمان
الاهدل باسانیده واما العلامة الشیخ حسن الزمان محمد فیروی
عن ابی الغنایة قال اخبرنا الشیخ محمد ناعز الدین عن زکی الدین
عن ابی طاهر المدنی عن ابیه ابراهیم الکردی الکورانی بسنده المشهور
واما العلامة الشیخ علیم الدین فیروی عن الشیخ عابد السندی باسانیده
المشهورة المذکورة فی حصر الشارد

۳۹ ومنهم العلامة الحبر الفهامة مولانا الشیخ الحکیم الوالقاسم
نور محمد الفتحفوری مولداً الحیدرابادی موطناً الحنفی مذهباً
الجشتی النقشبندی طریقةً دامت فیوضه۔

اجازنی بجمیع مرویاته عن المشائخ الاعیان الذین هم برکة الزمان
وهو اخذ عن العلامة المحدث سیدنا ومولانا رشید احمد الجنجوهی
المذکور عن مولانا المحدث عبد الغنی المدنی بسنده المذکور مرارا
واخذ عن مولانا شیخ الهند محمود حسن الدیوبندی عن مولانا
محمد قاسم الدیوبندی عن الشیخ عبد الغنی المذکور واخذ ایضا عن

الشیخ الرابع والثلثون

العالم الفاضل ابی الخیرات السید احمد الدهلوی عن خاله السید
محبوب علی الدهلوی عن مولانا عبد العزیز الدهلوی وسنده مشهور
واخذ ایضا عن العلامة القاری الحافظ عبد الرحمن الفانی
عن مولانا العلامة محمد اسحق عن مولانا الشیخ عبد العزیز المذکور
وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله العلی الاعلی
والصلوٰة والسلام علی سیدنا ومولانا المصطفی وعلی آله واصحابه
الذین اصطفی اما بعد فان اخی فی الله الباری مولانا
المولوی الحافظ الحاج محمد عبد الهادی المدراسی
ثم الحیدرابادی قد طلب منی مع کونه صاحب العلم والحلم والاسانید المسانید
ان اجیزه بمرویاتی فی الحدیث من کتب الصحاح والتفسیر والفقه
ومایتعلق بالعلوم الدینیة مما استفدت من المشائخ العظام و
العلماء الاعلام واساتذتی الکرام منهم جامع الشریعة والطریقة
رأس المحدثین والمفسرین سیدی ومولای فی الدنیا والدین
الحافظ الحاج مولانا رشید احمد الجنجوهی قدس سره وافاض
علینا برکاته وبره وجامع الکمالات العقلیة والنقلیة ضاحب

القوة القدسية مولانا المولوى الحاج شيخ الهند محمود حسن الديوبندى - والعلم الفاضل الاكمل مولانا المولوى الحاج ابو البركات السيد احمد الدهلوى - والعالم الافخم الافضل القارى الحافظ عبد الرحمن الفانى فتى رحمة الله عليهم - فانا اجزته كما اجازنى بهؤلاء الجهابذة الاكابر - وسندهم معروف عند جماهير الفضلاء المفاخر - واوصيه كما اوصى نفسه باجتناب الهوى - وملازمة التقوى - فى السر والنجوى - وان يشتغل بهذا العلم الشريف ويلقيه على الطلبة وان لا ينسانى ومشائخى الكرام من صالح دعوانه - والله ولى التوفيق - واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين فقط وانا العبد المذنب ابو القاسم نور محمد الفتحپورى مولدًا الحيدرابادى موطنًا الحنفى مذهبًا الجشتى النقشبندى طريقةً -

ومنهم العالم الفاضل الجهبذ الكامل مولانا التقى الشيخ عبد الله المعروف بفضل محمد الكابلى اللمقانى السفيد كوهى البهادرى عم فيضه - سمعت منه انا وولدى عبد المجيب الحديث المسلسل بالاولية بالحرم المكى وقد اجازنا بجميع ما تجوز له روايته وهو اخذ عن شيخه الشيخ السيد الشاه ابى الحسين احمد النورى المارهروى المتوفى

الشيخ المولوى الفاضل

یوم السبت احد عشر من شهر رجب سنة ۱۳۲۴ اربع وعشرون وثلثمائة
والف[۵] - وهو اخذ عن[۲] جده السید الشاه آل رسول عن[۳] المحدث
الجلیل الشاه عبد العزیز الدهلوی عن[۴] الشیخ الشاه ولی الله واخذ
شیخنا ایضا عن الشیخ احمد علی المحدث السهارنفوری عن العلامة
المحدث الشاه محمد اسحق بسنده المذکور سابقا - وصورة اجازته
بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله علی ما والاه - والصلوة والسلام علی
مصطفاه - اما بعد فقد التمس منی الاخ الصادق والمحب
الواثق الشیخ محمد عبد الهادی المدراسی الحیدرابادی
ان اجیز له بالاحادیث المرویة لی عن اساتذتی الاعلام فلما رأیته
واوثقت علیه العهد علی الامانة والدیانة اجزته منها الکتب
الصحاح الستة بشرط ما ذکر من الدیانة والامانة وبذل الجهد
والجهد فی تطبیق الروایات المرویات عن خیر البریة والعمل
بما حاصلها مطابقا لمذهب الحنفیة وعدم تحول وصرف الاحادیث
من ظواهرها لها العاملون بها الفرقة السنیة السنیة وها انا

---

۵ ومادة تاریخ وفاته (خاتم اکابر هند) ۱۲ محمد عبد الهادی غفر الله له -
۱۳۲۴

اجزت بها اخی هذا وابنه محمدا عبد المجیب لشرط الاهلیة لتلك
الدرجة العلیة لکن بحسب ما ذکر من الشرائط فی حق ابیه علی طبق
مرضاة الحضرة الالهیة وقد زدت فی حقهما اجازة الحدیث
المسلسل بالاولیة وقد سمعاه منی اولا۔ وقد اجازنی بتلك الکتب
وذلك الحدیث شیخی ومولائی وسندی السید الشاه ابو الحسین
المارهروی رحمة الله تعالی علیه من طریق جده السید الشاه
آل رسول رحمة الله تعالی علیه وهو من طریق الشاه عبد العزیز
قدس سره العزیز الی آخر السلسلة وقد اجازنی ایضا بالکتب الستة
شیخی ومولائی المولوی احمد علی السهارنفوری من طریق المشتهر فی
الآفاق الشاه محمد اسحاق رحمة الله علیه وارجو منهما ان
یذکرانی واشیاخی فی دعائهما الخیر فی الاوقات المقبولة المرضیة
وبرز منی ذلك وانا بمکة المعظمة زادها الله تبارك وتعالی شرفا
وتعظیما ومهابة فی الیوم الثلاثاء الثالث من ذی القعدة الحرام سنة
الرابع والعشرین وثلاثمائة بعد الالف من الهجرة النبویة علی صاحبها
الف الف صلوة وتحیة اللهم صل علی محمد طب القلوب ودوائها

وراحة الابدان وشفائها ونور الابصار وضيائها برحمتك يا ارحم
الراحمين - الراقم بخطه الراجي رحمة ربه الباري فضل محمد
الكابلي اللهقاني السيندكوهي البهاري عفا عنه بفضله الجاري

فضل محمد
برہمہ عالم

ومنهم العلامة الفهامة العابد الزاهد المحقق
المدقق فريد عصره وحيد دهره شيخي وسندي ووسيلتي
الحافظ الحاج الشيخ علي ابن سلطان بن رحمه الشناصي
اللنجاوي الفارسي الشافعي القاسمي لازالت شموس

الشيخ الحادي والاربعون

موطنا ۱۲ قطرا ۱۲ مذهبا ۱۲ نسبا ۱۲

فيوضه بازغة - ولد رحمه الله تعالى سنة ۱۲۷۸ ثمان وسبعون ومائتان
والف في اوائل شهر الربيع الاول في قرية شناص من مضافات قصبة
لنجه التابعة لولاية فارس من ممالك ايران وقاها الله تعالى عن الحدثان
لقيته ببلدة كوشين (كوچين) التابعة لرياسة مليبار من ممالك مدراس
حين كنت مدرسا واعظا مقيما بها في حدود سنة ۱۳۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ هـ
عند ذوي الهمم العلية والاخلاق السنية زكريا ابن الحاج

ـه الشناص قرية قريبا من لنجه - وقرية بفارس باسمها شناوه من مضافات فارو باذ ۱۲ عبد العادي

عبد الستار وعمر ابن الحاج ايوب ويونس ابن الحاج هاشم
التجار المشهورين بها وكان الشيخ المذكور متبحرا فى العلوم والفنون
كلها وكان محققا عجاثا صالحا كثير الاسفار محبوبا فى الانظار وكان
مقيما عند هؤلاء المذكورين سنين عديدة وكانوا يعتقدون فيه و
يبجلونه ويعظمونه ويخدمونه ثم رحل الى حيدرابادو اقام عندى
مدة ثم سافر الى بلدان شتى ثم رجع الى كوشين واقام بها ثم سافر
الى الحج ورجع اليها وصار مقيما بها الى ان توفى سنة ١٣٥٣ رحمه الله تعالى
ورضى به امين

اخذ العلوم النقلية والفنون العقلية عن العلماء الاعيان منهم
العلامة الشيخ محمد ابن الشيخ زكريا ابن الشيخ يحيى بن محمد كمال
ومنهم[1] الشيخ محمد بن الحسين اللنجاوى وهو يروى عن[2] الشيخ الكبير
احمد بن عبد الله الكوهجى وهو عن[3] الشيخ ابراهيم الباجورى والشيخ
عبد القيوم الاسكندرى المكى رحمهم الله تعالى ونفعنا بهم فاجاز لى
بجميع مروياته عن هؤلاء المشائخ المذكورين وكتب لى الاجازة
بخطه وصورة اجازته ما نصه بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله

الذى خلق الافلاك - واسكنها الاملاك - وزينها للناظرين بالكواكب
وللمعتبرين بالنجوم الثواقب - وخلق الارض مهبطاً لانواره - ومحطاً
لآثار اسراره - والصلوة والسلام على من زيّن الله به الوجود غيباً و
شهاده - وجعله الوسيلة العظمى للفوز بالسعاده - وعلى آله وصحبه
الابرار والمقتفين على آثارهم فى الانوار الذين احيوا آثارهم ورفعوا
منارهم اقتداءً بهم وتمسكاً بحبهم فهم بما قاموا به قائمون - وفى
المجاهدة دائمون - لا تلهيهم تجارة ولا بيع - ولا غرس ولا ريع
عن احياء الملة الحنيفة - امدهم الله بالرغبة والخيفه - واسعدنا بحبهم
وسلك بنا ما سلك بهم - ولما بزغ بدر السعاده - فى سماء
المعالى مؤذناً بالزياده - لينور عالم الشهاده - تجلّى
للعالمين ينادى - فوق طور قلب سيدنا اللوذعى
الالمعى الشيخ محمد عبد الهادى - المدراسى الحيدرآبادى
اذ جعله الله هادياً وداعياً الى الله بامره وبالمسلمين حفيا - طلب
جنابه الاكرم منى الاجازة فى التدريس - ليهدى الناس الى طريق
الحق وينقذهم مما يدسه جنود ابليس - من الاعتقادات الزائغه

اللتى عن سبيل الهدى زائغة - فحمدت حسن نيته - واعتقدت نزاهة
طويته عن امال الاغراض النفسانية - من رياء وصيت وسمعة
وتوصل لحظ من حظوظ النفس الامارة - وشكرت سعيه لهذا الاشارة
ثبتنا الله واياه على سواء السبيل - واجارنا واياه والمسلمين
اجمعين من العذاب الوبيل - وحيث لم ليسعنى الحال الا الاجابة
والانعام باجازته - فاجزته واذنته فى ذالك - والله يوفقه
لخير المسالك - وذالك بعد ان تحققت فيه الاهلية واللياقة
لما حوى من فنون العلم ومكارم الاخلاق ما شد ازره ونطاقه
فالحمد لله الذى كساه حلة العلم الاسنى - وزينه بالاخلاق
الكريمة الحسنى - وخلع عليه خلعة التدريس - وجعله اهلا لهذا
المقام النفيس - لانه اهل وكفوء لهذا المقام لما برع فى العلوم
وكرع من كؤس المنقول والمعقول والمنطوق والمفهوم - وكفى
بحسن سيره واخلاقه - شاهدا على استحقاقه - فهو ذو الهمة
الباسقة - والعزيمة الصادقة - لا تأخذه فى الله لومة لائم
عن اذاعة الحق القاصم - نور الله به وبامثاله الزمان وجعله

من اهل العرف والعرفان - وبارك فى ذريته - وسلك بهم فى
طريقته - اجازة مأذونا فيها من عدة مشائخ مشهود لهم بالفضل
والكمال منهم الشيخ محمد بن الشيخ زكريا بن الشيخ يحيى بن محمد كمال
صاحب المدرسة المشهورة بجزيرة القسم فى الخليج الفارسى
القائمة ترفع منار العلم منذ اربعمائة سنة ومن سيدى وسندى
الساقى لى كأس الحياة الروحانية الشيخ محمد بن حسين اللنجاوى
ومن شيخى وعمدتى الشيخ احمد بن محمد بن عبد الله بن مظفر الشهير
باللنجاوى وهو من الشيخ الكبير احمد بن عبد الله الكوهجى بلد
بفارس قريبة من اصطخر وهو من الشيخين الجليلين سيدى
الشيخ ابراهيم الباجورى بمصر وسيد الشيخ صاحب القدم و
الكرامات الظاهرة عبد القيوم الاسكندرى المكى ومن غيرهم
من المشائخ - اعرضنا عن ذكرهم استغناء ببركتهم وبرهم رحمهم الله
تعالى ونفعنا بهم وسقانا من مشرعهم امين - اثبته بقلم يده الفانية
العبد الفقير الى الله الحنان المنان بكل نعمة على بن سلطان
ابن رحمه القاسمى نسبا والشافعى مذهبا والفارسى

موطنا متوسلا ومتوصلا بذالك الى محبة الاخوان لمعارفهم
فى كل ان وزمان واحبى بهم سنة سيد ولد عدنان
صلى الله وسلم عليه وعلى اله وصحبه الكرام

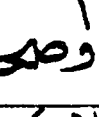

ومنهم مولانا العلامة الحبر الفهامة ملحق الاصاغر بالاكابر
الحاج الحكيم المعمر الشيخ محمد يعقوب على ابن الشيخ حيدر على
الدهلوى المدنى دامت فيوضاته - لقيته بمحروسة حيدرآباد
الدكن واجازنى بسائر مروياته من الحديث وغيره من العلوم
الدينية وهو يروى عن مولانا المحدث محمد اسحاق الدهلوى عن
مولانا المحدث عبد العزيز الدهلوى بسنده المشهور فبينى وبين الشاه
ولى الله المحدث فى هذا الطريق ثلثة وسائط وهذا عال جدا
ويروى شيخى ايضا عن الشيخ المعمر ستمائة سنة مولانا
المحدث عبد الله الشجرى النجدى اليمنى من اولاد مولانا
الشيخ شريف الشجرى معاصر العلامة الزمخشرى صاحب التفسير
المشهور - اخبرنى شيخى محمد يعقوب على المسطور الى لقيت
الشيخ المعمر المذكور فى زمن الشيخ جمل الليل المكى بمكة المكرمة زادها الله

اربعة وسبعين ومائتين والف وقد شهد الشيخ المذكور عندى
فى حق المعمر المذكور ان له ستمائة سنة وقال قد رأيناه فى السنة
الماضية وكلمنا معه وكان الشيخ الشجرى يمدح الشيخ مولانا
معصوم المجددى والشجرى شعر

كم من رجال رأينا وما سمعنا ولكنك سمعنا وما رأينا

والله تعالى اعلم

القسم الثالث والاربعون

٤٣ ومنهم العالم البارع المتقن المحدث الحاج محمد محى الدين حسين
الشافعى شيخ الحديث وصدر المدرسين بالمدرسة
اللطيفية بويلور (بلدة من مضافات مدراس ادام الله
فيوضاته سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية وهو يرويه
كذلك عن قدوة العلماء شيخ الكل الشيخ محمد لطف الله العلى كده
مفتى العدالت العالية بحيدراباد الدكن عن مولانا القارى عبد الرحمن
الفانى فتى عن مولانا الشيخ محمد اسحاق الدهلوى عن مولانا
عبد العزيز الدهلوى بسنده المشهور بين المشائخ الكرام وسمعت
منه ايضا الحديث المسلسل بالمصافحة برواية شمهورش الجنى

الصحابي رضي الله تعالى عنه في سابع ذي القعدة الحرام سنة ١٣٢٥ هـ
وقد صافحته في مكان مولانا الحاج الحافظ السيد عبد اللطيف القادري
الحسني الحسيني المعروف بقطب ويلور وهو صافح مولانا المفتي
المذكور عن الشيخ عبد المحسن بن محمد طاهر سبل المكي ثم المدني
حين نزولهما ببلدة بنارس في شعبان سنة ١٢٥٧ هـ عن مولانا السيد صالح
البخاري بسنده المعروف بين العلماء ويروي شيخنا أيضا الكتب
الحديث وغيرها من الكتب الدينية من اشياخ الحرمين الذين
أخذت عنهم وقد سبق ذكرهم في هذا الكتاب وصورة اجازته
بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام
على خاتم النبيين سيدنا محمد وعلى آله وصحبه الهادين المهديين
أما بعد فيقول عبد المسكين الجاني محمد محي الدين حسين
المدراسي الويلوري غفر الله له ولوالديه بلطفه الخفي
والجلي ان الاخ الاعز المتصف بالخلق الرضي والعمل
السني المولوي الحاج عبد الهادي سلمه الله الباري
مع كونه حائزا الكمال في الاسناد وصاحب الرشاد في مناهج السداد

طلب مني بعض الاجازات تيمنا وتبركا وسمع حديث المصافحة برواية
شمهورش الصحابي الجني رضي الله تعالى عنه والحديث المسلسل
بالاولية مشافهة مني في سابع ذيقعدة سنة ١٣٢٥ هـ في مكان قطب ويلور
قدس سره العزيز فاجزت هذا الشيخ العالم الصالح اجازة خاصة وردا وردعوة وادعوا الله
عز وجل ان يزيده علما نافعا وفهما سليما وطبعا مستقيما كما قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا اراد الله
بالعبد خيرا يفقهه في الدين امين - انا العبد المسكين ٥

ومنهم مولانا العالم الفاضل العامل الكامل ٤٤
الشيخ محمد خورشيد الله المدراسي الحنفي صدر
المدرسين بالمدرسة الخير الجاري الواقعة بسبيل ١
وشارم دام فيضه - اجازني بمرويا ته في بعض كتب الحديث
والاوراد كالحصن الحصين وحزب البحر وغيرهما وهو يروي ايضا عن ١
شيخه الشاه محمد گيسو دراز القادري عن ٢ مولانا محمد شهاب الدين
عن ٣ مولانا مالك العلماء الاعلام وسند الفقهاء العظام ابي محمد
عبد العلي بحر العلوم اللكنوي بسنده المشهور ويروي ايضا

١ قصبة من مضافات صوبة مدراس من ممالك الهند ١٢ عبد الهادي كان لله ذي الايادي

الصحاح الست عن شيخه مولانا وشيخنا شمس العلماء الفحول الحاج الشيخ
غلام رسول المدراسي الجشتي القادري النقشبندي السهروردي
الاتي ذكره۔ وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله
رب العلمين والصلوة والسلام على رسوله خاتم النبيين ورحمة للعلمين
وعلى اله واصحابه الميامين اما بعد فيقول المفتقر الى الله محمد خورشيد
الله المدراسي عفى عنه وعن اسلافه بلطفه ولطفيل حبيبه صلى الله عليه
وعلى اله وسلم فلما طلب من الفقير الحقير الاخ المكرم والحاج المحترم
محمد عبد الهادي ابن الحاج محمد عبد الكريم وهو موصوف
بالاوصاف الحميدة والاخلاق الكريمة سلمه الله تعالى وافاض فيوض
نفسه مع كونه صاحب الاسناد وسالك مسالك السداد فاجزت له
بعض مرويات عن شيخي شاه محمد گيسو دراز القادري بسنده
واوصيه واياي اولا بتقوى الله واسأل الله ان يوفقه ويوفقني
وسائر المسلمين بما يرضاه ويجنبنا ويجنبه مما لا يرضاه وارجو ان
لا ينساني واشياخي بالدعاء في صالح اوقاته وايضا اعطيته اجازة
الصحاح الستة كما اروي عن شيخي المولوي الحاج غلام رسول المدراسي

لازالت شموس افضاله الى يوم التناد - كتبه فى يوم الاثنين خامس
صفر سنة ١٣٢٥ الخامس والعشرين وثلاثمائة بعد الالف من الهجرة النبوية
صلى الله عليه وعلى آله وسلم - الفقير الى الله محمد خورشيد الله
عفى عنه وعن اسلافه -

الشيخ الخامس والاربعون

ومنهم مولانا وشيخنا المحدث الجليل العلامة النبيل حافظ
الحديث والقرآن الشيخ محمد[1] عمر الصديقى البصير
الخراسانى ادام الله افاداته - قد سمعت منه الحديث
المسلسل بالاولية سنة ١٣١٩ وهو يروى عن الشيخ السيد محمود شاه
عن مولانا اسحاق الدهلوى بسنده (واجازنى بمروياته عن اشياخه
الاعلام كما ستذكر فى مواضعها من هذا الكتاب) واجازنى بدلائل
الخيرات وحزب البحر وحزب النصر وقصيدة البردة والقصيدة
الغوثية وغيرها من الاوراد بعد ما قرأتها عليه وبمروياته كلها
عن اشياخه الاعلام وستذكر اسماءهم فى مواضعها من هذا الكتاب

[1] (كان يحفظ ١١٥١٥ من الاحاديث) ودلائل الخيرات وحزب البحر والنصر وقصيدة
البردة والقصيدة الغوثية وغيرها من كتب الاوراد وله اشعار كثيرة لا يحصى عددها
٣ محمد عبد الهادى غفر له

ومنهم مولانا وشيخنا العلامة الفهامة الواعظ الحاج شمس
العلماء الفحول الشيخ المفتي غلام رسول المدراسي الحنبلي
القادري النقشبندي السهروردي خليفة قطب
الزمان العارف بالله شيخ الشيوخ مولانا الحاج امداد الله
المهاجر المكي قدس سره الملكي - اجازني بالقول الجميل و
بدلائل الخيرات وحزب البحر وقصيدة البردة لبعدما اسمعتها له في
سنة ١٣١٦ هـ اما القول الجميل فيروي شيخنا عن مولانا الفقيه عبد الرحمن
المدراسي قدس سره عن الشاه السيد محي الدين القطب الهيلوري
عن مولانا يعقوب المهاجر المكي عن مولانا عبد العزيز الدهلوي عن
مؤلفه ح ويرويه شيخنا عن مولانا الحاج امداد الله المذكور انفا
عن مولانا اسحاق عن مولانا عبد العزيز عن مؤلفه - واما دلائل
الخيرات وحزب البحر وقصيدة البردة فعن شيخي وشيخه مولانا
عبد الحق النقشبندي المهاجر المكي المذكور بسنده المشهور الآتي ذكره

ومنهم شيخنا العالم الفاضل الحفيل مولانا النجيب السيد الجليل
الشيخ علي بن حسن بن عمر بن حسن الحداد العلوي الحسيني

الحضرمي دامت معاليه - اجازني بكل مرويا ته وهو يروي عن
قطب الواصلين وامام العارفين الحبيب عبد روس بن عمر الحبشي رضي
عقد اليواقيت الجوهرية وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله - وصلى الله وسلم على سيدنا رسول الله - وعلى آله وصحبه و
من والاه - وبعد فقد طلب منا الاجازة الشيخ الفاضل محمد عبد الهادي
ابن الشيخ محمد عبد الكريم الهندي بما تصح لنا روايته لا سيما
ما اشتمل عليه مسند سيدنا الحبيب القطب الجامع عيدروس بن
عمر الحبشي ولسنا اهلا لما هنالك - ولا من سالكي هذه المسالك
وانما عاملناه بمقتضاء حسن ظنه فنقول اجزنا الشيخ المذكور بما
صحت لنا الاجازة فيه خصوصا وعموما - واوصيه بتقوى الله وان
لا ينسانا من صالح دعائه وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم
املأه ذلك الفقير الى كرم الله علي بن حسن بن عمر بن حسن الحداد العلوي الحسيني

ومنهم العلامة الجليل والفاضل النبيل الجامع بين
شرفي العلم والنسب شمس العلماء مولانا الحاج السيد
محمد ركن الدين القادري الويلوري المتوفى سنة ١٣٢٥ ابن

الشيخ انا من والا يعرف

مولانا المسند الشریف - ذی القدر المنیف - البارع
الفاضل - الجهبذ الکامل - جامع العلوم والفنون
واقف السر المکنون - قطب الاوتاد العالم الربانی
الحافظ الحاج السید عبد اللطیف المعروف
بمحی الدین الثانی الحسنی الحسینی القادری الویلوری
المتوفی بالمدینة المنورة سنة ۱۲۸۹ھ - اجازنی بسائر مرویاته وعن
والدہ وکتب لی الاجازة بالفارسیة بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ
رب العلمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین - وآلہ وصحبہ اجمعین - میگوید
فقیر حقیر رکن الدین سید محمد قادری کان اللہ لہ ولوالدیہ - واحسن الیہما
والیہ - چوں صالح متقی متوجہ بسوئے خدائے کریم - سالک سبیل ہادی رحیم -
حاج الحرمین مولوی محمد عبد الہادی صاحب واعظ اجازت
ادعیہ ماثورہ خواستند وبخلوص نیت وحسن طویت وصدق اعتقاد موصوف
ودر باطن وے انوار محبت محسوس ومشہود بود - لہذا اجازت دلائل الخیرات
وقول الجمیل وحصن حصین وحزب البحر وحزب الاعظم وقصیدہ بردہ ونودونہ
نام باریتعالیٰ وادعیہ احادیث نبوی علیہ الصلوة والسلام وردا ودعوة چنانکہ

باین فقیر از قطب زمانہ فرد یگانہ صاحب النسبۃ والسکینۃ المتوفی بالبلدۃ الطیبۃ
المدینۃ ابی وشیخی وماحی حافظ مولوی شاہ عبداللطیف المعروف بمحی الدین الثانی
الحسینی الحسنی قدس سرہ واعاد علینا فیوضاتہ وبرکاتہ رسیدہ است دام
والمسؤل من اللہ سبحانہ ان یعصمہ عما لایلیق ویحفظہ عما لاینبغی وان یثبتہ علی
متابعۃ سید المرسلین علیہ وعلیہم من الصلوات افضلہا ومن التحیات اکملہا

مرقوم ۱۲ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۵ ہجری

رکن الدین سید محمد قادری عفا اللہ عنہ

الشیخ التاسع والاربعون

۴۹ ومنهم مولانا العلامة القدوة الفهامة المحدث
۵۱ الجليل حافظ الحديث والقرآن الشيخ محمد عثمان
المدراسی ادام اللہ افاداتهم - اخذ العلوم عن اشياخ
اجلة منهم مولانا الشيخ عناية اللہ اللكنوی ومنهم مولانا الشيخ

۵۱ قد حفظ (۳۰۰۰۰) حديثا - وكان واعظا مشهورا لا نظير له فی وقته وكان حسن الصوت
جدا فی قراءة القرآن كان يزاحم حين قرأته - والشيخ مولانا خان عالم خان المحدث المدراسی صهرهذا الشيخ
كان اشترط لتزويج بنته انها لا تتزوج الا بمن كان حافظا لثلاثين الف حديث فما وجد احدا
موصوفا بهذا الوصف الا هذا فزوجها اياه - ولما لقيته فی كبوسينة بتاج فودو قرية متصلة
بدار السلطنة القديمة تسمى اركاط - سألته عن الاحاديث التی حفظها فاجابنی بان الان
ليست بمحفوظة الا اثنا عشر الف حديث فقط واللہ تعالى اعلم ۱۲ محمد عبد الحادی غفرله

محمد صالح الفنجابی ومنهم مولانا الشیخ محمد حسن الرامفوری ومنهم مولانا
الشیخ خان عالم خان المحدث المدراسی وغیرهم من العلماء العظام
فقد اجازنی رحمه الله تعالی بسائر مرویاته عن هؤلاء الاعلام -

وصورة اجازته بالهندیه - بسم الله الرحمن الرحیم ط
الحمد لله رب العلمین - والصلوة والسلام علی اشرف المرسلین - وعلی آله اجمعین
جو مرویات اس عاجز خاکسار کے ہیں سب موہوب جناب مولانا مولوی
محمد عبد الہادی واعظ کے تفویض کر چکا ہوں - اور میرے چند اشیاخ کے
نام یہ ہیں - مولوی عنایة الله لکھنوی - مولوی محمد صالح پنجابی - مولوی
محمد حسن رامپوری - مولانا خان عالم خان مدراسی محدث - فقط محمد عثمان

ومنهم مولانا العلامة الحبر الفهامة عمدة اقرانه وزبدة
زمانه المحدث الجامع الحکیم الشیخ السید عبد الله
الدهلوی اسحاق فتنی رحمه الله الغنی للمعمر خمس
وثمانین سنه - لقیته سنة ۱۳۲۳ھ بشولاپور والد رحمه الله تعالی
بعد ما مضت سبعة عشر سنة من وفات مولانا شاه عبد العزیز
المحدث الدهلوی واخذ العلوم عن مولانا محمد اسحاق الدهلوی وعن

قدوة الابرار مولانا رشید احمد الجنجوهی المتوفی سنة ١٣٢٣ھ ومولانا
السید محی الدین القطب الویلوری المتوفی سنة ١٢٨٩ھ ومولانا الفقیه
الزاهد فی الدنیا الشیخ محی الدین الویلوری ومولانا اسمعیل الشهید
ومولانا محمد قاسم الدیوبندی المتوفی سنة ١٢٩٧ھ ومولانا محمد یعقوب
الدیوبندی ومولانا عبد الغنی الدهلوی ثم المدنی المتوفی سنة ١٢٩٦ھ
ومولانا الشیخ محمد حسن الکتکی ومولانا عبد الرب الواعظ
الدهلوی ومولانا عبد الحی المحقق اللکنوی ومولانا قطب الدین خان
الدهلوی والنواب صدیق حسن خان البوفالی وقطب الاوتاد
مولانا الشیخ امداد الله المهاجر المکی وغیرهم من اکابر العلماء
والفضلاء - وقد هاجر مع مولانا الشیخ رحمة الله الی بلد الله
وصحبه فی سفره الی سلطان الروم فعظمهما تعظیما واکرمهما اکراما
فاجازنی بمرویاته کلها عن المشائخ المذکورین رحمة الله علیهم اجمعین

الحمد لله قد تم ذکر مشائخی الکرام الذین تلقیت منهم
واخذت منهم الاجازة بالمشافهة - واما الذین
اروی عنهم بالاجازة العامة فسأذکر بعضهم

بعون الله تعالى لاتمام النفع للمسترشدين - وبالله التوفيق

فالاول منهم العلامة الاجل - الفهامة الاكمل - زبدة العلماء الاعلام - عمدة الفضلاء العظام - كثير التصانيف والتاليف المحدث الجليل والفقيه النبيل مولانا الشيخ يوسف[ل] بن اسماعيل بن يوسف بن اسمٰعيل ابن محمد ناصر الدين النبهانى دامت فيوضاتهم -

الشيخ الاول

وهو يروى عن مشائخه الاعيان - منهم استاذه شيخ الكل الامام

[ل] ومن مصنفاته سعادة الدارين فى الصلوة على سيد الكونين - وافضل[ب] الصلوات على سيد السادات - وجامع[ج] الصلوات والانوار المحمدية من المواهب اللدنية - وحجة[ح] الله على العالمين فى معجزات سيد المرسلين ووسائل[و] الوصول الى شمائل الرسول ومنها الفضائل[ف] المحمدية - وصلوات[ص] الثناء على سيد الانبياء وغير ذلك -

قال رحمه الله تعالى فى ذيل كتابه المؤبد لال محمد كانت ولادتى يوم الخميس سنة خمس وستين بعد المائتين والالف فى قرية اجزم الواقعة فى الجانب الشمالى من الارض المقدسة ارض فلسطين وهى الان من اعمال عكا وحينما بلغ سنى سبع عشرة سنة ارسلنى والدى الى مصر بعد ان اقرأنى القرآن واحفظنى بعض المتون فدخلتها يوم السبت غرة محرم افتتاح سنة ثلاث وثمانين بعد المائتين والالف وجاورت فى الجامع الازهر فى رواق الشوام الى رجب من سنة تسع ثمانين وقرأت فى هذه المدة ما قدره الله لى من العلوم النقلية والعقلية على كثير من اكابر علماء الجامع الازهر فى ذلك العصر الانور - فذكر اسماء اشياخه ثم قال ثم فى سنة ٩٠ رحلت الى الشام واجتمعت من علمائها على جماعة احلاهم بل اوحدهم الامام الفقيه المحدث البارع فى اكثر الفنون مفتيها السيد محمود افندى الحمزاوى وحصلت بينى وبينه مودة فاستجزته بقصيدة فاجازنى انتهى مختصرا ١٢ عبد الهادى غفر الله له -

العلامة الشيخ ابراهيم السقا والشيخ محمد الدمنهوري والشيخ
احمد الاجهوري والشيخ عبد الرحمن الشربيني والشيخ حسن العدوي
المصري المتوفى سنة ١٣٠٣ ومنهم الشيخ ابراهيم الزرقاني والشيخ الخليلي
والشيخ عبد الهادي الابياري والشيخ احمد اضي الشرقاوي والشيخ
مصطفى الاشراقي والشيخ عبد اللطيف الخليلي والشيخ صالح الجباوي
والشيخ محمد العشماوي والشيخ شمس الدين محمد الانبابي شيخ
الجامع الازهر سابقا والشيخ احمد البابلي الحلبي والشيخ الشريف
الحلبي والشيخ فخر الدين اليمانيوي والشيخ عبد القادر الرافعي
شيخ رواق الشوام وشقيقه الشيخ عمر مفتي الطنطا سابقا والشيخ
مسعود النابلسي والشيخ الحامدي والامام الفقيه المحدث السيد
افندي الحمزاوي مفتي الشام وغيرهم مشائخه الكرام ائمة الهدى
ومصابيح الظلام -

الشيخ السابع

الثاني مولانا العلامة المحدث الفقيه الشيخ فالح بن محمد
الظاهري الحجازي المدني رحمه الله تعالى ونفعنا به -
وهو يروي عن العلامة المحدث ابي عبد الله محمد بن علي ابن السنوسي

الشريف الحطابى الحسنى الشلفى وعن العلامة المسن البركة السيد
ابى موسى عمران الياصلى وعن العلامة محمد طاهر الغانى وعن العلامة
عبد الله سراج والشيخ عبد الغنى المجددى وقد سبق ذكرهم وكما
هو مصرح فى ثبته حسن الوفاء -

الثالث الشيخ

الثالث مولانا العلامة الفهامة جامع العلوم والفنون
الشيخ الجليل المحدث النبيل السيد محمد على بن طاهر الوترى
الحنفى المدنى المتوفى سنة ١٣٢٢ شيخ شيخى صالح كمال الحنفى المكى
وهو اخذ عن مولانا الشيخ عبد الغنى المدنى وعن العلامة الشيخ
احمد منة الله وقد مر ذكرهما مرارًا -

الشيخ الرابع

الرابع العلامة الفهامة بركة الخاصة والعامة المحدث الشيخ محمد
عثمان ابن عبد السلام الداغستانى المدنى رحمه الله تعالى
وهو يروى عن مولانا عبد الغنى المدنى وغيره من المشائخ الكرام

الشيخ الخامس

الخامس العلامة الجليل الفهامة النبيل مولانا السيد
عبد الحى ابن الشيخ الشهير السيد عبد الكبير الكتانى الفاسى
المغربى المالكى ادام الله فيوضاته - يروى عن السيد

احمد بن اسماعيل البرزنجي عن والده عن الشيخ صالح الفلاني ويروى عن ابي العباس احمد بن طالب بن محمد الاندلسي الفاسي عن ابي عبد الله محمد بن علي السنوسي الخطابي ويروى عن والده السيد عبد الكبير المذكور وقد سبق ذكرهم -

وبقي من المشائخ من قرأت عليهم وانتفعت بهم لكن لم يتفق لي اجازة منهم فمنهم والدي رحمه الله تعالى تلقيت منه القرآن الكريم وقرأت عليه بعض الكتب الدرسية في الهندية والفارسية ومنهم مولانا الشيخ عبد الرحمن رحمه الله تعالى قرأت عليه بعض الكتب الدرسية الفارسية ومنهم العالم الجليل الشاعر النبيل الشيخ ابو الحسن محمد عبيد السهسواني ابن العلامة الحافظ الشيخ محمد المدرس بمدرسة مفيد العام - قرأت عليه بعض كتب الصرف والنحو ومنهم العلامة الفقيه النبيه مولانا الابر الازكى الحاج محمد عبد المجيد خان الواعظ المدراسي الفنكنوري صدر المدرسين بمدرسة مفيد العام بقصبة وانبارى من مضافات مدراس - وهو من العلماء العاملين له تاليفات كثيرة في فنون مختلفة قرأت عليه وسمعت بقرأة الغير عليه من كتب النحو وتفسير الجلالين

ص ١ الامر بالمعروف والناهي عن المنكر - له في الوعظ يد طولى وكان يلحقه الوجد حال الوعظ ويكثر البكاء ١٢ عبد الهادي غفرله

ومنهم العلامة الفاضل الفهامة الكامل مولانا الشيخ الابر التقى الزاهد
العابد الحاج محمد عبد الله الفشاورى المدرس بمدرسة معدن العلوم
الواقعة بانبارى وهو ايضا من العلماء العاملين قرأت عليه صحيح مسلم
والجامع للترمذى فى مائة دروس واحد بحثا والمؤطأين للامامين
الهمامين وكتب الاصول والمعقول وسمعت بقرأة الغير عليه حصصا
عديدة من صحيح البخارى وسنن ابن ماجة - ومنهم العلامة والحبر
الفهامة الجامع للمنقول والمعقول الحاوى للفروع والاصول مولانا
زمان شاه الفشاورى المدرس بمدرسة معدن العلوم ضنا المهاة
الكاملة فى جميع العلوم والفنون قرأت عليه من الهداية فى الفقه و
نبذة من المعقول ومنهم العلامة اللبيب والفاضل الاديب الحسيب
النسيب السيد محمد شرف الدين - المدرس بالمدرسة المذكورة
وله يد طولى فى الصرف والنحو خاصة له تصانيف فى النحو وغيرذلك
قرأت عليه بعض كتب الفرائض والمعانى والبيان وسمعت اكثرها
بقرأة الغير عليه من الفقه والادب فى الصرف والنحو والهيئة والحكمة
والحساب وغيرها من كتب الآلات ومنهم مولانا العلامة الفقيه

الفهامة النبيه العابد الصالح التقي الحاج محمد عبد الرحيم شيخ الكل وشيخ
الشيوخ بمدرسة مفيد العام المذكور وهو ايضا من العلماء العاملين
وقادة الواصلين قرأت عليه من كتب عديدة في فنون شتى وتحصلت
منه فوائد لا تحصى - لاسيما في علم التجويد والتعبير - وما وجد له
فيهما نظير - ومنهم مولانا الاكرم شاه عبد الرزاق الصوفي المدرس
بمدرسة اعظم الواقعة ايضا بقصبة وانم بادى - قرأت
عليه بعض كتب القواعد الطب ومنهم وعاشرهم مولانا الصالح
محمد غوث المدراسي تلقيت منه علم القوافي وقواعد الشعر وغيرها فتلك
عشرة كاملة جزاهم الله عنى خير الجزاء ونفعنا بعلومهم وبركات انفاسهم في الدنيا
والاخرة امين يارب العالمين

الحصة الثانية من هذا الكتاب المستطاب في ذكر
اسانيد الكتب المشهورة متصلة من هذا الفقير الى
مصنفيها مع تراجمهم بالاختصار والايماء الى ما يحصل
به الاستبصار ونقدم سند كتاب الله المجيد الذي
لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من
حكيم حميد تيمنا وتبركا به فنقول - اما القرآن الكريم
فاروية عن شيخنا العلامة العارف بالله والمهاجر الى بلد الله
الشيخ محمد عبد الحق النقشبندي عن شيخه العلامة الشيخ قطب الدين
الدهلوي المكي عن علامة الآفاق مولانا محمد اسحق عن محدث وقته
وفريد دهره مولانا الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار قال اخذت
القرآن العظيم عن جماعة وكذا الحديث الشريف فاروى القرآن
العظيم قراءة واجازة وسماعا عن ائمة منهم شيخنا وقدوتنا وسيدنا
العلامة الفقيه المحدث القاري المتقن سيدي ابو الحسن علي
ابن عبد البر الونائي الحسني وهو اخذ عن السيد محمد مرتضى
ابي الفيض البلكرامي الحسيني الزبيدي ثم المصري وعن شيخ القراء

والقراءة بالجامع الازهر الى اللطائف عبد الرحمن بن عبد الله بن محمد
الزبيري القرشي الاجهوري قالا رويناه عن الشيخ المعمر محمد بن محمد الحسني
البليدي زاد الثاني فقال وعن الفاضل المقرى المعمر شهاب الدين
احمد ابي السماح ابن احمد البقري قالا عن شيخ الاقراء بالديار المصرية
الشمس ابي عبد الله محمد ابن القاسم بن اسماعيل البقري عن شمس الدين
البابلي عن خاله سليمان بن عبد الدائم البابلي وغيره عن نجم الدين ابي
الاشراق محمد بن احمد بن علي السكندري عن شمس الدين محمد بن محمد
ابن عمر النيشلي عن قطب الدين محمد بن محمد عبد الله الخيضري عن الشمس
محمد بن ناصر الدمشقي عن العماد ابي بكر بن ابراهيم بن ابي قدامة عن
ابي عبد الله محمد بن جابر الوادي آشي عن الامام ابي العباس
احمد بن محمد الخزرجي الشهير بابن العماد عن ابي الحسن محمد
ابن احمد سلمون البلنسي عن ابي الحسن علي بن محمد بن هذيل عن ابي
داود سليمان بن نجاح الأموي عن ابي عمرو عثمان بن سعيد بن عثمان
الداني عن فارس بن احمد الحمصي عن عبد الباقي بن الحسن المقرى
عن احمد بن سالم الخيلي عن الحسن بن مخلد عن البزي عن عكرمة بن

سلیمان عن[۲۹] اسماعیل بن عبد الله المکی عن[۳۰] عبد الله بن کثیر عن[۳۱]
مجاهد عن[۳۲] عبد الله بن عباس عن[۳۳] اُبَی بن کعب (رضی الله تعالیٰ عنهم)
عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اُبی فلما بلغت والضحیٰ قال
کبر حتی تختم مع خاتمة کل سورة ح ویروی مولانا اسحٰق الیضا عن[۴]
العلامة عبد العزیز الدهلوی عن[۵] العلامة الشیخ احمد ولی الله بن
عبد الرحیم قال قرأت القرآن کله من اوله الی اٰخره بروایة حفص
عن عاصم علی[۶] الصالح الثقة الحاج محمد فاضل السندی سنة ۱۱۷۶ قال
تلوته من اوله الی اٰخره بروایة حفص علی[۷] الشیخ عبد الخالق شیخ
القراء بمحروسة دلی قال قرأت القرآن بالقرأت السبع علی[۸] الشیخ
البقری والبقری تلا بها علی[۹] شیخ القراء بزمانه الشیخ عبد الرحمٰن[۱۰] المقری
الیمنی وقرأ الیمنی بها علی[۱۱] والده الشیخ شحاذة الیمنی وعلی[۱۲] المتوفی ۱۵ شوال سنة ۱۲۵
الشهاب احمد بن عبد الحق السنباطی بتلاوته کذلک علی الشیخ شحاذة
المذکور وقرأ الشیخ شحاذة کذلک علی الشیخ ابی النصر الطبلاوی[۱۳]
وقرأ[۱۴] الطبلاوی کذلک علی شیخ الاسلام زکریا بتلاوته علی[۱۵] البرهان
القلقیلی والرضوان ابی النعیم العقبی وقرأ کل منهما علی[۱۶] امام القرأ[۱۷] البقلقشندی

والمحدثين محرر الروايات والطرق ابى الخير محمد بن محمد بن علي بن يوسف
الجزري صاحب النشر وله طرق كثيرة جدا ذكرها فى النشر قال الجزري
قرأت التيسير للداني وقرأت به القرآن كله من اوله الى آخره
على[15] شيخي الامام الصالح العالم قاضي المسلمين ابي العباس احمد
ابن الشيخ الامام ابي عبد الله الحسين سليمان بن فزارة الحنفي
بدمشق المحروسة رحمه الله وقال لي قرأته وقرأت به القرآن
العظيم على[16] والدي واخبرني انه قرأه وقرأ به القرآن العظيم على[17] الشيخ
الامام ابي محمد القاسم بن احمد ابن الموفق الاوردي قال قرأته و
قرأت به على[18] المشائخ الائمة المقرئين ابي العباس احمد بن علي بن يحيى بن
عون الله الحصار وابي عبد الله محمد بن سعيد بن محمد المرادي و
ابي[20] عبد الله محمد بن ايوب بن محمد ابن نوح العافقي الاندلسيين قال
كلهم قرأته وقرأت به على[19] الشيخ الامام ابي الحسن علي بن محمد بن
هذيل البلنسي قال قرأته وتلوت به على[20] ابي داود سليمان بن نجاح
قال قرأته وتلوت به على المؤلف الامام[21] ابي عمرو الداني قال الجزري
وهذا اعلى اسناد يوجد اليوم في الدنيا متصلا واختص هذا الاسناد

بتسلسل التلاوة والقرأة والسماع ومنی الی المؤلف کلهم علماء ائمة
ضابطون قال الدانی فی کتاب التیسیر قرأت القرآن کله بروایة حفص
علی ۲۲ ابی الحسن ظاهر بن غلیون المقری قال قرأت بها علی ۲۳ ابی الحسن علی
ابن محمد بن صالح الهاشمی الضریر المقری بالبصرة قال قرأت بها علی ۲۴
ابی العباس احمد بن سهل الاشنانی قال قرأت بها علی ۲۵ ابی محمد عبید
ابن الصباح قال قرأت علی ۲۶ حفص قال قرأت علی ۲۷ عاصم قال الدانی واخذ
صاحب الروایة ۱۲ عبد
عاصم القرآن عن ۲۸ ابی عبد الرحمن عبید بن حبیب السلمی وعن ۲۸ زر بن
حبیش اما ابو عبد الرحمن فعن ۲۹ عثمان بن عفان وعلی ۲۹ بن ابی طالب ابی
الاسدی ۱۲ عبد
ابن کعب وزید ۲۹ بن ثابت وعبد ۲۹ الله بن مسعود (رضی الله تعالی
عنهم اجمعین) عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم واخذ زر ۲۹ عن
عثمان بن عفان وابن ۲۹ مسعود (رضی الله تعالی عنهم) عن ۳۰ النبی صلی الله
تعالی علیه وسلم عن ۳۱ جبرئیل علیه السلام عن ۳۲ اللوح المحفوظ عن
رب العلمین

تفسیر ۲ الامام الکبیر والعلامة الشهیر من اطبقت الامة
علی تقدمه فی التفسیر الامام ابی جعفر محمد بن جریر الطبری

المسمى جامع البيان فى تفسير القرآن نفعنا الله بفيوضه
آمين - اوله وبه ثقتى وعليه اعتمادى رب يسر - قرئ على ابى جعفر
محمد بن جرير الطبرى فى سنة ست وثلاثمائة قال الحمد لله الذى
حجبت الالباب بدائع حكمه - وخصمت العقول لطائف حجه -
اخبرنا عن الشيخ عبد الجليل وعن الشيخ محمد بن سليمان حسب الله
وعن الشيخ صالح كمال كلهم عن احمد منة الله عن الامير الكبير عن
نور الدين ابى الحسن على بن محمد العربى بن على السقاط عن محمد الفاسى
من طريق ابى على الغسانى عن ابن الحذاء عن ابى القاسم عبد الرحمن بن
محمد بن ابى يزيد المصرى عن ابى محمد عبد الله بن احمد الفرغانى
عن الامام الهمام ابى جعفر محمد بن جرير بن يزيد ابن كثير بن
طالب الطبرى المتولد سنة ٢٢٤ والمتوفى سنة ٣١٠ احد ائمة الدنيا
علما ودينا - له تاليف كثيرة تنبيه نذكر فيه ترجمة مختصرة للامام
المذكور لان ذلك عقب ذكر كل من الائمة الاربعة المتبعين قال ابو حامد الاسفرائنى
لو رحل رجل الى الصين فى تحصيل تفسيره لم يكن كثيرا وقال ابن
خزيمة ما اعلم ادیم الارض اعلم منه - كتب كتبا كثيرة ومكث اربعين

سنة يكتب كل يوم اربعين ورقة فقد حسبوا له منذ بلغ الحلم الى ان
مات ثم قسم على تلك المدة اوراق مصنفاته فوجد لكل يوم اربعة عشر
ورقة كذا في ثبت الامير الكبير وذكر الجلال السيوطي رحمه الله تعالى
ان محمد بن جرير الطبري حاسبه الحبار قبل موته على الف رطل حبرا
وثمانية ارطال انتهى كذا في الميزان للامام الشعراني وذكر الامير
في ثبته ايضا انه قال لاصحابه يوما تنشطون لتفسير القرآن قالوا
كم يكون قدره قال ثلاثين الف ورقة فقالوا هذا يفنى الاعمار قبل تمامه
فاختصره في ثلاثة آلاف ثم قال هل تنشطون لتاريخ العالم من ادم الى
وقتنا هذا فقالوا كم قدره قال نحو التفسير فاجابوه كالاول فقال لله
ما تت الهمم فاختصره كالتفسير - والطبري منسوب الى طبرية
مدينة بالشام وهي مدينة الاردن وهي في اسفل جبل على بحيرة
جليلة يخرج منها نهر الاردن المشهور وفي مدينة طبرية مياه
حارة تفور في الصيف والشتاء ولا تنقطع فتدخل المياه الحارة
الحمامات فلا يحتاجون لوقود انتهى

تفسير انوار التنزيل واسرار التاويل للقاضي ناصر الدين

البيضاوى - اوله الحمد لله الذى نزل الفرقان على عبده ليكون للعالمين
نذيرا - اروية عن شيخنا العلامة الحبر الفهامة الحسيب النسيب الحبيب حسين ابن
العلامة السيد محمد الحبشى عن الشريف محمد بن ناصر عن الشيخ عابد
السندى عن الشيخ محمد طاهر سنبل عن الشيخ محمد عارف بن محمد حمدان
المكى عن الشيخ حسن العجيمى ح ويروى الشيخ عابد ايضا عن الشيخ حسين
المغربى مفتى المالكية بمكة المحمية عن الشيخ محمد بن طيب المغربى عن
الشيخ حسن العجيمى ح واروية عن العلامة المحقق المفسر شيخنا الشيخ
محمد بن سليمان حسب الله المصرى المكى الشافعى عن الشيخ
احمد منة الله عن العلامة محمد بن محمد الامير الكبير عن السيد نور الدين
ابى الحسن على بن احمد الصعيدى المالكى عن الشيخ محمد عقيلة المكى
عن الشيخ حسن العجيمى عن الشيخ احمد العجل عن امام المقام يحيى بن
مكرم الطبرى عن الحافظ عز الدين عبد العزيز بن فهد اخبرنا به القاضى
كمال الدين ابو الفضل محمد بن النجم محمد بن ابى بكر المرجانى قال اخبرنا
به المسند ابو هريرة عبد الرحمن بن محمد بن محمد بن احمد بن عثمان الذهبى
ح ويروى الشيخ حسن العجيمى عن الشيخ محمد الشوبرى الحنفى عن الرملى

عن زكريا الانصاري عن ابن حجر عن ابي هريرة عبد الرحمن بن محمد
الذهبي عن عمر ابن الياس المراغي قال اخبرنا به مؤلفه القاضي ناصر الدين
ابو الخير عبد الله ابن عمر البيضاوي المتوفى شتر سنة ٦٩١ احدى
(منسوب الى البيضاء قرية من اعمال شيراز ١٢)
وتسعين وستمائة[1] تنبيه البيضاوي المذكور هو ابو عبد الله محمد بن
عمر بن محمد بن علي بن ابي الخير بن ناصر الدين الشيرازي الشافعي
كان اماما مبرزا نظارا خيرا دينا صالحا متعبدا ولي القضا بشيراز
فعدل وصنف كثيرا كالطوالع اجل مختصر في علم الكلام وتفسيره
الذي سارت به الركبان الى كل جهة وعم نفعه على ما فيه من
معضلات لا تخفى على من خبر زواياه واطلع على خباياه لا سيما
ما وافق فيه اصله وهو كشاف الزمخشري من الاماكن الصعبة
ووقع للمتقي المجتهد الامام النور السبكي انه طالع مواضع من الكشاف
فاعجبته كثيرا واغتبط بالكتاب الى ان اطلع على ما فيه من القبائح
لا سيما ما يتعلق بنبينا صلى الله عليه وسلم في اخر سورة التكوير

[1] كذا في مسانيد ابن حجر وثبت الامير الكبير وقيل خمس وثمانين وستمائة وقيل سنة اثنتين
بدل خمس والله تعالى اعلم ١٢ محمد عبد الهادي غفر له

وغيره فحلف السبكي حينئذ انه لا ينظر فيه بعد اليوم وانه لا يبقيه
بمنزله وفعل ذلك فوقع للبيضاوي سهوا او غيره موافقته في كثير
من تلك المعضلات لكن. ايقظ الله من بالغ في ردها عليه كما ايقظ
جمعا الى رد جميع سخائم الكشاف وبيان زلله وخطائه وغلطه و
خطله وبالغوا في التشنيع عليه بما يستحقه ومن هؤلاء الذين اغلظوا
عليه الى الغاية الامام المجتهد شيخ شيوخ مشائخنا امام المتاخرين
السراج البلقيني فانه الف على الكشاف كتابا حافلا واطلق في تسفيهه
وتخسيره وتجهيله في الاعتقاديات عنان القلم فجزاه الله خيرا عن
الاسلام والمسلمين ومما يعاب به على البيضاوي ايضا اكثره في تفسيره
من علوم الحكمة الواجب حذفها من مثله لاسيما والبيضاوي في كثير
من الاحيان يقدمها ويختارها على ما يضادها من القواعد الشرعية
وله مؤلفات ايضا شرح التنبيه في الفقه في اربع مجلدات وله في
الفقه ايضا الغاية القصوى ولما فرغ منها عرضها على والده
وكان اماما في الفقه كغيره فلما اطلع عليها وتاملها قال لولده
مؤلفها يا ولدي انك لست بفقيه قال لم قال لانك انما جمعت

فيه فروعا معلومة احكامها مقررة عند الاصحاب فحفظها وجمعها
ليس فيه كثير مزية ولا يدل على فقه نفس وانما الذى يدل على
ذلك التخريج على القواعد والمدارك والاستنباط لاحكام الحوادث
من ذلك وسير كلام ائمة اصحاب الوجوه واخذ المقبول منه
وترك المردود وما يناسب ذلك مما لا يخفى على الفقيه انتهى كذا
فى مسانيد العلامة ابن حجر رحمه الله تعالى

۳ تفسير الامام فخر الدين محمد الرازى المسمى بمفاتيح الغيب
المعروف بالتفسير الكبير اوله الحمد لله الذى وفقنا لاداء افضل
الطاعات - اروية عن العلامة الشيخ محمد بن سليمان حسب الله
عن الشيخ عبد الغنى الدمياطى عن الشيخ محمد الامير عن الشيخ
على بن محمد السقاط عن الشيخ عبد الله البصرى عن الشيخ
محمد بن علاء الدين البابلى عن الشهاب احمد السنهورى
عن الشهاب احمد بن محمد بن حجر المكى عن شيخ الاسلام زكريا
الانصارى ح ويروى البابلى عن الشيخ محمد حجازى الواعظ

عه وسائر تصنيفاته ايضا اروية بالسند المذكور فى المتن ١٢ عبد الحاد غفرله

الشعراوى عن[٨] النجم الغيطى عن[٩] زكريا الانصارى عن[١٠] التقى محمد
ابن محمد بن فهد عن[١١] العلامة مجد الدين اللغوى الفيروزابادى
عن[١٢] الحافظ سراج الدين القزوينى عن[١٣] القاضى ابى بكر محمد بن عبد الله
القفانى عن[١٤] شرف الدين ابى بكر محمد الهروى عن مؤلفه الامام القطب
فخر الدين الرازى تنبيه قال العلامة المؤرخ ابن خلكان
فى تاريخه مانصه - الامام الرازى المذكور هو ابو عبد الله
محمد بن عمر بن الحسين بن الحسن بن على البكرى الطبرستانى
الاصل الرازى المولد الشافعى المذهب صنف التصانيف المفيدة
فى فنون عديدة منها تفسير القرآن جمع فيه الغرائب والعجائب
ما يطرب كل طالب هو كبير جدا لكنه لم يكمل وشرح سورة الفاتحة
فى مجلد ومنها فى علم الكلام المطالب العالية - ونهاية العقول
وكتاب الاربعين والمحصل وكتاب البيان والبرهان فى الرد على اهل
الزيغ والطغيان - والمباحث المشرقية - والمباحث العمادية -
وتهذيب الدلائل - وارشاد النظار الى لطائف الاسرار - واجوبة
المسائل - وتحصيل الحق والمعالم وغيرها وفى اصول الفقه

المحصول وفى الحكمة الملخص وشرح الاشارات وشرح عيون الحكمة
وغير ذالك وفى الطلسمات السر المكتوم وله شرح اسماء الله الحسنى
وشرح الوجيز فى الفقه وشرح سقط الزند للمعرى وشرح كليات
القانون فى الطب وغير ذلك وكل كتبه مفيدة وانتشرت تصانيفه
فى البلاد ورزق فيها سعادة عظيمة وله فى الوعظ يد طولى وكان يعظ
باللسانين العربى والعجمى وكان يلحقه الوجد حال الوعظ ويكثر البكاء انتهى مختصرا
وقال العلامة ابن حجر فى مسايرته ان الامام الرازى كان المشهور
بالتحتانى لقب به لانه لما كان بمصر بالمدرسة الظاهرية سكن
بخلوة فوق خلوته شخص آخر يقال له القطب اليضا فميز وابينهما
بالتحتانى والفوقانى وكان احد ائمة المعقول اخذ عن العضد
وغيره شرح الحاوى الصغير فى مذهب الشافعى وشرح المطالع والاشارات
وحشى على الكشاف انتهى وجه تصنيف تفسيره كما فى الكشف انه
قال رحمه الله تعالى اعلم انه مر على لسانى فى بعض الاوقات ان
سورة الفاتحة يمكن ان يستنبط من فوائدها ونفائسها عشرة
آلاف مسئلة فاستبعد هذا بعض الحساد فشرعت فى تصنيف

هذا الكتاب وقد صنت مقدمة لتصير كالبينة على ما ذكرناه
امر ممكن الحصول الخ انتهى وفيه ايضا وصنف الشيخ نجم الدين
احمد بن محمد القمولى تكملة له وتوفى سنة ٦٧٧ وقاضى القضاة
شهاب الدين بن خليل الخوبى الدمشقى كمل ما نقص منه ايضا
وتوفى سنة ٦٣٩ تسع وثلاثين وست مائة واختصره برهان
الدين محمد بن محمد النسفى المتوفى سنة ٦٨٧ وسماه الواضح
ولخصه ايضا محمد بن القاضى ايا ثلوغ والحق به بعضا من
القوائد وبعض تصرفات من عنده وتوفى الرازى سنة ٦٠٦
ست وستمائة انتهى وقال ابن خلكان وكانت ولادته
فى رمضان سنة ٥٤٤ انتهى

تفسير الكشاف عن حقائق التنزيل للعلامة الزمخشرى

عه وكذا سائر تصانيفه اروى بالسند المذكور فى المتن ١٢ عبد الهادى غفرله

اوله الحمد لله الذى جعل القرآن الخ اروية بالسند المذكور الى الشيخ
البابلى عن ابى الامداد ابراهيم اللقانى عن الشمس محمد بن محمد بن
عبد الرحمن العقيلى البهنسى عن ابى الحسن البكرى عن الزين زكريا بن
محمد الانصارى ح واروية عن العلامة الحبيب حسين الحبشى عن
والده محمد الحبشى عن الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار عن الشيخ صالح
الفلانى ح واروية عاليا بدرجة عن العلامة الشيخ عبد الجليل بن
الشيخ عبد السلام الشهير ببرّادة المدنى عن المعمر مفتى المدينة
المنورة السيد اسمعيل البرزنجى عن الشيخ صالح الفلانى عن
محمد بن سنة عن مولاى الشريف عن السنهورى عن النجم
الغيطى عن القاضى زكريا الانصارى عن الغزالى محمد عبد الرحيم بن محمد
ابن الفرات عن الحافظ ابى عمر عبد العزيز بن محمد بن ابراهيم
ابن جماعة عن ابى الفضل احمد بن هبة الله بن عساكر عن زينب
بنت عبد الرحمن الشعرى عن مؤلفه العلامة ابى القاسم محمود جار الله
ابن عمر الزمخشرى تنبيه الزمخشرى هو محمود بن عمر ابو القاسم جار الله
الزمخشرى الخوارزمى ذكر العلامة اللكنوى فى الفوائد البهية

الزمخشری لنسبته الی زمخشر بفتح الزای وسکون الخاء بینهما میم
مفتوحة وبعد الخاء شین معجمة قریة کبیرة من قری خوارزم کان
امام عصره بلا مدافع نحویا ذکیا فقیها مناظرا بیانیا متکلما ادیبا شاعرا
مفسرا من اکابر الحنفیة حنفی المذهب معتزلی المعتقد ومن تصانیفه
الکشاف فی التفسیر والفائق فی اللغة فی تفسیر الحدیث وغیر ذلک
انتهی - وفی کشف الظنون وقال السیوطی فی نواهد الابکار بعد ذکر قدماء
المفسرین ثم جاءت فرقة اصحاب نظر فی علوم البلاغة التی بها یدرک
وجه الاعجاز وصاحب الکشاف هو سلطان هذه الطریقة فلذا طار کتابه
(وذکره) فی اقصی المشرق والمغرب ولما علم مصنفه انه بهذا الوصف
قد تحلی قال تحدثا بنعمة ربه وشکرا - نظم -

ان التفاسیر فی الدنیا بلا عدد	ولیس فیها لعمری مثل کشافی
ان کنت تبغی الهدی فالزم قراءته	فالجهل کالداء والکشاف کالشافی

وقال العلامة ابن خلکان - کان الزمخشری معتزلیا فی الاعتقاد
وکان استفتح تفسیره فی الخطبة اولا بقوله الحمد لله الذی خلق القرآن
فقیل له فی ذلک انه ان ابقیت التفسیر علی هذه الفاتحة فجعله الناس

مهجورا فاورد الزمخشري لفظة جعل عوضا من لفظة خلق - وجعل عند
المعتزلة بمعنى خلق نعوذ بالله منها - ولد سنة ٤٦٧ سبع وستين واربع
مائة ومات سنة ٥٣٨ ثمان وثلثين وخمسمائة وجاور بمكة وتلقب
بجار الله وفخر خوارزم ايضا وقال سمعت من بعض المشائخ ان احد
رجليه كانت ساقطة انتهى مختصرا وسبب سقوطها مختلف فيه ذكره
ابن خلكان وغيره

تفسير معالم التنزيل للامام البغوي - اوله الحمد لله ذي العظمة
والكبرياء والعزة والبقاء والرفعة والعلاء والمجد والثناء الخ - اربعة
عن العلامة الحبيب حسين بن محمد الحبشي عن والده عن شيخه الشريف
محمد بن ناصر عن العلامة السيد عبد الرحمن الاهدل عن الشيخ امر الله
ابن عبد الخالق المزجاجي عن محمد بن احمد عقيلة عن الشيخ ابراهيم
ابن حسن الكردي عن الشيخ احمد القشاشي عن محمد بن احمد الرملي
عن القاضي زكريا عن الحافظ ابن حجر عن الصلاح بن ابي عمر عن
الفخر ابن البخاري عن فضل الله بن ابي سعد النوقاني عن مؤلفه

وكذا سائر نسخه
او ويها بهذا
السند ١٢

عن النوقان بفتح النون وسكون الواو وقاف بعدها الف فنون ١٢ حسن الوفا لافخوان الصفا
بلد بطوس ١٢ للشيخ خالد المدني رحمه الله تعالى :

محي السنة الحسين بن مسعود البغوي - تنبيه البغوي قال ابن حجر في
كتاب مسانيده صفحة ١٣٣ هو ابو محمد ركن الدين الحسين ابن مسعود الشافعي
الفراء البغوي نسبة الى بلغ من بلاد خراسان بين مرو وهراة وقيل
اسمها بغشور ففي النسبة اليها تغيير خارج عن القياس تفقه رحمه الله
تعالى على استاذه امام اصحابنا الخراسانيين القاضي الحسين المروزي
فقيه خراسان - قال الرافعي وكان يقال له محيي السنة ثم حكي عنه ان
رجلا جاءه فقال له حلفت بالطلاق انه ليس احد في الفقه والعلم مثلك
ايحنث فاطرق ساعة وبكى ثم قال هكذا يفعل موت الرجال لا يقع
طلاقك - توفي رحمه الله تعالى بمرو ذ سنة ٥١٦ ست عشرة وخمس مائة
قال بعضهم وقد اشرف على التسعين ظنا ودفن عند شيخه القاضي الحسين
المذكور وهو من اكابر اصحاب الوجوه في مذهبنا - ومما اكرمه النبي صلى الله
عليه وسلم في النوم فقال له احياك الله كما احييت سنتي انتهى وتفسيره
متوسط نقل فيه عن مفسري الصحابة والتابعين ومن بعدهم واورد فيه

ل ٥ الفراء (وبيعه) على الفراء ابن ضلكان

ل ٥ البغوي بفتح الباء وفتح الغين المعجمة ١٢ كمال - منسوب الى البغشور قرية بين هراة ومرو
والاغلب في النسبة الى المركب المزجي النسبة الى الجزء الثاني وقد ينسب الى الجزء الاول ايضا
نحو معدي في معدي كرب وبعلي في بعلبك والبغوي من هذا القبيل وقد يقال لتلك القرية بغ بحذف

هذا الاحالة الى الاعتذار ١٢ عبد الهادي غفر له

الاحاديث باسانيدها وهو جامع للتفاسير السلفية واختصره الشيخ
تاج الدين ابو نصر عبد الوهاب بن محمد الحسيني المتوفى سنة ٧٥٥ ومن تصانيفه
مصابيح السنة وسيأتي

تفسير لباب التاويل في معاني التنزيل للامام ناصر الشريعة
ومحي السنة علاء الدين علي بن محمد بن ابراهيم البغدادي
المعروف بالخازن - اوله الحمد لله الذي خلق الاشياء فقدرها
تقديرا الخ اروية عن العلامة الحبيب الحبشي عن الشريف محمد بن ناصر
عن الشيخ عابد السندي عن الشيخ حسين المغربي مفتي المالكية بمكة المكرمة
عن الشيخ محمد بن طيب المغربي عن الشيخ حسن العجيمي قال اخبرني
به النور علي بن محمد الاجهوري عن الشيخ عمر بن الجائي عن الحافظ جلال
الدين عبد الرحمن بن ابي بكر السيوطي عن مسند الدنيا محمد بن مقبل الحلبي
اجازة عن محمد بن علي الحراوي عن الحافظ عبد المؤمن بن خلف
الدمياطي عن مؤلفه الامام علاء الدين علي بن محمد الخازن - تنبيه
الخازن هو الامام حجة الاسلام قدوة الامة وعلم الائمة ناصر الملة

سه وهو اثر تصانيفه ايضا ١٢ عبده

والدین محی سنۃ سید المرسلین علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراهیم
المعروف بالخازن البغدادی الصوفی - وتفسیرہ قد بلغ مدی صیتہ
جمیع الاماکن کثیر التداول قریب التناول لاحکام مبانیہ وسرعۃ
ادراک معانیہ مع کونہ محلی بالاحادیث النبویہ مطرزا بالاحکام
الشرعیہ - انتخبہ من تفسیر البغوی الشہیر وزاد فوائد لخصہا من
کتب التفاسیر فصار تفسیرا نفیسا کثیر الفوائد جمیل العوائد جدیرا بان
تشد الیہ الرحال - ویتسابق فی تحصیلہ جلۃ الرجال - قال فی کشف
الظنون فرغ من تالیفہ یوم الاربعاء العاشر من رمضان سنۃ ۷۲۵ خمس
وعشرین وسبعمائۃ -

تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل للعلامۃ ابی البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی ؒ

اولہ الحمد للہ
المنزہ بذاتہ عن اشارۃ الاوہام الخ اروی عن العلامۃ الشیخ عبد الحق
وعن العلامۃ الشیخ محمد حسب اللہ کلاہما عن الشیخ عبد الغنی
الدہلوی المدنی عن الشیخ عابد السندی ح واروی عن العلامۃ الشیخ

ؒ وسائر تصانیفہ ایضا اروی بہا بالسند الآتی ۱۲ عبد

عبد الجليل برادة عن عابد السندي بالاجازة العامة عن الشيخ محمد طاهر
سنبل عن الشيخ محمد عارف بن محمد جمال المكي عن الشيخ حسن العجيمي عن
الشيخ احمد بن محمد العجل عن الامام يحيى ابن مكرم الطبري عن
الحافظ عز الدين بن فهد عن والده نجم الدين عمر بن فهد عن القاضي
جمال الدين محمد بن علي بن احمد العقيلي النويري عن الصغاني محمد
ابن محمد بن سعيد المكي العمري الحنفي اذنا عن قوام الدين مسعود
ابن برهان الدين ابراهيم بن محمد بن يعقوب الكرماني عن مؤلفه العلامة
النسفي تنبيه في الفوائد البهية للعلامة عبد الحي اللكنوي النسفي
نسبة الى نَسَف بفتحتين من بلاد السغد فيما وراء النهر وقيل
بكسر السين وفي النسبة تفتح انتهى وقال العلامة البديري في شبته
هو الامام حافظ الدين ابو البركات عبد الله بن احمد بن محمود
النسفي (الحنفي) صاحب التصانيف المفيدة في الفقه والاصول.
له الملتقى في شرح المنظومة وله شرح النافع سماه بالمنافع وله
الوافي وشرحه الكافي ومختصر كنز الدقائق وله المنار في اصول
الفقه وله المنار ايضا في اصول الدين وله العمدة في الاعتقاد و

شرحها الاعتماد وقال صاحب الكشف فی بیان تفسیره وهو کتاب وسیط فی التاویلات جامع لوجوه الاعراب والقراآت متضمن لدقائق علم البدیع والاشارات موشح باقاویل اهل السنة والجماعة خال عن اباطیل اهل البدع والضلالة لیس بطویل ممل ولا قصیر مخل بل لطیف العبارة - وبلیغ المحاورة یرد فیه علی اهل الاعتزال - باقصر عبارة ومثال - توفی رحمه الله تعالی سنة احدی وسبعمائة وقیل عشرة وسبعمائة والله تعالی اعلم انتهی بتغییر یسیر اقول ولشیخنا المحقق عبد الحی النقشبندی حاشیة علی المدارک فی اربع مجلدات سماها الاکلیل علی مدارک التنزیل -

تفسیر الجلالین للامام جلال الدین المحلی والامام جلال الدین السیوطی - والدر المنثور والاتقان فی علوم القرآن للحافظ السیوطی رحمهما الله تعالی

- وبالسند الی الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ محمد بن علاء الدین البابلی سماعا بقراءة شیخه ابی مهدی عیسی بن محمد الثعالبی الجعفری المغربی من اول سورة البقرة الی المفلحون من تفسیر الجلال السیوطی وتفسیر الفاتحة من تفسیر الجلال المحلی و

ـه وکذا سائر تصانیفهما ۱۲ عبد

اجازة بسائره وبالدر المنثور وبالاتقان عن ابي النجا سالم بن محمد السنهوري
عن الشمس محمد بن عبد الرحمن العلقمي عن الحافظ السيوطي عن شيخه الجلال
ابي عبد الله محمد بن احمد المحلي في تفسيره وعن الحافظ السيوطي في تكملته
وفي الدر المنثور وفي الاتقان - تنبيه الجلالين من اول سورة
الكهف الى آخر القرآن مع سورة الفاتحة تاليف الامام جلال الدين
محمد بن احمد المحلي الشافعي المتوفى سنة ٨٦٤ اربع وستين وثمانمائة
وقد شرع في تكملته الامام جلال الدين عبد الرحمن بن بكر السيوطي المتوفى
سنة ٩١١ بعد وفات الامام المحلي بست سنة في يوم الاربعاء مستهل
رمضان من سنة سبعين وثمانمائة وفرغ من تاليفه يوم الاحد عاشر
شوال من السنة المذكورة في مدة قدر ميعاد الكليم على نبينا وعليه
الصلوة والسلام وفرغ من تبييضه يوم الاربعاء سادس صفر سنة
احدى وسبعين وثمانمائة وهذا التفسير كثير المعنى ولب لباب
التفاسير مع صغر حجمه وغاية اختصاره وشهرة هذا التفسير المبارك
وقبوله عند عامة المسلمين مستغن عن بيان فضائله وشرح فواضله
ولا يخفى ان هذين الشيخين لم يتكلما على التسمية وتكلم عليها بكلام

اقل بعض علماء زبيد[1] **فائدة** المحلي نسبته الى محلة كبيرة التي تكون من بلاد
مصر تيه والسيوط بضم السين واسيوط مضموم الهمزة بلدة بالصعيد كذا
في القاموس **فائدة اخرى** وعلى هذا التفسير حواشي كثيرة منها
حاشية الشيخ شمس الدين محمد بن علقمي المسماة بقبس النيرين اولها
احمدك اللهم حمدا لا انقطاع فرغ منها في الجمادى الاولى سنة ٩٥٢ ومنها
حاشية الشيخ نور الدين علي بن سلطان محمد القاري نزيل مكة المكرمة
المتوفى بها سنة عشر الف وهذه الحاشية مفيدة جدا اولها
الحمد لله ذي الجلال والجمال والكمال فرغ منها في اواخر ذي الحجة سنة و
منها حاشية الشيخ سليمان الجمل المسماة بالفتوحات الالهية بتوضيح
تفسير الجلالين للدقائق الخفية في اربع مجلدات فرغ من كتابتها في المجلد
الاول سنة ٩٦٢ اوله الحمد لله على افضاله وهذه الحاشية احسن حواشي
الجلالين وغير ذلك والله اعلم **فائدة اخرى** الدر المنثور في التفسير
بالمأثور في ثماني مجلدات للامام السيوطي اوله الحمد لله الذي احيا
بمن شاء مآثر الآثار بعد الدثور لخصه من ترجمان القرآن له السهول

[1] قال بعض علماء اليمن عدد حروف القرآن وتفسير الجلالين فوجدتهما متساويين الى سورة المدثر والتفسير زائد على القرآن فعلى هذا يجوز حمله بغير الوضوء انتهى من كشف الظنون

التحصيل منه فوقع جامعا للفوائد الفرائد الا انه يحتاج الى التنقيح -
فائدة اخرى الاتقان مجلد وله الحمد لله الذى انزل على عبده الكتاب الخ
وهو اشبه اثاره وافيدها - **تنبيه** الامام السيوطى هو مجدد المائة التاسعة
خاتم الحفاظ جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن كمال الدين الاسيوطى
الشافعى المتوفى سنة ٩١١ احدى عشرة وتسعمائة - صاحب التصانيف
التى سارت بها الركبان وانتفع بها الانس والجان وقد زادت على
خمس مائة انتهى كذا فى التعليقات السنيه - وفى النافع الكبير ولد
السيوطى سنة ٨٤٩ تسع واربعين وثمانمائة اه

تفسير شيخ الاسلام المحقق ابى السعود المسمى بارشاد العقل
السليم الى مزايا الكتاب الكريم فى تفسير القرآن العظيم
على مذهب النعمان - اوله سبحان من ارسل رسوله بالهدى
ودين الحق الخ اروبه بالاجازة العامة عن العلامة الشيخ يوسف
ابن اسمعيل بن يوسف بن اسمعيل بن محمد ناصر الدين النبهانى عن

كذا سائر تصانيفه ١٢ عبد

السيد محمد ابى الخير عابدين عن ابن عمه العلامة السيد محمد علاء الدين
ح وارويه ايضا عن العلامة اسعد بن احمد الدهان عن العلامة حسين
الجسر الطرابلسى عن العلامة السيد محمد علاء الدين عن والده السيد
محمد امين الشهير بابن عابدين ح وارويه عاليا عن العلامة عبد الستار
الصديقى عن الشيخ ادريس بن محمد المكى المتوفى سنة ١٣٠٠ عن العلامة
ابن عابدين عن السيد محمد شاكر عن الامام المحقق على افندى الدانشمانى
عن الشيخ محمود الانطاكى عن الشيخ محمد الكاملى عن الشيخ عبد القادر
الصفورى القدسى عن القاضى عبد الرحيم الشعراوى عن مؤلفه المولى المحقق
ابى السعود الرومى تنبيه ابو السعود هو شيخ الاسلام مفتى
الانام ابو السعود بن محمد العمادى - قد اشتهر هذا صيت تفسيره
فى الآفاق وانتشر نشره فى الاقطار - ولما ارسله مع ابنه الى
السلطان سليمان خان فاستقبله الى باب محله وزاد فى وظيفته
واضعف فى تشريفاته فلما وقع هذا التفسير لطيفا فأقعا على امثاله
فسمى مؤلفه بخطيب المفسرين توفى رحمه الله تعالى سنة ٩٨٢ اثنتين و
ثمانين وتسع مائة -

تفسير العلامة الشمس محمد الخطيب الشربيني المسمى
بالسراج المنير في الاعانة على معرفة بعض معاني كلام
ربنا الحكيم الخبير — اوله الحمد لله الملك السلام المهيمن العلام الخ
اورده بالسند الذي مر في تفسير البغوي الى الصفي القشاشي
عن ابي المواهب احمد بن زين الدين الخطيب عن مؤلفه العلامة
الشيخ شمس الدين محمد بن احمد الخطيب الشربيني الشافعي تنبيه
الشربيني هو الامام الخطيب محمد الشربيني الشافعي اخذ في تفسيره
عن الرازي وابن عادل وغيرهما ذكر فيه انه قال لي شخص من اصحابي
رأيت في منامي اما النبي صلى الله عليه وسلم او الشافعي يقول لي
قل لفلان يعمل تفسيرا على القرآن ثم سألني بعد ذلك جماعة من اصحابي
المخلصين ان اجعل لهم تفسيرا وسطا بين الطويل الممل والقصير
المخل فاجبتهم الى ذلك انتهى ملخصا توفي سنة رحمه الله تعالى
فرغ من تاليفه كما ذكر في تفسيره يوم الاثنين المبارك ثالث عشر صفر
الخير من شهور سنة ٩٦٨ ثمان وستين وتسعمائة

---

٥ وغير ذلك من تصانيفه اورده بالسند المذكور في المتن ١٢ عبد

۱۳ تفسیر[۱۳] ابن عطیۃ المسمی بمحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز
اروبہ عن الشیخ حسب اللہ عن[۲] عبد الغنی الدمیاطی عن[۳] العلامۃ الامیر
الکبیر من طریق ابن ابی الاحوص عن ابن الاحوص عن ابن عبد الرزاق عن
ابی حکم عن مؤلفہ القاضی ابی محمد عبد اللہ بن عبد الحق بن ابی بکر بن غالب
ابن عطیۃ الغرناطی المتوفی سنہ ۵۴۲ھ تنبیہ قال صاحب الکشف قد اثنی
علیہ ابو حیان وقال ھو اجل ما صنف فی علم التفسیر وافضل من تعرض
للتنقیح والتحریر وقیل کتاب ابن عطیۃ اقل واجمع واخلص وکتاب
الزمخشری الخص واغوص انتھے

۱۴ تفسیر[۱۴] الثعلبی المسمی بالکشف والبیان فی تفسیر القرآن
احمد للامام ابی اسحاق محمد النیسابوری الثعلبی ویقال الثعالبی
وھو لقب ولیس بنسب - اولہ بحمد اللہ یفتتح الکلام وبتوفیقہ
یستنبح المطلب والمرام الخ اروبہ وسائر مولفاتہ بالسند المذکور
آنفا الی الامیر الکبیر من طریق ابن البخاری عن منصور بن عبد المنعم
وعبد اللہ بن عمر الصفار والمؤید بن محمد الطوسی کلھم عن ابی
محمد العباس ابن محمد بن ابی منصور الطوسی عن ابی سعید محمد بن سعید

ابن محمد عن مؤلفها ابی اسحاق الثعلبی رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ ھو ابو اسحاق
احمد بن ابراھیم الثعلبی المتوفی سنۃ ٤٢٧ سبع وعشرین واربعمائۃ

تفسیر الواحدی ثلثۃ البسیط والوسیط والوجیز وتسمی ھذہ
الثلاثۃ الحاوی لجمیع المعانی للامام ابی الحسن الواحدی۔
اروی بھا وسائر مصنفاتہ بالسند المذکور من طریق الحاتمی عن عبد اللہ
ابن عمر الصفار عن عبد اللہ بن الحواری عن مؤلفھا ابی الحسن الواحدی
تنبیہ الواحدی ھو ابو الحسن علی بن احمد الواحدی النیسابوری المتوفی
سنۃ ٤٦٨ ثمان وستین واربعمائۃ انتھی کشف الظنون۔

تفاسیر ابی حیان الثلاث البحر والنھر والساقیۃ وسائر مصنفاتہ
بالسند المتقدم الی الامیر الکبیر من طریق صاحب المنح عن التنوخی عن اثیر الدین
ابی حیان محمد بن یوسف النفری الغرناطی نزیل مصر تنبیہ ھو الشیخ اثیر الدین
ابو حیان محمد بن یوسف الاندلسی المتوفی سنۃ ٧٤٥ خمس واربعین و
سبعمائۃ۔ والبحر المحیط کتاب عظیم فی مجلدات ثم اختصرہ فی مجلدین و
سماہ النھر الماد من البحر واختصرتلمیذہ الشیخ تاج الدین احمد بن
عبد القادر بن مکتوم المتوفی سنۃ ٧٤٩ سبع واربعین وسبعمائۃ سماہ الدر اللقیط

اقتصر فيه على مباحث مع ابن عطية والزمخشري ورد عليهما و
وضع ش علامة للزمخشري وع لابن عطية وح لابي حيان اوله
الحمد لله الذي انزل القرآن وجعله حجة الخ

19 تفسير الماوردي وسائر مصنفاته بالسند المتقدم الى الامير الكبير
من طريق الخشوعي عن ابي محمد الجزيري عن علي بن محمد بن نوح عن
ابي الحسن علي بن محمد بن حبيب الماوردي المتوفى سنة ٤٥٠

20 حقائق التفسير للسلمي وسائر مصنفاته بالسند المتقدم
الى الامير الكبير من طريق الحاتمي عن السلفي عن محمد بن مصبح البيهقي
عن ابي عبد الرحمن محمد بن الحسين السلمي المتولد سنة ٣٠ المتوفى سنة ٤١٢

21 تفسير ياقوت التأويل في تفسير التنزيل للامام الغزالي ح
اروية عن الحبيب حسين الحبشي عن والده محمد الحبشي عن محمد صالح
الريس المكي عن ابن عبد البر الونائي عن الشهاب احمد جمعة البحيري عن
المعمر احمد ابن رمضان بن عزام الشافعي الازهري عن البابلي عن سليمان
ابن عبد الدائم عن النجم محمد بن احمد عن الامين محمد بن احمد
ابن عيسى بن البخاري عن الشيخ جلال الدين بن الملقن عن

الی اسحٰق ابراهیم بن احمد التنوخی عن[۱۳] سلیمان بن حمزہ عن[۱۴] عمر بن مکرم الدینوری
عن[۱۵] عبد الخالق بن احمد ابن عبد القادر بن یوسف عن الامام حجۃ
الاسلام محمد بن محمد الغزالی تنبیہ ھو ابو حامد محمد بن محمد الامام
حجۃ الاسلام الغزالی الطوسی مجدد المائۃ الخامسۃ صاحب التصانیف
الکثیرۃ المفیدۃ فی جمیع الفنون وھذا التفسیر کبیر فی اربعین مجلدا توفی
رحمہ اللہ تعالی سنہ خمس و خمسمائۃ

۲۲ **تفسیر ابن حبان وسائر تصانیفہ** عن[۱] مولانا الحبیب المذکور انفا ۲۲
عن[۲] والدہ عن[۳] عمر العطار عن[۴] محمد الکزبری عن[۵] علی الکزبری عن[۶] الملا
الیاس الکورانی عن[۷] الملا ابراھیم الکورانی عن[۸] النور علی بن مطیر الیمنی
عن[۹] الشھاب احمد بن محمد الھیتمی المعروف بابن حجر انا عالیا محمد ابن
مقبل عن[۱۰] الصلاح بن ابی عمر عن[۱۱] ابی الفضل بن عساکر انا[۱۲] ابو روح عبد العزیز
ابن محمد الھروی انا[۱۳] تمیم بن ابی سعید الجرجانی انا[۱۴] ابو الحسن محمد بن
احمد بن ھارون الرودنی انا حاتم بن حبان بمروبتصانیفہ تنبیہ
ابن حبان ھو ابو حاتم محمد بن حبان التمیمی البستی[۵] الشافعی المعروف
بابی الشیخ الحافظ الفقیہ الواعظ القاضی قال الحاکم کان من اوعیۃ العلم

۵ بست بلد من بلاد سیستان ۱۲ بستان المحدثین

فى الفقه واللغة والحديث والوعظ المتوفى سنة ٣٥٤ اربع وخمسين وثلثمائة

تفسير ابن عربى وسائر تصانيفه بالسند المتقدم الى العطار عن

محمد طاهر سنبل عن خاله محمد عارف بن محمد جمال المكى عن حسن العجيمى

عن صفى الدين احمد القشاشى عن احمد بن على الشناوى عن والده

على الشناوى عن عبد الوهاب الشعرانى عن شيخ الاسلام زكريا عن

ابى الفتح محمد المراغى عن القطب اسماعيل بن ابراهيم الجبرتى عن المعمر

ابى الحسن على الوانى اجازة عن الشيخ الاكبر محى الدين محمد بن عربى الحاتمى

قدس سره العزيز تنبيه هو محمد بن على بن محمد بن احمد بن عبد الله

الحاتمى الطائى الاندلسى المتوفى سنة ٦٣٨ وقيل سنة ٦٢٨ من ولد عبد الله

ابن حاتم اخى عدى بن حاتم يكنى ابا بكر ويلقب بمحى الدين ويعرف بالحاتمى

وبابن عربى بدون الف ولام حيثما اصطلح عليه اهل المشرق فرقا بينه

وبين القاضى ابى بكر بن العربى وكان بالمغرب يعرف بابن العربى بالالف

واللام. صنف تفسيرا كبيرا على طريقة اهل التصوف فى

مجلدات قيل انه فى ستين سفرا وهو الى سورة

الكهف وله تفسير صغير فى ثمانية اسفار على طريقة المفسرين.

تفسیر الغزی ۲۴ اروی اجازۃ عن السید[۱] محمد علی بن طاہر الوتری و مشافہۃ عن[۱] الشیخ محمد بن سلیمان حسب اللہ المکی و عن[۱] الشیخ عبد الجلیل المدنی کلہم عن[۲] احمد منۃ اللہ عن[۳] احمد بن عبید العطار عن[۴] محدث الشام اسماعیل العجلونی عن[۵] محمد نجم الدین عن[۶] محمد بدر الدین ابن محمد رضی الدین الغزی العامری الشافعی المتوفی سنۃ ۹۶۱ ستین و تسعمائۃ قال صاحب الکشف وھو تفسیر منظوم۔ و انکر کثیر من العلماء علیہ نظمہ لانہ یؤدی الی اخراج القرآن العظیم من نظمہ الشریف لادخالہ فی الوزن ما لیس من النظم الشریف ذکرہ القطب المکی فی رحلتہ۔

قلت قال الجنینی فی دستور الاعلام۔ لہ ثلاثۃ تفاسیر المنثور والمنظوم ان الکبیر فی مائۃ الف بیت و ثمانین الف بیت انتھی بقدر الضرورۃ۔ کذا فی کشف الظنون۔

تفسیر علی القاری۔ ۲۵ اروی عالیا عن[۱] الشیخ عبد الستار المکی عن الملا السویدی عن[۳] السید مرتضی الزبیدی عن[۴] المسند محمد بن علاء الدین المزجاجی عن[۵] الشیخ العجیمی عن[۶] الشیخ محمد حسین

الخافی النقشبندی عن الشیخ المحدث عبد الحی اللکھنوی
عن المؤلف تنبیہ القاری ھو علی بن سلطان الھروی نزیل مکۃ
المکرمۃ المعروف بالقاری الحنفی احد صلحاء العلم فی عصرہ
الباھر السمت فی التحقیق ولد بھراۃ ورحل الی مکۃ واخذ عن
ابی الحسن البکری واحمد بن حجر المکی وعبد اللہ السندی
وقطب الدین المکی واشتھر ذکرہ وطار صیتہ والف التالیف
المفیدۃ وسیاتی ذکرھا وکانت وفاتہ بمکۃ فی شوال سنۃ
اربع عشرۃ والف ھ کذا فی التعلیقات السنیہ قلت وقد
زرت قبرہ الشریف فی المعلی بمکۃ المکرمۃ۔

قد ذکرنا الی ھنا اتصال سندنا ببعض الکتب من کتب التفسیر
وبقیت منھا کثیرۃ لا تعد ولا تحصی کما قال العلامۃ
الزمخشری۔ ان التفاسیر فی الدنیا بلا عدد۔ وذلک
فی زمنہ فما بالک الی امتداد زماننا ھذا۔ فاقتصرنا علی
الکتب المشھورۃ منھا ولیقاس غیرھا علیھا۔ وقد

اوردت كثيرا منها فى تاليفى المستقل المسمى ببستان
المفسرين - والآن نشرع فى ذكر سندنا فى بعض كتب
الحديث المتداولة بين العلماء الكرام - وعلم الحديث وهو المقصود
بالذات من ذكر الاسانيد - اعتنى به المحصلون وفاز بشرفه
المحدثون فقد اخذناه عن ائمة اعلام واجلة عظام -

واما صحيح البخارى الامام الحجة محمد بن اسمعيل - اروية
عن العلامة الامام الفهامة الهمام الحبيب حسين بن محمد بن حسين بن عبد الله
الحبشى عن والده عن علامة اليمن القطب العارف وجيه الاسلام
ابى زيد السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى الاهدل عن السيد احمد
ابن محمد مقبول الاهدل عن شيخه وخاله السيد يحيى عم مقبول
الاهدل عن السيد ابى بكر بن على البطاح الاهدل عن عمه السيد يوسف
ابن محمد البطاح الاهدل عن الحافظ الزبيع مؤلف تيسير الوصول
الى جامع الاصول عن الحافظ السخاوى عن الحافظ ابى الفضل احمد
ابن حجر العسقلانى ح ويروى السيد عبد الرحمن الاهدل اجازة

مكاتبة عن[٤] العلامة الاكبر امام اللغة والحديث ابي الفيض السيد
محمد مرتضى بن محمد الحسيني نزيل مصر اجازة عن[٥] الشهاب احمد بن رمضان
ابن عز الدين الزعبلي الشهير بالسابق عن[٦] الحافظ شمس الدين البابلي عن[٧]
المسند نور الدين علي بن يحيى الزيادي عن[٨] كل من المسندين يوسف بن زكريا ويوسف
ابن عبد الله الارميوني كلاهما عن[٩] الحافظ محمد عبد الرحمن السخاوي عن[١٠] الحافظ ابن حجر العسقلاني
عن[١١] ابراهيم بن احمد التنوخي عن[١٢] ابي العباس احمد بن ابي طالب الحجار
عن[١٣] السراج حسين ابن المبارك الزبيدي عن[١٤] الشيخ ابي الوقت عبد
الاول بن عيسى بن شعيب السجزي الهروي عن[١٥] الشيخ ابي الحسن
عبد الرحمن بن مظفر[١] الداودي عن[١٦] ابي محمد عبد الله بن احمد
السرخسي عن[١٧] ابي عبد الله محمد بن يوسف بن مطر بن صالح بن
بشر الفربري عن مؤلف امير المؤمنين في الحديث ابي عبد الله
محمد بن اسمعيل بن ابراهيم بن المغيرة ابن بردزبة[٢] البخاري الجعفي
رضي الله تعالى عنه ونفعنا به آمين ح وارويه اعلى من هذا

المظفر

[١] بردزبه بموحدة مفتوحة فراء ساكنة فدال مهملة مكسورة فزاي الساكنة فموحدة
مفتوحة فهاء تانيث على ما هو المشهور في ضبطه وهي لفظة بخاريه معناها الزراع
كذا في ثبت العلامة ابن عابدين ومسانيد ابن حجر الهيتمي ١٢ عبد الهادي غفرله

(كاتب الحروف محمد فياض خان غفرله)

عن[1] العلامة المحقق الشيخ محمد بن سليمان حسب الله وعن[1] العلامة النبيل
الشيخ محمد عبد الجليل برّاده كلاهما عن[2] الشيخ احمد منة الله والشيخ[2]
عبد الغني الدمياطي وهما عن[3] العلامة محمد بن محمد بن احمد بن عبد الهادي
الامير الكبير عن[4] ابي الحسن علي بن محمد السقاط عن[5] الشيخ عبد الله بن
سالم البصري عن[6] الشيخ محمد بن سليمان المغربي عن[7] السراج عمر الالجائي
عن[8] زكريا الانصاري عن[9] الحافظ ابن حجر عن[10] البرهان الشامي عن[11]
احمد بن ابي طالب الحجار الى آخر السند المتقدم واعلى اسانيدي
في صحيح البخاري ما اروية من طريق الختلاني[1] وهو اعلى سند يوجد
في الدنيا كما قاله الاشياخ ح فاروية عن[1] العلامة الفقيه شيخ الخطباء
بالمسجد الحرام ابي الخير احمد بن عبد الله ميرداد وعن[1] العلامة الجليل محمد
سعيد بن عبد الله الاديب القعقاعي كلاهما عن[2] القدوة مولانا السيد
عبد الله بن محمد كوجك المكي عن[3] الامام ذي المعارف والاسرار
عمر بن عبد الكريم العطار وهو يرويه عن[4] الشيخ صالح الفلاني وهو عن[5]

---

[1] الختلاني نسبته الى الختل بضم الخاء المعجمة وتشديد التوقية المفتوحة بعدها لام ساكنة شعب من الترك كذا ضبطه ابن خلدون ١٢ حسن الوفا الشيخ العلامة الشيخ فالح المدني عبد الهادي غفر له

الشيخ محمد بن سِنَّه باجازته من[٦] المعمر الشيخ ابي الوفا احمد بن محمد بن العجل
عن[٥] القطب الشيخ محمد النهروالي[٥] عن والده احمد النهرالي ح واروبه
بسند اعلى من هذا بدرجة عن[١] مولانا الشيخ عبد الجليل برّاده المدني
المذكور وهو يرويه عن[٢] المعمر مفتي المدينة المنورة السيد اسمعيل
البرزنجي الشافعي عن[٣] الشيخ صالح الفلاني عن[٤] الشيخ محمد بن سِنَّه
الفلاني عن[٥] الشيخ ابي الوفاء احمد بن محمد بن العجل عن[٦] العلامة القطب
النهروالي عن والده عن[٧] الحافظ نور الدين ابي الفتوح احمد بن عبد الله
ابن ابي الفتوح الطاوسي عن[٩] المعمر بابا يوسف[٥٢] الهروي عن[١٠] محمد بن شاذ
بخت الفارسي الفرغاني بسماعه لجميعه على[١١] الشيخ احد الابدال بسمرقند
ابي لقمان يحيى بن عمار ابن مقبل بن شاهان الختلاني المعمر مائة و
ثلاثا واربعين سنة وقد سمعه جميعه عن[١٢] محمد بن يوسف الفربري لنسخة
عن مؤلفه امير المؤمنين في الحديث في القديم والحديث ابي عبد الله
محمد بن اسمعيل البخاري رضي الله عنه وعنهم اجمعين - قال الشيخ
صالح الفلاني في قطف الثمر وقد ذكر بعض اهل الفهارس وهو الشيخ عبد الحق

---

[٥] النهر الى نسبة الى نهروالة بلدة من توابع كجرات الهند كذا في حاشية ثبت العلامة
ابن عابدين الشامي ١٢ عبد الهادي غفرله -

[٥٢] بابا يوسف المشهور بسنة ٣٠٠ صد ساله وهو فارسي ومعناه المعمر ثلثمائة سنة ١٢ ابن عابدين غفرله

ابن علی المزجاجی انه صح ان الشیخ قطب الدین محمد النهروالی روی
صحیح البخاری عن الحافظ نورالدین ابی الفتوح الطاوسی بلاواسطة
والله انتهی والله تعالی اعلم واذا ثبت هذا فیعلوا سنادی بدرجة
فبینی وبین البخاری احد عشر - واعلی اسانید البخاری فی الثلاثیات
ثلثة والهولها تسعة - فتکون جملة الوسائط بینی وبین رسول الله صلی الله
علیه وسلم فی الثلاثیات خمسة عشر - وهذا عال جدًا - واعلی اسانید
الشیخ محمد شاکر بن علی بن سعد بن علی بن سالم العمری شیخ العلامة ابن
عابدین صاحب رد المحتار المتوفی سنة ١٢٢٢ اثنتین وعشرین ومائتین
والف ان یکون بینه وبین البخاری عشرة - فکانی اخذته عنه والحمد لله
رب العلمین علی هذه النعمة العظیمة بحیث یحصل بالسند العالی
القرب من رسول الله صلی الله علیه وسلم فاعرف ذلک واحرص
علیه فان العلو فی الاسناد امر محبوب عند المحدثین

قال شیخ مشائخنا الامیر الکبیر فی ثبته الشهیر ما نصه قال فی
المنح البادیه فی الاسانید العالیه لسیدی محمد الفاسی شیخ ابن الحاج

ا ھی اثنان وعشرون حدیثا ١٢

الذى هو شيخ شيخنا السقاط نقلا عن جده ابى البركات ان رواية ابن سعادة
افضل من الروايات التى عند ابن حجر ان ابن حجر لم يعثر عليها وهى
المعتمدة عندنا بالمغرب وهى مسلسلة بالمالكية انتهى

فاقول اروى من طريق ابن سعادة عن[1] شيخنا عبد الجليل برّادة المدنى
عن[2] منة الله الازهرى المالكى عن[3] الامير الكبير عن[4] نور الدين ابى الحسن على
ابن محمد العربى السقاط المالكى عن[5] احمد بن الحاج عن[6] ابى البركات عبد القادر
الفاسى عن[7] والده على عن[8] والده الامام يوسف بن محمد الفاسى وعن
شيخ الجماعة احمد بن على المنجور وعن الامام محمد بن قاسم الغرناطى الشهير
بالقصار كلهم عن[9] ابى عبد الله محمد بن عبد الرحمن البيستينى عن[10] سيدى
زروق وعن ابن غازى وهما عن[11] عبد الله القورى عن[12] ابى عبد الله
محمد القسانى المكناسى عن[13] القاضى احمد بن محمد بن الغماز الخزرجى
عن[14] الرضى الطبرى عن[15] ابن خيره عن[16] عبد العزيز ابن سعادة عن[17]
ابى عبد الله بن سعادة عن[18] ابى على الصدفى عن[19] الامام الباجى عن[20]
ابى ذر الهروى عن شيوخه الثلاثة ابى محمد عبد الله بن حموية
الحموى السرخسى وابى اسحق ابراهيم بن احمد بن ابراهيم

طريق ابن سعادة فى رواية البخارى

ابن داؤد البلخي المستملي وابي الهيثم محمد بن المكي بن زراع كغراب
المروزي الكشميهني واخذ الثلاثة عن الامام ابي عبد الله
محمد بن يوسف بن مطر بن صالح بن بشر الفربري عن جامعه وعدد
احاديثه سبعة آلاف ومائتان وخمسة وسبعون بالاحاديث
المكررة وقيل انها باسقاط المكررة اربعة آلاف حديث تنبيه
قال ابن حجر في مسانيد البخاري هو ابو عبد الله محمد بن اسمعيل بن
ابراهيم بن المغيرة بضم فكسر ابن بردزبه بموحدة مفتوحة فراء ساكنة
فمهملة مكسورة فزاي ساكنة فموحدة مفتوحة على المشهور
وهو بالفارسية الزراع الجعفي مولاهم البخاري مولى اسلام
على مذهب من يرى ان من اسلم على يد شخص كان ولاؤه له وذلك
لان جده المغيرة كان مجوسيا ثم اسلم على يد اليمان الجعفي والي
بخارى نسبته الجعفي ابن سعد العشيرة الى قبيلة من اليمن من
مذحج وهم من قال انه اسم لبلد - وجده ابراهيم قال الحافظ
ابن حجر لم اقف على شيء من اخباره وابوه اسمعيل كان من العلماء
العاملين وروى عن حماد بن زيد ومالك وصحب ابن المبارك

وروى عنه العراقيون قال لا اعلم فى جميع مالى درهما من شبهة
توفى ابو البخارى صغيرا فنشأ فى حجر الله ثم عمى فرأت ابراهيم الخليل
على نبينا وعليه افضل السلام والمرسلين اجمعين قائلا لها قد رد الله
على ابنك بصره بكثرة دعائك له فاصبح وقد رد الله عليه بصره وكانت
نشأته وتربيته فى حجر العلم مرتضعا ثدى الفضل ثم الهم طلب
الحديث وله نحو عشر سنين لبعد خروجه من المكتب ولما بلغ
احدى عشر سنة رد على بعض مشائخه غلطا وقع له فى سند
حتى اصلح كتابه من حفظ البخارى ولما بلغ ست عشرة سنة
حفظ كثيرا من كتب الحديث وفى ثمانى عشرة صنف التاريخ
الكبير وغيره عند قبر النبى صلى الله عليه وسلم فى الليالى المقمرة
وكتبوا عنه الحديث ثم رحل واتسع فى الرحلة فاجتمع باكثر
مشائخ الحديث بعد ان سمع الكثير ببلده بخارى اعظم مدن
ماوراء النهر قال النووى والتاج السبكى وغيرهما ذكره ابو عاصم
العبادى فى طبقات اصحابنا الشافعيين انتهى وسأله اهل بلخ
فى الاملاء عليهم فاملاء عليهم الف حديث عن الف شيخ و

كان مسلم بن الحجاج يقول له دعني اقبل رجليك يا استاذ الاستاذين
وسيد المحدثين وكان يسمى هذا اربعمائة محدث اجتمعوا سبعة ايام
لمغالطته فخلطوا الاسانيد بعضها في بعض وعرضوها عليه فما استطاعوا
مع ذلك ان يغلطوه في لفظة لا في اسناد ولا في متن ولما قدم بغداد
فعلوا معه نظير ذلك فعمدوا الى مائة حديث قلبوا متونها واسانيدها
ودفعوا الكل واحد عشرة ليلقيها عليه في مجلسه الخاص بالناس امتحانا
فقام احدهم وسأله عن حديث تلك العشرة فقال له لا اعرفه فقام
آخر فسأله عن الثاني فقال لا اعرفه ولا زالوا وزال كذا لك الى ان
فرغت المائة ثم التفت الى الاول فقال اما صواب حديثك فهو
كذا وكذا والى الثاني وقال ذلك هكذا الى ان اتى على المائة
فبهر الناس واذعنوا له ولما قدم البصرة نادى منادي يعلمهم بقدومه
فاجتمعوا به وسألوه ان يعقد لهم مجلس الاملاء فاجابهم فنادى
المنادي يعلمهم بانه اجابهم فلما كان الغد اجتمع الوف من المحدثين
والفقهاء فاول ما جلس قال اهل البصرة انا شاب
وقد سألتموني ان احدثكم وساحدثكم احاديث عن اهل بلدكم

تستفيده منها يعني ليست عندكم واملى عليهم من احاديث اهل
بلدهم ما ليس عندهم حتى بهرهم - وروى عنه الصحيح يستون
الف رجل وكان ورده ختمة كل يوم وثلثها سحر كل ليلة
وصحيحه اصح الكتب بعد القرآن وقال اخرجته من زهاء ستمائة
الف حديث والفته بمكة في ست عشرة سنة وللائمة عليه من الثناء
ما يضيق عنه هذا المحل ومنه ما صح عن احمد بن حنبل ما اخرجت
خراسان مثله وقال غير واحد هو فقيه هذه الامة وجمع رضي الله
عنه من الحياء والسخاء لا سيما للطلبة والشجاعة والورع
والزهد ما لم يجمعه غيره وورث من ابيه مالا كثيرا فتصدق
به لا واطر في الكرم واعطى في بضاعة خمسة آلاف درهم فاخر
فاعطى عشرة آلاف ثم باعها للاول وقال كنت ملت الى بيعه
فلم اغير نيتي وامتحن رحمه الله تعالى بمحن كثيرة حسدا جماعة
من اهل عصره له ومن جملتها الواقعة المشهورة لمحمد بن يحيى
الذهلي معه وحاصلها ان اهل بخارى سمعوا بمقدمه اليهم من
نيسابور فقال لهم رئيسهم علما وغيره محمد المذكور الى مستقبل

فمن اراد فليستقبله فاستقبله هو وعامة علمائها ثم قال الذهلي
لاصحابه لاتسألوا عن شيئ من الكلام فلعله يجيب بما يخالفه فيقع
فتقع الفتنة بيننا وبينه فيشمت بنا كل مبتدع فلم يكن باسرع من
ان سئل عن اللفظ بالقرآن المخلوق هو فقال افعالنا مخلوقة والفاظنا
من افعالنا والعجب ان جواب البخاري هذا مع كونه في غاية الصحة
والقوة والوضوح والجريان على ما عليه اهل السنة لم يترك حسنته بل
غير وافى وجه الحسن واتوا فيه الاحتمالات البعيدة والتجويزات
الغريبة ما ينبئ عن حسدهم وتجاهلهم ولما غلب الحسد على الذهلي و
سئل البخاري عن ذلك في حضرته واجاب بنحو ما اجاب به اولا
موه في كلامه وقال القرآن كلام الله غير مخلوق ومن زعم لفظي
بالقرآن مخلوق فهو مبتدع لا يجلس الينا ولا نكلم بعد هذا من ذهب
الى محمد بن اسمعيل فانقطع الناس عنه الا مسلما فانه ارسل الى
الذهلي جميع ما كان كتبه لانه ظهر له ان الحق مع البخاري وان الذهلي انما
هو حاسد متعصب بالا يروج الا على جهلة العوام والحكام الطغام ومن
ثم اتبع حسدا فقال لا يساكنني محمد بن اسمعيل في البلد فخرج البخاري

منهاخوفا علی نفسہ وکان ھذا الفعل من البخاری والذھلی سببا لغایۃ
رفعۃ البخاری وامتلأ اقطار الارض بذکرہ واجلالہ وتعظیمہ البالغ
لنھایات التعظیم حتی من العامۃ ولغایۃ نزول الذھلی وانخفاضہ و
انطماس ذکرہ وعدم معرفۃ الناس کلھم لہ الا افراد من ائمۃ الحدیث
فتأمل معاملتک مع اللہ تعالی ومع الخلق وتمسکک باللہ واعراضک
عنہ لتعلم ما یترتب علی کل من ھاتین المرتبتین من رفع الذکر وانتشار
العلم وتتابع الناس فی الثناء علی اھل المرتبۃ الاولی ومن اضداد
ذلک علی اھل المرتبۃ الثانیۃ وکم وقع للعلماء مع حاسدیھم
نظائر لھذہ القصۃ فایاک ایاک ان تزل عن الطریقۃ المثلی وان
تضل عما وضحہ لک نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم من الکمالات التی
لا یزال صاحبھا یترقی ان یکون وارث الخلافۃ العظمی وفوض
امورک کلھا الی اللہ سبحانہ وتعالی فانک ان صدقت فی ذلک
زال عنک کل حسد لا سیما للعلماء العاملین والائمۃ العارفین والخلفاء
الوارثین وتأمل ما صح بہ الحدیث القدسی - من آذی لی ولیا فقد[1] حاربتہ

[1] اللہ پاک نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا کہ جسنے میرے کسی دوست کے بارے میں مجھکو ایذا دی تو میں
اس سے جنگ کرونگا ۱۲

ومن المعلوم ان من حاربه الله تعالى لا يفلح ابدا - وجرت له رحمه الله
تعالى محنة اخرى وهى انه لما رجع الى بخارى زادت شهرته وتعظيم الناس
له اكثر مما كان بمراتب وذلك انهم لما سمعوا بقدومه نصبت له القباب
على فرسخ منها واستقبله عامة اهلها ونثر عليه الدراهم والدنانير فبقى
ستة ايام ثم تحرك له امير البلد خالد بن محمد الذهلى نائب الخلافة العباسية فارسل اليه من يسأله ويتلطف به ان يأتيهم بالصحيح ويحدثهم
به فى قصره فقال لرسوله قل له انى لا اذل ولا احمل الى ابواب السلاطين
فان احتاج لشيئ منه فليحضر فى مسجدى او دارى فان لم يعجبك
هذا فانت سلطان فامنعنى من الجلوس على الناس ليكون ذلك لى عذرا
يوم القيمة عند الله تعالى ان لا اكتم العلم فراسله ان يعقد مجلسا
لاولاده ولا يحضر غيرهم فابى عن ذلك ايضا وقال لا يسعنى ان اخص
بالسماع قوما دون قوم فاشتد غيظه فاستعان الامير عليه ببعض
حسدته من علماء بخارى ثم امره بالخروج من بلده فدعا عليه وكان
مجاب الدعوة فلم يأت شهر حتى وصل من الخلافة بان ينادى
على الامير فاركب حمارا ونودى عليه فى البلد ثم حبس الى ان مات

احمد الزاهد

ذليلا حقيرا وكذلك لم يبق احد ممن ساعده الا وابتلى ببلاء شديد ولما خرج من بخارى كتب اليه اهل سمرقند يخطبونه الى بلادهم فسار اليهم فلما كان بخرتنگ[1] بمعجمة مفتوحة فى الاشهر ومكسورة فراء ساكنة ففوقية مفتوحة فنون ساكنة مكان وهو على فرسخين من سمرقند وجزم بعضهم بان بينهما نحو ثلاثة ايام وسألت اهلها عن ذلك فقالوا هذا خطأ والصواب الاول وعن معنى خرتنگ فقالوا معناه الضيق لكثرة الزائرين فقلت لهم يلزم حدوث هذه التسمية بعد موت البخارى فقالوا هو كذلك لانها كانت قبل موته تسمى بغير ذلك - بلغه انه وقع بينهم اى اهل سمرقند فتنة فقوم يريدونه وقوم يكرهونه وكان له اقرباء بها فنزل بها حتى يتجلى الامر فاقام اياما فمرض حتى وجه اليه رسول من اهل سمرقند يلتمسون خروجه اليهم فاجاب وتهيأ للركوب ولبس خفيه وتمم فلما مشى عشرين خطوة تقريبا الى الدابة ليركبها قال ارسلونى قد ضعفت فارسلوه فذاعا

تحقيق لفظ بخرتنگ

[1] وسمعت من بعض شيوخى (وهو الشيخ على بن سلطان اللبخاوى الفارسى) ان اصل خرتنگ بالفارسى اسم للحزام الذى يشد به بطن الحمار لاثبات الرحل ويحتمل انه سمى ذلك المكان بخرتنگ لكثرة شد الرحال اليه اهـ والله اعلم بالصواب ١٢ -
محمد عبد الهادى كان له الله ذو الايادى

بدعوات ثم اضطجع فقضى فسال منه عرق كثير لا يوصف وما سكن عنه العرق
حتى ادرج في اكفانه وقيل ضجر ليلة فدعا بعد ان فرغ من صلوة الليل اللهم
قد ضاقت على الارض بما رحبت فاقبضني اليك فمات في ذلك الشهر
وقت العشاء ليلة السبت ليلة عيد الفطر سنة ست وخمسين ومائتين
عن اثنين وستين سنة الا ثلثة عشر يوما لانه ولد يوم الجمعة بعد
الصلوة لثلاث عشر خلت من شوال سنة اربع وتسعين ومائة
انتهى مختصرا - مادة تاريخ ولادته صدق ومادة تاريخ وفاته - نور
١٩٤ ٢٥٦

٢ وأما صحيح مسلم ابن الحجاج بن مسلم بن كوساد القشيري
رحمه الله تعالى فأرويه عن العلامة الفاضل الشيخ صالح ابن العلامة
صديق كمال عن والده ح وأرويه عاليا عن العلامة الشيخ عبد الله القدومي
كلاهما عن العلامة الشيخ عبد الرحمن بن العلامة محمد بن عبد الرحمن
الكزبري عن والده عن العارف بالله الشيخ عبد الغني النابلسي عن النجم
محمد الغزي عن والده البدر محمد الغزي عن البرهان ابي شريف
عن البدر القباني عن ابن الحبان عن الامام النووي عن ابي اسحق
ابراهيم ابن ابي حفص عمر بن خضر الواسطي قال اخبرنا الامام ابو الفتح

منصور بن عبد المنعم الفراوی قال[١٣] اخبرنا الامام فقیه الحرم ابو عبد الله محمد
ابن الفضل الفراوی انا[١٤] ابو الحسین عبد الغافر بن محمد الفارسی انا[١٥]
ابو احمد محمد بن عیسی بن عمرویه الجلودی[١] عن[١٦] ابی اسحق ابراهیم بن محمد بن سفیان
النیسابوری ١٢ مسانید
عن مؤلفه الامام الحافظ مسلم بن الحجاج القشیری الا ثلاثة فوائت فی
ثلاثة مواضع لم یسمعها ابراهیم بن محمد بن سفیان من الامام مسلم
فروایته لها عن الامام مسلم بالاجازة او بالوجادة[٢] وقد غفل اکثر الرواة
عن تبیین ذلك وتحقیقه فی اجازاتهم بل یقولون فی جمیع الکتاب
اخبرنا ابراهیم ابن محمد بن سفیان قال اخبرنا مسلم بن الحجاج و
هو خطاء ح وارویه عالیا منه عن[١] المحقق الحسیب النسیب الحبیب حسین
ابن محمد الحبشی عن[٢] والده عن[٣] العلامة ابی حفص عمر بن عبد الکریم
العطار عن[٤] محدث دار الهجرة الشیخ صالح الفلانی ح وارویه عالیا
منه عن[١] العلامة النبیل الشیخ محمد عبد الجلیل عن[٢] السید اسمعیل

---

١ بضم الجیم بلا خلاف لنسبته لسکة الجلود بین نیسابور والدراسة ١٢ محمد الهادی غفرله
٢ الوجادة - فرعوا قولهم وجادة فیما اخذ من العلم من صحیفة من غیر سماع ولا اجازة
ولا مناولة من تفریق العرب بین مصادر وجد للتمییز بین المعانی المختلفة انتهی مختصرا
وتمامه فی مقدمة ابن الصلاح ١٢ محمد عبد الهادی غفر الله له

البرزنجي مفتي المدينة عن[3] الشيخ صالح الفلاني عن[4] الشريف مولاي سليمان
الدرعي عن[5] الشيخ حسن العجيمي عن[6] الشيخ احمد العجل اليمني عن[7] الامام يحيى
ابن مكرم الطبري عن[8] جده الامام محب الدين محمد بن محمد الطبري عن[9]
زين الدين ابي بكر بن الحسين المراغي عن[10] ابي العباس احمد بن ابي طالب
الحجار عن[11] الانجب ابن ابي السعادات الحمامي عن[12] ابي الفرج مسعود بن
الحسن الثقفي عن[13] الحافظ ابي القاسم عبد الرحمن بن منده عن[14] الحافظ
ابي بكر محمد بن عبد الله الجوزقي عن[15] ابي الحسن مكي بن عبدان
عن مؤلفه الامام مسلم رحمه الله تعالى **تنبيه** مسلم ابن الحجاج هو
القشيري من بني قشير قبيلة من العرب معروفة احد ائمة اعلام
هذا الشان وكبار المبرزين فيه والرحالين في طلبه الى ائمة الاقطار
والمجمع على تقدمه فيه على اهل عصره كما شهد له بذلك اماما وقتهما
حفظا وحديثا ومعرفة ابو زرعة وابو حاتم سمع من مشائخ شيخه البخاري
وغيرهم كاحمد وروى عنه جماعات من كبار ائمة عصره وحفاظه و
منهم مساويه درجة كابي حاتم الرازي والترمذي وامام الائمة
خزيمة وله المؤلفات الكثيرة الجليلة كالمسند الكبير والجامع الكبير

وكتاب العلل وكتاب اوهام المحدثين وكتاب التمييز وكتاب الطبقات
في المخضرم وكتاب الاسماء والكنى وكتاب الوحدان وكتاب حديث عمرو بن
شعيب وكتاب مشائخ مالك وكتاب مشائخ الثوري ولا سيما صحيحه[1] الذي
امتن به على المسلمين وابقاله بالثناء الحسن الجميل الى يوم الدين فان من
اطلع على ما اودعه في اسانيده وترتيبه وحسن سياقه وبديع طريقته
من نفائس التحقيق وانواع الورع التام والاحتياط والتحري في الرواية
وتلخيص الطرق واختصارها وضبط متفرقها وكثرة اطلاعه واتساع
روايته علم انه امام لا يلحق وفارس لا يسبق قال صنفت المسند
الصحيح من ثلثمائة الف حديث مسموعة ولما قدم البخاري نيسابور
آخر مرة لازمه مسلم واكثر التردد اليه ومن ثم حذا حذوه في صحيحه
وكان هذا هو مراد الدارقطني بقوله لولا البخاري لما ذهب مسلم
ولا جاء ولد سنة اربع ومائتين وتوفي رضي الله عنه عشية
يوم الاثنين[2] لاربع بقين من شهر رجب سنة ٢٦١ احدى وستين ومائتين

---

[1] قال محمد بن اسحاق بن منده سمعت ابا علي النيسابوري يقول ما تحت اديم السماء اصح من كتاب مسلم في علم الحديث ١٢ اكمال في اسماء الرجال

[2] يوم الاحد لست بقين من رجب ١٢ اكمال -

ودفن یوم الاثنین بنیسابور وقبرہ بہا مشہور یزار ویتبرک بہ۔
قیل سبب موتہ انہ عقد لہ المجلس للمذاکرۃ فذکر لہ حدیث فلم یعرفہ
فانصرف الی منزلہ فقدمت سلۃ[۱] تمر فکان یطلب الحدیث ویاخذ تمرۃ تمرۃ
فاصبح وقد فنی التمر وجد الحدیث وکان ذلک سبب موتہ
ولذا قال ابن الصلاح وکانت وفاتہ بسبب غریب نشأ من
غمرۃ فکرۃ علمیۃ انتہی ما فی ثبت ابن حجر رحمہ اللہ تعالی

سنن الامام ابی داؤد السجستانی رضی اللہ تعالی عنہ[۲]

اولہا الحمد للہ الذی ہدانا لدینہ واکرمنا بسنۃ نبیہ۔ اروی ہا
عن[۱] العلامۃ الحبیب المذکور عن[۲] والدہ عن[۳] الشیخ عمر بن عبد الکریم
العطار عن[۴] الشیخ صالح الفلانی ح واروی ہا عالیا عن[۱] شیخی الشیخ
عبد الجلیل عن[۲] العلامۃ السید اسمعیل البرزنجی عن[۳] العلامۃ الفلانی
عن[۴] الشیخ محمد ابن سنہ عن[۵] مولای الشریف محمد بن عبد اللہ
عن[۶] الشریف المعمر ابی الجمال ابن عبد الکریم عن[۷] الشیخ یس المحلی والبدر
الکرخی[۳] والشیخ احمد الکلبی کلہم عن[۸] الجلال السیوطی عن[۹] ابی بکر

---

[۱] سلۃ بالفتح وتشدید اللام ظرف لطعام وجامہ ومیوہ در روے نہند ۱۲ منتخب [۲] علاء احادیثہ
(۴۰۰۸) کشف الظنون صفحہ ۳۴/۲ ۱۲ [۳] الکرخی نسبۃ الی الکرخ محلۃ ببغداد ۱۲ کذا فی الارشاد

ابن صدقة المناوی عن[١٠] محمد بن المظفر عن[١١] ابی النون یونس بن ابراهیم
الدبوسی عن[١٢] ابی الحسن علی بن الحسین المغیر عن[١٣] الفضل بن سهل الاسفرائنی
عن[١٤] ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی ح والسیوطی یروی عن[٩] محمد
ابن مقبل عن[١٠] الحراوی عن[١١] فخر الدین ابی الحسن علی بن احمد المعروف
بابن البخاری عن[١٢] عمر بن محمد بن طبرزد البغدادی قال انا به[١٣] الشیخان
ابو البدر ابراهیم بن محمد بن منصور الکرخی وابو الفتح مفلح بن احمد بن
محمد الدقمی[٥١] سماعا علیهما ملفقا[٥٢] قالا اخبرنا به[١٤] الحافظ الکبیر ابو بکر احمد
ابن علی بن ثابت الخطیب البغدادی عن[١٥] ابی عمر القاسم بن جعفر بن
عبد الواحد الهاشمی عن[١٦] ابی علی محمد بن احمد اللؤلؤی عن مؤلفها
ابن عمرو[١٢] الامام ابی داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی رحمه الله تعالی

تنبیه ابو داؤد هو سلیمان بن الاشعث بن اسحق بن بشیر بن شداد
ابن عمرو بن عمر السجستانی بکسر السین الاولی وبفتح وبکسر الجیم وسکون

---

[٥١] الدقمی بالضم لغة وبالفتح عند اهل الحدیث منسوب الی دومة الجندل موضع بین
الشام والعراق ١٢ ارشاد

[٥٢] ملفقا ای البعض من ابی البدر والبعض من ابی الفتح ١٢ ارشاد -
محمد عبد الهادی غفر له

السين الثانية معرب سيستان من نواحي هراة من بلاد خراسان
الازدي حجة السنن **ولد** سنة ثنتين ومائتين وهو احد ائمة
المسلمين والحفاظ والجهابذة المكثرين الذين يعتمد عليهم ويرجع اليهم
قال بعضهم وهو تالي الشيخين في علمهما وفضلهما سكن البصرة
وروى سننه ببغداد فاخذها اهلها عنه وعرضه على احمد بن حنبل
فاستجاده واستحسنه **وقال الجلال** لم يسبقه احد في زمنه
الى معرفته بتخريج العلوم **وقال** غيره هو احد حفاظ الحديث سندا
وعلما وعلا ومن ثم قال جمع الين له الحديث كما الين الحديد لداود
على نبينا وعلى سائر الانبياء والمرسلين افضل الصلوة والسلام
سمع خلائق كاحمد القعنبي وسليمان بن حرب وقتيبة وروى عنه
خلائق كالترمذي والنسائي **قال** كتبت عن النبي صلى الله عليه وسلم
خمسمائة الف حديث انتخبت منها ما ضمنته كتاب السنن واحاديثه
اربعة الاف وثمانمائة ليس فيها حديث اجمع الناس على تركه **قال**
ابن الاعرابي من عنده كتاب الله وسنن ابي داود لم يحتج معهما
الى شيء من العلم **وكان** لابي داود كم واسع وكم ضيق فقيل له ما

هذا قال الواسع للكتب والضيق لا يحتاج اليه توفي سنة خمس و
سبعين[٥] ومأتين وذكر جماعة من الشافعية في كتبهم انه شافعي و
كان سبب ذلك كثرة اخذه من اصحاب الشافعي وفي نظر ظاهر
ظاهر انه حنبلي انتهى ما في المسايرة وغيرذلك من كتب الرجال۔

الجامع الكبير اعني سنن الحافظ ابي عيسى الترمذي

رحمه الله تعالى اروية عن[١] شيخنا العلامة الشيخ محمد حسب الله
وعن[١] شيخنا الشيخ عبد الجليل كلاهما عن[٢] احمد منة الله عن[٣] الآبي
الكبير عن[٤] السيد نور الدين ابي الحسن علي بن احمد الصعيدي
العدوي المالكي عن[٥] الشيخ محمد عقيلة المكي عن[٦] الشيخ حسن بن
علي العجيمي المكي عن[٧] الشيخ احمد العجل عن[٨] الامام المحب يحيى بن
مكرم عن[٩] جده الامام محمد بن محمد عن[١٠] الزين المراغي عن[١١] عم
ابن ابي لحالب الحجار عن[١٢] ابي المنجا عبد الله بن عمر اللتي عن[١٣]
ابي الوقت عبد الاول بن عيسى السجزي انا[١٤] القاضي ابو عامر محمود
ابن القاسم الازدي عن[١٥] عبد الجبار بن محمد الجراحي عن[١٦] محمد المحبوبي

---

[٥] وله ثلث وسبعون سنة ١٢ بستان المحدثين

المروزی عن الحافظ الحجة ابی عیسی محمد بن عیسی الترمذی رحمه الله تعالی

قنبیه الترمذی هو ابو عیسی محمد بن عیسی بن سورة بن موسی بن الضحاک

السلمی والترمذی تثلیث الفوقیة وکسر المیم او ضمها کلها مع اعجام

الذال نسبة لمدینة قدیمة علی طرف جیحون نهر بلخ وهو الامام

الحجة الاوحد الثقة الحافظ المتقن اخذ عن البخاری وغیره قال

(رضی الله تعالی عنه) عرضت کتابی ای کتاب[٥١] السنن المسمی

بالجامع علی علماء الحجاز والعراق وخراسان فرضوا به وقالوا

من کان فی بیته فکانما فی بیته نبی یتکلم - مات[٥٢] الترمذی

بترمذ اواخر رجب سنة تسع وسبعین ومائتین کذا قاله جمع

مؤرخون انتهی ما فی مسامیذا بن حجر مختصراً ملخصاً

سنن النسائی الصغری المسماة بالمجتبی او المجتنی للامام

النسائی رضی الله تعالی عنه - اروی بها عن شیخنا الحبیب حسین

[٥١] وله تصانیف کثیرة فی علم الحدیث - وهذا کتابه الصحیح احسن الکتب واحسنها ترتیبا واکثرها فائدة واقلها تکرارا وفیه ما لیس فی غیره من ذکر المذاهب وغیرها من الفوائد ١٢ اکمل

[٥٢] وفی الاکمال لیلة الاثنین لثالث عشرة من رجب سنة ٢٧٩ انتهی والله تعالی اعلم

(کاتبه محمد فیاض خان غفر الله له)

عن[٢] والده عن[٣] الشيخ عمر العطار وارويها عن[١] فقيه عصره الشيخ
احمد ابى الخير شيخ الخطباء بالمسجد الحرام وعن[١] العلامة الشيخ
محمد سعيد القعقاعى كلاهما عن[٢] السيد عبد الله كوجك عن[٣] الشيخ
عمر العطار عن[٤] الشيخ ابى النور على بن عبد البر الونائى عن[٥] الشهاب
احمد جمعة البجيرمى عن[٦] المعمر احمد بن رمضان الشافعى الازهرى
عن الشمس البابلى وير ويها الشيخ عمر عن[٤] الشيخ محمد طاهر سنبل عن[٥] الشيخ
محمد عارف عن[٦] محدث وقته الشيخ حسن العجيمى عن[٧] البابلى عن[٨] الشهاب
احمد بن خليل السبكى وابى النجا سالم بن محمد السنهورى عن[٩]
الغيطى عن[١٠] زكريا عن[١١] الزين رضوان بن محمد عن[١٢] البرهان ابراهيم
ابن احمد التنوخى عن[١٣] ابى العباس احمد بن ابى طالب الحجار عن[١٤] ابى طالب
عبد اللطيف بن محمد بن على القبيطى عن[١٥] ابى زرعة طاهر بن محمد
ابن طاهر المقدسى عن[١٦] ابى محمد عبد الرحمن بن احمد الدوني[١]
عن[١٧] احمد بن حسين الكسار عن[١٨] ابى بكر احمد بن محمد بن اسحاق بن السنى

---

[١] الدون قرية بدنيور اثبت ابن عابدين - عبد الهادى غفر الله له

الدينوري عن الحافظ ابي عبد الرحمن احمد بن شعيب النسائي رحمه الله تعالى

تنبيه النسائي هو احمد بن شعيب بن علي بن سنان بن عزن بن

دينار الخراساني احد الائمة الحفاظ العلماء الفقهاء بل احد ائمة الدنيا

في الحديث والمشهور فيه اسمه وكتابه سمع من كثيرين من مشائخ

الشيخين البخاري ومسلم ومن ابي داؤد واخرين ببلاد كثيرة و

اقاليم مختلفة واتسع اخذه ورحلته ولد رحمه الله تعالى بخراسان

سنة ٢١٥ وكان شافعيا مذهبا وكان يصوم يوما ويفطر يوما قال

الدارقطني هو مقدم على الحديث اكثر من ان يذكر ومن نظر في

كتابه تحير في حسن كلامه ودخل دمشق فسئل عن معاوية ففضل

عليا عليه رضي الله عنهما ولما ذكروا له فضائل معاوية مريدين

بذلك تفضيله على علي رضي الله عنه قال لهم منكرا عليهم الا

يرضى معاوية ان يكون راسا برأس حتى يفضل وقوله راسا برأس

انما هو من باب التنزل مع الخصم لاجماع اهل السنة على ان عليا

رضي الله عنه افضل فاخرج من المسجد وداسوه بالارجل حتى

اشرف على الموت فتوفي رضي الله عنه يوم السبت ثالث عشر من

صفر الخير سنة ٣٠٣ ثلث وثلثمائة فحمل الى الرملة ومات بها ودفن
بالبيت المقدس وقيل اوصى ان يحمل الى مكة فحمل اليها ودفن بين
الصفا والمروة عن ثمان وثمانين سنة كما قاله الذهبي وغيره
وكانه بناه على قول النسائي عن نفسه ليشبه ان يكون مولده سنة
خمس عشرة ومائتين ونسا بفتح النون والسين المهملة من كور
نيسابور وقيل من ارض فارس والنسبة اليها نسائي بهمزة الالف
وقد يقال النسوي قيل وهو القياس وما اشتهر الان من حذف الالف
بعد الهمزة لا اصل له الا ان يدعى انه للتخفيف انتهى مختصرا

سنن الامام ابي عبد الله ابن ماجه القزويني رحمه الله تعالى ٦

اروي بها عن العلامة الشيخ عبد الحق عن العلامة الشيخ عبد الغني
الدهلوي المدني عن العلامة محمد عابد السندي عن الشيخ يوسف
المزجاجي عن ابيه الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجي عن الشيخ عبد الله
ابن سالم البصري عن الشيخ علاء الدين البابلي عن خاله سليمان
ابن عبد الدائم عن النجم الغيطي عن زكريا الانصاري عن ابن حجر

له عدة احاديثها ١٢٤٠٠

العسقلانی ح وارویها عالیا بالسند المذکور فی سنن النسائی الی
الشیخ عمر[٣] العطار عن[٤] العلامة محمد[٥] الکزبری والشیخ مصطفی الرحمتی
کلاهما عن[٥] الشیخ عبد الغنی النابلسی عن[٦] نجم الدین محمد الغزی عن
والده البدر[٧] عن[٨] الحافظ السیوطی وشیخ الاسلام زکریا عن[٩] ابن
حجر العسقلانی عن[١٠] الشیخ ابی الحسن علی بن ابی المجد الدمشقی عن[١١]
الشیخ ابی العباس الحجار عن[١٢] الانجب بن ابی السعادات عن[١٣] الحافظ
ابی زرعة عن[١٤] الفقیه ابی المنصور محمد بن الحسن بن احمد القزوینی
عن[١٥] ابی طلحة القاسم بن ابی المنذر الخطیب عن[١٦] ابی الحسن علی
ابن ابراهیم ابن سلمة بن بحر القطان عن ابی عبد الله محمد بن
یزید المعروف بابن ماجه القزوینی رضی الله عنه تنبیه ابن
ماجه هو ابو عبد الله محمد بن یزید بن عبد الله بن ماجه القزوینی
مولی ربیعة بن عبد الله الامام الحافظ احد الاعلام صاحب السنن
التی یکفیها شرفا انها جعلت من الکتب الستة والسنن الاربعة
بعد الصحیحین بعد ان کان المکمل لذلک هو مؤلفا الامام مالک مع
کونها شارحة عما حرض علیها اصحاب الکتب الخمسة من المقاصد

التي يتدبرها المحدث ومع كثرة احاديثها الضعيفة بل فيها احاديث
منكرة بل نقل عن الحافظ المزي ان الغالب فيما انفرد به الضعف
ولذا اجرى كثيرا من القدماء على اضافة المؤطاء وغيره الى الخمسة
وطاف (اى ابن ماجه) البلاد حتى سمع اصحاب مالك والليث ودوى
عنه خلق كثيرون منهم ابو الحسن القطان توفى لثمان بقين من رمضان
سنة ثلاث او خمس وسبعين ومائتين ومولده سنة تسع ومائتين

المؤطا الامام دار الهجرة ابى عبد الله مالك بن انس

رضى الله عنه - اخبرنى به العلامة الشيخ عبد الحق عن العلامة الشيخ
عبد الغنى المحدث المدنى عن العلامة الشيخ اسحاق المحدث الدهلوى
ح وارويه عاليا بدرجة عن الشيخ محمد يعقوب على الدهلوى عن
الشيخ اسحاق المذكور وايضا ارويه مساويا له عن الشيخ احمد
جمال المكى عن مولانا فضل الرحمن المرادابادى كلاهما عن مولانا
عبد العزيز الدهلوى عن والده قال اخبرنا بجميع ما فى المؤطا رواية
يحيى بن يحيى المصمودى الاندلسى رحمه الله تعالى الشيخ محمد وفد الله
المالكى قرأة منى عليه من اوله الى آخره بحق سماعه لجميعه على شيخى الحرم

المكي حسن بن علي العجيمي والشيخ عبد الله بن سالم البصري المكي قالا أخبرنا
الشيخ عيسى المغربي سماعا من لفظه في المسجد الحرام بقرأته لجميعه على
الشيخ سلطان بن احمد المزاحي بقرأته لجميعه على الشيخ احمد بن خليل
السبكي بقرأته لجميعه على النجم الغيطي بسماعه لجميعه على الشرف عبد الحق
ابن محمد السنباطي بسماعه لجميعه على البدر الحسن بن ايوب الحسيني
النسابه بسماعه على ابي عبد الله محمد بن جابر الوادياشي عن ابي
محمد عبد الله بن محمد بن هارون القرطبي سماعا عن القاضي
ابي القاسم احمد بن يزيد القرطبي سماعا عن محمد بن عبد الرحمن
ابن عبد الحق الخزرجي القرطبي سماعا عن ابي عبد الله محمد بن فرج
مولى ابن الطلاع سماعا عن ابي الوليد يونس بن عبد الله بن مغيث
الصفار سماعا عن ابي عيسى يحيى بن عبد الله سماعا قال اخبرنا عم والدي
عبيد الله بن يحيى سماعا قال اخبرنا والدي يحيى بن يحيى الليثي المصمودي
سماعا عن امام دار الهجرة مالك بن انس رضي الله تعالى عنه الا ابوابا
ثلثة من اخر الاعتكاف فعن زياد بن عبد الرحمن عن الامام مالك
ابن انس رضي الله تعالى عنه ح واروية عن العلامة الحبيب حسين

ابن محمد الحبشي عن[٢] العلامة الشريف محمد بن ناصر عن[٣] العلامة
يوسف بن مصطفى الصاوي المصري عن[٤] العلامة الشيخ محمد بن محمد
ابن احمد بن عبد القادر الاميرح واردويه عاليا عن[١] العلامة الشيخ
محمد حسب الله المكي وعن[١] الشيخ عبد الجليل المدني كلاهما عن[٢] العلامة
عبد الغني الدمياطي عن[٣] الشيخ الامير الكبير عن[٤] الشيخ نور الدين
ابي الحسن علي بن محمد العربي السقاط المالكي عن[٥] شارح الامام
العلامة الشيخ محمد الزرقاني عن[٦] والده العلامة عبد الباقي الزرقاني
عن[٧] الشيخ علي الاجهوري عن[٨] الشيخ محمد بن احمد الرملي عن[٩] شيخ الاسلام
زكريا الانصاري عن[١٠] الحافظ ابن حجر العسقلاني عن[١١] نجم الدين محمد بن
علي بن عقيل البالسي عن[١٢] محمد بن علي المكي عن[١٣] محمد بن محمد الدلاصي
عن[١٤] عبد العزيز بن عبد الوهاب بن اسماعيل عن[١٥] جده اسمعيل بن
الطاهر عن[١٦] محمد بن الوليد الطرطوسي عن[١٧] سليمان بن خلف الباجي
عن[١٨] يونس بن عبد الله بن مغيث عن[١٩] ابي عيسى يحيى بن يحيى
ابن يحيى عن[٢٠] عم ابيه عبيد الله ابن يحيى عن[٢١] ابيه يحيى
ابن يحيى الليثي الاندلسي عن الامام مالك رضي الله تعالى عنه

ولنا فيه اسانيد كثيرة كما نرويه عن الشيخ عبد الله القدومي والشيخ
صالح والشيخ نالح والشيخ اسعد والشيخ شعيب والشيخ السيد سالم البار
والشيخ السيد محمد امين رضوان والشيخ المنصوري والشيخ احمد جمال
المكي وغير ذلك - لكن التطويل لا يخلو عن الملال والمقصود التبرك
بالانتظام في سلوك هذه المسالك - فاقتصرنا على هذا القدر فانه
كاف في ذلك - تنبيه قال العلامة الامير الكبير في ثبته نا قلا
من المنح البادية في الاسانيد العالية ما نصه وقال ابو زرعة لو حلف
رجل بالطلاق على احاديث مالك التي في المؤطاء انها صحاح
كلها لم يحنث - وكان الشافعي يقول ما على الارض كتاب
اقرب الى القرآن من كتاب مالك بن انس وانما سمي كتابه
المؤطاء لانه عرضه على بضعة عشر تابعيا وكلهم واطاه على صحته
والحامل اذا امسكته بيدها وضعت في الحال انتهى وقال فيه
ايضا ويحيى الاندلسي هذا لا رواية له في شيئ من الكتب الستة
وروى المؤطاء ايضا عن مالك يحيى بن يحيى التميمي النيسابوري
شيخ الشيخين وغيرهما وهو المروي عنه في الكتب الستة ومن

لاخبرة له يلتبس عليه هذا بذاك **ومالك** وهو مالك بن انس بن
مالك بن ابى عامر بن عمرو الاصبحى ابو عبد الله المدنى الفقيه
امام دار الهجرة راس المتقنين حتى قال البخارى اصح الاسانيد
كلها مالك عن نافع عن ابن عمر من السابعة - وفى كتاب الانساب
لابن عبد البر ان الامام مالك رحمه الله تعالى سمى عالم المدينة
وانتشر علمه فى الامصار واشتهر فى سائر الاقطار وضربت له اكباد
الابل وارتحل الناس اليه من كل فج عميق وانتصب للتدريس وهو
ابن سبع عشرة سنة وعاش قريبا من تسعين ومكث يفتى الناس
ويعلم الناس نحوا من سبعين سنة وشهد له التابعون بالفقه والحديث اهـ
وفى الروض الفائق انه العالم الذى يشير به النبى صلى الله عليه
وسلم فى الحديث الذى رواه الترمذى وغيره وهو قوله صلى الله عليه
وسلم ينقطع العلم فلا يبقى عالم الا علم من عالم المدينة **وفى حديث**
اخر عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه يوشك الناس ان يضربوا
اكباد الابل فلا يجدون عالما اعلم من عالم المدينة **قال** سفيان بن
عيينة كانوا يرونه مالكا وقال عبد الرزاق كنا نرى انه مالك

فلا يعرف هذا الاسم لغيره ولا ضربت اكباد الابل الى احد مثل ما
ضربت اليه وقال ابن مصعب سمعت مالكا يقول ما افتيت حتى
شهد لى سبعون شيخا انى اهل لذلك وقال الشافعى لولا مالك
وسفيان لذهب علم الحجاز اه مات مالك رحمه الله سنة
تسع وسبعين ومائة وكان مولده سنة ثلث وتسعين[1]
وقال الواقدى بلغ تسعين سنة اه تقريب التهذيب -

مسند الامام الهمام ابى حنيفة النعمان رضى الله تعالى عنه

جمع الحافظ ابى محمد عبد الله بن محمد بن يعقوب بن
الحارث الحارثى - اروية عن الشيخ صالح كمال عن والده
العلامة صديق كمال عن الشيخ عبد الرحمن ابن الشيخ محمد الكزبرى
عن والده عن الشيخ عبد الغنى النابلسى عن النجم محمد الغزى عن
والده البدر عن زكريا الانصارى عن عبد السلام بن احمد البغدادى
عن الشرف ابى الطاهر الكويك عن ام عبد الله زينب بنت الكمال

[1] او خمس وتسعين ١٢ كمال

المقدسية عن[12] عجيبة بنت الحافظ ابي بكر الباقداري عن[13] ابي الخير محمد
ابن احمد الباغباني عن[14] ابي عمر عبد الوهاب بن ابي عبد الله محمد بن
يحيى بن منده عن[15] ابيه عن[16] مخرجه ابي محمد عبد الله بن محمد بن يعقوب
الحارثي عن[17] ابي الفضل جعفر بن محمد بن احمد بن الوليد عن[18] محمد بن يحيى الازدي
عن[19] الهياج ابن بسطام عن[20] الامام ابي حنيفة رضي الله تعالى عنه عن[21]
حماد عن[22] ابراهيم عن[23] علقمة عن[24] عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجمع الله العلماء يوم القيمة
فيقول اني لم اجعل حكمتي في قلوبكم الا وانا اريد بكم خيرا اذهبوا الى الجنة
فقد غفرت لكم ما كان منكم وبالسند الى ابي حنيفة رضي الله
تعالى عنه عن انس رضي الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول طلب العلم فريضة على كل مسلم واروية عن[1] الشيخ
محمد حسب الله عن[2] الشيخ ابراهيم السقا عن[3] العلامة ثعيلب عن[4]
الشهاب احمد الجوهري عن[5] الشيخ عبد الله البصري عن[6] الشيخ محمد بن سليمان
المغربي عن السراج عمر الانجائي عن[7] الزين زكريا عن[8] ابن الفرات
عن[9] عمر بن الحسن عن[10] ابن البخاري عن[11] ابي الفرج عبد الرحمن بن علي

على تلميذ في حضن الصغير ١٢

ابن الجوزی عن[١٣] الحافظ محمد بن ناصر السلامی عن[١٤] ابی عمرو عبد الوهاب
ابن ابی عبد الله محمد بن اسحاق بن محمد بن یحیی بن منده الی آخر
السند المتقدم

مسند[٩] ابی حنیفة رضی الله تعالی عنه جمع الحافظ الحسین بن محمد بن خسرو رحمه الله تعالی اروبه بالاسناد الی زکریا[٨]

الانصاری عن[٩] ابن حجر العسقلانی عن[١٠] الصلاح ابن ابی عمر عن[١١] الفخر
ابن البخاری عن[١٢] ابی الطاهر برکات بن احمد الخشوعی الدمشقی عن[١٣]
جامعه ابی[٥١] عبد الله الحسین بن محمد بن خسرو البلخی قال البلخی اخبرنا[١٤]
ابو الفضل احمد بن حسن بن محمد بن خیرون عن[١٥] القاضی ابی سعد
عبد الملک بن عبد الرحمن السرخسی عن[١٦] ابیه محمد بن عبد الله بن
بنت الوزیر ابی العباس الاسفرائنی عن[١٧] الحسن بن علی الاسوادی
عن[١٨] جعفر بن محمد عن[١٩] یونس بن حبیب عن[٢٠] ابی داؤد الطیالسی
عن الامام المسند الهمام ابی حنیفة رضی الله تعالی عنه تنبیه

---

[٥١] وفاته سنة ست وسبعین وخمسمائة کذا فی مدارج الاسناد ١٢ محمد عبد العباد غفر الله له

ابو حنيفة[1] هو النعمان بن ثابت الكوفي ولد سنة ثمانين وذهب
ثابت ابوه الى علي كرم الله وجهه وهو صغير دعا له بالبركة فيه وفي ذريته
فكان هذا الامام من اثار تلك الدعوة وناهيك بذلك شرفا له
رضي الله تعالى عنه ومن ثم قدمه الله على ائمة عصره الذي هو عصر
التابعين فانه من اوساطهم ولم يظهر الله لاحد منهم من الاتباع والشهرة
والتقدم ما اظهر له وكان رضي الله تعالى عنه عظيم الزهد والورع عرضت
عليه الدنيا بجذافيرها وولاية بيت المال والقضا فاولاه المرة بعد المرة
اما ان تقبل واما ان نضربك مائة سوط فاختار عذابهم على عذاب
الله تعالى وسخطهم على سخط الله تعالى لانهم ضربوه وكرروا عليه الضرب
ليقبل وهو لا يزيد الا اعراضا ونغلظ عليهم في الجواب حتى انه قال للخليفة
المنصور وقد قال له اقبل مني ولاية القضاء لا اصلح له فقال له الخليفة
كذبت فقال له لقد قضيت على نفسك لاني ان صدقت فانا كذاب
وان كذبت فكيف تولني فسكت المنصور لكنه كان في نفسه منه

---

[1] من مسانيد ابن حجر ملتقطا صـ ٧٦ ١٢

لانه رمى عنده بانه افتى العلويين بجواز الخروج عليه لظلمه فتغلل بما ذكر ثم
حبسه وامر بان يكرر عليه الضرب الى ان مات شهيدا فى الحبس ببغداد
سنة خمسين ومائة على المشهور وهى سنة مولد الشافعى رضى الله تعالى
عنهما ودفن بمقابر الخيزران **تنبيه آخر** اختلف العلماء فى رواية
الامام ابى حنيفة رحمه الله تعالى عن بعض الصحابة رضى الله تعالى عنهم
والصحيح انه رضى الله تعالى عنه تابعى كما اثبت ذلك جماعة من
المحدثين والمشائخ المحققين **وفى الاسم لايقاظ الهمم** للعلامة
ابراهيم الكورانى عن ابى حنيفة الامام قال ولدت سنة ثمانين
وحججت مع ابى سنة ست وتسعين وانا ابن ست عشرة سنة
فلما دخلت المسجد الحرام رأيت حلقة عظيمة فقلت لابى حلقة
من هذه قال حلقة عبد الله بن جزء الزبيدى صاحب رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقدمت فسمعته يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
من تفقه فى دين الله كفاه الله همه ورزقه من حيث لا يحتسب
قال الحافظ ابن حجر فى الاصابة عبد الله بن جزء الزبيدى هو عبد الله
ابن الحرث بن جزء ينسب الى جده انتهى **وقال الحافظ ابن عبد البر**

المالکی فی الاستیعاب - عبداللہ بن الحارث بن جزء بن عبداللہ بن معدی کرب ابن عمرو بن عسم بن عمرو بن عویج بن عمرو بن زبید الزبیدی حلیف ابی وداعۃ السہمی سکن مصر وتوفی بہا بعد ان عمر عمرا طویلا کانت وفاتہ بعد الثمانین انتہی مختصرا اقول وبہذا تعلم ان ابا حنیفۃ تابعی خلافا لمن انکر تابعیتہ کالنووی فانہ قال ادرک جماعۃ من الصحابۃ لکنہ لم یلقہم فتدبر قال محدث الشام العلامۃ العجلونی الشافعی فی ثبتہ ان ابا حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ تابعی وہو الصحیح وقد نظم بعضہم الصحابۃ الذین روی عنہم ابو حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی فقال ؎

ابو حنیفۃ زین التابعین روی	عن جابر وابن جزء والرضی انس
معقل وحریثی وواثلۃ[1]	وبنت عجرد علم الطیبین قس

[1] ہو ابو الطفیل عامر بن واثلۃ الکنانی ادرک من حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثمانی سنین نزل الکوفۃ وصحب علیا رضی اللہ تعالی عنہ فی مشاہدہ کلہا فلما قتل علی انصرف الی مکۃ فاقام بہا حتی مات سنۃ مائۃ اہ الاستیعاب ج ۲ صفحہ ۷۷۳ -

محمد عبد الہادی کان للہ ذی الایادی

انتهی وقال العلامۃ ابن حجر فی مسانیدہ فی مناقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اخذ الفقہ عن حماد بن سلیمان وادرک اربعۃ من الصحابۃ بل ثمانیۃ
منہم انس[1] وعبداللہ[2] ابن اوفی وسہل بن سعد وابو الطفیل لکن قیل
ادرکہم ولم یلق احدا منہم وقد حررت ذلک فی تالیفی المستقل فی
مناقبہ انتہی قلت ذکر العلامۃ المذکور مناقبہ وغیرہا من کراماتہ
فی الرسالۃ المستقلۃ سماہا الخیرات الحسان فی مناقب النعمان و
من اراد الاطلاع علیہا فلیراجعہا۔ وقال فی الدر المختار ص۶۷ ج۱
وصح ان ابا حنیفۃ سمع الحدیث من سبعۃ من الصحابۃ کما بسط فی
اواخر منیۃ المفتی وادرک بالسن نحو عشرین صحابیا کما بسط فی
ای رجلا فی زمنہم وان لم یرہم کلہم ۱۲ رد المحتار
اوائل الضیاء انتہی وقال العلامۃ ابن عابدین فی رد المحتار ما نصہ
وعلی کل فہو من التابعین وممن جزم بذلک الحافظ الذہبی والحافظ
العسقلانی وغیرہما قال العسقلانی انہ ادرک جماعۃ من الصحابۃ

---

[1] مات انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قصرہ بالطف علی فرسخین من البصرۃ سنہ ۹۱ احدی وتسعین ودفن بہناک ۱۲ استیعاب صفحہ ۳۴ ج ۱ [2] شہد الحدیبیۃ وخیبر وما بعدہا لک من المشاہد ولم یزل بالمدینۃ حتی قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم تحول الی الکوفۃ وہو اخر من بقی بالکوفۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات سنۃ سبع وثمانین بالکوفۃ وکان ابتنی بہا دارا فی اسلم وکان قد کف بصرہ
(انتہی استیعاب ج ۱ صفحہ ۳۴۹) ۱۲ عبد الہادی

كانوا بالكوفة بعد مولده بها سنة ثمانين ولم يثبت ذلك لاحد من
ائمة الامصار المعاصرين له كالاوزاعي بالشام والحمادين بالبصرة والثوري
بالكوفة ومالك بالمدينة الشريفة والليث ابن سعد بمصر انتهى مختصرا
وقال جماعة انه لقي منهم واخذ عنهم وهو الذي صححه علي القاري في
سند الانام شرح مسند الامام وكما تقدم انفا من كتاب الامم
فالحاصل انه امام يعجز اللسان عن تقرير محامده وتحرير مناقبه
قد صنف جمع من العلماء الاعلام والمحدثين العظام في فضائله كتبا
نفيسة وزبرا شريفة منهم الامام الطحاوي الف مجلدا سماه
عقود المرجان وموفق الدين الخوارزمي مناقب النعمان
ومحي الدين عبد القادر القرشي سماه البستان وجار الله
الزمخشري المفسر المشهور الف شقائق النعمان وعبد الله
الحارثي الف مجلدا سماه كشف الآثار وظهير الدين المرغيناني
الف مناقب النعمان والمؤرخ يوسف سبط ابن الجوزي صنف
الانتصار لامام ائمة الامصار وابو عبد الله حسين الصيمري
الف مناقب النعمان وابو العباس احمد الحمامي ومحمد بن محمد

الكردري وابو القاسم عبد الله السعدي المعروف بابن ابي العوام
والامام الجلال السيوطي الف كتابا سماه تبييض الصحيفه و
ابن كاس الف تحفة السلطان وابو عبد الله محمد الدمشقي
الصالحي الف عقود الجمان وابو يحيى زكريا النيسابوري واو احمد
محمد الشعيبي وشمس الدين احمد السيواسي والقاضي ابو جعفر
احمد البلخي الف مختصرا سماه الابانة والقاضي ابن عبد البر المالكي صاحب
الاستيعاب الف كتابا في مناقب ابي حنيفة والشافعي ومالك رحمهم
الله تعالى سماه كتاب الانتقاء والامام الذهبي الف رسالة سماها
مناقب ابي حنيفة والعلامة ابن حجر المكي الف كتابا سماه الخيرات
الحسان وصارم الدين ابراهيم بن محمد الف كتابا في ثلث مجلدات
في فضله وفضل صاحبيه سماه نظم الجمان وغيرهم واما الذين ذكروا
مناقبه في كتبهم فجمع عظيم من اصحاب المذاهب المختلفة وارباب
المشارب المتفرقة لا يمكن عدهم كما لا يخفى على من يطالع كتب التواريخ
واسماء الرجال وغيرها من كتب الطبقات

مسند الامام المجتهد محمد بن ادريس الشافعي رضي الله عنه

اروبه بالسند الى الشيخ عبد الله بن سالم البصري عن محمد بن علاء الدين
البابلي عن محمد الحجازي الواعظ الشعراوي عن النجم الغيطي عن زكريا
الانصاري عن ابن حجر عن الصلاح ابن ابي عمر وعن فخر الدين ابن
البخاري عن القاضي ابي المكارم احمد بن محمد اللبان وابي جعفر محمد
ابن احمد الصيدلاني عن ابي علي الحسن بن احمد الحداد عن الحافظ
ابي نعيم احمد بن عبد الله الاصبهاني عن ابي العباس محمد بن يعقوب
الاصم عن الربيع بن سليمان المرادي عن الامام المقدم محمد بن ادريس
الشافعي رضي الله تعالى عنه ولي فيه طرق اخرى ولكن لما
كان التطويل موجبا للملال - فاقتصرت على هذا القدر فانه كاف
لنيل الآمال - تنبيه قال العلامة ابن حجر في مسانيده - الشافعي رحمه
الله تعالى هو ابو عبد الله محمد بن ادريس بن العباس بن عثمان بن
شافع بن السائب بن عبيد بن عبد يزيد بن هاشم بن المطلب بن عبد مناف
ابن قصي القرشي المطلبي الحجازي المكي ابن عم رسول الله صلى الله عليه
وسلم يلتقي معه في عبد مناف افرد الائمة ترجمته بالتأليف فزادت
المؤلفات في ذلك على اربعين تاليفا لكن في كثير منها شيئ كثير من الموضوع

المفترى لاسيما تاليف الفخر الرازى بل فى تاليف البيهقى مع جلالته فى
فن علم الحديث وتوابعه لبعض الموضوع فاحذر ذلك وحاصل شيئى من
ترجمته لضيق المحل عن استيعاب مقصد من مقاصدها الكثيرة الواسعة
انه قرشى مطلبى اجماعا وامه ازدية وقد صح فى فضائل قريش والازد
احاديث كثيرة وورد فى حقه قوله صلى الله عليه وسلم عالم قريش يملاء
طبق الارض علما طرقه كثيرة متماسكته فليس بموضوع ولا قريب منه
خلافا لمن وهم فيه كما نبه عليه ائمة الحديث كاحمد والبيهقى والنووى
وغيرهم وممن حمله على الشافعى احمد تبعه العلماء على ذلك و
وجهوه بانه لم يظهر القرشى من العلوم المدونة المحفوظة المضبوطة
المشهورة المتبعة فى اقطار الارض المكتوبة كما تكتب المصاحف
المتحدث بها فى مجالس الحكام والامراء والفقراء والآثار ما ظهر له
من ذلك ولد بغزة فى سنة خمسين سنة وفاة ابى حنيفة بل
يوم موته ونشأ يتيما فى حجر امه فى ضيق عيش بحيث كانت تعجز
تعليمه لعجزها عن اجرة المعلم لكن الهمه الله تعالى ان ما تعلمه علمه بعد
ذهاب المعلم لغيره فرأى المعلم ان نفعه بذلك اكثر من اجرة تعليمه واخذها

فاسقطها عنه فاستمر حتى ختم القرآن لسبع ثم حبب اليه مجالسة العلماء فكان يكتب ما استفاده منهم فى نحو العظم العجزة عن الورق - ولما مضى من عمره ثلاث عشر سنة وقد حفظ الموطأ رحل الى مالك بالمدينة فلازمه فبالغ فى اكرامه لنسبه ولما رآه منه مما ازداد منه تعجبه من الفهم والعلم والادب والعقل - واجازه شيخه مسلم الزنجى بالافتاء وعمره نحو خمسة عشر سنة - واستمر عند مالك الى ان توفى فرحل من المدينة وسنه نحو تسع وعشرين سنة الى اليمن وتولى القضاء بها ثم رحل الى العراق فناظر محمد بن الحسن وغيره ونشر علم الحديث ومن ثم سموه ناصر السنة واصحابه اهل الحديث وشاع فضله الى ان ملاء البقاع والاسماع ودون علم اصول الفقه ولم يسبقه احد الى ذلك فصنف فيه الرسالة فاجمع اهل عصره على انه من الخوارق ومن ثم قال المزنى قرأته خمسمائة مرة ما من مرة الا واستفدت فيه فائدة جديدة وانا انظر فيه خمسين سنة وما اعلم انى نظرت فيه مرة الا واستفدت منه شيئا لم اكن عرفته - ومجموع مولفاته مائة وثلثة عشر سمار ذكر مؤلفاته الجديدة فى شاسع الاقطار

فقصده الناس لاجلها ثم قصدوا بعده راويها - كان رحمه الله تعالى
يحفظ من الشعر ما يبهر العقل من ذلك قوله اروى لثلاثمائة شاعر مجنون
اى فحل العقلاء وقوله احفظ خمسمائة قصيدة بخمسمائة امرأة وكان
حجة فى النحو واللغة كما صرح به الائمة حتى ابن الحاجب فى شافيته
ومن جملة ثناء محمد بن الحسن عليه قوله ان تكلم اصحاب الشافعى يوما فلسان
الشافعى يعنى لما اودع فى كتبه ومن ثم قال الزعفرانى كانوا قودا
فاتيقظهم وقال احمد ما مس احد محبرة الا وللشافعى فى رقبته منة
وربما اوقد له المصباح فى الليلة ثلاثين مرة فاستنبطت منه فى
كل مرة احكاما كثيرة وانما لم يبق السراج دائما الوقود قال ابن اخته
لامه لان الظلمة اجلى للقلب وكان يكتب ثلث الليل ثم يصلى ثلثه
ثم ينام ثلثه ولعل المراد ان هذا غالب احواله حتى لا ينافى ما مر انه
كان يحيى الليل كله فى الاستنباط من القرآن وكان يختم كل يوم ختمة
وجمع الله فيه كل خير كما قاله احمد وقال ما كذبت قط ولا حلفت بالله
صادقا ولا كاذبا ولى منذ عشرين سنة ما شبعت وله فى السخاء
اليد الطولى قدم من صنعاء الى مكة بعشرة آلاف دينار واعطى من

اصلح له شسع نعله ستة دنانير واعتذر اليه بانه لم يجد غيرها
ورأى النبي صلى الله عليه وسلم في النوم قبل حلمه فقال يا غلام
قال لبيك يا رسول الله قال ممن انت قال من رهطك قال ادن مني
فدنى منه ففتح فمه وامر ريقه على لسانه وفمه وشفتيه وقال امض
بارك الله فيك فما لحن بعد في حديث ولا شعر ما مر على شيئ
الا حفظه وقال ايضا رأيت بمكة في زمن الصبا في الزمن رجلا
ذا هيئة يؤم الناس في المسجد فلما فرغ من صلوته اقبل على الناس
يعلمهم فدنوت منه فاخرج ميزانا من كمه فاعطاني اياه وقال
هاك قال فسألت المعبر فقال انك تصير اماما في العلم وتكون
على السنة لان امام المسجد الحرام افضل الائمة كلهم واما
الميزان فانك تعلم حقيقة الشيئ على ما هو عليه قال الربيع ورأيت
انا قبل موته ان آدم صلى الله على نبينا وعليه وسلم مات ويريدون
ان يخرجوا جنازته فلما اصبحت سألت بعض اهل العلم عنه فقال هذا
موت اعلم اهل الارض لان الله تعالى علم آدم الاسماء كلها فما
كان يسيرا حتى مات الشافعي رضي الله تعالى عنه اخرج

سنة ٢٠٤ اربع ومائتين عن اربع وخمسين سنة

ومن كراماته الباهرة انهم اراد واتحويله الى بغداد فدافع المصريون فلم يقدروا وشرع في الحفر فلما وصلوا قرب اللحد فاحت منه رائحة طيبة ما شموا مثلها بحيث سكروا من طيب رائحته وما تمكنوا من الوصول اليه فكفوا وصار ذلك معدودا في اعظم مناقبه وقد اتفق العلماء قاطبة من سائر الفرق من اهل الفقه والاصول والحديث وغيرها على ثقته وعدالته وامامته وورعه وتقواه وجوده وحسن سيرته وعلو قدره فالمطنب في وصفه مقصر والمسهب في مدحه مقتصر

انتهى ملتقطا

مسند الامام المجتهد احمد بن حنبل رضي الله تعالى عنه

اروية عن العلامة الحبيب حسين الحبشي عن الشريف محمد بن ناصر عن عابد السندي عن حسين المغربي مفتي المالكية بمكة المشرفة عن محمد ابن طيب المغربي عن حسن العجيمي عن ابراهيم بن محمد الميموني عن الوسلي عن زكريا الانصاري ح واروية ايضا عن صالح كمال عن والده وعن السيد احمد حلان كلاهما عن عبد الرحمن

الكزبري ح وادويه عاليا عن عبد الله القدومي النابلسي عن عبد الكريم
الكزبري عن احمد بن عبيد العطار عن اسمعيل العجلوني عن
عبد الغني النابلسي عن النجم محمد الغزي عن والده البدر محمد الغزي
عن زكريا الانصاري عن الغر عبد الرحيم عن ابي العباس احمد الجوخي
عن ام محمد زينب بنت مكي الحرانية عن ابي علي حنبل الرصافي
عن ابي القاسم هبة الله الشيباني عن ابي الحسين التميمي عن
ابي بكر احمد القطيعي عن عبد الله بن الامام احمد بن حنبل عن
ابيه الامام احمد الشيباني رضي الله تعالى عنه تنبيه
ابو عبد الله احمد بن محمد بن حنبل بن هلال الشيباني
المروزي ثم البغدادي قال العلامة ابن حجر في كتابه مسانيده صفحة ٩١
هو الامام البارع المجمع على امامته وجلالته وورعه وزهادته
ووفور علمه وسيادته رحل الى الحجاز والشام واليمن وغيرها
سمع من سفيان بن عيينة واقرانه وروى عنه جماعة من
شيوخه وخلائق آخرون لا يحصون منهم البخاري ومسلم وكثر ثناء
الائمة عليه حتى قال بعضهم رأيت ثلثة لم ير مثلهم ابدا وذكره منهم

وقال بعضهم ما اعلم احدا يحفظ على هذه الامة امر دينها الا هو وقال
ابو زرعة كانت كتبه اثنى عشر حملا وكان يحفظها على ظهر قلبه
وقال مرة اخرى كان يحفظ الف الف حديث وقال ابراهيم الحربي كان
الله جمع فيه علم الاولين والآخرين من كل صنف يقول ما شاء ويسيك
ما شاء وقال الشافعي ما رأيت اعقل من احمد وسليمان ابن داؤد
الهاشمي وجاء انسان بثلاثة آلاف دينار وقال ورثتها من ابي ومالها
حلال فابى ان يقبلها وقال لا حاجة لي فيها انا في كفاية ومن
دعائه اللهم كما صنت وجهي عن السجود لغيرك صنه عن السؤال
لغيرك وقال التاج السبكي مسنده اصل من اصول هذه الامة
انتهى ملتقطا وقال صاحب الكشف في ذكر مسنده انه يشتمل على ثلاثين
الف حديث في اربعة وعشرين مجلدا من نسخة الوقف بالمستنصرية
وهو كتاب جليل من جملة اصول الاسلام وقد وقع له فيه ما ينوف عن
ثلاثمائة حديث ثلاثية الاسناد ذكروا ان احمد بن حنبل شرط فيه
ان لا يخرج الا حديثا صحيحا عنده قال ابو موسى المديني لكن يقال
ان فيه احاديث موضوعة كما ذكره البقاعي وزائدة لولد عبد الله اهـ

فائدة وفي ثبت الاميران سلسلة الذهب المشهورة بين المحدثين
احمد عن الشافعي عن مالك عن نافع عن ابن عمر لا يروى بها الا اربع احاديث
اوردها احمد في مسنده وهي للشافعي في الام اه قال العلامة
ابن حجر في مسانيده فائدة مهمة يتعين حفظها العظيم جدواها
وغزر ما فيها. وحاصلها ان ابن الصلاح شذ فضل كتب السنن
على مسند احمد واعترضوه وردوا عليه بان الامر ليس كما
زعم كيف وهو اكبر المسانيد واحسنها وضعا وانتقاء فانه لم
يدخل فيه الا ما يحتج به مع كونه انتقاه من اكثر من سبعمائة الف
حديث وخمسين الف حديث وقال ما اختلف فيه المسلمون
من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فارجعوا فيه الى
المسند فان وجدتموه والا فليس بحجة ومن ثم بالغ بعضهم
فاطلق الصحة على كل ما فيه والحق ان فيه احاديث كثيرة ضعيفة
وبعضها اشد في الضعف من بعض حتى ان ابن الجوزي قد ادخل
كثيرا منها في موضوعاته لكن تعقبه بعضهم في بعضها وفي سائرها
شيخ الاسلام والحفاظ ابن حجر وحقق نفي الوضع عن جميع احاد

وانه احسن انتقاءً وتحريراً من الكتب التي لم يلتزم مصنفوها الصحة
في جمعها انتهى مختصراً وقال ايضا في مسانيده وامتحن (رضي الله عنه)
المحنة المشهورة التي كانت سببا لمزيد رفعته في الدنيا والاخرة اهـ
ثم ذكر العلامة المذكور تلك المحنة وتركتها خوفا من التطويل
وفيه ايضا ان رمى بعض ضاربيه بالبرص الشديد جدا وذكر
هذا البرص ان جملة ضاربيه مائة وخمسون رجلا وذكر الربيع
ان الشافعي رضي الله تعالى عنه دفع اليه كتابا وهو بمصر وامره
ان يذهب به الى احمد ببغداد ويأتيه بالجواب فذهب اليه
فصادفه عقب صلوة الصبح فذكرت له القصة ودفعت له
الكتاب فلما قرأه تغرغرت عيناه فقلت ما فيه قال فيه انه رأى
النبي صلى الله عليه وسلم في النوم فقال له اكتب الى ابي عبد الله
فاقرأ عليه السلام وقل له انك ستمتحن وتدعى الى خلق القرآن
فلا تجبهم فيرفع الله لك علما الى يوم القيمة قال الربيع فقلت
له البشارة يا اباعبد الله فخلع احمد قميصه الذي على جلده
فاعطانيه فاخذت الجواب ورجعت الى مصر فسلمته الى الشافعي

رضى الله عنهما فقال ما الذى اعطاك قلت قميصه قال لا تفعل
فيه ولكن بله وادفع الى الماء لا تبرك به **ولد** رضى الله عنه فى
شهر ربيع الاول سنة اربع وستين ومائة **وتوفى** سنة ٢٤١
احدى واربعين ومائتين على الاصح المشهور وكان قبره ظاهرا
ببغداد يتبرك به فطمسته الروافض لما استولوا عليها قريب زماننا
ثم اعاده سلطاننا خليفة الخلفاء الراشدين عز نصره وكبت
اعداءه بهيئة ظاهرة وابهة وافرة فهو بها الآن يزار و
يتبرك به وكشف لامر فرؤى حتى كفنه لم يتغير فيه شيئ
واختلفوا فى عدد المصلين عليه ومن جملة ذلك ما قيل ان الارض
المبسوطة التى وقف الناس للصلوة عليها مسحت فوسعت
بقدر ستمائة الف واكثر سوى ما كان فى الاطراف والسفن وقيل
كانوا الف الف وثلثمائة الف **قال** ابو زرعة بلغنى ان المتوكل
امر ان يمسح الموضع الذى وقف عليه الناس للصلوة على احمد فبلغ
مقام الفى الف وخمسمائة الف **وعن** بعض جيرانه احمد انه اسلم
يوم موته من اليهود والنصارى والمجوس عشرون الفا انتهى والله

تعالیٰ اعلم

مسند الدارمی رحمہ اللہ تعالیٰ اروی عن شیخنا الحبیب حسین ١٢ ١٣
الحبشی وعن شیخنا السید عمر شطا عن السید عیدروس ابن عمر
عن السید عبد اللہ بن الحسین بن عبد اللہ بلفقیہ عن والدہ السید
حسین عن والدہ السید عبد اللہ وخالہ السید عیدروس بن عبد الرحمن
بلفقیہ والامام محمد بن سہل ولی الدویلہ ثلاثتہم عن العلامۃ
الوجیہ السید عبد الرحمن بن عبد اللہ بلفقیہ عن والدہ السید عبد اللہ
بلفقیہ وعن علامۃ وقتہ الشیخ ابراہیم الکردی الکورانی کلاہما
عن الشیخ احمد بن محمد القشاشی المدنی عن الرملی عن زکریا
الانصاری ح واروی ایضا عن العلامۃ الشیخ صالح کمال عن والدہ
صدیق کمال عن عبد الرحمن بن الشیخ محمد الکزبری ح واروی عالیا
عن العلامۃ القدومی عن العلامۃ الکزبری المذکور عن والدہ عن
عبد الغنی النابلسی عن النجم الغزی عن والدہ البدر الغزی عن زکریا
الانصاری عن محمد بن مقبل عن جویریۃ بنت احمد الکردی عن
ابی الحسن علی بن عمر الکردی عن ابی المنجا عبد اللہ بن عمر اللتی

ح والشيخ زكريا يروى عن[٨] الحافظ ابن حجر عن[٩] البرهان الشامى
عن[١٠] شهاب الدين احمد الحجار عن[١١] ابى المنجا عبد الله بن عمر اللتى عن[١٢]
ابى الوقت عبد الاول ابن عيسى السجزى عن[١٣] الداودى عن[١٤] عبد الله
ابن احمد السرخسى قال[١٥] اخبرنا ابو عمران عيسى بن عمر السمرقندى عن
مؤلفه الحافظ ابى عبد الله محمد بن عبد الرحمن الدارمى رحمه الله تعالى

تنبيه قال العلامة ابو الفتح محمد عبد الرشيد بن محمد شاه الكشميرى
فى مقدمته هذا المسند الشريف ما نصه وهو الامام الحافظ شيخ
الاسلام قدوة الجهابذة النقاد الاعلام ذو الفضائل التى سارت
بها الركبان شرقا وغربا والفواضل التى اعترفت بها السيادة
عجما وعربا الحافظ الذى لا تغرب عن علمه شاردة - والضابط
الذى استوت لديه الطارفة والتالدة - كلمة شهد له بها كل موافق
ومخالف - واقر ببراعتها المعادى والمؤالف - ابو محمد عبد الله
ابن عبد الرحمن ابن الفضل بن بهرام بن عبد الصمد التميمى السمرقندى
الدارمى[ع] صاحب السنن المعروفة - والدارم بكسر الراء المهملة

ع قال الذهبى قال ابو حاتم ثقة صدوق وعن احمد بن حنبل وذكر الدارمى فقال
عرضت عليه الدنيا فلم يقبل ١٢ ثذكرة الحفاظ -

نسبته الى دارم ابن مالك بطن كبير من تميم - ولد سنة احدى و
ثمانين ومائة وتوفى يوم الجمعة من ايام عرفة سنة خمس وخمسين و
مائتين وله من العمر اربع وسبعون سنة ودفن يوم النحر ببلدة
مرو قدس الله تعالى روحه - وجعل فى جنات الفردوس غبوقه
وصبوحه - وكان رحمه الله تعالى اماما جليلا حافظا للحديث
والقرآن - ملازما لعبادة الله سبحانه وتعالى فى كل وقت وان
ذا رحلة عظيمة - واسفار كثيرة - رحل الى بلدان الاسلام ومدن
الايمان - وجمع علم الحديث من عصابته هذا الشان - وفرسان
ذاك الميدان حتى برع وفاق الاماثل والاقران - فعنت له وجوه
الاكابر والاعيان - واستفاد منه جماء الغفير فى الكائنة فى ذلك الزمان
الى ان روى عنه مسلم بن الحجاج القشيرى صاحب الصحيح وابو داود
والترمذى من اصحاب السنن وعبد الله بن الامام احمد ومحمد بن يحيى
الذهلى رحمهم الله تعالى واقروا له بكمال الفضل وتمام الاحسان - و
اثنوا عليه بلسان الجنان والبيان - ولما نعى رحمه الله تعالى الى حضرة
البخارى رحمه الله تعالى استرجع وبكى - واطرق وابكى - وانشد هذا

الشعر ولم يكن ينشد شعرا قط الا ما ورد فى الاحاديث ضرورة للرواية
وابلاغا للدراية - ٥

ان عشت تفجع بالاحبة كلهم ... وفناء نفسك لا ابالك افجع

ولا ريب ان هذه شهادة صادقة من الامام البخارى على صلاح الدارمى
وفلاحه انتهى وقال ايضا فى مرتبة مسنده الشريف هو كتاب قديم
مبارك فيه وعليه - ومؤلف لطيف عالى السند المحتاج اليه - اصل
فى بابه - وفرد فى نصابه - فالقارئ له لا يزال فى رياض ورقية -
وعلوم متفقة رشيقة - وفيه حلاوة مقطع - ولطافة متزع - و
عذوبة مشرع - وهو مرتب على الابواب - جامع للاحاديث النبوية
وآثار الاصحاب - وحقه ان يسمى بالسنن دون المسند وهو الاقرب
الى الصواب - لكن اشتهر بالمسند على خلاف اصطلاح المحدثين
حتى عده ابن الصلاح - من المسانيد على وجه اليقين - وهذا وهم
من ابن الصلاح - كما صرح به شارح الالفية الفارق بين السنن
والصحاح - قال السيوطى فى تدريب الراوى بشرح تقريب النواوى
قيل ومسند الدارمى ليس بمسند بل هو مرتب على الابواب وقد سماه

بعضهم بالصحيح - قال شيخ الاسلام ولم ار لمغلطائی سلفا فی تسمیته
الدارمی صحیحا الا قوله انه رائی بخط المنذری وکذا قال شیخ الاسلام
لیس دون السنن فی الرتبة بل لو ضم الی الخمسة لکان اولی من ابن ماجة
فانه اقل منه بکثیر - وقال العراقی فی النکت اشتهر تسمیته بالمسند
کما سمی البخاری کتابه بالمسند لکون احادیثه مسندة قال الا ان
فیه المرسل والمعضل والمنقطع والمقطوع کثیرا علی انهم ذکروا فی ترجمة
الدارمی ان له الجامع والتفسیر والمسند وغیر ذلک فلعل الموجود
الان هو الجامع والمسند فقط انتهی قال الحافظ الامام ابن حجر رحمه الله
تعالی اول من اضاف ابن ماجة الی الخمسة الفضل بن طاهر فتابعه
اصحاب الاطراف والرجال والناس وجعل غیر واحد السادس الموطاء
او مسند الدارمی انتهی ثم قال العلامة المذکور - وذکر الشیخ عابد
السندی فی ثبته[1] عن الشیخ الامام صلاح الدین العلائی انه قال
لو قدم مسند الدارمی بدل ابن ماجة فکان سادسا لکان اولی انتهی

---

[1] المسمی بحصر الشارد ١٢ عبد الهادی عفر له -

قلت وقد عده[1] الشيخ محمد عبد العزيز الدهلوي طيب الله ثراه في الطبقة
الثالثة من طبقات كتب الحديث - المحتج بها في القديم والحديث -
وإليه نحا والده الشيخ ولي الله رحمه الله في مؤلفاته - وقال
الشيخ عبد الحق الدهلوي قال بعضهم كتاب الدارمي احرى
واليق بجعله سادسا الكتب لان رجاله اقل ضعفا ووجود الاحاديث
المنكرة والشاذة نادر فيه وله اسانيد عالية وثلاثياته اكثر من
ثلاثيات البخاري كذا في مقدمة المشكوة قال المغلطائي ان
جماعة اطلقوا على مسند الدارمي بكونه صحيحا فتعقبه الحافظ
ابن حجر بانى لم ار ذلك في كلام احد ممن يعتمد عليه كيف ولو اطلق
ذلك من يعتد به لكان الواقع بخلافه ومع ذلك فلست اسلم
ان الدارمي صنف كتابه قبل تصنيف البخاري الجامع لتظاهر
هما ومن ادعى ذلك فعليه البيان وتعقبه السيد العلامة
محمد بن اسمعيل الامير في شرحه توضيح الافكار على تنقيح الانظار

---

[1] اى هذا المسند ١٢ عبد الهادي عفر الله له

بان من ادعى تقدم تصنيف البخارى على تصنيف الدارمى فعليه البيان
ايضا وذكر المغلطائى انه ينبغى ان يجعل مسند الدارمى سادسا
للخمسة بدل ابن ماجة فانه قليل الرجال الضعفاء فليس فيه الاحاديث
المنكرة والشاذة وان كان فيه احاديث مرسلة موقوفة فهو
مع ذلك اولى من سنن ابن ماجه الى اخر كلامه - قلت ويحتمل
انه اراد تفضيله على ابن ماجة بخصوصه وان ابن ماجة رجاله
الضعفاء اكثر والاحاديث الشاذة والمنكرة غير نادرة فيه كما
صرح به السيد العلامة محمد بن اسمعيل الامير فى الشرح المذكور اهـ

سنن الحافظ ابى الحسن على بن عمر الدارقطنى رحمه الله تعالى

بالسند الى العجيمى عن البدر محمد بن رضى الدين الغزى وعيسى
الطبرى عن السيوطى ح وارويها عن محمد حسب الله عن مصطفى
المبلط عن محمد الشنوانى عن السيد مرتضى الزبيدى عن عمر بن
احمد بن عقيل السقاف باعلوى المكى عن الشيخ عبد الله البصرى
عن على بن عبد القادر الطبرى عن عبد الواحد بن ابراهيم الحصارى
عن الجلال عبد الرحيم العباسى عن السيوطى ح وارويها الحصارى

ايضا اجازة عن السيولحي عن محمد بن مقبل عن الحراوي عن عبد
المؤمن بن خلف الدمياطي عن ابي الحسن علي بن الحسن المعروف
بابن المقير عن ابي الكرم المبارك بن الحسن الشهرزوري عن
ابي الحسين محمد بن علي المهتدي بالله عن الحافظ ابي الحسن
علي بن عمر الدارقطني رحمه الله تعالى **تنبيه** قال الامام الذهبي
في تذكرة الحفاظ الدارقطني الامام شيخ الاسلام حافظ الزمان صـ ١٩٩ ج ٣
ابو الحسن علي بن عمر بن احمد مهدي البغدادي الحافظ الشهير
صاحب السنن **مولده** سنة ست وثلثمائة سمع البغوي وابن
ابي داود وابن صاعد والحضرمي وابن دريد وابن نير وزا
وعلي بن عبد الله بن مبشر ومحمد بن القسم المحاربي وابا علي
محمد بن سليمان المالكي وابا عمر القاضي وابا جعفر احمد بن البهلول
وابن زياد النيسابوري وبدر بن الهيثم القاضي واحمد بن القسم
الفرائضي وابا طالب الحافظ وخلائق ببغداد والبصرة
وواسط **وارتحل** في كهولته الى مصر والشام و
وصنف التصانيف حدث عنه الحاكم وابو حامد الاسفرايني

وتمام الرازى والحافظ عبد الغنى الازدى وابو بكر البرقانى وابو ذر
الهروى وابو نعيم الاصبهانى وابو محمد الخلال وابو القسم بن
المحسن وابو طاهر بن عبد الرحيم والقاضى ابو الطيب الطبرى
وابو بكر بن بشران وابو القسم حمزة السهمى وابو محمد الجوهرى
وابو الحسن بن الانبوسى وعبد الصمد بن المأمون وابو الحسين
ابن المهتدى بالله وامم سواهم قال الحاكم صار الدارقطنى واحد
عصره فى الحفظ والفهم والورع واما ما فى القراء والنحويين فاقمت
فى سنة سبع وستين ببغداد اربعة اشهر وكثر اجتماعنا فصار فتنة
فوفى ما وسف لى وسالته عن العلل والشيوخ وله مصنفات يطول
ذكرها فاشهد انه لم يخلف على اديم الارض مثله - وقال
الخطيب كان فريد عصره وامام وقته وانتهى اليه علم الاثر والمعرفة
بالعلل واسماء الرجال مع الصدق والثقة وصحة الاعتقاد و
الاخذ من علوم كالقراآت فان له فيها مصنفا سبق فيه الى
عقد الابواب بل فرس وقال وحدثنى الازهرى قال بلغنى ان
الدارقطنى حضر فى حداثته مجلس اسمعيل الصفار فقعد ينسخ

جزأ والصغار يملى فقال رجل لا يصح سماعك وانت تنسخ فقال فهمى للاملاء خلاف فهمك احفظ كم املاء الشيخ قال لا ادرى قال املاء ثمانية عشر حديثا الحديث الاول عن فلان عن فلان ومتنه كذا وكذا والثانى عن فلان عن فلان ومتنه كذا وكذا ومر فى ذلك حتى اتى على الاحاديث فتعجب الناس منه او كما قال وقال ابو ذر الحافظ قلت للحاكم هل رأيت مثل الدارقطنى فقال هو لم ير مثل نفسه فكيف انا رواها الخطيب فى تاريخه قلت هنا يخضع للدارقطنى ولسعة حفظه الجامع لقوة الحافظة ولقوة الفهم والمعرفة واذا شئت ان تتبين براعة هذا الامام فطالع العلل له فانك تندهش ويطول تعجبك توفى فى ثامن ذى القعدة سنة خمس وثمانين وثلثمائة رحمه الله تعالى انتهى ملتقطا مختصرا ودفن قريبا من قبر معروف الكرخى اه مسانيد ابن حجر فائدة الدارقطنى بفتح الراء وبسكن وبضم القاف وسكون الطاء بعدها نون نسبة لدار القطن وكانت محلة كبيرة ببغداد انتهى كذا فى المرقات -

صح ١٢٨

المعاجم الثلاثة الكبير والاوسط والصغير للحافظ ابي
القاسم سليمان بن احمد الطبراني رحمه الله تعالى
وبالسند الى الشيخ عبد الله البصري عن الشيخ ابراهيم الكردي عن
الشيخ احمد القشاشي عن الشيخ الرملي عن زكريا الانصاري عن الحافظ
ابن حجر عن الصلاح ابن ابي عمر المقدسي عن الفخر بن البخاري عن
ابي جعفر الصيدلاني عن فاطمة بنت عبد الله الجوزدانيه
عن ابي بكر محمد بن عبد الله ابن زيد[1] الاصفهاني عن الحافظ
ابي القاسم سليمان بن احمد الطبراني تنبيه قال في كشف
الظنون[2] رتب في الكبير الصحابة على الحروف وهو مشتمل على
نحو خمسمائة وعشرين الف حديث ورتب في الاوسط
والصغير شيوخه على الحروف ايضا ثم رتب الكبير الامير
علاؤ الدين علي ابن بلبان الفارسي ترتيبا حسنا وتوفي سنة[3]
احدى وثلاثين وسبعمائة انتهى مختصرا وفي ثبت الامير

[1] ابن يزيد كذا في مدارج الاسناد وفي الارشاد ابن زبدة وفي ثبت ابن عابدين ابن يزيدة

الكبير ما نصه يشتمل المعجم الكبير على ستين الف حديث تجزئة أثنا
عشر مجلدا وفيه قال ابن دحية هو اكبر مسانيد الدنيا اهـ قال
الامام الذهبي في طبقاته الطبراني الحافظ الامام العلامة
الحجة ابو القسم سليمان بن احمد بن ايوب ابن مطير الشامي اللخمي
الطبراني مسند الدنيا ولد سنة ٢٦٠ ستين ومائتين وسمع في
سنة ٢٨٣ ثلث وسبعين وهلم جرا بمدائن الشام والحرمين واليمن
ومصر بغداد والكوفة والبصرة واصبهان والجزيرة وغيرذلك
وحدث عن الف شيخ ويزيدون وصنف المعجم الكبير وهو المسند
سوى مسند ابي هريرة فكانه افرده في مصنف والمعجم الاوسط
في ست مجلدات كبار على معجم شيوخه يأتي فيه كل شيخ بما له
من الغرائب والعجائب فهو نظير كتاب الافراد للدارقطني بين فيه
فضيلة وسعة رواية وكان يقول هذا الكتاب روحي فانه
تعب عليه وفيه كل نفيس وعزيز ومنكر وصنف المعجم الصغير و
هو عن كل شيخ له حديث واحد صنف اشياء كثيرة
وكان من فرسان هذا الشان مع الصدق والامانة انتهى مختصرا

قلت وله تصانيف كثيرة مقبولة عند المحدثين وقد ذكر الذهبي
تواليفه في طبقاته والحال الكلام فيه - توفي الطبراني لليلتين
بقيتا من ذي القعدة سنة ستين وثلثمائة -

١٤ ١٨ ١٩ السنن الصغرى والكبرى وكتاب الاسماء والصفات

٢٠ ٢١ ودلائل النبوة وشعب الايمان كلها للامام ابي بكر
احمد البيهقي رحمه الله تعالى وسائر تصانيفه اروي
عن العلامة الشيخ عبد الحي وعن العلامة الشيخ محمد حسب الله
وعن العلامة السيد امين رضوان المدني ثلاثتهم عن العارف
بالله الشيخ عبد الغني عن الشيخ عابد عن الشيخ الفلاني ح
واروي عاليا عن العلامة عبد الجليل عن السيد اسمعيل
البرزنجي وعن الشيخ عابد كلاهما عن الشيخ الفلاني عن الشيخ
محمد سعيد سفر عن الشيخ محمد بن عبد الله المغربي عن الشيخ
عبد الله ابن سالم البصري ح واروي مسلسلا بالاولية بطريق اخر عن

ـه بالاجازة العامة ١٢ عبد الهادي غفر الله له

العلامة الحبيب الحبشي عن[٢] والده عن[٣] عمر العطار عن[٤] محمد طاهر سنبل
عن[٥] الشهاب الجوهري المصري عن[٦] عبد الله البصري حاز واروى
عاليا منه بدرجة عن[١] العلامة احمد جمال المكي عن[٢] العلامة
عليم الدين عن[٣] ابيه العلامة رفيع الدين القندهاري عن[٤] الشيخ
محمد بن عبد الله المغربي وعن الشريف الادريسي كلاهما عن[٥]
الشيخ عبد الله البصري عن[٦] الشيخ علي بن عبد القادر الطبري عن[٧]
عبد الواحد الحصاري عن[٨] الشمس محمد بن ابراهيم الغمري
عن[٩] ابن حجر ح ويروي[١٠] الشيخ الفلاني عاليا عن[١١] الشيخ محمد بن
سنه عن[١٢] الشريف ابي عبد الله الوزاني عن[١٣] ابن اركماش
عن[١٤] ابن حجر عن[١٥] الحافظ العراقي عن[١٦] ابي الفضل محمد ابن اسمعيل
الحموي عن[١٧] الفخر ابن البخاري عن[١٨] منصور بن عبد المنعم الفراوي
عن[١٩] محمد بن اسمعيل الفارسي عن ابي بكر احمد بن الحسين البيهقي
تنبيه قال الذهبي في الطبقات - البيهقي هو الامام الحافظ العلامة
شيخ خراسان ابو بكر احمد بن الحسين بن علي بن موسى الخسرو
جردي البيهقي صاحب التصانيف ولد سنة ٣٨٤ اربع وثمانين

وثلثمائة في شعبان وسمع ابا الحسن محمد بن الحسين العلوي وابا
عبد الله الحاكم وابا طاهر بن محمش وابا بكر ابن فورك وابا علي
الرذباري وعبد الله بن يوسف بن ناموية وابا عبد الرحمن
السلمي وخلقا بخراسان وهلال بن محمد الحفار وابا الحسين بن بشران
وابن يعقوب الايادي وعدة ببغداد والحسن بن احمد بن فراس
وطائفة وجناح بن تدير وجماعة بالكوفة ولم يكن عنده سنن النسائي
ولا جامع الترمذي ولا سنن ابن ماجة بلى كان عنده الحاكم فاكثر
عنه وعنده اعوال وبورك له في عمله لحسن مقصده وقوة فهمه
وحفظه وعمل كتابا لم يسبق الى تحريرها انتهى مختصرا قلت
ثم ذكر الذهبي تصنيفاته ثم ذكر عن امام الحرمين ابي المعالي
انه قال ما من شافعي الا وللشافعي عليه منة الا ابا بكر البيهقي
فان له المنة على الشافعي لتصانيفه في نصرة مذهبه ثم قال
وتواليفه تقارب الف جزء ما لم يسبقه اليه احد حفر في
اخر عمره من بيهق[1] الى نيسابور وحدث بكتبه ثم حضره الاجل

[1] بيهق على وزن حيقل بلد قرب نيسابور ٢ مرقات صفحة ٢٣ عبد الحافظ غفرله

في عاشر جمادى الاولى سنة ثمان وخمسين واربعمائة فنقل في تابوت الى قريته - وهي ناحية من اعمال نيسابور على يومين منها وخسرو جردهي ام تلك الناحية انتهى ملتقطاً وله من العمر اربع وسبعون سنة قيل مولده سنة ثلاث وثمانين واربع وثلثمائة كذا في الرقات

٢٢ شرح معاني الآثار للامام ابي جعفر احمد بن محمد الطحاوي رحمه الله تعالى وبالسند الى ابن حجر عن الشرف ابي الطاهر ابن الكويك عن زينب بنت الكمال المقدسية عن محمد بن البهاي عن الحافظ ابي موسى محمد بن ابي بكر المديني عن ابي الفتح اسماعيل ابن الفضل بن احمد السراج عن ابي الفتح منصور بن حسين التالي[1] عن الحافظ ابي بكر محمد بن ابراهيم المقرى المتوفى سنة ٣١١ عن مؤلفه ابي جعفر الطحاوي ح وارويه عن العلامة ابي الخير ميرداد الحنفي عن السيد عبد الله كوجك عن الشيخ عابد ح وارويه عاليا عن الشيخ عبد الجليل عن الشيخ عابد عن الشيخ

[1] التالي بالمثناة كذا في كفاية المتطلع ١٢ عبد

محمد لطاهر سنبل عن الشيخ محمد عارف بن محمد جمال المكي عن الشيخ
العجيمي وأرويه عن الشيخ عبد الله القدومي عن الشيخ عبد الرحمن
الكزبري عن الشيخ حسين المغربي عن الشيخ محمد بن الطيب
المغربي عن الشيخ العجيمي عن الشيخ احمد العجل عن الامام يحيى
الطبري عن زكريا الانصاري عن ابن حجر الى آخر السند
المتقدم تنبيه الطحاوي هو الامام العلامة الحافظ صاحب
التصانيف البديعة ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامة بن سلمة
الازدي الحجري المصري الطحاوي الحنفي (وطحا) من قرى مصر
سمع هرون بن سعيد الايلي وعبد الغني بن رفاعة ويونس
ابن عبد الاعلى وعيسى بن مثرود ومحمد بن عبد الله بن عبد الحكم
وبحر بن نصر وطبقتهم - روى عنه احمد بن القسم الخشاب و
ابو الحسن محمد بن احمد الاحميمي ويوسف الميانجي وابو بكر بن المقرئ
والطبراني واحمد بن عبد الوارث الزجاج وعبد العزيز بن محمد الجوهري
قاضي الصعيد ومحمد بن بكر بن مطروح واخرون خرج الى الشام
سنة ثمان وستين ومائتين فتفقه بالقاضي ابي خازم ولغيره

قال ابن يوسف ولد سنة سبع وثلاثين ومائتين وكان ثقة ثبتا فقيها عاقلا لم يخلف مثله قال ابو اسحق الشيرازي في الطبقات انتهت الى ابي جعفر رياسة ابي حنيفة بمصر اخذ العلم عن ابي جعفر بن ابي عمران وابي حازم القاضي وغيرهما وكان اولا شافعيا يقرأ على المزني فقال له يوما والله لاجاء منك شيئ فغضب من ذلك وانتقل الى ابن ابي عمران فلما صنف مختصره فقال رحم الله ابا ابراهيم لو كان حيا لكفر عن يمينه - قال ابن يونس مات ابو جعفر في مستهل ذي القعدة سنة ٣٢١ احدى وعشرين وثلثمائة عن بضع وثمانين سنة انتهى كذا في تذكرة الحفاظ للامام الذهبي رح وكان (الطحاوي) يقرأ على المزني الشافعي وهو خاله وكان الطحاوي يكثر النظر في كتب ابي حنيفة فقال له المزني والله لا يجيئ منك شيئ فغضب وانتقل من عنده وتفقه في مذهب ابي حنيفة وصار اماما فكان اذا درس او اجاب في شيئ من المشكلات يقول رحم الله خالي لو كان حيا لكفر عن يمينه وسمع الحديث من كثير من المصريين والغرباء القادمين الى مصر له تصانيف جليلة معتبرة فمنها احكام

القران وشرح معانى الآثار والمختصر وشرح الجامع الكبير وشرح
الجامع الصغير وكتاب الشروط الكبير والصغير والاوسط
والمحاضر والسجلات والوصايا والفرائض وكتاب مناقب ابى
حنيفه وتاريخ كبير والنوادر الفقهية والرد على ابى عبيد
فى ما اخطأ فى اختلاف النسب وغير ذلك والطحاوى بفتح
الطاء والحاء المهملتين نسبته الى طحية قرية بصعيد مصر وقد
ذكره السيوطى فى حسن المحاضرة فى اخبار مصر والقاهرة فى حفاظ
الحديث وقال كان ثقة ثبتا فقيها لم يخلف بعده مثله انتهت
اليه رياسة الحنفية بمصر اه وفى انساب السمعانى الطحاوى
نسبته الى طحا بفتح الطاء المهملة والحاء المهملة قرية باسفل ارض
مصر وقيل غير ذلك انتهى ملخصا من الفوائد البهية -

٢٣ مشكوة المصابيح للامام ولى الدين ابى عبد الله محمد
ابن عبد الله الخطيب التبريزى رحمه الله تعالى
اروياها عن السيد عمر شطا وعن الحبيب حسين الحبشى كلاهما
عن السيد عيدروس بن عمر عن عمه السيد محمد بن عيدروس

عن السید زین العابدین ابن علوی جمل اللیل عن محمد بن سلیمان
الکردی المدنی عن ابی الطاهر الکورانی ح وارویها عن عبد الحق
عن قطب الدین عن محمد اسحاق عن عبد العزیز ح وارویها
عالیا عن احمد بن عثمان المکی عن فضل الرحمن العمری عن عبد
عن والده عن ابی طاهر الکورانی عن والده عن احمد القشاشی
عن احمد بن علی الشناوی عن السید غضنفر النهروالی عن
شیخ الحرم المکی محمد سعید الشهیر بمیر کلان عن نسیم الدین
میرک شاه عن والده المحدث جمال الدین عطاء الله بن
غیاث الدین عن عماد اصیل الدین عبد الله بن عبد الرحمن
عن شرف الدین عبد الرحیم بن عبد الکریم الجرهی نسبته الی
الجره قریة من قری شیراز عن علی بن مبارک شاه عن مولفها
رحمه الله تعالی ح ولنا طریق اخر کما نرویها عن المفسر الشیخ
محمد حسب الله وعن الشیخ عبد الجلیل کلاهما عن احمد
الله عن الامیر الکبیر عن السید نور الدین ابی الحسن علی
ابن احمد الصعیدی العدوی عن محمد عقیلة المکی عن حسن

العجيمي عن احمد العجل عن الامام يحيى عن الحافظ عبد العزيز بن
فهد والقاضي ذكريا الانصاري قالا اخبرنا الشيخان العلامة
الرحلة تقي الدين ابو الفضل محمد بن محمد بن فهد والامام العارف
بالله تعالى شرف الدين ابو الفتح محمد بن ابي بكر الحسين المراغي
قالا انبانا العلامة الرحلة الزين ابو بكر بن الحسين المراغي زاد
الاول فقال اخبرنا الامام شرف الدين عبد الرحيم بن عبد الكريم
الجرهي قال اخبرنا العلامة امام الدين علي بن مبارك شاه الصديقي
الساوجي زاد الثاني فقال اخبرنا الامام حسام الدين الحسن بن
علي الابيوردي سماعا عليه لشيئ من اولها واجازة لسائرها قال اخبرنا
بها الامام صدر الدين ابو عبد الله محمد بن عبد الله القزويني
قال هو والصديقي اخبرنا بها مؤلفها تنبيه قال في كشف الظنون صـ ٢٤٢٣ ج ٢
بعد ذكر كتاب مصابيح السنة وشرحه ثم ان الشيخ ولي الدين
ابا عبد الله الخطيب كمل المصابيح وذيل ابوابه فذكر الصحابي الذي
روي الحديث عنه وذكر الكتاب الذي اخرجه منه وزاد على كل
باب من صحاحه وحسانه الاناد را فصلا ثالثا وسماه مشكوة المصابيح

فصار کتابا کاملا فرغ من جمعه اخر یوم الجمعة من رمضان سنة ۱۳
سبع وثلاثین وسبعمائة وله اسماء رجال المشکوة وشرحه العلامة
حسن بن محمد بن الطیبی المتوفی سنة ۱۳ ثلاث واربعین وسبعمائة
وسماه الکاشف عن حقائق السنن اوله الحمد لله مشید ارکان
الدین الحنیف الخ انتهی مختصراً۔

۲۴ ۲۵

الشفا فی تعریف حقوق المصطفی۔ والمشارق کلاهما
للقاضی ابی الفضل عیاض بن موسی بن عیاض
المالکی الاندلسی الیحصبی بفتح المثناة وسکون المهملة وتحریک
الصاد المهملة بالحرکات الثلاث بعدها موحدة نسبة الی یحصب
حی بالیمن من حمیر المتوفی بمراکش مسموما سمه یهودی سنة ۵۴۴
اربع واربعین وخمسمائة قاله العلامة ابن عابدین العلامة
الامیر الکبیر فی ثبتیهما اروی بهما عن العلامة الحبشی عن والده
عن عمر العطار عن صالح الفلانی ح واروی عالیا عن العلامة عبد الجلیل

۵ مشارق الانوار علی صحاح الآثار فی تفسیر غریب الحدیث۔ ومن تصانیفه الماع
فی ضبط الروایة وتقییدها السماع ذکره فی کشف الظنون ۱۲ عبد الهادی غفرله

برادہ عن[۲] السید اسمعیل البرزنجی عن[۳] صالح الفلانی عن[۴] الشیخ
محمد بن سنہ عن[۵] مولای الشریف محمد بن عبد اللہ عن[۶] الشیخ
علی الاجہوری وشہاب الدین الخفاجی شارح الشفا والشہاب
احمد بن عبد الوارث البکری والشہاب[۷] احمد الغنیمی الانصاری
اجازۃ عن[۸] الشمس محمد بن احمد الرملی عن[۹] ذکریا الانصاری
عن[۱۰] محمد بن مقبل الحلبی قال اخبرنا الصلاح بن ابی عمر قال
اخبرنا[۱۱] ابو الحسن علی بن عبد الواحد السعدی بن البخاری
قال اخبرنا[۱۲] ابو الحسن یحیی بن محمد الصائغ عن مؤلفہما تنبیہ
قال فی الکشف فی ذکر الشفا[۱۳] وہو کتاب عظیم النفع کثیر الفائدۃ
لم یؤلف مثلہ فی الاسلام شکر اللہ سبحانہ وتعالی سعی
مؤلفہ وقابلہ برحمتہ وکرمہ۔ اولہ الحمد للہ المتفرد باسمیہ
الاسمی المختص بالملک الاعز الاحمی الخ وقال فی ذکر المشارق
انہ فی تفسیر غریب الحدیث المختص بالصحاح الثلاثۃ وہی

---

[۱] ودر ریاض المحدثین بعد مدح این کتاب گفتہ کہ بالجملہ این کتاب از عجائب کتب مصنفہ ایں باب است فضیلت مقبول الفتاوی ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

الموطا البخاری ومسلم وهو کتاب مفید جدا ولہ الحمد اللہ مظہر دینہ
علی کل دین الخ انتہی ملتقطا مختصرا ۔ والقاضی عیاض ہو ابو الفضل
ابن موسی الیحصبی المغربی السبتی المالکی ولد سنۃ ست
وسبعین واربعمائۃ ولی القضاء بسبتۃ ومات بمراکش اھ کذا فی
مسانید ابن حجر ومن تصانیفہ ترتیب المدارک وتقریب المسالک
لمعرفۃ اعلام مذہب مالک وکتاب الاعلام بحدود قواعد الاسلام
وکتاب الالماع فی ضبط الروایۃ وتقیید السماع وبغیۃ الرائد لما تضمنہ
حدیث ام زرع من الفوائد وکتاب الغنیۃ والمعجم ونظم البرہان
علی صحۃ جزم الاذان وغیر ذلک اھ کذا فی بستان المحدثین معربا

شرح الشفا للعلامۃ شہاب الدین الخفاجی وسائر تصانیفہ ۲۶

رحمہ اللہ تعالی اردیہا بالسند المذکور الی المصنف الشہاب
الخفاجی تنبیہ الخفاجی ہو شہاب الدین احمد بن محمد الخفاجی
المصری الحنفی قرأ علوم العربیۃ علی خالہ ابی بکر الشنوانی واخذ عن شیخ
الاسلام محمد الرملی وغیرہ من الاعلام ولما تحامع والدہ الی الحرمین

---

۱ در بستان المحدثین نوشتہ ۔ وآن کتابیست کہ در حق او گفتہ اند کہ اگر آب زر نویسند وبجواہر وزن کنند حق او ادا نشود ۱۲
عبد الہادی غفر اللہ لہ

وقرأ هناك على ابن جار الله وارتحل الى قسطنطنية وهي اذ ذاك
مشحونة بالفضلاء والف حواشي البيضاوي وشرح الشفاء وغير
ذلك ووصفه المحبي بانه من افراد الدنيا المجمع على تفوقه وبراعته
انتهى كذا في التعليقات صـ ٣١٦ - توفي سنة ١٠٦٩ تسع وستين والف و
هذا الشرح شرح كبير في غاية التدقيق والتحقيق ثلاث مجلدات اهـ
كذا في كشف الظنون صـ ٢٠٦٤ قلت ومن شروحه المدد الفياض بنور
الشفا للقاضي عياض لولا انا خادم السنة وضياء الدجنة - الكوثر
الراوي - الشيخ الهمام حسن العدوي الحمزاوي - فرغ من تاليفه
سنة ١٢٧٦ ست وسبعين ومائتين والف -

الجامع الكبير والصغير للامام جلال الدين السيوطي

رحمه الله تعالى وسائر تصانيفه اروبها عن الشيخ حسب الله
وعن الشيخ احمد جمال وعن الشيخ شرف الدين القرني المكيين كلهم
عن الشيخ القاوقجي عن الشيخ عابد السندي عن الشيخ عبد الخالق
المزجاجي عن والده علي المزجاجي عن حسن بن علي العجيمي واروبها
عن الحبيب الحبشي عن الشيخ السيد محمد نور الادريسي المغربي

المدنی عن ابی عبد الله محمد بن علی السنوسی الحسنی ح وارویها
عالیا بالاجازة العامة عن الشیخ فالح المدنی عن الشیخ ابی عبد الله
محمد بن علی السنوسی عن ابی العباس العرائشی عن عبد الوهاب
التازی الحسنی عن الشیخ حسن بن علی العجیمی عن الشیخ احمد العجل
عن البدر محمد بن رضی الدین الغزی عن الجلال السیوطی تنبیه
الجامع الکبیر ویسمی بجمع الجوامع قال فی الکشف وهو کبیر اوله
سبحان الذی مبدئ الکواکب اللوامع الخ ذکر فیه انه قصد
استیعاب الاحادیث النبویة وقسمه قسمین الاول ساق
فیه لفظ الحدیث بنصه یذکر من خرجه ومن رواه من واحد الی
عشرة او اکثر یعرف منه حال الحدیث مرتبا ترتیب اللغة علی حروف
المعجم والثانی الاحادیث الفعلیة المحضة او المشتملة علی قول و
فعل او سبب او مراجعة ونحو ذلک مرتبا علی مسانید الصحابة
قدم العشرة ثم بدأ بالباقی علی حروف المعجم فی الاسماء ثم بالکنی کذلک
ثم بالمبهمات ثم بالنساء ثم بالمراسیل وطالع لاجله کتبا کثیرة قال
فی الجامع الصغیر قصدت فی جمع الجوامع جمع الاحادیث النبویة

یاسرها قال شارحه المناوی هذا بحسب ما اطلع علیه المؤلف لا باعتبار
ما فی نفس الامر لتعذر الاحاطة بها علی ما جمعه الجامع المذکور
لو تم وقد اختر المنیة قبل اتمامه وفی تاریخ ابن عساکر عن احمد صح
من الحدیث سبعمائة الف وکثیر وقال ابو زرعة کان احمد یحفظ
الف الف حدیث وقال البخاری احفظ مائة الف حدیث
صحیح ومائتی الف حدیث غیر صحیح وقال مسلم صنفت الصحیح
من ثلثمائة الف حدیث الی غیر ذلک انتهی اقول هذه الاعداد
المذکورة لیست علی الحقیقة وانما المراد منها معنی الکثرة فقط ومع ذلک
لا مجال الی دعوی الاحاطة والاستیعاب وان کان من الکتاب
لتعذر الوصول الی جمیع المرویات والمسموعات ثم ان الشیخ العلامة
علاء الدین علی بن حسام الدین الهندی الشهیر بالمتقی[1] رتب
هذا الکتاب الکبیر کما رتب الجامع الصغیر وسماه کنز العمال فی
سنن الاقوال والافعال ذکر فیه انه وقف علی کثیر مما دونه
الائمة من کتب الحدیث فلم یر فیها اکثر جمعا منه حیث جمع فیه بین
اصول السنة واجاد مع کثرة الجدوی وحسن الافادة وجعله

[1] المتوفی سنة سبع وسبعین وتسعمائة کذا فی کشف الظنون ج ۱۲

قسمين لكن كان عاريا من فوائد جليلة منها انه لا يمكن كشف
الحديث الا اذا حفظ رأس الحديث ان كان قوليا واسم راويه
ان كان فعليا ومن لا يكون كذلك فبوب اولا كتاب الجامع
الصغير وزوائده وسماه منهج العمال في سنن الاقوال ثم بوب
بقية قسم الاقوال وسماه غاية العمال في سنن الاقوال ثم بوب
اسم الافعال من جميع الجوامع وسماه مستدرك الاقوال ثم جمع الجميع
في ترتيب كترتيب جامع الاصول وسماه كنز العمال ثم انتخبه ولخصه
فصار كتابا حافلا في اربع مجلدات اه واما الجامع الصغير له
صه ٢٧٦ ج ١
قال ايضا في الكشف وهو مجلد لخصه من كتابه جمع الجوامع مرتبا
على الحروف ذكر فيه انه اقتصر على الاحاديث الوجيزة وبالغ في تحرير
التخريج وصانه عما تفرد به وضاع او كذاب فقاق بذلك الكتب
المؤلفة في هذا النوع واشتهر وذكر في اخره انه فرغ من تاليفه
في ثماني عشرة ربيع الاول سنة سبع وتسعمائة وربما اورد فيه
الاحاديث الضعيفة والمدخولة ثم ذيله في مجلد اخر وسماه
زيادة الجامع الصغير انتهى مختصرا ملتقطا۔

الترغيب[29] والترهيب[1] للامام زكي الدين ابي محمد
عبد العظيم المنذري رحمه الله تعالى اروية عن[1]
الشيخ حسب الله عن[2] الشيخ عبد الغني المدني عن[3] الشيخ اسمعيل
ابن ادريس الرومي عن[4] الشيخ صالح الفلاني ح واروية عاليا
عن العلامة عبد الجليل المدني عن[2] السيد اسماعيل البرزنجي
عن[3] الشيخ الفلاني قال قرأته من اوله الى اخره على[4] الشيخ
احمد بن محمد سعيد سفر عن[5] والده محمد سعيد وقد اجازنيه[52] والده محمد
سعيد عن[5] الامام محمد بن محمد بن عبد الله المغربي عن[6] عبد الله
البصري عن[7] الشيخ عيسى الجعفري عن[8] الشيخ علي الاجهوري عن[9]
البرهان اللقمي عن[10] عبد الحق السنباطي عن[11] ابن حجر ويرويه
الفلاني عاليا عن[4] محمد بن سنة عن[5] مولاي الشريف عن محمد
ابن اركماش الحنفي اجازة عن[6] ابن حجر عن[8] عبد الرحمن بن احمد
ابن المبارك الشهير بابن الشحنة عن[9] علي بن اسماعيل بن قريش

---

[1] وسائر مؤلفاته كالاربعين حديثا في قضاء الحوائج ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له

[52] اخذ الفلاني بالاجازة عن محمد سعيد بلا واسطة الشيخ احمد ١٢

عن مؤلفہ تنبیہ المنذری ھو الامام الحافظ زکی الدین ابو محمد
عبد العظیم بن عبد القوی ابن عبد اللہ بن سلامۃ بن سعد بن
المنذر الشامی ثم المصری المنذری رحمہ اللہ تعالی المتوفی سنۃ
ست وخمسین وستمائۃ کما فی کشف الظنون وکتابہ الترغیب
والترھیب کتاب کبیر فی مجلدین اولہ الحمد للہ المبدئ المعید الخ

صحیح ابن حبان المسمی بالتقاسیم والانواع للحافظ
ابی حاتم محمد بن حبان التمیمی رحمہ اللہ تعالی اروی
عن الحبیب حسین الحبشی عن والدہ السید محمد عن عمر العطار
عن محمد الکزبری عن علی الکزبری عن الملا الیاس الکورانی عن
الملا ابراھیم الکورانی عن النور علی بن مطیر الیمنی عن الشھاب
احمد بن حجر الھیتمی قال اخبرتنی بہ ابو الفضل بن حصین انا ابو
اسحق التنوخی عن ابی عبد اللہ محمد بن احمد بن الھیجا ابن
الرداد انا الحافظ ابو علی الحسن بن محمد البکری ح ویرویہ
العلامۃ ابن حجر عالیا عن محمد بن مقبل عن الصلاح ابن ابی
عمر عن ابی الفضل بن عساکر قالا اعنی البکری وابن عساکر

حسن ن

۵ حبان بکسر المھملۃ وبالموحدۃ ۱۲ عبد الھادی غفر اللہ لہ

١٣ انا ابو روح عبد العزيز بن محمد الهروى انا تميم بن ابى سعيد الجرجانى
١٤ انا ابو الحسن محمد بن احمد بن هارون الرودنى ١٥ انا ابو حاتم بن حبان بن
تنبيه ابن حبان هو ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان بن معاذ
ابن معبد بن شهيد التميمى البستى الدارمى الشافعى الثقة الثبت
الفقيه الواعظ القاضى قال الحاكم كان من اوعية العلم فى
الفقه واللغة والحديث والوعظ سمع من ابن خزيمة والبى
عبد الرحمن النسائى وعمران بن موسى بن مجاشع والحسن بن
سفيان وابى يعلى الموصلى وغيرهم كتب عن اكثر من الفى شيخ روى
عنه الحاكم وغيره وربما غلط الغلط الفاحش ولى قضاء سمرقند
وكان من فقهاء الدين وحفاظ الانام عالما بالنجوم والطب
وفنون العلم صنف الصحيح والتاريخ والضعفاء واما من نسبوه
الى التساهل لانه ربما يخرج عن المجهولين وقد قال العماد بن
كثير ان ابن حبان وابن خزيمة التزما الصحة وهما خير من
المستدرك توفى ابن حبان سنة ٣٥٤ اربع وخمسين وثلاث مائة
انتهى ما فى تذكرة الحفاظ للذهبى وثبت الامير ومسانيد ابن

حجر رحمهم الله تعالى ـ

المستدرك ويقال له المستدل للامام الحاكم ابى عبد الله ٣١

محمد بن عبد الله النيسابورى رحمه الله تعالى ويقال له ابن

البيع بفتح الموحدة وكسر المثناة التحتية وتشديدها بعدها عين

مهملة اروية عن الشيخ عبد الجليل وعن الشيخ صالح كمال وعن

الشيخ محمد حسب الله ثلاثتهم عن الشيخ منة الله عن الامير الكبير

قال اروية بالسند الى ابن المقير عن ابى الفضل احمد بن طاهر المهنى

عن ابى بكر احمد بن على بن خلف الشيرازى عن الحاكم اجازة ـ تنبيه

قال ابن حجر فى مسانيد الحاكم هذا هو ابو عبد الله الضبى النيسابورى

الحافظ الثقة لكنه معروف عند اهل العلم بالتساهل فى الصحيح انتهى مختصرا

ولد سنة احدى وعشرين وثلاثمائة وتوفى سنة خمس واربعمائة

سمع بنيسابور وحدها نحوا من الفى شيخ وبغيرها نحو الفى شيخ ايضا وله نحو خمسمائة

تاليف وكان فيه تشيع وكان عالما صالحا فاضلا وغلط فى احاديث

ضعيفة او موضوعة قال ابو حاتم وغيره قام الاجماع على انه ثقة

وقال السبكى اتفق العلماء انه من اعظم الائمة الحفاظ الذين

حفظ الله بهم الدين - استملى على ابن حبان وتفقه على
ابن ابى هريرة وغيره روى عنه الائمة الدارقطنى و
القفال والبيهقى وغيرهم وابو القاسم القشيرى
ورحل الناس اليه - وكتاب المستدرك على الصحيحين
قصد به ضبط الزوائد عليهما مما هو على شرطهما او شرط احدهما او هو
صحيح ففى الفية العراقى وكالمستدرك على تساهل وقال ما انفرد
به فذاك احسن مما لم يرد قال السخاوى اى على تساهل منه فيه
بادخاله فيه عدة موضوعات حمله على تصحيحها اما المارمى من
التشييع واما غيره فضلا عن الضعيف وغيره بل يقال ان السر فى
ذلك انه صنفه فى اخر عمره وقد حصلت له غفلة وتغير قاله فى المنح البادية
انتهى كذا فى ثبت الامير الكبير -

---

٣٢ عمل اليوم والليلة لابن السنى رحمه الله تعالى آرويه عاليا
اجازة عن السيد محمد على بن ظاهر الوترى المدنى ومشافهة عن
محمد بن سليمان حسب الله المكى وعن عبد الجليل برادة المدنى ثلاثتهم
عن احمد منة الله عن احمد بن عبيد العطار عن العلامة اسمعيل

العجلونی عن یونس المصری ثم المکی الدمرداشی طریقة عن ابراهیم
الکورانی بسنده الی القاضی زکریا عن عمر بن فهد المکی عن الجمال
محمد بن ابراهیم بن محمد المرشدی عن عمر بن مزید المراغی عن علی بن
احمد بن البخاری عن زید بن الحسن الکندی عن سعد بن الخیر
الانصاری عن عبد الرحمن بن احمد الدونی بسماعه من احمد بن
الحسین الدینوری بسماعه من مؤلفه ابن السنی رحمه الله تعالی

تنبیه ابن السنی هو الحافظ الامام الثقة ابو بکر احمد
ابن محمد بن اسحاق بن ابراهیم بن اسباط الدینوری مولی
جعفر بن ابی طالب الهاشمی ویعرف بابن السنی راوی سنن
النسائی - سمع النسائی واباخلیفة الجمحی وزکریا الساجی وعمر بن
ابی غیلان والباغندی واباخلیفة المنجنیقی وجماهر بن محمد
الزملکانی وعبد الله بن زیدان البجلی واباعروبة الحرانی -
واکثر الترحال - روی عنه احمد بن عبد الله الاصبهانی ومحمد
ابن علی العلوی وعلی بن عمر الاسدابادی واحمد بن الحسین
الکسار واخرون - قال القاضی ابو زرعة روح بن محمد سبط

ابن السنی سمعت عمی علی بن احمد بن محمد یقول کان ابی یکتب الحدیث
فوضع القلم فی اثنیوبة المحبرة ورفع یدیه یدعو الله تعالی فمات
رحمه الله تعالی وذلک فی آخر سنة ٣٦٤ اربع وستین وثلثمائة
(قلت) رحمه الله تعالی کان دینا خیرا صدوقا اختصر السنن
وسماه المجتبی عاش بضعا وثمانین سنة اهکذا فی تذکرة ص ٢٦١
الحفاظ للامام الذهبی رحمه الله تعالی وقال صاحب کشف الظنون عن الامام ص ٢٦١
المنذری انه قال صنف العلماء فی عمل الیوم واللیلة والدعوات والاذکار کتبا کثیرة
ومن احسنها للامام ابی عبد الرحمن النسائی المتوفی سنة ٣٠٣ ثلاث وثلثمائة واحسن
منه لصاحبه الحافظ احمد بن محمد المعروف بابن السنی الدینوری
المتوفی سنة ٣٦٤ وهو اجمع الکتب فی هذا الفن انتهی۔

الحلیة ٣٣ والمستخرج ٣٤ علی صحیح البخاری والمستخرج ٣٥ علی ٣٣ ٣٤ ٣٥
صحیح مسلم لابی نعیم احمد بن عبد الله بن احمد بن
اسحق بن موسی الاصبهانی۔ اروبها بالسند الی الفر
ابن البخاری عن ابی جعفر محمد بن احمد بن نصر عن ابی علی
حسن الحداد عن مؤلفها تنبیه ابو نعیم الحافظ الکبیر محدث

المعمر هو احمد بن عبد الله بن احمد اسحق ابن موسى بن مهران الاصبهاني
الصوفي الاحول سبط الزاهد محمد ابن يوسف البناء (ولد) سنة ٣٣٦
ست وثلاثين وثلثمائة واجاز له مشائخ الدنيا سنة نيف واربعين
وثلثمائة وله ست سنين فاجاز له من واسط المعمر عبد الله بن عمر
ابن شوذب ومن نيسابور شيخها ابو العباس الاصم ومن الشام
شيخها خيثمة بن سليمان الاطرابلسي ومن بغداد جعفر الخلدي
وابو سهل بن زياد وطائفة تفرد في الدنيا باجازتهم كما تفرد بالسماع
من خلق ورحلت الحفاظ الى بابه لعلمه وحفظه وعلو اسناده - اول
ما سمع في اربع واربعين وثلثمائة من مسند اصبهان المعمر ابي
محمد ابن فارس - وسمع من ابي احمد الغسال وابي علي بن الصواف
وخلائق بخراسان والعراق فاكثر وتهيأ له من لقي الكبار ما لم يتفق لحافظ
روى عنه كوشيار بن ليالبيروز الجيلي وابو بكر بن ابي علي الذكواني
وغيرهما من العلماء الاعلام قال احمد بن محمد بن مردويه كان
ابو نعيم في وقته مرحولا اليه لم يكن في افق من الآفاق احد احفظ
منه ولا اسند منه كان حافظ الدنيا قد اجتمعوا عنده وكل يوم

توبة واحد منهم يقرأ ما يريد الى قريب الظهر فاذا قام الى داره ربما
كان يقرأ عليه في الطريق جزء (لم يكن له غذاء) سوى التسميع والتنسيف
وقال حمزة بن العباس العلوي كان اصحاب الحديث يقولون
لما صنف كتاب الحلية حمل الكتاب في حيوته الى نيسابور فاشتروه
باربعمائة دينار وله تصانيف مشهورة ككتاب معرفة الصحابة
وكتاب دلائل النبوة في مجلدين وتاريخ اصبهان وصفة الجنة
وكتاب الطب وكتاب فضائل الصحابة وكتاب المعتقد اه مختصرا
كذا في تذكرة الحفاظ للامام الذهبي ج ٣ ص ٢٩ - وقال صاحب الكشف في ذكر
كتاب الحلية اوله الحمد لله محدث الاكوان الخ وهو كتاب حسن
معتبر يتضمن اسماء جماعة من الصحابة والتابعين ومن بعدهم من الائمة
الاعلام المحققين والمتصوفة والنساك وبعض احاديثهم وكلامهم
توفي رحمه الله تعالى سنة ٤٣٠ ثلاثين واربعمائة اه مختصرا -

٣٦ مسند القضاعي للامام شهاب الدين ابي عبد الله القضاعي ٢٦
رحمه الله تعالى - اروية بالسند الى الفخر ابن البخاري عن الامام
ابي احمد عبد الوهاب بن علي شيخ شيوخ بغداد عن القضاعي تنبيه

القضاعی هو الامام شہاب الدین ابو عبد اللہ محمد بن جعفر ابن سلامۃ
القضاعی قاضی مصر المتوفی بہا سنۃ ۴۵۴ھ اربع وخمسین واربعمائۃ۔

۳۷ مسند الطیالسی رحمہ اللہ تعالی اروبہ بالسند الی
الامیر الکبیر عن شیخہ الحفنی عن البدیری عن الملا ابراہیم عن
القشاشی عن الشمس محمد الرملی عن زکریا الانصاری عن الحافظ
ابن حجر عن الصلاح ابن ابی عمر عن الفخر بن البخاری عن القاضی
ابی المکارم احمد بن محمد اللبان وابی حفص محمد بن احمد الصیدلانی
عن ابی علی الحسن بن احمد الحداد عن الحافظ ابی نعیم احمد بن عبد اللہ
الاصبہانی قال حدثنا عبد اللہ بن جعفر بن احمد بن فارس الاصفہانی
حدثنا یونس ابن حبیب العجلی حدثنا ابو داؤد الطیالسی تنبیہ الطیالسی
ہو سلیمان ابن داؤد بن الجارود ابو داؤد الطیالسی البصری ثقۃ
حافظ غلط فی احادیث من التاسعۃ مات سنۃ ۲۰۴ھ انتہی
تقریب التہذیب۔

۳۸ الادب المفرد للامام محمد بن اسمعیل البخاری صاحب
الصحیح رحمہ اللہ تعالی وہو کتاب ضخم نحو عشرۃ اجزاء بالسند

الی الحافظ ابن حجر قال قرأته علی ابی بکر بن عبد العزیز الشهیر بابن جماعۃ
بسماعہ علی جدہ البدر محمد بن ابراهیم قال اخبرنا به مکی بن مسلم بن
علان اجازۃ عن ابی طاهر السلفی حدثنا محمد بن حسن الباقلانی
اخبرنا القاضی ابو العلا محمد بن علی الواسطی حدثنا ابو النصر احمد
ابن محمد بن الحسن بن النیازکی حدثنا ابو الخیر احمد بن محمد العبقسی
حدثنا مؤلفه الامام البخاری رحمه الله تعالے۔

السیرۃ لابی اسحٰق تهذیب ابن هشام عن اشیاخی الثلاثۃ
الشیخ عبد الجلیل برادہ المدنی والشیخ صالح کمال المکی والشیخ محمد بن
سلیمان حسب الله المصری المکی عن الشیخ احمد دحلان عن الامیر
الکبیر عن شیخه الجوهری عن البصری عن البابلی بقرأۃ الشیخ عیسی المغربی
عن الشیخ محمد حجازی الواعظ وسالم بن محمد عن النجم محمد بن احمد
الغیطی عن الشیخ زکریا عن ابی النعیم رضوان بن محمد العقبی عن
ابی الحسن علی ابن عبد الکریم الغربی عن ابی العباس احمد بن اسحٰق
الابرقوهی عن ابی البرکات عبد القوی بن عبد العزیز السعدی
عن ابی الحسن علی بن حسن الخلعی عن ابی محمد عبد الرحمٰن بن عمر

النحاس قراخبرنا عبد الله بن جعفر بن الورد قراخبرنا الامام الحافظ
محمد بن عبد الله بن زنجويه البغدادي قرحدثنا الحافظ ابو يوسف
عبد الرحيم المعروف بابن البرقي قرحدثنا الحافظ ابو محمد عبد الملك
ابن هشام المؤلف قال اخبرنا زياد بن عبد الله قراخبرنا الامام
الحافظ محمد بن اسحق المطلبي فذكره وكان الشافعي يعظم ابن اسحق
كذا في ثبت الامير الكبير

مسند الحافظ عبد بن حميد بن نصر الكشي رحمه الله تعالى

عن الاشياخ الثلاثة المذكورين عن احمد منة الله عن الامير
عن شيخه الحفني عن البديري عن الملا ابراهيم عن القشاشي
عن الشمس الرملي عن زكريا عن محمد بن مقبل الحلبي عن جويرية
بنت احمد الكردي الهكاري انا ابو الحسن الكردي انا ابو المنجا
انا ابو الوقت انا الداودي انا السرخسي انا ابراهيم بن خريم الشاشي
انا عبد بن حميد تنبيه قال الذهبي في تذكرة الحفاظ عبد بن
حميد بن نصر الامام الحافظ ابو محمد الكسي مصنف المسند الكبير

۴۰

۱ الكسي بالفتح قرية بسمرقند ۱۲ بستان المحدثين عن القاموس -
۲ الكس بالكسر والفتح بلد قرب سمرقند ولا يقال بالشين المعجمة ۱۲ بستان عن القاموس -

والتفسير وغير ذلك واسمه عبد الحميد الحفظ رجل على رأس المائتين في
شبيبته فسمع يزيد بن هارون ومحمد بن بشر العبدي وعلي بن غاصم
وابن ابي فديك وحسين بن علي الجعفي وابا اسامة وعبد الرزاق
وطبقتهم - وعلق له البخاري في دلائل النبوة من صحيحه فسماه عبد الحميد
وكان من الائمة الثقات مات سنة ٢٤٩ تسع واربعين ومائتين انتهى

٤١ مسند الحافظ ابي يعلى احمد بن علي التميمي الموصلي رحمه الله تعالى ٤١

اخبرنا بالسند المتقدم الى الفخر بن البخاري عن ابي روح عبد المعز
ابن محمد الهروي حدثنا تميم عن ابي سعيد الجرجاني حدثنا ابو سعيد
محمد بن عبد الرحمن الكنجرودي حدثنا محمد بن احمد بن حمدان حدثنا ابو يعلى

تنبيه قال الذهبي ابو يعلى (هو) الحافظ الثقة محدث الجزيرة
احمد بن علي بن المثنى ابن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي صاحب المسند الكبير
سمع علي بن الجعد ويحيى بن معين ومحمد بن المنهال الضرير وعساكر
ابن الربيع وشيبان بن فروخ ويحيى الحماني واما سواهم - وحدث
عنه ابو حاتم بن حبان وابو علي النيسابوري وحمزة بن محمد الكناني
وخلق سواهم قال يزيد بن محمد الازدي كان ابو يعلى من اهل الصدق

والامانة والدين والحلم غلقت اكثر الاسواق يوم موته وحضر جنازته
من الخلق امر عظيم - ووثقه ابن حبان ووصفه بالاتقان والدين
ثم قال وبينه وبين النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثة انفس قال السمعاني
سمعت اسمعيل بن محمد بن الفضل الحافظ يقول قرأت المسانيد
كمسند العدني ومسند ابن منيع وهي كالانهار ومسند
ابي يعلى كالبحر يكون مجتمع الانهار كان مولده في شوال سنة
عشر ومائتين وارتحل وهو ابن خمس عشرة سنة مات سنة
سبع وثلثمائة اه تذكرة الحفاظ صـ ٢٧٤ ج ٢

السنة ٤٢ لابي بكر احمد بن عمرو بن ابي عاصم الضحاك

رحمه الله تعالى - وجميع تاليفه اروبها بالسند الى الصفي
القشاشي المتقدم الى الحافظ الدمياطي عن الحافظ يوسف بن خليل
ابن عبد الله الدمشقي بسماعه عن ابي جعفر الصيدلاني انا ابو منصور
محمود بن اسمعيل بن محمد بن محمد الصيرفي الاصبهاني انا ابو بكر محمد بن
عبد الله بن شاذان الاعرج حدثنا ابو بكر عبد الله بن محمد بن فورك
القباب حدثنا ابو بكر احمد بن عمرو بن ابي عاصم - تنبيه ابو بكر احمد

هو ابن عمرو بن ابی عاصم الضحاک بن مخلد الشیبانی البصری قاضی
اصبهان توفی سنة ۲۸۷ سبع وثمانین ومائتین - کذا فی ثبت الامیر الکبیر

۴۳ مسند الفردوس للحافظ ابی منصور شهردار ابن
۴۳ الحافظ ابی شجاع شیرویه الدیلمی الهمدانی رحمه الله تعالی

رویناه بالسند الی الحافظ احمد بن حجر العسقلانی عن التنوخی
عن الحجار عن محب الدین محمود بن محمد بن البخاری عن الدیلمی
تنبیه قال فی بستان المحدثین ما معربه - الدیلمی هو الحافظ
شیرویه بن شهردار بن شیرویه سکن همدان ومن تصانیفه
تاریخ همدان اخذ الحدیث عن یوسف بن محمد بن یوسف
المستملی وعبد الحمید بن الحسن القضاعی وعبد الوهاب بن
منده واحمد بن عیسی الدینوری وابی القاسم بن البری وسواهم
عن کثیر من الاعلام وسافر الی اصفهان وبغداد وقزوین وغیرها
من بلدان الاسلام قال الحافظ یحیی بن منده فی حقه انه شاب
فطن حسن الخلق متصلب فی مذهب السنة معتزل عن الاعتزال
قلیل الکلام شجیع القلب اما کان قاصرا فی اتقان المعرفة والعلم

لا یمیز فی الاحادیث السقیمة والصحیحة ولهذا السبب اندرجت
کثیرة من الموضوعات فی هذا المسند توفی رحمة الله تعالی تاسع
رجب سنة تسع وخمسمائة اه مختصرا

کتاب الفرج بعد الشدة للحافظ ابی بکر عبد الله بن ابی الدنیا رحمه الله تعالی

۴۴

اورده بالاسناد الی الفخر بن البخاری عن ابی قدامة عن ابی الفتح بن البطی عن شهدة الکاتبة عن الحسین ابن احمد بن طلحة عن محمود بن عمر العبکری عن ابی الحسن علی بن الفرج عن مؤلفه رحمه الله تعالی (صفحه ۴۰ ج ۲)

تنبیه قال الذهبی ابن ابی الدنیا هو المحدث العالم الصدوق ابو بکر عبد الله بن عبید بن سفیان ابن ابی الدنیا القرشی الاموی مولاهم البغدادی صاحب التصانیف ولد سنة ثمان ومائتین وسمع سعید بن سلیمان وعلی بن الجعد وسعید بن محمد الجرمی وخلف بن هشام وخالد بن خداش وعبد الله بن خیران صاحب المسعودی وابا نصر التمار وعبد الله العبسی و

ه کما فی ثبت الامیر ۱۲ عبد الهادی غفر الله له

وخلائق - حدث عنه الحرث بن ابي اسامة مع تقدمه واحمد بن محمد
اللبناني والحسين بن صفوان البرذعي وابو بكر الجعاد واحمد بن خزيمة
وابو بكر الشافعي وآخرون - قال ابن ابي حاتم كتبت عنه مع ابي وهو
صدوق وقال الخطيب ادب غير واحد من اولاد الخلفاء قال
ابن كامل هو مؤدب المعتضد انتهى مختصرا وفي ثبت الامير انه
كان اذا جالس احدا ان شاء اضحكه وان شاء ابكاه في ان احد
لتوسعه في العلم والاخبار وله الف تاليف قاله في المنح البادية
توفي سنة ٢٨٩ ومن مؤلفاته كتاب ذم الملاهي وكتاب قصر الامل
وكتاب التوكل وكتاب محاسبة النفس وكتاب اليقين وكتاب الدعاء
وكتاب الشكر وغير ذلك انتهى -

كتاب المنتقى للامام ابي محمد عبد الله بن الجارود ٣٥

النيسابوري رحمه الله تعالى اروية من طريق ابي علي النسائي
عن ابي القاسم حاتم بن محمد عن ابي الحسن القابسي عن ابي بكر احمد بن
عبد الله بن محمد بن عبد المؤمن النيسابوري عن ابي محمد عبد الله
ابن علي بن الجارود النيسابوري تنبيه قال الذهبي في طبقاته

وهو الحافظ الامام الناقد ابو محمد عبد الله بن علي بن الجارود النيسابوري
المجاور بمكة سمع ابا سعيد بن الاشج ومحمد بن آدم وعلي بن خشرم و
خلقا - حدث عنه ابو حامد ابن الشرقي ومحمد بن نافع المكي ويحيى
ابن منصور وآخرون وكان من العلماء المتقنين المجودين توفي
سنة سبع وثلثمائة اه مختصرا

۴۶ مسند ابن ابي شيبة رحمه الله تعالى - من طريق ابن
الفرات عن تاج الدين السبكي المتوفى سنة ۷۷۱ عن الحافظ شمس الدين
ابي عبد الله محمد بن احمد بن عثمان بن قايماز الذهبي المتولد
سنة ۶۷۳ والمتوفى سنة ۷۴۸ عن الحافظ ابن طرخان عن ابي عبد القادر
عن سعيد بن احمد عن ابي بكر عبد الله بن محمد بن ابي شيبة العبسي
مولاهم الكوفي الحافظ الثبت العديم النظير صاحب المسند والاحكام
والتفسير وغيرها روى عن شريك وابن المبارك وابن عيينة
وغيرهم وعنه البخاري ومسلم وابو داود وابن ماجه وابو زرعة

ل۵ وفي ثبت الامير ست وثلثمائة والله تعالى اعلم ۱۲ عبد الهادي غفر الله له

وابو حاتم وابو یعلی وغیرهم توفی سنہ ۲۳۵ وکان یحفظ اربعمائۃ الف حدیث
کذا فی ثبت الامیر الکبیر۔

۴۷ مسند ابی عوانہ رحمہ اللہ تعالیٰ من طریق السلفی عن ابی الوفا ۴۷
(ویقال لہ المستخرج علی صحیح مسلم ۱۲)
احمد بن عبید اللہ بن عدنان النحشلی قاضی زنجان عن ابی القاسم القشیری
عن ابی نعیم عن الحافظ ابی عوانۃ تنبیہ قال الذہبی ابو عوانۃ ھو الحافظ
الثقۃ الکبیر یعقوب بن اسحٰق بن ابراھیم بن یزید الاسفرائینی النیسابوری
الاصل صاحب الصحیح المسند المخرج علی صحیح مسلم ولہ فیہ زیادات عدۃ
طوف الدنیا وعنی بھذا الشان وسمع یونس بن عبد الاعلی واحمد بن
الازھر والزعفرانی وغیرھم۔ حدث عنہ الحافظ احمد بن علی الرازی
وابو علی النیسابوری ویحیی بن منصور القاضی وابن عدی والطبرانی
وغیرھم توفی سنہ ۳۱۶ ست عشرۃ وثلثمائۃ وقبر ابی عوانۃ علیہ مشھد
مبنی باسفرائین یزار وھو بداخل المدینۃ وکان اول من ادخل
کتب الشافعی ومذھبہ الی اسفرائین اخذ ذلک عن الربیع والمزنی
وھو ثقۃ جلیل انتھی۔

۴۸ سنن سعید بن منصور رحمہ اللہ تعالیٰ من طریق السلفی ۴۸

عن ابی الحسن محمد مرزوق بن عبد الرزاق عن ابی الغنائم محمد بن
محمد البصری المقری ببیت المقدس عن ابی القاسم عبد الرحمن بن الحسن
عن ابی محمد الحسن ابن رشیق العسکری العدل بمصر عن ابی عبد الله
محمد بن رزین بن جامع المیدینی عن سعید بن منصور رحمه الله تعالی

تنبیه سعید بن منصور بن شعبه الحافظ الامام الحجة ابو عثمان
المروزی ویقال الطالقانی ثم البلخی المجاور صاحب السنن سمع مالکا و
فلیح بن سلیمان واللیث بن سعد وعبید الله بن ایاد وابا معشر
واباعوانة وطبقتهم وعنه احمد وابو بکر الاثرم ومسلم وابو داؤد و
بشر بن موسی وابو شعیب الحرانی ومحمد بن علی الصائغ وخلق قال
سلمة بن شبیب ذکرت سعید بن منصور لاحمد بن حنبل فاحسن
الثناء علیه وفخم امره وقال حرب الکرمانی املی علینا نحوا من عشرة
آلاف حدیث من حفظه - مات سعید بمکة فی رمضان فی سنة
سبع وعشرین ومائتین انتهی کذا فی تذکرة الحفاظ للذهبی رح -

صحیح ابن خزیمه رحمه الله تعالی بالسند الی الفخر بن البخاری ۴۹
عن ابی نجیح فضل الله بن عثمان احمد الجوزجانی عن ابی بکر عبد الرحمن

ابن عبد الله البحيري عن احمد بن منصور بن خلف عن ابي طاهر محمد بن الفضل
ابن محمد بن اسحاق بن خزيمة عن والده ابي بكر محمد بن اسحاق بن
خزيمة **تنبيه ابن خزيمة** هو محمد بن اسحق بن خزيمة بن المغيرة
ابن صالح بن بكر السلمي النيسابوري امام الائمة شيخ الاسلام ابو بكر
محمد بن اسحق بن خزيمة ابن المغيرة بن صالح بن بكر السلمي النيسابوري
ولد سنة ٢٢٣ ثلاث وعشرين ومائتين وسمع من اسحق بن راهويه
ومحمد بن حميد ولم يحدث عنهما لصغره ونقص اتقانه اذ
ذاك وسمع من محمود بن غيلان وعتبة بن عبد الله اليحمدي
المروزي وطبقتهم فاكثر وجود وصنف واشتهر اسمه و
انتهت اليه الامامة والحفظ في عصره بخراسان - حدث عنه
الشيخان خارج صحيحيهما - **قال** ابو عثمان الحيري حدثنا
ابن خزيمة قال كنت اذا اردت ان اصنف الشيئ دخلت
في الصلوة مستخيرا حتى يقع لي فيها ثم ابتدئ ثم **قال** ابو عثمان
الزاهد ان الله ليدفع البلاء عن اهل نيسابور بابن خزيمة و
قال ابو علي النيسابوري كان ابن خزيمة يحفظ الفقهيات من

من حدیثه کما یحفظ القاری السورة قال الحاکم فی کتاب علوم الحدیث فضائل ابن خزیمة مجموعة عندی فی اوراق کثیرة ومصنفاته تزید علی مائة واربعین کتابا سوی المسائل والمسائل المصنفة مائة جزء وکانت وفاته فی ثانی ذی القعدة سنة ۳۱۱ احدی عشرة وثلثمائة انتهی مختصرا مما فی طبقات الذهبی من مقامات شتی۔

۵۰ مسند حارث بن ابی اسامه رحمه الله تعالی اورده بالسند الی ابی نعیم[۵۱] الاصبهانی عن ابی بکر احمد بن یوسف بن خلاد عن مؤلفه واورده ایضا من طریق الفخر ابن البخاری عن محمد الصیدلانی الی المؤلف تنبیه ابن ابی اسامه هو الحارث ابن ابی اسامة محمد التمیمی المتوفی سنة ۲۸۲ اثنتین وثمانین ومائتین کذا فی کشف الظنون[۲] ص ۴۳۰ ج ۲ وقال فی ثبت الامیر انه بغدادی ولد فی سنة ۱۸۶ وتوفی یوم عرفة سنة ۲۸۲ انتهی۔

۵۱ صحیح[۵۱] الاسماعیلی۔ بالسند الی ابی ذر الهروی عن ابی عبد الله

۵۱ هو احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحق بن موسی بن مهران الاصبهانی صاحب حلیة الاولیاء عبد الهادی غفر الله له

الحاکم عنہ۔ تنبیہ ھو الحافظ ابو بکر احمد بن ابراھیم بن اسمعیل
امام اھل جرجان ولد سنہ ۲۲۲ھ وتوفی سنہ ۳۷۱ھ لہ تصانیف کثیرۃ
منھا المستخرج علی الصحیح والمعجم ولہ مسند کبیر فی نحو مائۃ مجلد
قال الشیرازی تصنیفہ ھذا یدل علی غزارۃ علمہ فانہ علی شرط
البخاری ولہ تصانیف علی البخاری ومسلم اھ ثبت الامیر الکبیر

مصنف عبد الرزاق الصنعانی رحمہ اللہ تعالیٰ ۵۲

۵۲

باسنادہ الی الفخر ابن البخاری عن محمد ابی جعفر الصیدلانی عن
فاطمۃ بنت عبد اللہ الجوزجانیۃ قالت اخبرنا ابو بکر محمد بن
عبد اللہ بن ریذۃ الاصبھانی قال اخبرنا الحافظ ابو القاسم الطبرانی
عن اسحاق بن ابراھیم الدبری عن مؤلفہ رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ
عبد الرزاق ھو الامام ابو بکر عبد الرزاق ابن ھمام بن نافع الحمیری
الصنعانی رحمہ اللہ تعالیٰ احد الاعلام المتوفی سنہ ۲۱۱ھ احدی
عشرۃ ومائتین (ومصنفہ فی المجلدین) وھو اصغر من مصنف
ابن ابی شیبۃ ومرتب علی الکتب والابواب علی ترتیب الفقہاء
کشف الظنون۔ قلت وقد ظفرت علی مطالعۃ مجلدۃ الثانی بمکۃ
صف ۴۵

المکرمۃ عند اخی فی اللہ الشیخ الحافظ نظر احمد الھندی المھاجر
الی بلد اللہ الامین۔

۵۳ مسند البزار المقلب بالبحر الزخار للامام ابی بکر
البزار رحمہ اللہ تعالیٰ اروبہ بالسند الی الحافظ ابن حجر
عن احمد المقدسی عن یحیی بن محمد بن سعید عن جعفر بن
علی عن محمد بن عبد الرحمن الحضرمی عن عبد الرحمن بن عتاب عن القاضی
سلیمان بن خلف عن القاضی محمد بن احمد بن یحیی بن مفرج
عن محمد الرقی المعروف بالصموت عن الامام ابی بکر البزار رحمہ
اللہ تعالیٰ تنبیہ البزار ھو الحافظ ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق
البزار العتکی بفتح العین والتاء المخففۃ البصری المتوفی سنۃ ۲۹۲
اثنین وتسعین ومائتین بالرملۃ قال ابن ابی خیثمۃ ھو کن من ارکان
الاسلام وکان یشبہ بابن حنبل فی زھدہ وورعہ لہ المسند
الکبیر رحل فی اخر عمرہ الی الشام واصبھان فنشر علمہ ومات بالرملۃ
من الشام اھ ثبت الامیر وتذکرۃ الحفاظ

۵۴ مشکوۃ الانوار فیما روی عن اللہ تعالیٰ من الاخبار

للشيخ الاكبر قدس سره الانور بالسند الى الحجار عن الحافظ
محب الدين بن البخاري عن الشيخ محي الدين ابن عربي الطائي
رحمه الله تعالى تنبيه ابن عربي هو الشيخ محي الدين محمد بن علي
المعروف بابن عربي الطائي الاندلسي المتوفى سنة ٦٣٨ ثمان و
وثلاثين وستمائة اوله الحمد لله رب العالمين الخ قال جمعت هذه
الاربعين بمكة المكرمة في شهور سنة ٥٩٩ تسع وتسعين وخمسمائة
وشرطت فيها ان تكون من الاحاديث المسندة الى الله سبحانه
وتعالى خاصة وربما اتبعتها باحاديث عن الله تعالى مرفوعة
اليه غير مسندة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم مما رويتها
وقيدتها ثم اردفتها باحدى وعشرين حديثا فجعلت واحدا و
مائة حديث الهمية وشرحه الامام محي الدين يحيى بن شرف
النووي اه كشف الظنون صفحة ٤٠٤

٥٥ السنن لابي مسلم الكشي بفتح الكاف وتشديد الشين
المعجمة نسبة الى قرية من اعمال جرجان - اورد بها
بالسند الى ابن طبرزد عن ابي بكر محمد ابن عبد الباقي عن

الی اسحق ابراهیم بن عمر البرمکی عن ابی محمد عبد الله بن ابراهیم
ابن ایوب بن ناشر البزار عن ابی مسلم الکشی مؤلفها۔ تنبیه الکشی
وهو الامام ابو مسلم ویقال ابو زرعة محمد بن یوسف بن محمد بن
الجنید الکشی الجرجانی (وکش) قریة علی ثلثة فراسخ من جرجان
سمع ابا نعیم بن عدی وابا العباس الدغولی وسلمی بن عبدان و
طبقتهم بخراسان والعراق والحرمین۔ روی عنه ابو العلاء
محمد بن علی الواسطی وابو القاسم الازهری وعبد العزیز الارجی
جاور بمکة الی ان توفی بها فی سنة ۳۹۰ تسعین وثلثمائة اه
طبقات الذهبی ج ۳ ص ۲۰۵

الجندی

۵۶ تاریخ الامام الحافظ ابن عساکر لدمشق الشام۔ بالسند
الی الشیخ محی الدین بن عربی عن مؤلفه ابن عساکر رحمه الله تعالی
تنبیه ابن عساکر هو الحافظ ابو القاسم علی بن الحسن بن هبة
الله بن عبد الله بن الحسن بن عساکر الدمشقی المتولد سنة ۵۹۹ تسع
وتسعین واربعمائة والمتوفی سنة ۵۷۱ وقیل احدی وثمانون و

سله وسائر تصانیفه کالاربعین وغیرها ۱۲

خمسمائة بدمشق وله الشيخ ومن النساء بضع وثمانون امرأة قال
الحافظ عبد القادر الرهاوي ما رأيت احفظ من ابن عساكر اه كذا
في ثبت الامير قال صاحب الكشف ان هذا التاريخ في نحو ثمانين مجلدا ذكر تراجم
الاعيان والرواة ومرويا تهم على نسق تاريخ بغداد للخطيب لكنه
اعظم منه حجما قال ابن خلكان قال لي شيخنا الحافظ زكي الدين
عبد العظيم وقد جرى ذكر هذا التاريخ وطال الحديث في امره ما ظن
هذا الرجل الاعزم على وضع هذا التاريخ من يوم عقل على نفسه وشرع
في الجمع من ذلك الوقت والا فالعمر تقصر عن ان يجمع الانسان
مثل هذا الكتاب انتهى مختصرا

٥٧ واما تاليف ابي الشيخ رحمه الله تعالى فمن طريق ابن النجار
عن ابي المفاخر خلف بن احمد بن محمد الفراء عن ابي الفتح اسمعيل
ابن الفضل عن ابي طاهر الكاتب عن الحافظ ابي محمد عبد الله ابي
الشيخ تنبيه ابو الشيخ هو الحافظ ابو محمد عبد الله بن محمد
ابن جعفر بن حيان بفتح الحاء وتشديد المثناة تحت يلقب بابي
الشيخ ولد سنة ٢٩٤ اربع وتسعين ومائتين وتوفي سنة ٣٦٩

تسع ومستين وثلثمائة روى عن ابى يعلى الموصلى وغيره وروى عنه
ابونعيم وغيره كذا فى ثبت الامير۔

٥٨

تاريخ ابن معين فى احوال الرجال وهو مرتب على حروف المعجم ٥٨

وبالسند الى الحافظ ابن جعفر عن ابى اسحق التنوخى عن يحيى بن
يوسف المصرى عن ابى الحسن على بن هبة الله بن الجميزى عن ابى
طاهر السلفى عن محمد بن احمد الرازى عن على بن محمد الفارسى عن
ابى احمد عبد الله بن محمد المفسر عن ابى بكر احمد بن على المروزى
عن مؤلفه رحمه الله تعالى **تنبيه** ابن معين هو يحيى بن معين
الامام الفرد سيد الحفاظ ابو زكريا المرى مولاهم البغدادى
مولده سنة ثمان وخمسين ومائة وكان ابوه من بلاء الكتاب
فخلف له الف الف درهم فيما قيل سمع هشيما وابن المبارك و
اسماعيل بن علية وخالد وغيرهم وعنه احمد وهناد والبخارى ومسلم
وابو داؤد وابو زرعة وابو يعلى وخلائق **قال** ابن المدينى لا نعلم
احدا من لدن آدم عليه السلام كتب من الحديث ما كتب يحيى بن معين
قال عباس الدورى سمعت يحيى بن معين يقول لو لم يكتب الحديث

خمسين مرة ما عرفناه وعن يحيى بن معين قال كتبت بيدى
الف الف حديث وقال ابن المدينى انتهى علم الناس الى يحيى
ابن معين قال حنبس بن مبشر احد الثقات رأيت يحيى بن معين
فى النوم فقلت ما فعل الله بك فقال اعطانى وحبانى وزوجنى
ثلثمائة حوراء ومهدلى بين الناس - توفى فى ذى القعدة غريبا
بمدينة النبى صلى الله عليه وسلم سنة ثلاث وثلاثين ومائتين
رحمه الله تعالى اه تذكرة الحفاظ للامام الذهبى

٥٩ شرح السنة للبغوى رحمه الله تعالى - وبالسند الى
الحجار عن الانجب بن ابى السعادات الحمامى عن ابى منصور محمد
ابن اسمعيل بن عوقة عن مؤلفه - تنبيه البغوى هو الامام
حسين بن مسعود البغوى وقد تقدم ذكره فى سند تفسيره -

٦٠ الزهد والرقائق لابن المبارك رحمه الله تعالى -
وبالسند الى الفخر ابن البخارى عن ابن طبرزد عن ابى غالب
احمد بن الحسن بن البنا عن الحسن بن على الجوهرى عن ابى بكر محمد
ابن اسمعيل الوراق عن يحيى بن محمد بن صاعد عن الحسين بن الحسن

المروزى عن المؤلف رحمه الله تعالى تنبيه ابن المبارك
هو الامام ابو عبد الرحمن عبد الله بن المبارك ابن واضح الحنظلى
التميمى مولاهم المتوفى سنة قال احمد لم يكن فى زمن ابن المبارك
لاحلم اطلب منه وكان كتابه الذى حدث به عشرين الفا كذا فى ثبت
الامير وقال الذهبى فى طبقاته عبد الله بن المبارك بن واضح
الامام الحافظ العلامة شيخ الاسلام فخر المجاهدين قدوة
الزاهدين ابو عبد الرحمن الحنظلى مولاهم المروزى التركى الاب
الخوارزمى التاجر السفار صاحب التصانيف الفقيه والرحلة
الشاسعه ولد سنة ثمانى عشرة ومائة او بعدها بعام وافنى
عمره فى الاسفار حاجا ومجاهدا وتاجرا سمع سليمان التيمى و
عاصم الاحول وحميدا الطويل والربيع بن انس وهشام بن
عروة واما سواهم حتى كتب عمن هو اصغر منه دون العلم
فى الابواب والفقه وفى الغزو والزاهد والرقائق وغير
ذلك حدث عنه خلق لا يحصون من اهل الاقاليم فانه من
صباه ما فتى عن السفر منهم عبد الرحمن بن مهدى ويحيى

ابن معین وحیان بن موسیٰ وابو بکر بن ابی شیبۃ وغیرھم وعن
اسمعیل بن عیاش قال ما علی وجہ الارض مثل ابن المبارک و
قال شعیب بن حرب لو جھدت جھدی ان اکون فی السنۃ
ثلاثۃ ایام مثل ابن المبارک لم اقدر وقال ابو اسامۃ ھو
امیر المؤمنین فی الحدیث انتھی مختصراً ملتقطاً۔

۶۱ نوادر الاصول للحکیم الترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ من طریق ۶۱
ابن حجر من ابی الحسن علی بن محمد بن ابی المجد عن سلیمان بن حمزۃ
عن عیسیٰ بن عبد العزیز عن ابی سعد عبد الکریم بن محمد السمعانی
عن ابی الفضل محمد بن علی بن سعید بن المطھر عن ابی اسحاق
ابن ابراھیم بن محمد البوتی الخطیب عن ابی بکر محمد عبد الرحمن
المقری عن ابی نصر احمد بن احید بن حمدان البیکندی
عن ابی عبد اللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی تنبیہ قال فی
الکشف ھو ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن ابن شیر المؤذن الحکیم
الترمذی المتوفی شھید اسنہ ۲۵۵ خمس وخمسین ومائتین و
وقد ذکر ثلاثۃ مائۃ اصل الاثنی عشر وھو الملقب بسلوۃ

۱ فی معرفۃ اخبار الرسول ۱۲ ۲ وعند العجلونی محمد بن عبد الرحمن ۱۲ عبد الھادی

العارفين وبستان الموحدين روى انه قال ما وضعت حرفا
لينقل عنى ولا لينسب لى شيئ منه ولكن كان اذا اشتد على
وقتى اتسلى به وفى تصانيفه يلوح صدق ما يقول لا سيما فى
هذا الكتاب حيث لم يقدم خطبة ولا ترتيبا وهى ثمان وثمانون
ومائتى اصل وقد قيل ان الاصول ثلاثمائة وستون انتهى مختصرا
وقال العلامة الامير الكبير فى شبته ولما صنف (الحكيم) كتاب
ختم الولاية وكتاب علل الشريعة كفروه ونفوه من ترمذ فجاء الى
بلخ فقتلوه انتهى رحمه الله تعالى

مسند ابن راهويه رحمه الله تعالى ٦٢ من طريق ابن حجر
عن التنوخى وابن ابى المجد عن ابى الحسن على بن محمد بن مردود
البندنيجى وابى نصر محمد بن محمد بن هبة الله الشيرازى
عن ابى العباس احمد ابن يوسف البغدادى وابى الحسن بن مسعود
ابن بركة عن ابى الخير احمد بن اسماعيل بن يوسف الطالقانى
عن ابى محمد هبة الله الصعلوكى المعروف بالموفق عن ابى على الحسن
ابن ابى القاسم بن خوجويه عن ابى سعد عبد الرحمن بن حمدان بن محمد

النضروی عن ابی محمد عبداللہ بن محمد بن علی بن زیاد السندی
عن ابی محمد عبداللہ بن محمد بن سیدویہ الازدی وابی احمد
ابن ابراھیم بن نصر عن ابی یعقوب اسحاق بن ابراھیم بن مخلد المروزی
الحنظلی المعروف بابن راھویہ نزیل نیسابور تنبیہ ابن راھویہ
قال احمد لا اعلم لہ نظیرا وقال الدارمی ساد اھل المشرق والمغرب بصدقہ وقال الذھبی
اجتمع فی الرصافۃ اعلام اصحاب الحدیث منھم احمد وابن معین
وغیرھما وکان صدر المجلس اسحاق وھو الخطیب وقال اسحاق
ما سمعت شیئا الا حفظتہ وما حفظت شیئا قط فنسیتہ وکانی
انظر الی سبعین الف حدیث وقال اعرف مکان مائۃ الف
حدیث کانی انظر الیھا ولد ابن راھویہ سنۃ ۱۶۶ھ وتوفی سنۃ ۲۳۸ھ
اھ ثبت الامیر۔

۶۳ اقتضاء العلم العمل للخطیب البغدادی رحمہ اللہ تعالی۔ ۶۳

بالسند الی الفخر بن البخاری عن ابن طبرزد عن ابی منصور
عبدالرحمن بن محمد القزاز عن ابی بکر احمد البغدادی رحمہ اللہ
تعالی تنبیہ الخطیب البغدادی ھو ابو بکر احمد بن علی بن ثابت

ابن احمد بن مهدی الخطیب البغدادی رحمہ اللہ تعالی -

٦٤ الذریۃ الطاہرۃ للدولابی رحمہ اللہ تعالی - بالسند ٦٤
الی القاضی زکریا عن محمد بن مقبل الحلبی عن محمد بن علی الحرادی
عن الشرف عبد المؤمن الدمیاطی عن ابی الحسن بن المقیر عن
الحافظ ابی الفضل محمد بن ناصر السلامی الحنبلی بسماعہ علی الخطیب
ابی طاہر محمد بن احمد بن محمد بن ابی السفر الانباری سنہ ۴۷۲ھ
بقرأتہ علی ابی البرکات احمد بن عبد الواحد بن الفضل بن الطیب
ابن عبد اللہ الفرا بمصر سنہ ۴۲۸ھ بسماعہ عن ابی محمد الحسین بن
رشیق العسکری قال حدثنا محمد بن احمد الدولابی المؤلف
رحمہ اللہ تعالی تنبیہ الدولابی ہو الامام الحافظ ابو بشر
محمد بن احمد بن حماد الانصاری الشہیر بالدولابی - وفی کشف
الظنون ان وفاتہ فی سنۃ ۳۱۰ھ عشرۃ وثلثمائۃ اھ قال الذہبی
الدولابی الحافظ العالم سمع احمد بن ابی شریح الرازی ومحمد
ابن منصور الحوار ومحمد بن بشر وغیرہم قال ابو سعید بن یونس
کان ابو بشر من اہل الصنعۃ وکان یضعف مات بین مکۃ

والمدينة بالعرج فى ذى القعدة سنة ٣١٣ (قلت) ومولده كان فى
سنة ٢٢٤ اربع وعشرين ومائتين انتهى

٦٥ مسند بقى بن مخلد رحمه الله تعالى من طريق عياض عن ٦٥
ابى القاسم احمد بن محمد بن احمد بن محلد بن عبد الرحمن بن احمد
ابن بقى بن مخلد عن ابيه محمد عن ابيه احمد وعمه عبد الرحمن عن
ابيهما مخلد عن ابيه عبد الرحمن عن ابيه احمد عن ابيه بقى بن
مخلد عن ابن حبيب عن ابن الماجشون تنبيه قال الذهبى
فى طبقاته بقى بن مخلد الامام شيخ الاسلام ابو عبد الرحمن القرطبى
صاحب المسند الكبير والتفسير الجليل الذى قال فيه ابن حزم
ماصنف تفسير مثله اصلا مولده فى رمضان سنة ٢٠١ احدى
ومائتين وسمع يحيى بن الليثى القرطبى وابا مصعب الزهرى
ويحيى بن بكير وابن ابى شيبة وغيرهم وطاف الشرق والغرب
وشيوخه مائتان وثمانون ونيف - روى عنه ابنه احمد واحمد بن عبد الله
الاموى واسلم بن عبد العزيز وغيرهم وكان اماما علما قدوة
مجتهدا لا يقلد احدا ثقة حجة صالحا عابدا متهجدا اواها عديم

النظير فى زمانه ذكره احمد ابن ابى خيثمة فقال ما كنا نسميه
الا المكنسة وهل يحتاج بلد فيه بقى ان يأتى منه الينا احد قال
ابو الوليد الفرضى ملأ بقى الاندلس حديثا وعن بقى قال لما
رجعت من العراق اجلسنى يحيى بن بكير الى جنبه وسمع منى
سبعة احاديث وعنه قال لقد غرست للمسلمين غرسا
بالاندلس لا يقلع الا بخروج الدجال وكان مجاب الدعوة
وقيل انه كان يختم القرآن كل ليلة فى ثلاث عشرة ركعة و
يسرد الصوم وحضر سبعين غزوة مات فى جمادى الآخرة سنة ٢٧٦
ست وسبعين ومائتين انتهى مختصرا

٦٦ مصنف الامام وكيع رحمه الله تعالى ـ من طريق
عياض وابن بشكوال عن ابن عتاب عن ابيه عن ابى بكر بن
عبد الرحمن بن احمد التجيبى عن اسماعيل بن صبور عن محمد بن
وضاح عن موسى بن معاوية عن ابى سفيان وكيع بن الجراح
بن مليح الرواسى الكوفى تنبيه قال الامير فى ثبته توفى وكيع
(بطن من قيس غيلان ١٢ ذهبى)
سنة ١٩٦ ست وتسعين مائة قال احمد ما رأيت ادعى العلم منه

ولا احفظ ولا رأيت معه كتابا قط ولا رقعة وقال ابن معين
ما رأيت افضل منه كان يستقبل القبلة ويحفظ حديثه اهـ قال
الذهبي ولد (وكيع) سنة ١٢٩ تسع وعشرين ومائة سمع هشام
ابن عروة والاعمش واسمعيل بن ابي خالد وابن عون وابن جريج
وسفيان وغيرهم وكان ابوه على بيت المال وأراد الرشيد
ان يولي وكيعا قضاء الكوفة فامتنع قال يحيى بن يمان لما مات
سفيان جلس وكيع موضعه كان يصوم الدهر ويختم القرآن
كل ليلة ولفتيا تقول ابي حنيفة وكان يحيى القطان يفتي
بقول ابي حنيفة ايضا قال سلم بن جنادة جالست وكيعا
سبع سنين فما رأيته بزق ولا مس حصاة ولا جلس مجلسه
فتحرك ولا رأيته الا مستقبل القبلة وقيل كان وكيع اعور
توفي بفيد راجعا من الحج سنة ١٩٧ سبع وتسعين ومائة يوم عاشوراء
قال وكيع الجهر بالبسملة بدعة سمعه منه ابو سعيد الاشج اهـ
مختصرا ملتقطا

تأليف ابن شاهين رحمه الله تعالى من طريق ابن حجر عن ٦٤

ابی محمد عبد الله بن محمد بن جمهور البعلی عن جده ابن عبد الله
محمد بن ابراهیم بن المظفر الحسینی عن شمس الدین ابی الفرج
ابن ابی عمر عن ابی الیمن الکندی عن ابی محمد عبد الله بن
عمر بن احمد بن شاهین عن ابیه ابی حفص عمر بن شاهین البغدادی

تنبیه قال السیوطی فی مشتهی العقول ما نصه منتهی
التصانیف فی الکثرة ابن شاهین صنف ثلاثمائة وثلاثین
مصنفا منهم التفسیر الف جزء والمسند خمسة عشر مائة
والتاریخ مائة وخمس مجلدات ومداد التصانیف الف قنطار
وثمانمائة قنطار وسبعة وسبعون قنطارا قال السیوطی هذا من کرامات
طی الزمان کالمکان من وراثة الاسراء ولیلة القدر توفی
ابن شاهین سنة ۳۸۵ هـ قاله الامیر فی ثبته

۶۸ مسند الحمیدی رحمه الله تعالی - من طریق الغنانی عن ابن ۶۸
عبد البر عن سعید بن نصر عن قاسم بن اصبغ عن محمد بن اسماعیل
الترمذی عن ابی بکر عبد الله بن الزبیر الحمیدی المکی تنبیه
قال الامیر الحمیدی المکی المتوفی بمکة سنة ۲۱۴ اربعة عشر و

مائتين قال احمد الحميدى عندنا امام اه

٦٩ معجم ابن قانع رحمه الله تعالى ۔ بسند صاحب المنح من طريق الصدفى والسلمى عن ابى القاسم عبد الواحد بن على بن محمد بن فهد العلاف عن ابى الحسن على بن احمد بن عمر بن حفص الحمامى عن الحافظ النامى ابى الحسين عبد الباقى ابن قانع رحمه الله تعالى

٦٩ القاضى

تنبيه ابن قانع هو الحافظ القاضى ابو الحسين عبد الباقى بن قانع بن مرزوق بن الحسن الاموى مولاهم البغدادى ولد سنة ٢٦٥ واختلط قبل موته بسنتين ومات سنة ٣٥١ اه كذا فى ثبت الامير

٧٠ عشاريات القلقشندى رحمه الله تعالى ۔ بالسند الى صاحب المنح قال اخبرنا بها ابو المكارم محمد بن احمد القايسى عن ابى الذ[illegible] القصار عن النجم الغزى والبدر القرافى كلاهما عن المؤلف

٧٠ القاسى

تنبيه القلقشندى هو الشيخ جمال الدين ابراهيم بن على ابن احمد بن اسماعيل بن علاء الدين القرشى الشافعى القلقشندى بقاف مفتوحة ثم لام ساكنة ثم قاف مفتوحة ثم شين معجمة

مفتوحة ثم نون ساكنة ثم دال مهملة مكسورة بعدها ياء نسبة الى
تربة من قرى مصر ينسب اليها جماعة هذا وتقي الدين ابو بكر محمد بن
اسماعيل وابن اخيه عبد الكريم المقدسي وابو الفتوح علي بن
علاء الدين وكلهم اخذوا عن ابن حجر قال صاحب المنح فتقع لنا
عشاريات بأربعة عشر ولله الحمد هكذا في ثبت الامير

٤١ الاربعون التساعية لعز الدين ابن جماعة رحمه الله تعالى
من طريق صاحب المنح ايضاً قال اخبرنا بها ابو الاسرار علي عن ابن
عجيل عن ابن ظهيرة عنه تنبيه قال صاحب المنح فتقع لنا بثلاثة
عشر ولله الحمد قال الامير قلت فتقع لنا بستة عشر لاننا
نروي عن السقاط عن ابن الحاج عنه قال الجامع المسكين
فتقع لنا بتسعة عشر لاننا نروي عن[1] الشيخ محمد ابن سليمان
حسب الله عن[2] عبد الغني الدمياطي عن[3] الامير الكبير عن[4] الشيخ
السقاط عن[5] ابن الحاج عن[6] صاحب المنح

٤٢ تأليف الحسن بن عرفة رحمه الله تعالى بالسند الى صاحب
المنح وهو يرويها من طريق السلفي عن علي بن الحسن الربعي من

الی الحسن محمد ابن محمد بن محمد بن مخلد البزار عن اسماعیل بن محمد
ابن اسماعیل الصفار عن الحسن بن عرفه العبدی المتوفی سنه ٢٥٧ ١١

٤٣ مکارم الاخلاق للخرائطی وسائر مؤلفاته رحمه الله تعالی ٤٣
بالسند الی صاحب المنح من طریق ابن خلیل عن الخشوعی عن ابی محمد
هبة الله الاکفانی عن محمد بن عقیل الخطیب احمد بن بنان وابی
الحسن احمد بن عبد الواحد بن ابی الحدید عن ابی بکر بن محمد بن
احمد بن عثمان بن ابی الحدید عن ابی بکر الخرائطی تنبیه هو محمد
ابن جعفر بن سهیل الخرائطی رحمه الله تعالی

٤٤ ٤٥ الموطا وکتاب الآثار للامام محمد رحمه الله تعالی ٤٤ ٤٥
وسائر تصانیفه - اروبها لسلا بالسادة الحنفیة - عن ١
الشیخ عبد الستار المکی الحنفی عن الشیخ ادریس بن محمد الحنفی
المتوفی سنه ١٣٠٠ عن ٣ العلامة ابن عابدین عن ٤ العلامة السید
محمد شاکر الحنفی عن ٥ فقیه الشام المنلا علی الترکمانی الحنفی عن ٦
الامام المعمر عبد الرحمن المجلد الحنفی عن ٧ المفتی علاء الدین
الحصفکی الحنفی عن ٨ خیر الدین الرملی الحنفی عن ٩ محمد ابن السراج

المحانوتی الحنفی عن[10] احمد بن یونس الشهیر بابن الشلبی[9] الحنفی عن[11]
ابراهیم الکرکی الحنفی صاحب الفیض عن[12] امین الدین یحیی بن محمد
الاقصرائی الحنفی عن[13] محمد بن محمد البخاری الحنفی عن[14] حافظ الدین محمد بن
محمد الطاهر الحنفی عن[15] صدر الشریعة عبید الله بن مسعود الحنفی
عن[16] جده تاج الشریعة محمود الحنفی عن[17] والده صدر الشریعة احمد الحنفی
عن[18] ابیه جمال الدین عبید الله بن ابراهیم المحبوبی الحنفی عن[19] محمد
ابن ابی بکر البخاری المشهور بامام زاده الحنفی عن[20] شمس الائمة
ابی بکر بن محمد الزنجری الحنفی عن[21] شمس الائمة عبد العزیز بن احمد
الحلوانی[22] الحنفی عن[22] القاضی ابی علی الخضر النسفی بن علی الحنفی عن[23]
ابی بکر محمد بن الفضل البخاری الحنفی عن[24] عبد الله بن محمد الحارثی
الحنفی عن حفص محمد البخاری الحنفی عن[26] والده ابی حفص الکبیر احمد
ابن حفص الحنفی عن الامام الربانی محمد بن الحسن الشیبانی[27] رضی الله

---

[9] بکسر فسکون وتقدیم اللام علی الباء الموحدة ۱۲ دد. المختار

[22] الحلوانی اتفقوا علی انه نسبة الی بیع الحلواء واما النسبة الی حلوان اسم بلد بالعراق فغلط وفی ضبط هذا اللفظ ثلثة اقوال بفتح الحاء المهملة وبالهمزة فی اخره وبفتح الحاء واخره نون وبضم الحاء مع النون یشیر الیه کلام صاحب القاموس فی القاموس والحلواء ایضا صد من الحلواء اه مختصرا ملخصا من مقدمة عمدة الرعایة ۱۲ عبد الهادی غفرله

تعالى عنه تنبيه محمد بن الحسن الشيبانى هو ابو عبد الله محمد بن
الحسن بن فرقد الشيبانى نسبته ولاء الى شيبان بفتح الشين
المعجمة قبيلة معروفة الكوفى صاحب الامام ابى حنيفة اصله
من دمشق من اهل قرية يقال لها حرستا بفتح الحاء المهملة وسكون
الراء المهملة وفتح السين المهملة سمع الحديث عن مسعر بن
كدام وسفيان الثورى وعمر بن دينار والامام مالك والاوزاعى
والقاضى ابى يوسف وروى عنه الامام الشافعى وابو سليمان
موسى بن سليمان الجوزجانى وهشام بن عبد الله الرازى
وابو حفص الكبير وغيرهم من اكابر المحدثين وائمة الدين قال
الشافعى ما رأيت سمينا اخف روحا من محمد بن الحسن وما رأيت
افصح منه كنت اظن اذا رأيته يقرء القرآن كان القرآن نزل
بلغته وقال ايضا ما رأيت اعقل من محمد بن الحسن وروى
عنه ان رجلا سأله عن مسألة فاجابه فقال له الرجل خالفك
الفقهاء فقال له الشافعى وهل رأيت فقيها قط اللهم الا
ان يكون رأيت محمد بن الحسن وقال ابو عبد الله الذهبى

في ميزان الاعتدال محمد بن الحسن الشيباني ابو عبد الله احد
الفقهاء يروي عن مالك بن انس وغيره وكان من بحور العلم
والفقه قويا في مالك اه وقال الربيع سمعت الشافعي يقول
حملت عن محمد وقر بعير كتبا اه روى الخطيب باسناده
الى الشافعي قال قال محمد بن الحسن اقمت على باب مالك
ثلاث سنين وكسرا قال وكان يقول انه سمع لفظا اكثر من
سبعمائة حديث وكان اذا حدثهم عن مالك امتلأ منزله وكثر الناس حتى
يضيق عليه الموضع وعنه كان اذا اخذ في المسئلة كانه قرآن ينزل لا يقدم حرفا
ولا يؤخره وعنه قال حملت عنه وقر بختي كتبا وعن يحيى بن معين قال الكتب التي سمع
الصغير عن محمد بن الحسن وعن ابي عبيد ما رأيت اعلم من كتاب الله منه وعن
ابراهيم الحربي قال قلت لاحمد من اين لك هذه المسائل الدقيقة قال
من كتب محمد بن الحسن انتهى مختصرا ملتقطا من التعليق الممجد على
موطا محمد ح قال المحقق اللكنوي رحمه الله تعالى في التعليق الممجد
بعد ما ذكر مناقب الامام محمد قلت بهذه العبارات الواقعة
من الاثبات وغيرها من كلمات الثقات التي تركنا ذكرها

خوفا من التطويل يظهر جلالة قدره وفضله الجميل فمن طعن عليه
كانه لم تقرع سمعه هذه الكلمات ولم يصل بصره الى كتب النقاد
الاثبات وكفاك مدح الشافعي له بعبارات رشيقة وكلمات لطيفة
ورواياته عنه انتهى -

قد ذكرت اولا بحمد الله تعالى وحسن توفيقه خمسة وعشرين
كتابا من كتب التفسير باسانيدها وهذه خمسة وسبعون
كتابا من كتب الحديث مع اسانيدها المتصلة الى مصنفيها
فصارت بجميعها مكملة للمائة كتابا وبقيت منها كثيرة
لا يمكن استقصائها - وقد جمعت اكثرها في غير هذا المحل
والان اشرع في ذكر الكتب الفقهية من كتب المذاهب
الاربعة وغير ذلك من كتب الاصول والتصوف
والاوراد بعون رب العباد -

ونقدم سند فقه الحنفي فنقول فقه الامام الهمام المجتهد
المقدم امام الائمة وسراج الامة ابي حنيفة النعمان
ابن ثابت رضي الله تعالى عنه تروية عن العلامة صالح

كمال عن والده صديق كمال عن الشيخ عبد الله سراج عن عمر العطار
عن علي الوناني عن السيد مرتضى الزبيدي ح وارويه عاليا عن
الشيخ عبد الستار المكي عن العلامة المعمر احمد بن الملا صالح السوبلي
البغدادي عن السيد مرتضى الزبيدي عن السيد عمر بن عقيل
عن الشيخ عبد الله البصري عن الشيخ منصور الطوخي عن سلطان
المزاحي عن احمد بن يونس الشهير بابن الشلبي ح ويروي صديق
كمال عن عبد الرحمن الكزبري عن والده محمد الكزبري عن عبد الغني
النابلسي عن والده اسماعيل شارح الدرر والغرر عن الشيخين
الجليلين الشهاب احمد الشوبري والشيخ حسن الشرنبلالي
صاحب الحاشية على الدرر رواية الاولى عن السراج عمر بن نجيم
مؤلف النهر الفائق شرح كنز الدقائق والشمس الحانوتي صاحب
الفتاوى والشيخ علي المقدسي شارح نظم الكنز وبرواية الثاني
عن شيخ الاسلام الشيخ عبد الله الخريري والشيخ محمد بن عبد الحق
المسيري والشيخ محمد بن احمد الحموي والشيخ محمد المحبي برواية
كل واحد من مشائخ هذين الشيخين المذكورين عن الشيخ احمد

ابن یونس الشلبی صاحب الفتاوی عن[۱۰] سری الدین عبد البر بن الشحنہ
شارح الوہبانیۃ عن[۱۱] الکمال محمد بن الہمام صاحب فتح القدیر شرح
الہدایۃ عن[۱۲] سراج الدین عمر بن علی الکنانی الشہیر بقاری الہدایۃ
ح وأرویہ عن[۱] الفقیہ شیخ الخطباء بالمسجد الحرام الشیخ احمد
میرداد عن[۲] السید کوجک عن[۳] الشیخ عابد عن[۴] عمہ الشیخ محمد حسین
ابن محمد مراد بن یعقوب الانصاری السندی عن[۵] ابیہ عن[۶]
الشیخ محمد ہاشم بن عبد الغفور السندی عن[۷] مفتی الاحناف
بمکۃ عن[۸] الشیخ عبد القادر الصدیقی عن[۹] الشیخ حسن العجیمی
اخبرنا[۱۰] مفتی الانام السید محمد صادق بن احمد بادشاہ
الحسینی اجازۃ عن[۱۱] الشیخ سراج الدین عمر الحانوتی عن[۱۲] الشیخ
ابراہیم بن عبد الرحمن الکرکی صاحب الفیض عن[۱۳] الشیخ محب الدین
احمد بن محمد بن احمد الاقصرائی عن[۱۴] سراج الدین عمر بن علی
الکنانی الشہیر بقاری الہدایۃ عن[۱۵] علاء الدین السیرامی[۱] عن[۱۶] السید
جلال شارح الہدایۃ عن[۱۷] علاء الدین عبد العزیز البخاری صاحب
نسبۃ الی سیراف بلاد من بلاد فارس مبانی حدکرمان ۱۲ الفوائد البہیۃ۔

[۱] وفی ثبت ابن عابدین السیرامی ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ

الکشف والتحقیق عن الاستاذ حافظ الدین الکبیر عن شمس الائمة
محمد بن عبد الستار الکردری ح واروبه عن العلامة اسعد الدهان
المتوفی سنة ۹۵۹ عن العلامة حسین الطرابلسی عن السید علاء الدین عابدین
عن والده العلامة الفقیه خاتم المحققین السید محمد امین بن
عابدین ح واروبه بالاجازة العامة عن العلامة یوسف بن
اسمعیل النبهانی عن العلامة الفقیه السید محمد ابی الخیر
عابدین امین الفتوی بدمشق ابن العلامة السید احمد عابدین
شقیق السید محمد امین عابدین عن والده السید احمد عابدین
المذکور وهو عن اخیه السید محمد امین المعروف بابن عابدین
ح واروبه عالیا عن الشیخ عبد الستار المکی عن الشیخ ادریس
ابن محمد المکی المتوفی سنة ۱۳ عن العلامة ابن عابدین عن العلامة
السید محمد شاکر عن الامام الشیخ مصطفی زین الدین ابی البرکات
ابن محمد رحمة الله الایوبی الشهیر بالرحمتی عن الشیخ صالح بن
ابراهیم بن سلیمان الجینینی وهو عن والده عن شیخ الغیانی
زمانه الشیخ خیر الدین الرملی عن الشیخ محمد بن محمد سراج الدین

ه وفی ثبت ابن عابدین جلال الدین الکبیر والله اعلم ۱۲ عبد الحادی غفر الله له

الحانوتی عن والده محمد الحانوتی عن العلامة محب الدین بن حبیب الله
عن ابی الخیر محمد بن محمد الرومی عن المجد ابی الفتح محمد بن محمد
الحریری عن والده عن القدام امیر کاتب بن عمر الاتقانی عن السغناقی
عن صاحب الکنز النسفی عن شمس الائمة محمد بن عبد الستار الکردری
عن شیخ الاسلام برهان الدین صاحب الهدایة عن فخر الاسلام
علی البزدوی عن شمس الائمة السرخسی عن شمس الائمة الحلوانی
عن القاضی ابی علی النسفی عن الامام ابی بکر محمد بن الفضل
البخاری عن الامام ابی عبد الله السندبونی عن الامیر ابی السید هو تی
عبد الله بن ابی حفص البخاری عن ابیه عن الامام محمد بن
الحسن الشیبانی عن الامام الاعظم والولی الافخم ابی حنیفة النعمان
الکوفی صاحب المذهب وهو عن حماد بن زید بن ابی سلیمان
عن ابراهیم النخعی عن علقمة عن عبد الله بن مسعود رضی الله
تعالی عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم

کتاب المبسوط للامام السرخسی رحمه الله تعالی اروی
بالسند المذکور عن مصنفه رحمه الله تعالی تنبیه السرخسی هو

شمس الائمة محمد بن احمد بن ابی سهل السرخسی المتوفی سنة ۴۸۳
ثلاث وثمانین واربعمائة وهذا الکتاب اجل الکتب التی دونت
لمذهب الامام الاعظم لانه یحتوی علی جمیع المسائل التی کتبها
الامام محمد والامام ابو یوسف والامام الاعظم والامام زفر
والامام الحسن البصری رحمهم الله تعالی قال فی الفوائد البهیة
السرخسی کان اماما علامة حجة متکلما مناظرا اصولیا مجتهدا
عده ابن کمال باشا من المجتهدین فی المسائل لازم شمس الائمة
عبد العزیز الحلوائی واخذ عنه حتی تخرج به وصار اوحد زمانه
وتفقه علیه برهان الائمة عبد العزیز بن عمر بن مازه ومحمود
ابن عبد العزیز الاوزجندی وغیرهما - املی المبسوط نحو خمس عشرة
مجلدا وهو فی السجن باوزجند کان محبوسا فی الجب بسبب کلمة
نصح بها الخاقان وکان یملی من خاطره من غیر مطالعة کتاب
وهو فی الجب واصحابه فی اعلی الجب وقال عند فراغه من شرح
العبادات هذا اخر شرح العبادات باوضح المعانی واوجز العبارات
املأ المحبوس عن الجمع والجماعات - وقال فی اخر شرح الاقرار

انتهى شرح الاقرار المشتمل من المعانى على ما هو من الاسرار املاه
المحبوس فى محبس الاشرار - والسرخسى نسبة الى سرخس بفتح السين
وفتح الراء وسكون الخاء بلدة قديمة من بلاد خراسان وهو اسم
رجل سكن هذا الموضع وعمره واتم بناءه ذو القرنين ذكره السمعانى
انتهى مختصرا

الهداية للامام برهان الدين على بن ابى بكر المرغينانى
رحمه الله تعالى - اروبها عن العلامة الشيخ احمد ابى الخير
ميرداد ومولانا الشيخ محمد سعيد الاديب عن السيد عبد الله
كوجك عن عمر العطار وعن الشيخ عابد كلاهما عن الشيخ محمد طاهر
سنبل عن خاله محمد عارف بن محمد جمال المكى عن العلامة العجيمى
عن احمد القشاشى عن ابى المواهب احمد بن على العباسى الشناوى
ثم المدنى عن عبد الرحمن بن عبد القادر بن عبد العزيز بن فهد
المكى العلوى عن عمه جار الله بن عبد العزيز بن فهد المكى عن
المفتى سراج الدين عمر بن عبد الرحيم القاهرى ثم المدنى عن
مجد الدين محمد بن عبد الله الزرندى المدنى الحنفى عن شيخ

الحنفیہ امین الدین یحیی بن محمد بن ابراہیم الاقصرائی القاہری عن[۱۴]
القاضی زین الدین ابی بکر بن الحسین العثمانی المراغی ثم المدنی
عن[۱۵] القاسم ابن محمد بن یوسف البرزالی عن[۱۶] مظفر الدین احمد
ابن علی الساعاتی الحنفی عن[۱۷] ظہیر الدین محمد بن عمر بن محمد البخاری
النوجاباذی بفتح النون قریۃ ببخاری عن[۱۸] محمد بن عبد الستار
الکردری عن مؤلفہا تنبیہ[۱] المرغینانی ہو علی[۱] بن ابی بکر بن
ابن عبد الجلیل الفرغانی المرغینانی[۲] صاحب الہدایۃ کان اماما فقیہا
حافظا محدثا مفسرا جامعا للعلوم ضابطا للفنون متقنا محققا
نظارا ملقبا زاہدا ورعا ناصلا ماہوا اصولیا ادیبا شاعرا
لم تر العیون مثلہ فی العلم والادب ولہ الید الباسطۃ فی الخلاف
والباع الممتد فی المذہب تفقہ علی الائمۃ المشہورین منہم مفتی
الثقلین نجم الدین ابو حفص عمر النسفی ومن تصانیفہ کتاب المنتقی
ونشر المذہب والتجنیس والمزید ومناسک الحج ومختارات

---

[۱] ولد سنۃ احدی عشرۃ وخمسمائۃ [۱۲] مقدمۃ الہدایۃ [۲] المرغینانی نسبۃ الی مرغینان
بفتح المیم وسکون الراء المہملۃ وکسر الغین المعجمۃ وسکون الیاء بعدہا نون ثم الف بعدہا
نون بلدۃ من بلاد فرغانۃ [۱۲] الفوائد البہیۃ - محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

النوازل وكتاب فى الفرائض - وقال فى اول البداية قال ابو الحسن
على بن ابى بكر بن عبد الجليل كان يخطر ببالى عند ابتداء حالى ان
يكون كتاب فى الفقه فيه من كل نوع صغير الحجم كبير الرسم وحيث
وقع الاتفاق بتطواف الطرق وجدت المختصر المنسوب الى القدورى
اجل كتاب فى احسن ايجاز واعجاب ورأيت كبراء الدهر يعبون
الصغير والكبير فى حفظ الجامع الصغير فهممت ان اجمع بينهما
ولا اتجاوز فيه عنهما الا ما دعت الضرورة اليه وسميته
بداية المبتدى ولو وفقت لشرحه سميته بكفاية المنتهى اه
وقد وفق لشرحه وسماه بكفاية المنتهى ثم اختصره وسماه الهداية
وكانت وفاته سنة ۵۹۳ ثلث وتسعين وخمسمائة وتفقه عليه
جم غفير اه مختصر الفوائد البهية صفحة ۵۷

۴ فتح القدير شرح الهداية للعلامة كمال الدين محمد بن
عبد الواحد بن الهمام رحمه الله تعالى - وبالسند
الى الشيخ العجيمى عن خير الدين الرملى عن محمد بن سراج الدين
الحانوتى عن العلامة احمد بن الشلبى عن القاضى شمس الدين

محمد بن احمد الغزي والعلامة بدر الدين عبد البر بن محب الدين
محمد بن الشحنة كلاهما عن مؤلفه العلامة المحقق كمال الدين
المشهور بابن الهمام السكندري السيواسي كان والده قاضيا
بسيواس من بلاد الروم ثم قدم القاهرة وولي خلافة الحكم
بها عن القاضي الحنفي ثم ولي القضاء بالاسكندرية وتزوج منها
بنت القاضي المالكي فولدله الكمال محمد سنة ثمان وثمانين
وسبع مائة وكان اماما نظارا فارسا في البحث فروعي اصولي
محدث مفسر حافظ نحوي كلامي منطقي جدلي وله تصانيف
مقبولة معتبرة منها شرح الهداية المسمى بفتح القدير والتحرير
في الاصول وغير ذلك - وسمع على جماعة منهم حافظ العصر
ابن حجر وذكره في بعض تصانيفه فقال شيخنا واجاز له كثيرون
مسانيدهم عالية وخرج له الحافظ السخاوي اربعين من مروياته
بالسماع والاجازة فحدث بها وسمعها سنه الفضلاء وادمن
الاشتغال برهة فحاز اقرانه فضلا تاما وفكرا مستقيما
وذكاء مفرطا وكان له نصيب وافر مما لارباب الاحوال

من الكشف والكرامات - مات يوم الجمعة سابع رمضان سنة ٨٦١
احدى وستين وثمانمائة انتهى مختصراً ملتقطاً وتمامه في ثبت
ابن حجر والفوائد البهية في تراجم الحنفية

٥ الكفاية شرح الهداية للعلامة السيد جلال الدين
الكرماني رحمة الله عليه بالسند المتقدم الى مؤلف
فتح القدير عن السراج عمر بن علي المعروف بقاري الهداية عن
الشيخ علاء الدين احمد بن محمد السيرافي عن مؤلفها تنبيه اختلف
في مؤلف الكفاية شرح الهداية والحق انها للعلامة السيد
جلال الدين بن شمس الدين الخوارزمي الكرماني وكان عالما
فاضلا تضرب به الامثال وتشد اليه الرحال اخذ عن حسام الدين
الحسن السغناقي صاحب النهاية عن حافظ الدين الكبير محمد بن
محمد البخاري عن شمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردري عن
صاحب الهداية واخذ ايضا عن عبد العزيز البخاري صاحب
كشف البزدوي عن حافظ الدين الكبير انتهى ملخصا من الفوائد ص ٢٣

٦ البناية شرح الهداية ورمز الحقائق شرح كنز الدقائق ٧

کلاهما للعلامة الحافظ القاضی محمود العینی رحمه الله تعالی
بالسند المقدم فی فتح القدیر الی مؤلفه ابن الهمام وهو عن القاضی
شیخ الاسلام محمود العینی تنبیه العینی هو قاضی القضاة
بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسی بن القاضی
شهاب الدین العینی اصله من حلب ولد فی عنتاب فی سابع
رمضان سنة ۷۶۲ اثنتین وستین وسبع مائة وتربی بها وکان
ابوه قاضیها واخذ افضل علمائها ثم جعل نائبا عن ابیه فی سنة
ثلاث وثمانین وسبع مائة سافر الی دمشق وزار القدس واجتمع
هناک بعلاء الدین احمد بن محمد السیرافی فاصحبه معه الی
القاهرة وانزله بالبرقوقیة فلازمه واخذ عنه الهدایة
والکشاف وغیرهما ثم اخذ عن الشهاب بن خاص ترکی الحنفی
ولبس الخرقة من الشیخ ناصر الدین القرطبی ثم عاد الی دمشق
سنة ۷۹۴ ثم رجع الی القاهرة وفی سنة ۸۲۳ سافر الی بلاد قرمان من
قطعة اسیا ثم رجع الی مصر وجعل محتسب القاهرة وامره
امیر تمار ان یترجم باللغة الترکیة کتاب القدوری فی الفقه فترجمه

وكان عالما بعلوم شتى واقفا على كثير من الامور التاريخية دائما
مشتغلا بالمطالعة ونسخ كتبا كثيرة بخطه والف كتبا شتى وكان
يكتب بسرعة ويقال انه نسخ القدورى بتمامه فى ليلة واحدة
ابتدأه مع غروب الشمس واتمه مع شروقها وله جملة تصانيف
منها عمدة القارى واحد وعشرون مجلدا ومعانى كتاب الآثار
للطحاوى فى عشر مجلدات وشرح جزء من كتاب سنن ابى داؤد
فى مجلدين وشرح سيرة ابن هشام سماه كشف اللثام والكلم
الطيب وتحفة الملوك وشرح الكنز وشرح التحفة وشرح
الهداية وشرح البحار الزاهرة فى مجلدين وشرح شواهد
الالفية الكبرى والصغرى وكتاب مراح الارواح وشرح
العوامل المائة للجرجانى وشرح قصيدة الصاوى فى العروض
وشرح العروض لابن الحاج واختصر الفتاوى الظهيرية وكتاب
سير الانبياء وتاريخ كبير فى تسعة عشر مجلدا واختصره فى ثمانية
وتاريخ الاكاسرة بالتركى وطبقات الشعراء وطبقات الحنفية
ومعجم هؤلاء المشائخ فى مجلد واحد ورحلة الطحاوى ومختصر

ابن خلكان ومشارح الصدور في الخطب ثمان مجلدات وكتاب
النوادر وكتاب سيرة المؤيد شعر ونثر والتذكرة المتنوعة و
وتعليقات على الكشاف وتفسير ابي الليث والبغوي وغير ذلك
توفي رحمه الله تعالى يوم الاربعاء من شهر ذي الحجة سنة خمس
خمسين وثمانمائة ودفن بمدرسته بقرب بيته بحارة كتامة
بالقرب من الازهر انتهى مختصراً سرد النقول للشيخ العلامة
عبد الستار الصديقي المكي

۸ كنز الدقائق للعلامة ابي البركات عبد الله بن احمد
ابن محمود النسفي[۱] رحمة الله عليه وسائر تصانيفه - مرّ
سنده في ذكر تفسيره المسمى بمدارك التنزيل -

۹ كشف الاسرار والحقائق في شرح كنز الدقائق للامام
قوام الدين مسعود ابن ابراهيم الكرماني رحمه الله تعالى

[۱] كان اماما كاملا عديم النظير في زمانه رأسا في الفقه والاصول بارعا في الحديث
ومعانيه تفقه على شمس الائمة محمد الكردري وعلى حميد الدين الضرير ومدار الدين خواهر
زاده وله تصانيف مفيدة منها المصفى شرح المنظومة النسفية والمستصفى وكشف
الاسرار وغير ذلك وقد سبق ذكره ۱۲ عبد الهادي غفر الله له -

بالسند المتقدم فى كنز الدقائق الى مؤلفه مسعود بن ابراهيم تنبيه
هو ابو الفتوح مسعود الكرمانى المتوفى بمصر سنة ٤٤٨ ثمان واربعين
وسبعمائة اه كذا فى الكشف -

البحر الرائق شرح كنز الدقائق والاشباه والنظائر للعلامة
زين العابدين بن نجيم رحمه الله تعالى - وبالسند
الى الشيخ العجيمى عن خير الدين الرملى عن الشيخ محمد بن سراج
الدين الحانوتى عن مؤلفها تنبيه كما فى كشف الظنون هو الفقيه
الفاضل زين العابدين بن ابراهيم بن محمد بن نجيم المعروف بابن نجيم
المصرى الحنفى المتوفى بها سنة ٩٧٠ سبعين وتسعمائة اه وفى
التعليقات السنية اخذ العلوم عن جماعة منهم شرف الدين
البلقينى وشهاب الدين الشلبى والشيخ امين الدين بن عبد العال
واجازوه بالافتاء والتدريس وانتفع به خلائق وله عدة مصنفات
منها شرح الكنز والاشباه النظائر المذكوران واخذ الطريق
عن العارف بالله سليمان الخيفرى قال عبد الوهاب الشعرانى
صحبته عشر سنين فما رأيت عليه شيئا يشينه وصحبت معه

سنة ٩٥٠ اثنتين وخمسين وتسعمائة فرأيته على خلق عظيم مع جيرانه و
غلمانه مع ان السفر يسفر عن اخلاق الرجال اه ملخصا

شرح الوقاية ومختصرها النقاية كلاهما للعلامة صدر الشريعة ١١ ١٢ ١٣
عبيد الله بن مسعود ابن تاج الشريعة رحمه الله تعا
وبالسند الى الشيخ العجيمي ٩ عن الشيخ عبد الفتاح الخاص ١٠ عن الشيخ
محمد بن عبد القادر النحريري ١١ عن العلامة سراج الدين عمر
الحانوتي ١٢ عن البرهان ابراهيم الكركي ١٣ عن الامين يحيى بن محمد
الاقصرائي ١٤ عن الشيخ محمد بن محمد البخاري ١٥ عن الشيخ حافظ
الدين ابي طاهر محمد بن محمد بن علي الطاهري عن مؤلفها
ح واروياها بالسند المتقدم في الترغيب والترهيب الى
الحافظ ابن حجر ١٦ عن الشيخ محمد بن محمد بن محمد البخاري المعروف
بخواجه پارسا المدفون بالبقيع ١٧ عن حافظ الدين ابي طاهر
عن صدر الشريعة تنبيه هو صدر الشريعة الاصغر عبيد الله
ابن مسعود ابن تاج الشريعة محمود بن صدر الشريعة احمد
ابن جمال الدين عبيد الله المحبوبي صاحب شرح الوقاية المعروف

بين الطلبة بصدر الشريعة هو الامام المتفق عليه والعلامة المختلف
اليه حافظ قوانين الشريعة ملخص مشكلات الاصل والفرع شيخ
الفروع والاصول عالم المعقول والمنقول ـ فقيه اصولى خلافى
جدلى محدث مفسر نحوى لغوى اديب نظار متكلم منطقى عظيم
القدر جليل المحل غذى بالعلم والادب اخذ العلم عن جده الامام
تاج الشريعة محمود بن صدر الشريعة عن ابيه صدر الشريعة عن
ابيه جمال الدين المحبوبى عن الشيخ الامام المفتى امام زاده الخ
شرح كتاب الوقاية من تصانيف جده تاج الشريعة وهو احسن
شروحه ثم اختصر الوقاية وسماه النقاية والف فى الاصول
متنا لطيفا سماه التنقيح ثم صنف شرحا نفيسا سماه التوضيح
وله المقدمات الاربعة وتعديل العلوم والشروط والمحاضر
مات سنة سبع واربعين وسبع مائة ومرقده فى شرع
آبار بخارا اه كذا فى الفوائد البهية ـ

مصنفات الامام ابى الحسين احمد بن محمد القدورى
رحمه الله تعالى منها مختصره المعروف وشرح مختصر الكرخى

والتجريد[13] فى الخلاف بين الشافعيه والحنفيه وغير ذلك - بالسند ١٦
المذكور فى الهدايه الى القاضى[14] زين الدين العثمانى عن[15] ابى
العباس احمد بن ابى طالب الحجار عن[16] جعفر بن على الهمدانى عن[17]
الحافظ ابى طاهر احمد بن محمد السلفى عن[18] ابى الحسن المبارك
ابن عبد الجبار الطيورى عن مؤلفها تنبيه[19] القدورى هو احمد
ابن محمد بن احمد ابو الحسين البغدادى القدورى بالضم قيل
انه نسبته الى قرية من قرى بغداد يقال لها قدوره وقيل نسبته
الى بيع القدور وهو صاحب المختصر المبارك المتداول بين ايدى الطلبة
كان ثقة صدوقا انتهت اليه رياسة الحنفيه فى زمانه
صنف المختصر وهو متن متين معتبر متداول بين الائمة
الاعيان وشهرته تغنى عن البيان قال صاحب مصباح انوار
الادعية ان الحنفيه يتبركون به فى ايام الوباء وهو كتاب مبارك
من حفظه يكون امينا من الفقر حتى قيل ان من قرأه على استاذ
صالح ودعا له عند ختم الكتاب بالبركة فانه يكون مالكا لدراهم
على عدد مسائله وفى بعض شروح المجمع انه مشتمل على اثنى عشر

الف مسئلة انتهى وشرحه كثيرة جدا اه كشف الظنون والفوائد
البهية مختصراً وقد عدّ شروحه فى الكشف الى احدى وثلثين
شرحاً مات القدورى رحمه الله تعالى يوم الاحد الخامس
من رجب سنة ۴۲۸ ثمان وعشرين واربعمائة ببغداد ودفن من يومه
بداره فى درب ابى خلف ثم نقل الى تربته فى شارع المنصور
ودفن هناك بجنب ابى بكر الخوارزمى الحنفى۔

تصانيف الشيخ علاء الدين الحصكفى رحمه الله تعالى

الحصفكى

كشرحيه على التنوير وعلى الملتقى وشرحه على المنار وشرحه على القطر
تا ۱۵ ۱۸ ۱۹ ۲۰

يلتبس

اروبها عن العلامة اسعد الدهان عن الشيخ حسين الطرابلسى
عن الشيخ علاء الدين عن والده الشيخ محمد امين المعروف بابن
عابدين عن السيد محمد شاكر عن الشيخ على التركمانى عن
الشيخ عبد الرحمن المجلد عن المؤلف تنبيه الحصكفى هو الشيخ
علاء الدين محمد بن على بن محمد بن على بن عبد الرحمن بن محمد جمال
الدين بن حسن الدمشقى المتوفى سنة ثمان وثمانين بعد الالف
كذا فى الهداية وفى حاشية مقدمة عمدة الرعاية۔

الحصكفي بفتح الحاء والكاف بينهما صاد مهملة نسبة الى حصن
كيفا اسم بلدة اه

۲۱ رد المحتار حاشية الدر المختار للعلامة السيد محمد امين عابدين رحمه الله تعالى وسائر مؤلفاته۔

بالسند المذكور عن المؤلف رحمه الله تعالى ح واراويها
بالاجازة العامة عن الشيخ يوسف النبهاني عن السيد
محمد ابي الخير عابدين عن والده السيد احمد عابدين عن اخيه
العلامة السيد محمد امين عابدين تنبيه هو العلامة المتقن
والامام المتفنن السيد محمد امين عابدين ابن السيد الشريف
عمر عابدين ينتهي نسبه الشريف الى الامام جعفر الصادق
بن محمد بن علي بن الحسن بن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه
فله رحمه الله تعالى من التاليف رد المحتار على الدر المختار وعقود
الدرية في تنقيح الفتاوى الحامدية وحاشية على البيضاوي و
حاشية على المطول وحاشية على شرح الملتقى وحاشية
على النهر الا انها لم يجردا والحاشية على البحر وله مجموعة

فى الادب ونحو الثلاثين رسالة وغير ذلك وكان حسن الاخلاق
والسمات مقسما زمنه الشريف على انواع الطاعات وربما
استغرق ليله اجمع بقراءة القرآن والبكاء ولا يدع وقتا من اوقاته
من غير طهارة وكان كثير التصدق بعيدا عن الشبهات لا يأكل
الا من مال تجارته ولد رحمه الله تعالى سنة ٩٠٠ ومات
رحمه الله تعالى ضحوة يوم الاربعاء الحادى والعشرين من ربيع
الثانى سنة ١٠٥٢ عن اربع وخمسين سنة تقريبا بدمشق الشام
ودفن بمقبرتها بباب الصغير لازالت عليه سحائب الرحمات
تمطر ولا برحت دار الخلد له فيها المقام الانور انتهى هكذا
وجدت مكتوبا على ظهر كتاب البحر الرائق -

درر البحار للشمس القونوى رحمه الله تعالى -

اروية وسائر مؤلفاته عن الشيخ محمد بن سليمان حسب الله
عن احمد منة الله عن احمد بن عبد العطار عن العلامة
العجلونى عن الشيخ عبد الغنى النابلسى بسنده الى مؤلفها
واروى ايضا بالسند المذكور الى العجلونى عن شيخه محمد

ابی الطاهر عن والده ابراهیم الکورانی بسنده الی شمس بن الجوزی
عن مؤلفها تنبیه القونوی هو شمس الدین ابی عبد الله
محمد بن یوسف بن الیاس القونوی الدمشقی الحنفی المتوفی
سنة ثمان وثمانین وسبعمائة وهذا الکتاب متن مشهور
مختصر ذکر فیه انه جمع بین مجمع البحرین وبین مذهب ابن حنبل
والشافعی ومالک وفرغ فی اواخر جمادی الاولی سنة ٧٩ تسع
واربعین وسبعمائة وکان مدة تالیفه فی شهر نصف تقریبا
وله شروح اه مختصرا کشف الظنون۔

٢٣ مؤلفات الامام ابی منصور الماتریدی رحمه الله تعالی

اروبها عن[1] العلامة صالح کمال عن[2] والده عن[3] الشیخ عبد الله
سراج عن[4] عمر العطار عن[5] مرتضی الزبیدی عن[6] احمد بن عبد الفتاح
الملوی عن[7] عبد الله البصری عن[8] ابراهیم الکورانی عن[9] احمد القشاشی
عن[10] محمد الرملی عن[11] الزین زکریا عن[12] الحافظ ابن حجر عن[13] شمس الدین
محمد بن علی القرشی عن[14] عبد الله بن الحجاج الکاشغری عن[15]
الحسام حسین ابن علی السغناقی عن[16] حافظ الدین محمد بن

محمد بن نصر النسفی الکبیر عن[۱۷] المنجم عمر بن محمد النسفی عن[۱۸] القاضی صدر
الدین محمد بن محمد بن الحسین النسفی عن[۱۹] ابیه محمد عن[۲۰] جده
الحسین بن عبد الکریم النسفی عن[۲۱] ابیه عبد الکریم عن الامام الحجة
ابی منصور الماتریدی رحمه الله تعالی تنبیه ابو منصور هو محمد
ابن محمد بن محمود ابو منصور الماتریدی امام المتکلمین ومصحح
عقائد المسلمین تفقه علی ابی بکر احمد الجوزجانی عن ابی سلیمان
الجوزجانی عن محمد وتفقه علیه الحکیم القاضی اسحق بن محمد
السمرقندی وعلی الرستغفنی وابو محمد عبد الکریم بن موسی البزدوی
وصنف التصانیف الجلیلة وردا کاذیب اقوال اصحاب العقائد
الباطلة - له کتاب التوحید وکتاب المقالات وکتاب اوهام
المعتزلة وردالاصول الخمسة لابی محمد الباهلی وردالامامة
لبعض الروافض والرد علی القرامطة ومآخذ الشرائع فی الفقه
والجدل فی اصول الفقه وغیر ذلک مات سنة ۳۳۳ ثلث وثلثین
وثلثمائة وقیل اثنتین وثلثین وثلثمائة قال الجامع نسبة الی
ماتریدبفتح المیم ثم الالف فضم التاء المنقوطة باثنتین من فوق

وكسر الراء المهملة وسكون الياء المثناة التحتية في آخرها دال مهملة
ويقال ماتريت محلة بسمرقند ذكره السمعاني اهـ كذا في الفوائد البهية

۲۴ مؤلفات الجامي رحمة الله عليه - اروي بها عن شيخنا
عبد الجليل والشيخ حسب الله والشيخ عبد الحق ثلاثتهم عن المحدث
عبد الغني عن مولانا اسحاق عن اوحد زمانه عبد العزيز عن
والده عن ابي طاهر المدني عن والده الكوراني عن شيخ الاسلام
صفي الدين احمد بن محمد القشاشي عن ابي المواهب احمد الشناوي
عن السيد غضنفر بن السيد جعفر النهروالي المدني عن
العارف بالله ملا محمد امين عن خاله مولانا عبد الرحمن الجامي
رحمه الله تعالى تنبيه قال في الفوائد - الجامي هو عبد الرحمن
ابن نظام الدين احمد بن محمد الدشتي ثم الجامي الحنفي المشتهر
بنور الدين ولد بجام في الثالث والعشرين من شعبان سنة ثمان
سبع عشرة وثمانمائة - اشتغل اولا بالمعقول والمنقول وبرع فيهما
ثم عرض له داعية الطلب فصحب مشائخ الصوفية وتلقن من
سعد الدين الكاشغري عن المولى نظام الدين خاموش عن خواجه

علاء الدين العطار عن خواجه بهاء الدين نقشبند وبلغ رتبة
الفضل والكمال وله تصانيف كثيرة مقبولة ذكرها عبد الغفور
اللارى فى تذييل نفحات الانس منها نقد النصوص واشعة اللمعات
وشرح نصوص الحكم وشرح حديث ابى رزين العقيلى ورسالة فى
الوجود ورسالة مناسك الحج والفوائد الضيائية شرح الكافية
وغير ذلك مات بهراة سنة ثمان وتسعين وثمان مائة
وهو من نسل الامام محمد رحمه الله انتهى -

مؤلفات السيد الشريف على الجرجانى الحنفى رحمه الله تعالى ۲۵

وبالسند الى احمد الشناوى عن والده على بن عبد القدوس
عن احمد بن حجر المكى عن الشرف عبد الحق السنباطى عن المحقق
شمس الدين محمد الشروانى الشافعى عن السيد محمد بن على
الجرجانى عن والده الامام زين الدين الجرجانى تنبيه قال
فى الفوائد البهية الجرجانى هو زين الدين على بن محمد بن على
الجرجانى الحنفى الحسنى عالم محرير ولد فى جرجان فى ثمان
بقين من شعبان سنة اربعين وسبعمائة ومن تصانيفه حاشية

علی اوائل الکشاف وحاشیته علی المطول وحاشیته علی شرح المطالع
وحاشیته علی شرح حکمة العین وحاشیته علی شرح الطوالع وغیر
ذلک من التعلیقات والرسائل وکان قد اخذ علم الصوفیة عن
خواجه علاء الدین العطار البخاری وهو من اعزة خلفاء الشیخ
بهاؤ الدین نقشبند وکانت وفات السید بشیرا زیوم الاربعاء
السادس من الربیع الاول سنة ست عشرة وثمانمائة اه ملخصا

۲۶ مصنفات ملا علی القاری علیه رحمة الله الباری ۲۶

کشرح المشکوة وشرح الشفاء وشرح المنسک وشرح النقایه
وشرح الفقه الاکبر وغیرها من الرسائل المفیدة - اروی عنها عن
الفقیه احمد ابی الخیر میرداد عن السید عبد الله کوجک
عن عابد السندی عن حسین المغربی عن محمد بن طیب المغربی عن ابی عبد الله
ابن عبد السلام الفاسی عن ابی اسحق الشهرانی عن محمد
فرید الصدیقی الاحمدابادی عن السید معظم حسین البلخی عن
مؤلفها علی القاری رحمه الله الباری سنة ۱۰۱۴ واروی عنها عالیا
عن عبد الستار الصدیقی عن الملا السویدی عن السید

مرتضی الزبیدی عن محمد بن علاء الدین المزجاجی عن العجیمی
عن محمد حسین الخانی النقشبندی عن الشیخ المحدث عبد الحق
الدهلوی عن المؤلف رحمه الله تعالی وقد مر هذا السند فی
سند تفسیره سابقا تنبیه القاری هو علی بن سلطان محمد الهروی
نزیل مکة المعروف بالقاری الحنفی وقد سبق ذکره الف
رحمه الله التالیف النافعة منها شرح الشمائل وشرح شرح النخبة
وشرح الشاطبیة وشرح الجزریه والاثمار الجنیة فی اسماء الحنفیة
ونزهة الخاطر الفاتر فی مناقب الشیخ عبد القادر وغیرها
وتصانیفه مفیدة بلغت الی مرتبة المجددیة علی رأس الف ام کذا
فی التعلیقات السنیه

۲۷ مصنفات الشیخ عبد الحق المحدث الدهلوی رحمه الله القوی ۲۷
کشرح المشکوة ومدارج النبوة وجذب القلوب وغیرها اروی
بالسند المذکور الی الشیخ عبد الحق المحدث رحمه الله تعالی تنبیه
هو المتضلع من الکمال الصوری والمعنوی والعاشق الصادق
من عشاق الجمال النبوی رزق من الشهرة قسطا جزیلا

واثبت المؤرخون ذكره اجمالا وتفصيلا۔ هو من مبادئ الشعور
شد بنطاقه على طاعة الحق وطلب العلم وقريبا من اوان البلوغ تناول
الاكثر من العلوم الدينية وفرغ من تحصيلها كلها وله اثنان وعشرون
سنة وحفظ القرآن وجلس على مسند الافادة وفى غنفوان
الشباب اخذته جذبة الهية قطع علاقة محبته من الخلان والاوطان
وتوجه الى الحرمين المحترمين واقام بتلك الاماكن مدة وصحب
بها اقطاب الزمان والاولياء الكبار واخذ اجازة الحديث عن الشيخ
عبد الوهاب المتقى تلميذ الشيخ على المتقى وهو تلمذ على حسام الدين
الملتانى وابى الحسن البكرى المكى وكان الشيخ ابن حجر صاحب الصواعق
استاذا للمتقى وفى الاخر تلمذ على المتقى ثم عاد الى الوطن المالوف
مع بركات وافرة واستقر به اثنين وخمسين سنة فى جمعية
الظاهر والباطن واشتغل بتكميل الاولاد والطالبين ونشر العلوم
لاسيما الحديث الشريف بحيث لم يتيسر مثله لاحد من العلماء
السابقين واللاحقين فى ديار الهند۔ صنف فى العلوم خصوصا
فى الحديث كتبا معتبرة اعتنى بها علماء الزمان وجعلوها

دستورا لعلمهم وتصانيفه من الكبار والصغار بلغت مائة مجلد
ولد فى المحرم سنة ثمان وخمسين وتسعمائة وتوفى سنة
اثنين وخمسين والف انتهى مختصرا كذا فى سبحة المرجان ص ٥٢

تاليفات العلامة محمد مرتضى الزبيدى رحمه الله تعالى
اروبها عن عبد الستار الصديقى المذكور عن الملا السويدى
عن المؤلف رحمه الله تعالى تنبيه هو محمد بن محمد بن محمد بن
عبد الرزاق الشهير بمرتضى الحسينى الزبيدى الحنفى ولد سنة
كما اخبر عن نفسه ونشاء ببلاده وارتحل فى طلب العلم وحج مرارا
ثم ورد الى مصر فى تاسع صفر سنة ١١٦٧ واجازه العلماء مثل الشيخ
احمد الملوى والجوهرى والحفنى وغيرهم وشهدوا بعلمه وفضله
وجودة حفظه واشتهر ذكره عند الخاص والعام وصنف
عدة رحلات فى تنقلاته فى البلاد القبلية والبحرية وكتابه سيدنا
السيد ابو الانوار بن وفا بابى الفيض وشرع فى شرح القاموس
حتى اتمه فى عدة سنين فى نحو اربعة عشر مجلدا اسماه بتاج العروس
وله من المؤلفات عقود الجواهر المنيفه وشرح الاحياء والتحفة

القدوسیہ والعقد الثمین فی طرق الالباس والتلقین وحکمۃ
الاشراق وشرح الصدر فی شرح اسماء اھل البدر والتفتیش فی
معنی لفظ درویش ورسائل کثیرۃ جدا۔ ولم یزل رحمہ اللہ
یخدم العلم ولما بلغ ما لا مزید علیہ من الشہرۃ وعظم القدر
والجاہ عند الخاص والعام وکثرت علیہ الوفود من سائر
الاقطار واقبلت علیہ الدنیا بجذافیرھا من کل ناحیۃ لزم
دارہ واحتجب عن اصحابہ واعتکف حتی آذنت شمسہ بالزوال
وغربت من بعد ما طلعت من مشرق الاقبال وتوفی شہیدا
بالطاعون فی شعبان سنہ ۱۲۰۵ ودفن بالمشہد المعروف
بالسیدۃ رقیۃ رضی اللہ تعالی عنہا وعنہ انتہی مختصرا۔ ھذا
مکتوب علی ظھر کتاب عقود الجواھر المنیفۃ ناقلا من کتاب
نور الابصار للعلامۃ الشیخ سید الشبلنجی۔

مؤلفات ملک العلماء مولانا عبد العلی اللکنوی المعروف
ببحر العلوم رحمہ اللہ تعالی۔ اروی بھا عن الشیخ محمد
خوشدیل اللہ عن شیخہ محمد یسود ازالقادری عن محمد شھاب الدین

عن المؤلف تنبيه بحر العلوم هو الامام الهمام قدوة المحققين
الكرام ـ زبدة المدققين العظام ـ ناهج مناهج الصلاح والسداد هادى
سبيل الهدى والرشاد ـ غواص بحار المعارف والمعانى والفهوم
مخزن شرائف التصوف ومعدن لطائف التعرف ملك العلماء وبحر العلوم ابو اليمان
عبد العلى محمد بن نظام الدين محمد اللكنوى عليه رحمة الله القوى من القبيلة الانصارية
قرأ الكتب الدرسية على والده وفرغ من العلوم الظاهرية وله سبع عشرة سنة وفى مدة
قليلة من الزمان ـ فاق فى الكمالات الظاهرية والباطنية على الاقران
وله مؤلفات كثيرة فى المعقولات منها شرح السلم والحاشية
على حاشية ميرزاهد الجلالى وحاشية على شرح هداية الحكمة
وغيرها وفى اصول الفقه شرح مسلم الثبوت وتكملة شرح تحرير
الاصول لابن الهمام وشرح منار الانوار وغيرها ـ والاركان
الاربعة فى الفقه وشرح المثنوى لمولانا الرومى وهذا كتاب
مبسوط فى التصوف دال على تبحره علمه وقد تشرف رحمه الله
تعالى فى المنام بلقاء سيدنا ابى بكر الصديق رضى الله تعالى عنه
وارشده الى تعليم طريقته واخذ عنه البيعة توفى فى رجب سنة

خمس وعشرين ومائتين والف انتهى معربا من شرح المنثوى

۳۰ مؤلفات العلامة الطحطاوى محشى الدر المختار

رحمه الله تعالى - اروبها عن مولانا الفاضل محمد گل عن

السيد محمد المكى الكتبى عن شيخه ووالده السيد محمد الكتبى

الخطيب الامام المدرس بالمسجد الحرام عن والده مفتى

الاحناف بالبلد الحرام السيد محمد بن حسين الكتبى عن

السيد احمد الطحطاوى رحمه الله تعالى -

۳۱ مؤلفات العلامة مولانا الشاه ولى الله المحدث

الدهلوى رحمه الله تعالى لكحة الله البالغة وفيوض

الحرمين والقول الجميل وغيرها - اروبها عن الشيخ عبد الحق

النقشبندى المكى عن مولانا قطب الدين ومولانا عبد الغنى

كلاهما عن مولانا محمد اسحق واروبها عاليا عن الشيخ

يعقوب على الدهلوى عن مولانا اسحق المذكور عن مولانا

عبد العزيز الدهلوى عن والده ولى الله رحمة الله عليه تنبيه

الشيخ ولى الله هو قطب الدين احمد الحنفى الدهلوى حافظ عصره

ومسندوقته الشيخ الاجل الفاضل الاكمل محدث الهند العمري رحمه الله
تعالى ابن عبد الرحيم بن وجيه الدين الشهيد تنتهي نسبه الى عمر
الفاروق رضي الله تعالى عنه - ولد رحمه الله تعالى كما ذكر في
بعض رسائله يوم الاربعاء رابع شوال من سنة ١١١٤ اربع عشرة بعد
الف ومائة وختم حفظ القرآن وسنه سبع سنين واشتغل
بتحصيل العلوم حضرة والده وكان من تلامذة السيد الزاهد الهروي
ولاجله صنف السيد الزاهد واشيه المشهورة على
شرح المواقف وفرغ من جميع الفنون الرسمية حين كان عمره
خمس عشرة سنة وتوفي والده حين كان عمره سبع عشرة سنة
فجلس مجلسه في التدريس والافادة وراح الى الحرمين الشريفين
سنة ١١٤٣ ثلاث واربعين واخذ عن جمع من المشائخ منهم الشيخ
ابو طاهر المدني وعاد سنة ١١٤٥ خمس واربعين وكانت وفاته
سنة ١١٧٦ ست وسبعين بعد مائة والف وقيل اربع وسبعين
وله تصانيف كثيرة كلها تدل على انه كان من اجلة العلماء و
كبار العلماء موفقا من الحق سبحانه بالرشد والانصاف متجنبا

عن التعصب والاعتساف ماهرا فی العلوم الدینیة متبحرا
فی المباحث الحدیثیة۔ منها ازالة الخفاء عن خلافة
الخلفاء کتاب عدیم النظیر فی بابه وحجة الله البالغة وقرة
العینین فی تفضیل الشیخین والفوز الکبیر فی اصول التفسیر
وغیرها اھ مقدمتا التعلیق الممجد علی المؤطاء للامام
محمد رحمه الله تعالی قلت ومن تصانیفه المسوی والمحلی
کلاهما فی شرح المؤطاء للامام مالك والتفهیمات الالهیة
کتاب ضخیم عظیم القدر عدیم النظیر فی بابه ومنها الطاف
القدس والانصاف فی التقلید والانتباه والدر الثمین
وحسن العقیدة وسر المخزون والارشاد الی مهمات
الاسناد وغیرها۔

۳۲ فقه الامام الهمام الشافعی رضی الله تعالی عنه
اروبه عن العلامة الحبشی الشافعی عن والده عن السید
عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاهدل عن والده عن السید احمد
ابن مقبول الاهدل عن احمد الفخی وعبد الله البصری کلاهما عن البابلی والقشاشی

فالاول عن سالم بن محمد السنهوري عن النجم محمد بن احمد
ابن علي الغيطي والثاني عن الشمس الرملي فهو والغيطي كلاهما
يرويان عن زكريا الانصاري ح وارويه عن الشيخ حسب الله
الشافعي عن مصطفى المبلط عن الشنواني قال اخذت الفقه
رواية ودراية مع البحث والتدقيق عن ائمة كرام ونبلاء
اعلام منهم الشيخ محمد الفارسي ومنهم الشيخ عطية الاجهوري
كلاهما عن احمد العشماوي البصري عن علي الشبراملسي عن الشيخ
نور الدين الزيادي والشيخ سالم الشبشيري والشيخ سليمان الباجلي
وقالا اخذ الاول عن الشهاب الرملي واخذ الاثنان بعد عن
الشمس الخطيب الشربيني وهما اخذا من جمع من اجلهم زكريا الانصاري
وهو اخذ عن المحقق الجلال المحلي وعن الحافظ ابن حجر وعن
الجلال البلقيني وهؤلاء الثلاثة اخذوا عن الشيخ عبد الرحيم
العراقي عن الشيخ علاء الدين العطار عن الامام الشيخ محي الدين
النووي وهو عن ائمة منهم الكمال سلار الاردبيلي عن الشيخ محمد
ابن محمد صاحب الشامل الصغير عن عبد الرحمن القزويني صاحب

الحاوی عن ۱۴ ابی القاسم عبد الکریم الرافعی شیخ المذهب عن ۱۸ ابی الفضل
محمد بن یحیی عن ۱۹ حجة الاسلام الغزالی عن ۲۰ الامام ابی المعالی
عبد الملک بن عبد الله بن یوسف امام الحرمین عن ۲۱ والده الشیخ
ابی محمد الجوینی عن ۲۲ ابی بکر القفال المروزی عن ۲۳ الامام ابی زید
المروزی عن ۲۴ الامام ابی اسحق الشیرازی عن ۲۵ الامام ابی العباس
ابن سریج عن ۲۶ الامام ابی سعید الاصطخری عن ۲۷ الامام ابی ابراهیم
اسماعیل بن یحیی المزنی عن الامام المجتهد محمد بن ادریس
الشافعی رضی الله عنه وهو تفقه علی جم غفیر منهم سفیان بن عیینة
ومسلم بن خالد الزنجی والامام مالک رضی الله عنهم وهؤلاء
تفقهوا علی نافع مولی عبد الله بن عمر بن الخطاب وهو تفقه
علی عبد الله مولاه رضی الله عنه

۳۳ احیاء ۳۴ علوم الدین لحجة الاسلام ابی حامد محمد بن محمد
الغزالی وسائر تصانیفه رحمه الله تعالی - اروی ۱ عن
الشیخ الحبشی عن ۲ والده عن ۳ محمد صالح الرئیس المکی عن ۴ ابن
عبد البر الونائی عن ۵ شهاب الدین احمد جمعة البجیرمی عن ۶ المعمر

احمد بن رمضان بن غزام الشافعی الازهری عن ۷ البابلی عن ۸ سلیمان
ابن عبد الدائم عن ۹ النجم محمد بن احمد عن ۱۰ الامین محمد بن احمد
ابن عیسی بن النجاری عن ۱۱ الشیخ جلال الدین بن الملقن عن ۱۲
ابی اسحق ابراهیم بن احمد التنوخی عن ۱۳ سلیمان بن حمزة عن ۱۴ عمر بن
مکرم الدینوری عن ۱۵ عبد الخالق بن احمد بن عبد القادر بن یوسف
عن الامام حجة الاسلام الغزالی رحمه الله تعالی وارویها عالیا عن
الکمال عن والده عن عبد الرحمن الکزبری ح وارویها عالیا منه
عن ۱ الشیخ عبد الله القدومی عن ۲ عبد الرحمن الزبری عن ۳ والده
عن ۴ عبد الغنی النابلسی عن ۵ عبد الباقی عن ۶ محمد المیدانی عن ۷
الشهاب الطیبی عن ۸ الکمال بن حمزة عن ۹ القاضی ابی حفص
الحنبلی عن ۱۰ سلیمان بن المحب عن ۱۱ محمد بن العماد عن ۱۲ ابی سعد
السمعانی عن ۱۳ محمد بن ثابت عن مؤلفها حجة الاسلام علیه
رحمة الملک العلام تنبیه الغزالی هو محمد بن محمد الغزالی
الشافعی المتوفی بطوس سنة خمس وخمسمائة وهذا الکتاب
اجل کتب المواعظ واعظمها حتی قیل فیه انه لو ذهبت کتب الاسلام

وبقي الاحياء لا غنى عما ذهب انتهى مختصرا كذا فى الكشف۔ وهو مجدد
المائة الخامسة قاله ابن عساكر وجزم به النووى وغيره اهم
كذا فى الروض الباسم صـ ۲۶۲ وتصانيفه كثيرة حتى نقل المناوى فى طبقات
الاولياء عن النووى انه قال فى بستانه احصيت كتب الغزالى
التى صنفها ووزعت على عمره فخص كل يوم اربع كراريس انتهى كذا
فى ثبت العجلونى وثبت ابن عابدين قلت ومن تصانيفه
المنقذ من الضلال والمقصد الاقصى ومنهاج العابدين والدر
الفاخرة فى كشف علوم الاخرة وبداية الهداية ومكاشفة القلوب
وكتاب الحكمة فى مخلوقات الله عزوجل والمقصد الاسنى شرح
اسماء الله الحسنى وفيصل التفرقة بين الاسلام والزندقة
وقواعد العقائد والقسطاس المستقيم واسرار الحج وغيرها۔

۳۴ تصانيف امام الحرمين ابى المعالى عبد الملك بن
ابى محمد عبد الله النيسابورى رحمة الله عليه

اروى عنه العلامة الحبشى والعلامة عمر شطا كلاهما عن السيد
عبد الله بن عمر العلوى عن عمه السيد محمد الحبشى عن الشريف

ابی الحسن علی الونائی عن ابی الفیض محمد مرتضی الزبیدی عن السید
احمد بن عمر بن عقیل عن مسند الحجاز عبد اللہ بن سالم البصری عن ابراہیم
الکورانی عن احمد القشاشی عن محمد بن احمد الرملی عن زکریا
الانصاری عن المسند محمد بن مقبل الحلبی عن الصلاح ابن ابی
عمر عن الفخر بن البخاری عن ابی سعید عبد اللہ بن عمر الصفار
عن زاہر بن طاہر السحامی عن امام الحرمین رحمہ اللہ تعالے
تنبیہ ہو ابو المعالی عبد الملک بن ابی محمد عبد اللہ بن یوسف
ضیاء الدین النیسابوری الشافعی امام الحرمین رئیس الشافعیۃ
بنیسابور مولدہ فی المحرم سنہ ۴۱۹ وتفقہ علی والدہ وتوفی ولہ
عشرون سنۃ فقعد مکانہ للتدریس وذہب بمکۃ وجاور اربع سنین
ثم رجع الی نیسابور وبقی قریبا من ثلثین سنۃ مسلم لہ المحراب
والمنبر والتدریس والوعظ وتفقہ بہ جماعۃ من الائمۃ ومن تصانیفہ النہایۃ
والرسالۃ النظامیۃ ومغیث الخلق فی اتباع الحق والبرہان
فی اصول الفقہ والارشاد فی الکلام وغیر ذالک وتوفی
سنۃ ۴۷۸ ثمان وسبعین واربعمائۃ ام التعلیقات السنیہ۔

مؤلفات شیخ الاسلام یحیی بن شرف النواوی[1] رحمہ اللہ تعالی

ارویہا عن[1] الشیخ الحبشی عن[2] السید احمد بن عبد اللہ بن عیدروس البار عن[3] الشیخ عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن الکزبری عن[4] ابیہ عن[5] والدہ ویروی الحبشی[1] عن والدہ عن[3] عمر العطار عن[4] محمد الکزبری عن[5] والدہ عن[6] محمد ابن عقیلۃ عن[7] العجیمی عن[8] النجم الغزی عن[9] والدہ البدر عن[10] السیوطی عن[11] شیخ الاسلام علم الدین البلقینی عن[12] ابی اسحاق التنوخی عن[13] علاء الدین بن العطار عن مؤلفہا النواوی رحمۃ اللہ علیہ

تنبیہ قال الامام الذہبی[1] صـ ۲۵۹ ج ۴ - النواوی الامام الحافظ الاوحد القدوۃ شیخ الاسلام علم الاولیاء محی الدین ابو زکریا یحیی ابن شرف بن مری الحزامی الحوارنی الشافعی صاحب التصانیف النافعۃ مولدہ فی المحرم سنۃ[2] ۶۳۱ احدی وثلاثین وستمائۃ وقدم دمشق سنۃ تسع واربعین فسکن فی الرواحیۃ یتناول خبز المدرسۃ فحفظ التنبیہ فی اربعۃ اشہر ونصف وقرأ ربع المہذب

[1] ونوی اسم بلد کما ہو ظاہر من طبقات الحفاظ للذہبی ح ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ

حفظا فى باقى السنة على شيخه الكمال بن احمد ثم حج مع ابيه واقام بالمدينة
شهرا ونصفا ومرض اكثر الطريق فذكر شيخنا ابو الحسن بن العطار ان
الشيخ محى الدين ذكر له انه كان يقرأ كل يوم اثنى عشر درسا على
مشائخه شرحا وتصحيحا درسين فى الوسيط ودرسا فى المهذب
ودرسا فى الجمع بين الصحيحين ودرسا فى صحيح مسلم ودرسا فى اللمع
لابن جنى ودرسا فى اصطلاح المنطق ودرسا فى التصريف ودرسا
فى اصول الفقه ودرسا فى اسماء الرجال ودرسا فى اصول الدين[1]
سمع من الرضى بن البرهان وشيخ الشيوخ عبد العزيز بن محمد الانصارى
وزين الدين ابن عبد الدائم وطبقتهم ولازم الاشتغال والتصنيف
ونشر العلم والعبادة والاوراد والصيام والذكر والصبر على
المعيشة الخشنة فى المأكل والملبس كلية لا مزيد عليها ملبسه
خام وعمامته سجانية صغيرة قال ابن العطار ذكر لى شيخنا رحمه الله
تعالى انه كان لا يضيع له وقتا لا فى ليل ولا فى نهار حتى فى الطرق
كان حافظا للحديث وفنونه ورجاله وصحيحه وعليله راسا
فى معرفة المذهب وكان يأكل فى اليوم والليلة اكلة ويشرب

[1] ولم يذكر فى عشر دروس لعله سهو من الذهبى او سقط من الناسخ والله تعالى اعلم ١٢

عبد الهادى غفرله

شربة واحدة عند السحر - ومن تصانيفه شرح صحيح مسلم ورياض
الصالحين والاذكار والاربعين والارشاد فى علوم الحديث
والتقريب مختصرة وكتاب المبهمات وتحرير الالفاظ للتنبيه والعمدة
فى تصحيح التنبيه والتبيان فى آداب حملة القرآن وغير ذلك
وكان لا يقبل من احد شيئا الا فى النادر ممن لا يشتغل عليه
اهدى له فقير ابريقا فقبله وكان يواجه الملوك والظلمة
بالانكار ويكتب اليهم ويخوفهم بالله تعالى - (كتب مرة من
عبد الله يحيى النواوى سلام الله ورحمته وبركاته على الولى
المحسن ملك الامراء بدر الدين ادام الله له الخيرات و
تولاه بالحسنات وبلغه من خيرات الدنيا والاخرة كل آماله
وبارك له فى جميع احواله آمين وينهى الى العلوم الشريفة ان
اهل الشام فى ضيق وضعف حال بسبب قلة الامطار وذكر
فصلا طويلا وفى طى ذلك ورقة الى الملك الظاهر فرد
رد اعنيفا مؤلما فتنكدت خواطر الجماعة - وانتقل الى
رحمة الله فى الرابع والعشرين من رجب سنة ست وسبعين وستمائة

وقبره ظاهر یزار انتهی مختصرا ملتقطا۔

مؤلفات شیخ الاسلام ابی الفضل الحافظ احمد بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ تعالی۔

۳۶ ۳۶

اروی عنہا عن الشیخ احمد بن ابی لبن والشیخ شرف الدین وعن الشیخ حسب اللہ کلہم عن القاوقجی عن عابد السندی عن الفلانی ح واروی عالیا عن عبد الجلیل عن السید اسماعیل البرزنجی عن الفلانی عن محمد بن سنہ الفلانی عن مولای الشریف محمد بن عبد اللہ عن محمد بن ارکماش عن الحافظ احمد بن حجر رحمہ اللہ تعالی تنبیہ قال فی التعلیقات السنیہ مانصہ العسقلانی ہو امام الحفاظ ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن محمد العسقلانی المصری الشافعی ولد سنۃ ثلث وسبعین وسبعمائۃ وتعلم الشعر فبلغ الغایۃ ثم طلب الحدیث فسمع الکثیر ورحل وتخرج بالحافظ العراقی وبرع وانتہت الیہ الرحلۃ والریاسۃ فی الحدیث فی الدنیا باسرہا کذا ذکرہ السیوطی فی حسن المحاضرہ ومن تصانیفہ الدرر الکامنہ فی اعیان المائۃ الثامنۃ والمجمع المؤسس ذکر فیہ شیوخہ ومن عاصرہ وتہذیب التہذیب ولسان المیزان

كلاهما فى اسماء الرجال والاصابة فى احوال الصحابة ونخبة الفكر
فى اصول الحديث وشرحه وتلخيص الجبير فى تخريج احاديث
شرح الوجيز الكبير وتخريج احاديث الاذكار وغير ذلك اهم
ملخصا وقال الشيخ عبد القادر العيدروس فى النور السافر ص ۲۴۶
من روض السيد حاتم ورأيت عنه فى بعض اجازاته ان
مؤلفاته تزيد على المائة والخمسين اكثرها فى عشرين مجلدا
كبارا وهو فتح البارى فى شرح صحيح البخارى وهو اجلها مطلقا
ومن مطولاتها ايضا اتحاف المهرة باطراف العشرة فى نحو عشرة
اسفار كبار جمع فيه اطراف عشرة كتب غير الستة التى جمعها
الحافظ المزى ومن المتوسطات الاصابة بتسمية الصحابة فى
اربعة اسفار كبار وقال فيه الضاوكان مولده فى حدود سبع
وسبعين وسبعمائة واجتمع له من الشيوخ الذين يشار اليهم
ويعول فى حل المشكلات عليهم ما لم يجتمع لاحد فى عصره كالتنوخى
والعراقى والهيثمى والبلقينى وابن الملقن والانباسى والمجد
الشيرازى والعمادى والعز بن جماعة بحيث ان على كل واحد

من المذكورين كان فائقا فى سائر العلوم واذن له جل هؤلاء
المشائخ بل كلهم وكانت وفاته فى اواخر ذى الحجة الحرام سنة ۸۵۲
اثنين وخمسين وثمانمائة ودفن بالقرافة انتهى۔

مصنفات مجد الدين محمد الفيروزابادى رحمه الله تعالى

اروى عنه العلامة الحبشى عن والده عن منصور بن يوسف
البديرى عن السيد مشيخ بن علوى باعبود باعلوى عن
السيد عبد الرحمن بلفقيه عن النجيمى عن البابلى ويروى
والد شيخنا عن عمر العطار عن الونائى عن شهاب الدين احمد
جمعة البجيرمى عن احمد بن رمضان بن عزام الشامى الازهرى
عن البابلى عن الشهاب احمد بن محمد الغنيمى عن احمد بن قاسم
ناصر الدين الطبلاوى عن السيوطى عن الفخر محمد بن محمد بن فهد
عن الامام مجد الدين الفيروزابادى رحمة الله عليه تنبيه
هو مجد الدين ابو طاهر محمد بن يعقوب بن محمد الشافعى الشيرازى
الفيروزابادى له تصانيف كثيرة تنيف على اربعين مصنفا

له وله تفسير القرآن وشرح البخارى وشرح المشارق والتعليقات السنية
محمد عبد الهادى غفرله

ومن اجل مصنفاته اللامع العلم العجاب بين المحكم والعباب وكان
تمامه في ستين مجلدا ثم لخصها في مجلدين وسماه ذلك الملخص
بالقاموس المحيط ولد سنة ۷۲۹ تسع وعشرين وسبعمائة بكازرون
وتوفي قاضيا ببزبيد من بلاد اليمن ليلة العشرين من شوال سنة ۸۱۶
ست او سبع عشرة وثمانمائة انتهى كذا في الزهر الباسم

مؤلفات محمد بن الجزري الشافعي رحمه الله تعالى ۳۸

وسائر تصانيفه وبالسند الى عمر العطار عن صالح الفلاني عن
سليمان الدرعي ومحمد بن سنة عن الشريف محمد بن عبد الله
عن السراج عمر بن الجائي وبدر الدين الكرخي ومحمد بن عبد الرحمن
العلقمي كلهم عن الحافظ السيوطي عن ابي القاسم عمر بن فهد عن
استاذ القراء والمحدثين محمد الجزري رحمه الله تعالى تنبيه
الجزري هو الامام العلامة الحافظ المقرئ المحدث شمس الدين
ابو الخير محمد بن محمد بن محمد الجزري[۱] الشافعي الدمشقي صاحب
الحصن الحصين وحاشيته المسماة بمفتاح الحصن ومختصر الحصن

[۱] الجزري منسوب الى جزيرة ابن عمر قرب موصل ۱۲ بستان المحدثين ۱۲ عبد الباقي

المسمى بعدة الحصن الحصين وكتاب النشر فى القراءات العشر و
طبقات القراء وغير ذلك من التصانيف النافعة والدة فى رمضان
سنة احدى وخمسين وسبعمائة بدمشق وحفظ القرآن وصلى
به سنة ٧٦٥ وسمع الحديث وافرد القراءات على بعض الشيوخ
وجمع السبعة سنة ٧٦٨ وحج فى هذه السنة ثم رحل
الى الديار المصرية سنة ٧٦٩ وجمع العشر اثنتى عشرة ثم القراءات
الثلثة عشر ثم رحل الى دمشق وسمع الحديث من الدمياطى
والفقه عن الاسنوى ثم رحل الى الديار المصرية وقرأ بها الاصول
والمعانى والبيان ورحل الى اسكندرية فسمع من اصحاب
ابن عبد السلام واجاز له اسمعيل بن كثير سنة ٧٧٤ والبلقينى سنة ٧٧٥
ثم جلس للاقراء وتوجه الى شيراز سنة ٨٢٧ وتوفى هناك يوم الجمعة
لخمس خلون من الربيع الاول سنة ٨٣٣ ثلث وثلثين وثمانمائة
وكانت جنازته مشهودة اهـ كذا فى التعليقات السنية ص ١٧٩

٣٩ مؤلفات السعد التفتازانى رحمة الله عليه بالسند ٣٩
عن على بن يحيى الزيادى عن السيد يوسف بن عبد الله الارتيني

عن السيوطي عن ابي القاسم احمد بن محمد العقيلي عن حسام الدين الحسين
ابن علي بن محمد الابيوردي عن المؤلف رحمه الله تعالى تنبيه
التفتازاني هو عمر بن مسعود سعد الدين التفتازاني له تاليف
الدالة على مزيد فطنته وذكائه ومزيد فهمه وارتفاعه منها
الشرحان الكبير والصغير على تلخيص المفتاح ومنها التلويح واحواشي
على الكشاف ولم تتم وله شرح العقائد في اصول الدين وشرح
التصريف للزنجاني هو اول تاليفه الفه لابنه والتهذيب
وله شرح الشمسية وشرح خطبة الهداية اراد ان يبدئ
في شرحها ولم يكمله وله مختصر شرح تلخيص الجامع للشيخ مسعود
وتوفي يوم الاثنين الثاني والعشرين من المحرم سنة ۷۹۲ اثنتين
وتسعين وسبعمائة بسمرقند ونقل الى سرخس يوم الاربعاء
التاسع من الجمادى الاولى انتهى ملخصا من الفوائد البهية صـ ۱۴۳

مؤلفات شيخ الاسلام زكريا الانصاري رحمه الله ۴۰

الكريم الباري وبالسند الى الشيخ على الشبراملسي عن احمد بن
خليل السبكي عن النجم الغيطي عن زكريا الانصاري تنبيه هو

القاضی زین الدین ابو یحیی زکریا بن محمد الانصاری المتوفی سنہ ۹۲۶
ست وعشرین وتسعمائۃ و من تالیفہ فتح الرحمن بکشف ما یلتبس
فی القرآن فی التفسیر اھ کذا فی کشف الظنون۔ قلت اخذ
الشیخ زکریا عن الحافظ ابن حجر وعن ابن الفرات ومحمد بن مقبل
وغیرھم وعنہ العارف عبد الوھاب الشعرانی وابو الحسن البکری
والشیخ احمد الرملی وغیرھم کما مر سابقا

مؤلفات العارف باللہ عبد الوھاب الشعرانی رحمہ اللہ تعالی ۴۱

وبالسند الی محمد الکزبری عن الشہاب احمد المنینی عن ابی
المواھب عن والدہ عبد الباقی عن المعمر احمد البقاعی عن العارف
الشعرانی تنبیہ ھو العلامۃ العارف باللہ القطب الربانی والھیکل
الصمدانی ابو المواھب عبد الوھاب بن احمد بن علی الشعرانی
الشافعی الانصاری لطاب ثراہ لہ تالیف جلیلۃ مفیدۃ منھا الواقح
الانوار فی طبقات السادۃ الاخیار والمیزان الشعرانیۃ المدخلۃ
لجمیع اقوال الائمۃ المجتھدین ومقلدیھم فی الشریعۃ المحمدیہ
وکتاب الیواقیت والجواھر وغیر ذلک۔ تفقہ رحمہ اللہ تعالی

حتی وصل الی الغایۃ فی مذھب السادۃ الشافعیۃ۔ توفی سنۃ ۹۷۳
ثلث وسبعین وتسعمائۃ۔

مؤلفات شیخ الاسلام احمد بن حجر الھیتمی الشافعی ۴۲

رحمۃ اللہ تعالی۔ وبالسند الی محمد الکزبری عن علی الکزبری
عن الملا الیاس الکورانی عن ابراھیم الکورانی عن النور علی
ابن مطیر الیمنی عن المؤلف تنبیہ الھیتمی ھو احمد بن محمد بن
محمد بن علی بن حجر المکی الشافعی الازھری الصوفی الجنیدی
الاشعری رحمہ اللہ تعالی سنۃ ۹۰۹ تسع وتسعمائۃ وبرع فی علوم
کثیرۃ من التفسیر والحدیث والکلام واصول الفقہ وفروعہ
والفرائض والحساب والنحو والصرف والتصوف والمنطق وغیر
ذلک۔ وقدم الی مکۃ فی اواخر سنۃ ۹۳۳ فجاور ثم عاد الی مصر ثم
حج بعیالہ سنۃ ۹۳۷ ثم حج سنۃ ۹۴۰ وجاور من ذلک الوقت بمکۃ واقام
بھا یفتی ویدرس الی ان توفی فیھا ووفاتہ کانت سنۃ ۹۷۳
وذکر بعضھم سنۃ ۹۷۴ ومن مؤلفاتہ شرح منھاج النووی والصواعق
المحرقۃ وکف الرعاع عن محرمات اللھو والسماع والزواجر عن

اقتراف الكبائر ومناقب ابی حنیفة وشرح عین العلم وغیر ذلک
ویقال فی نسبته الهیتمی نسبته بمحلة ابی الهیتم من اقالیم مصر
الغربیة اه کذا فی التعلیقات۔

مؤلفات الشهاب احمد بن محمد القسطلانی رحمه الله تعالی ۴۳

۴۲

اروی عنه السید الحبشی عن السید احمد بن عبد الله بن
عیدروس البار عن عبد الرحمن الکزبری عن احمد العطار ح
واروی اجازة عن السید محمد علی بن طاهر الوتری ومشافهة
عن الشیخ حسب الله وعن عبد الجلیل ثلاثتهم عن احمد منة الله
عن احمد العطار عن العلامة العجلونی عن ابی المواهب بن عبد الباقی
وعبد الغنی النابلسی کلاهما عن النجم عن والده البدر عن احمد
القسطلانی تنبیه القسطلانی هو العلامة احمد شهاب الدین
ابو العباس بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن
محمد بن الحسین بن علی القسطلانی القاهری الشافعی ولد
رحمه الله تعالی فی اثنین وعشرین وعند بعضهم فی الثانی عشر
من ذی القعدة سنة احدی وخمسین وثمانمائة بمصر واشتغل

اولا بعلم القرأة وحفظ السبع وعدة من الكتب منها الشاطبية ثم
اشتغل بفنون اخر فقرأ صحيح البخاري على احمد بن عبد القادر
في خمسة مجالس واخذ عن جماعة منهم البرهان العجلوني والجلال
الكبير والشيخ خالد الازهري والحافظ السخاوي وشيخ الاسلام
زكريا والف الارشاد الساري ثم اختصره في اخر سماه الاسعاد في
مختصر الارشاد ولم يكمل وشرح صحيح مسلم الى اثناء الحج وشرح
الشاطبية والبردة وصنف مسالك الحنفا في الصلوة على
المصطفى وصنف كتاب المواهب اللدنية بالمنح المحمدية ولطائف
الاشارات في القرأات الاربع عشرة وله غير ذلك وكان
يصحب الشيخ ابراهيم المتبولي وحلس للوعظ بالجامع العتيق وتوفي
يوم الخميس مستهل المحرم وقال بعضهم ليلة الجمعة سابع محرم سنة ٩٢٣
ثلث وعشرين وتسعمائة بمنزله بالعينية وتعذر الخروج به الى
الصحراء ذلك اليوم لانه اليوم الذي دخل فيه السلطان سليم
مصر ودفن على الامام العيني شارح البخاري بمدرسته المذكورة
بقرب الجامع الازهر انتهى معربا كذا في بستان المحدثين وغيره

فقہ الامام الہمام مالک رضی اللہ تعالی عنہ - اروی ۴۲
عن[1] الشیخ محمد بن عبد اللہ المنصوری المالکی مفتی المالکیۃ بمکۃ المکرمۃ
عن[2] احمد الدمیاطی عن[3] عبد الغنی الدمیاطی عن[4] محمد الامیر الکبیر ح
واروی عن[1] محدث عصرہ وفریدہ ہرہ حافظ الحدیث والقرآن
مولانا الشیخ شعیب بن عبد الرحمن المغربی المالکی المدرس الامام
بالمسجد الحرام عن[2] سلیم البشری عن[3] احمد ضنۃ اللہ عن[4] الامیر الکبیر
ح واروی عالیا عن الشیخین الجلیلین الشیخ عبد[1] الجلیل والشیخ
حسب[2] اللہ عن[3] ضنۃ اللہ عن[4] الامیر الکبیر عن[5] علی الصعیدی
العدوی عن[6] عبد اللہ البنانی والسید محمد السلمونی عن[7] الخرشی
وعبد الباقی الزرقانی کلاہما عن[8] علی الاجہوری وابراہیم اللقانی
کل منہما عن[9] محمد البنوفری عن[10] عبد الرحمن الاجہوری عن[11]
شمس الدین اللقانی عن[12] علی السنہوری عن[13] طاہر بن علی بن
محمد النوبری عن[14] حسین بن علی وہو عن[15] ابی العباس احمد بن
عمر بن ہلال الربعی وہو عن[16] القاضی فخر الدین ابن المخلطۃ
وہو عن[17] ابی حفص عمر بن فراج الکندی وہو عن[18] ابی محمد عبد الکریم

ابن عطاء الله السكندری وهو عن[18] ابی بکر محمد بن الولید بن خلف
الطرطوسی وهو عن[19] ابی الولید سلیمان بن خلف الباجی وهو عن[20]
الامام مکی القیسی الاندلسی وهو عن[21] الامام ابی محمد عبد الله بن
ابی زید القیروانی صاحب الرسالة وهو عن[22] الامام ابی بکر محمد
ابن اللباد الافریقی وهو عن[23] الامین سحنون وعبد الملک الاندلسی
وهما عن[24] الامام عبد الرحمن بن القاسم والامام اشهب بن
عبد العزیز العامری القیسی وهما عن الامام مالک بن انس رضی
الله عنه وهو تفقه علی نافع مولی عبد الله بن عمر بن الخطاب و
هو تفقه علی عبد الله مولاه رضی الله تعالی عنه۔

التوضیح[25] ومختصر[26] خلیل کلاهما للشیخ خلیل المالکی فی الفقه

[25] [26]

وبالسند الی علی الصعیدی عن[3] محمد عقیلة المکی عن[4] العجیمی عن[5] البابلی
عن[6] سالم بن محمد عن[7] محمد بن عبد الرحمن العلقمی عن[8] الحافظ السیوطی
عن[9] عبد الرحمن بن عبد الوارث البکری المالکی عن[10] شمس الدین
محمد بن محمد الغماری عن مؤلفهما الامام ضیاء الدین خلیل بن
اسحاق المالکی تغمده الله تعالی قال صاحب الکشف وهو خلیل بن اسحق

الجندی المالکی المتوفی سنۃ سبع وستین وسبعمائۃ اھ

۴۷ المدونۃ جمع سحنون بن سعید رحمہ اللہ تعالی وبالسند ۴۷
الی السیوطی قال انبانی بھا ابو الیمن محمد بن محمد الزفتاوی والقاضی
نجم الدین عبد الرحمن بن عبد الوارث البکری المالکی عن الحافظ ابی
الفضل عبد الرحیم بن حسین العراقی عن ابی علی عبد الرحیم بن عبد اللہ
الانصاری انا ابو القاسم بن سراقۃ العامری عن ابی القاسم احمد
ابن یزید بن بقی القرطبی عن ابی عبد اللہ محمد بن عبد الحق الخزرجی
القرطبی عن عبد اللہ محمد بن فرج مولی ابن الطلاع انا ابو عمر
احمد بن محمد بن عیسی عن عبد الرحمن بن احمد التجیبی عن
اسحق بن ابراھیم التجیبی عن ابی عمر احمد بن خالد بن زید عن
محمد بن وضاح عن سحنون رحمہ اللہ تعالی۔

۴۸ فقہ الامام الھمام ناصر الاسلام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہ ۴۸
اروی عن العلامۃ الحبشی عن الشریف ابن ناصر عن عابد السندی
ح واروی عن العلامۃ النبیل الشیخ عبد الجلیل عن عابد
السندی اجازۃ عن یوسف المزجاجی عن عبد القادر بن خلیل

کدک زادہ عن[۵] محمد بن احمد الحنبلی عن[۶] عبد القادر التغلبی عن[۷]
عبد الرحمن البھوتی الحنبلی عن[۸] تقی الدین بن احمد البخاری عن[۹]
الفتوحی الحنبلی عن[۱۰] والدہ القاضی شہاب الدین احمد بن عبد الغزی
ابن البخاری الفتوحی الحنبلی القاھری عن[۱۱] القاضی شہاب الدین ابی
حامد احمد بن نور الدین ابی الحسن علی بن احمد البشبیشی القاھری البشیشی
الحنبلی عن[۱۲] القاضی عز الدین ابی البرکات احمد بن القاضی برھان
الدین ابراھیم بن القاضی ناصر الدین نصر اللہ الکنانی الحنبلی
عن[۱۳] الجمال عبد اللہ بن القاضی علاء الدین بن علی الکنانی الحنبلی
عن[۱۴] علاء الدین ابی الحسن علی بن احمد بن محمد الفرضی الدمشقی
الحنبلی عن[۱۵] الفخر ابی الحسن علی بن احمد المعروف بابن البخاری
عن[۱۶] ابی علی حنبل بن عبد اللہ بن الفرج الرصافی الحنبلی عن[۱۷]
ابی علی الحسن بن علی التمیمی الواعظ الحنبلی عن[۱۸] ابی بکر احمد بن جعفر
القطیعی الحنبلی عن[۱۹] عبد اللہ بن الامام احمد بن حنبل عن[۲۰] ابیہ
الامام احمد بن حنبل عن[۲۱] سفیان عن[۲۲] عمرو بن دینار عن[۲۳] ابن
عمر رضی اللہ تعالی عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۴۹ المقنع[۴۹] فی الفقه الحنبلی اروبه عن[۱] الشیخ حسب الله عن[۲]
عبد الحمید الداغستانی عن[۳] ابراهیم الباجوری عن[۴] محمد الفضالی
عن[۵] عبد الله الشرقاوی عن[۶] عطیة الاجهوری عن[۷] محمد العشماوی
عن[۸] عبد الله البصری عن[۹] البابلی عن[۱۰] محمد الحجازی الواعظ عن[۱۱]
العارف عبد الوهاب الشعرانی عن[۱۲] شیخ الحدیث جلال الدین
السیوطی عن[۱۳] محمد بن مقبل عن[۱۴] الصلاح بن ابی عمر عن[۱۵] الفخر علی
ابن احمد البخاری عن مؤلفه ابن قدامة الحنبلی تنبیه ابن قدامة
هو الحافظ موفق الدین ابو محمد عبد الله بن احمد بن محمد بن قدامة
المقدسی الحنبلی رحمه الله تعالی توفی سنة ۶۲۰ احدی وعشرین
وستمائة۔

۵۰ الاقناع[۵۰] وسائر تصانیف ابی الحسن علی بن عبید الله بن
نصر البغدادی رحمه الله تعالی۔ وبالسند الی الفخر بن
البخاری عن ابی الفرج بن الجوزی عن المؤلف۔

۵۱ تصانیف[۵۱] الشمس محمد بن ابی بکر القیم رحمه الله تعالی
اروبها عن[۱] الحبیب الحبشی باسانیده الی القشاشی عن[۲] الشیخ

الرملی عن[۱۱] الزین زکریا عن[۱۲] النجم عمر بن فہد المکی عن[۱۳] الشیخ زین
الدین سلیمان بن داؤد بن عبد اللہ الموصلی ثم الدمشقی عن[۱۴]
الحافظ عبد الرحمن بن احمد بن رجب البغدادی ثم الدمشقی عن
الشمس محمد بن ابی بکر بن القیم تنبیہ ہو الشیخ شمس الدین
محمد بن ابی بکر بن قیم الجوزیۃ الحنبلی الدمشقی المتوفی لسنۃ احدی
وخمس وسبعمائۃ اھ کشف الظنون

تصانیف[۵۲] العلامۃ[۱] ابن تیمیۃ الحرانی رحمہ اللہ تعالی ۵۲

بالسند المذکور الی ابن القیم عنہ وبالسند الی زکریا
الانصاری[۱۱] عن[۱۲] الغرعبد السلام عن[۱۳] ابی الطاہر عن[۱۴] زینب بنت
الکمال عن مؤلفہا۔ تنبیہ قال الامام الذہبی فی التذکرۃ صفحہ ۲۸۸ ج ۴
ابن تیمیۃ الشیخ الامام العلامۃ الحافظ الناقد المفسر المجتہد
البارع شیخ الاسلام علم الزہاد نادرۃ العصر تقی الدین ابو العباس
احمد بن المفتی شہاب الدین عبد الحلیم بن الامام المجتہد شیخ
الاسلام مجد الدین عبد السلام بن عبد اللہ بن ابی القاسم

[۱] ومن تصانیفہ منتقی الاحکام ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

الحرانى احد الاعلام ولد فى ربيع الاول سنة احدى وستين
وستمائة وقدم مع اهله سنة سبع فسمع من ابن عبد الدائم
وابن ابى اليسر الكمال وخلق كثير وعنى بالحديث ونسخ
الاجزاء ودار على الشيوخ وخرج وانتقى وبرع فى الرجال وعلل الحديث
وفقهه وفى علوم الاسلام وعلم الكلام وغير ذلك وكان من
بحور العلم والاذكياء المعدودين والزهاد الافراد والشجعان
الكبار والكرماء الاجواد اثنى عليه الموافق والمخالف وسارت
بتصانيفه الركبان لعلها ثلاثمائة مجلد - حدث بدمشق و
مصر والثغر وقد امتحن واوذى مرات وحبس بقلعة مصر والقاهرة
والاسكندرية وبقلعة دمشق مرتين - وبها توفى فى العشرين
من ذى القعدة سنة ٧٢٨ ثمان وعشرين وسبعمائة فى قاعة معتقله
ودفن الى جنب اخيه الامام شرف الدين عبد الله بمقابر الصوفية
رحمهما الله تعالى اهـ مختصرا ومعنا تيمية فقال حج ابى وجدى
انا اشك ايهما قال وكانت امرأته حاملا فلما كان بتيماء رأى
جويرية حسنة الوجه قد خرجت من خباء فلما رجع الى حران وجد

امرأته قد وضعت جارية فلما رفعوها اليه قال يا تميمة يا تميمة
يعني انها تشبه التي رأها بتيماء فسمي بها ۱۲ (ابن خلكان)

۵۳ مؤلفات الامام الشوكاني رحمه الله تعالى اروي ها عن
السيد رحمة الله الراندیری عن الشریف محمد بن ناصر عنه
ولنختم هذه الحصة الثانية على ذكر بعض كتب الصوفية
الكرام وكتب الاوراد فنقول
۵۴ غنية الطالبين و فتوح الغيب للامام اهل الطريقة
قطب الاقطاب وفرد الانجاب مطلع الانوار الجلية
مظهر الاسرار الخفية الغوث الاعظم الولي الافخم مولد
الائمة ابي محمد محي الدين السيد عبد القادر الجيلاني
الحسني الحسيني رضي الله تعالى عنه وسائر تصانيفه
اروي ها عن الشيخ عبد الحق والشيخ عبد الجليل والشيخ حسب الله
ثلاثتهم عن محدث دار الهجرة الشيخ عبد الغني النقشبندي عن

۵۳ ۵۴ ۵۵

۱ الجيلاني منسوب الى جيل بكسر الجيم وسكون الياء ولام آخر الحروف وهي بلاد متفرقة
وراء طبرستان وبها ولد بقصبته ويقال فيها جيلان و كيلان على دجلة مما يلي طريق واسط
انتهى كذا في الفتح المبين صفحه ۱۲ عبد الهادي غفر الله له -

ابی زاهد اسماعیل بن ادریس الرومی المدنی عن الشیخ محمد بن
عبد الرحمن الکزبری عن الشیخ عبد الغنی النابلسی عن الشیخ المحب الباقی
الحنبلی عن المیدانی عن الشهاب الطیبی عن الکمال بن حمزة الحسینی
قال انبانا ابو العباس بن عبد الهادی انبانا الصلاح بن ابی عمر
انبانا موفق الدین ابن قدامة عن قطب الاولیاء ابی محمد السید عبد القادر
الجیلانی قدس سره العزیز تنبیه هو مؤید الائمة سید الطوائف
ابو محمد محی الدین عبد القادر الجیلانی الحسنی الحسینی الصدیقی
ابن ابی صالح موسی جنگی دوست بن الامام عبد الله ابن الامام
یحیی الزاهد بن الامام محمد بن الامام داؤد بن الامام
موسی بن الامام عبد الله بن الامام موسی الجون بن الامام
عبد الله المحض بن الامام الحسن المثنی بن الامام امیر المؤمنین
سیدنا الحسن السبط ابن الامام الهمام اسد الله الغالب الذی
ارتقی اعلی مراتب امیر المؤمنین امام الاشجعین سیدنا علی بن
ابی طالب کرم الله وجهه رضی عنه وعنهم اجمعین ولد رضی الله عنه

---

۱ فتح الذیب ۱۲ ۲ لقب به لانه ادم اللون ۱۲ عقد الیواقیت ۳ الجوهریة ۴ المحضای
الخامس ۵ الشرف ۱۲ عقد الیواقیت ۶ من عقد الیواقیت الجوهریة ۱۲

سنة اوسنة وتوفى سنة احدى وستين وخمسمائة وفى
بهجة الاسرار ص ٢٢ كان الشيخ عبد القادر رحمه الله تعالى يمشى فى
الهواء على رؤس الاشهاد فى مجلسه ويقول ما تطلع الشمس
حتى تسلم على وتجيئ السنة الى وتسلم على وتخبرنى بما يجرى
فيها ويجيئ الشهر ويسلم على ويخبرنى بما يجرى فيه ويجيئ الاسبوع
ويسلم على ويخبرنى بما يجرى فيه ويجيئ اليوم ويسلم على ويخبرنى
بما يجرى فيه وعزة ربى ان السعداء والاشقياء ليعرضون
على على فى اللوح المحفوظ انا عائص فى بحار علم الله ومشاهدته
انا حجة عليكم جميعكم انا نائب رسول الله ووارثه فى الارض
انتهى وفى تاريخ الامام اليافعى واما كرامته فخارجة عن
الحصر اهم مختصرا

عوارف المعارف للشيخ الكامل شهاب الدين السهروردى ٥٢
قدس سره ـ والسند الى الشيخ عبد الباقى الحنبلى عن المعمر
المسند ابى عبد الرحمن محمد الحجازى عن المعمر محمد بن اركماش الحنفى
عن الحافظ ابن حجر عن ابى الحسن بن ابى المجد الدمشقى

عن التقي سليمان حمزة المقدسي عن شيخ شيوخ العالم شهاب الدين
ابي حفص عمر بن محمد السهروردي قدس سره تنبيه كتب الامام
اليافعي في القابه استاذ زمانه فريد اوانه مطلع الانوار ومنبع
الاسرار دليل الطريقة وترجمان الحقيقة استاذ الشيوخ
الاكابر الجامع بين علم الباطن والظاهر قدوة العارفين وعمدة
السالكين العالم الرباني شهاب الدين ابو حفص عمر بن محمد
البكري السهروردي قدس الله تعالى سره كان من اولاد
ابي بكر الصديق رضي الله تعالى عنه ونسبته في التصوف
الى عمه ابي النجيب السهروردي وصحب الشيخ عبد القادر الجيلاني
وكثيرا من المشائخ وقالوا كان ملكا مع بعض الابدال بجزيرة
عباد ان ولقي الخضر عليه السلام وله تصانيف كالعوارف ورشف
النصائح واعلام التقى وغيرها وكان ولادته في رجب سنة ٥٣٩ تسع
وثلثين وخمسمائة ووفاته سنة ٦٣٢ اثنتين وثلثين وستمائة اهـ
ملخصا

٥٧ الفتوحات المكية للشيخ الاكبر محي الدين ابن عربي
قدس سره - اروبها بالسند المتقدم في تفسيره الى الشيخ

الاكبر رحمه الله تعالى تنبيه قال فى نفح الطيب ولد رضى الله عنه
يوم الاثنين او ليلة سابع عشرين رمضان سنة ٥٦٠ ستين وخمسمائة
التاسع عشر
فى مرسية وهى فى شرق الاندلس وهو قدوة القائلين بوحدة الوجود
وطعن فيه كثير من الفقهاء وعلماء الظاهر وعظمه شرذمة من الفقهاء
وجماعة من الصوفية وفخموه تفخيما عظيما ومادحوا كلامه مادحا
كريما ووصفوه بعلو المقامات واخبروا عنه بما يطول ذكره من
الكرامات هكذا ذكره الامام اليافعى رحمه الله تعالى وله اشعار
لطيفة غريبة واخبار نادرة عجيبة وله مصنفات كثيرة جمع احد
من كبراء شيوخ بغداد فى مناقبه كتابا وقال فيه ان تصانيف الشيخ
ازيد من خمسمائة وتوفى رحمه الله تعالى ليلة الجمعة الثانية والعشرين
من شهر الربيع الآخر سنة ٦٣٨ ثمان وثلثين وستمائة بدمشق ودفن
بظاهرها فى سفح جبل قاسيون والآن ذلك الموضع مشهور
بالصالحية اه ملخصا

٥١ قوت القلوب للعارف ابى طالب محمد بن على المكى
رحمه الله تعالى - اروى عن الشيخ الحبشى والسيد عمر شطا

كلاهما عن[٢] السيد عيدروس بن عمر عن[٣] السيد عبد الله بن
حسين بن طاهر عن[٤] السيد الامام علوى بن الحبيب السقاف بن
محمد السقاف عن[٥] الحبيب عمر بن سقاف عن[٦] الحبيب عيدروس
ابن عبد الرحمن بلفقيه عن[٧] الجامع السيد ابى علوى محمد بن ابى
بكر الشلى عن[٨] الامام ابى عبد الله محمد بن علاء الدين البابلى
عن[٩] احمد بن عيسى بن جميل الكلبى عن[١٠] على بن ابى بكر القرافى
عن[١١] الجلال السيوطى عن[١٢] الشهاب احمد الحجازى عن[١٣] ابى اسحق
التنوخى عن[١٤] ابى العباس احمد الحجار عن[١٥] عبد العزيز بن
دلف عن[١٦] ابى الفتح محمد بن يحيى البردانى عن[١٧] ابى على
محمد بن محمد عبد العزيز المهدوى عن[١٨] عمر بن ابى طالب محمد
ابن على المكى عن والده المؤلف تنبيه ابو طالب هو محمد
ابن على بن عطية المكى رحمه الله تعالى قال فى الانتباه
فى وصف الكتاب المذكور انه قالوا لم يصنف فى الاسلام
مثله فى دقائق الطريقة قلت هذا الكتاب هو اصل التصوف
وكل ما صنف فى السلوك فهو مخرج على قوت القلوب مثل الاحياء

وغنية الطالبين والعوارف انتهى ملخصا وفى لست خلون من جمادى
الآخرة سنة ٣٨٦ ست وثمانين وثلثمائة ببغداد ودفن بمقبرة الملكية
وقبره بالجانب الشرقى اه كذا فى تاريخ ابن خلكان صـ ٤٩٢ ج ١

٥٩ الرسالة القشيرية للعلامة ابى القاسم عبد الكريم ٥٩
القشيرى رحمه الله تعالى وبالسند الى الشيخ البابلى
عن محمد حجازى الواعظ عن النجم الغيطى عن زكريا الانصارى
عن العز بن الفرات عن ابى عمر عبد العزيز بن جماعة عن ابى الفضل
ابن عساكر عن المؤيد الطوسى عن ابى الفتوح عبد الوهاب بن
شاه الشاذباخى عن مؤلفها القطب القشيرى رحمه الله تعالى تنبيه
القشيرى اسمه عبد الكريم بن هوازن له لطائف كثيرة فى كل من الفنين
وتصانيف لطيفة - اخذ الطريقة عن ابى على الدقاق وتلمذ عليه ولد
فى الربيع الاول سنة ٣٧٦ ست وسبعين وثلثمائة وتوفى صبيحة
يوم الاحد لسادس عشر من الربيع الآخر سنة ٤٦٥ خمس وستين واربعمائة
ودفن بنيسابور وقال صاحب كشف المحجوب سالت الامام
القشيرى عن ابتداء حاله قال كان لى حاجة بحجر لسد ثقب فى البيت

فكل حجر كنت اخذه كان ينقلب جوهرة فكنت اطرحها انتهى مختصرا

٦٠ الحكم لابن عطاء الله وسائر تصانيفه رحمه الله تعالى

وبالسند الى الباجى عن الشيخ عبد الرؤف وسالم بن محمد السنهورى

عن النجم محمد بن احمد الغيطى عن زكريا عن العز عبد الرحيم بن

الفرات عن التاج عبد الوهاب بن على السبكى عن والده التقى

على بن الكافى السبكى عن مؤلفها تنبيه هو تاج الدين ابو الفضل

احمد بن محمد بن عبد الكريم بن عطاء الله الاسكندرانى

الشاذلى المالكى المتوفى بالقاهرة سنة تسع وسبعمائة قال

فى كشف الظنون ج ١ صـ ٢٤٣ فى ذكر الحكم - وهى حكم منشورة على لسان

اهل الطريقة ولما صنفها عرضها على شيخه ابى العباس المرسى

فتأملها وقال له لقد اتيت يا بنى فى هذه الكراسة بمقاصد

الاحباء وزيادة ولذلك تعشقها ارباب الذوق لما رق

لهم من معانيها وراق وبسطوا القول فيها وشرحوا كثيرا انتهى مختصرا

٦١ واجاز فى خاصته فى القول الجميل وما فيه من الاعمال

والاذكار والادعية العلامة الفهامة شمس العلماء

الفحول سیدی ومولائی الحاج غلام رسول ابن العلامة
الشیخ غلام مصطفی وهو یرویه عن نادرة عصره وعلامة دهره الفقیه
النبیه الشیخ عبد الرحمن ح واجازنی ایضا علامة وقته وفرید
عصره شمس العلماء مولانا الشاه رکن الدین السید محمد القادری
الحسنی الحسینی الویلوری المتوفی سنة ١٣٢٥ کلاهما عن قطب الاوتاد
الجامع بین شرفی العلم والنسب مولانا السید عبد اللطیف القادری
٢٠ رمضان ١٢
عن مولانا یعقوب الدهلوی عن مولانا عبد العزیز الدهلوی
عن والده وحصل الاجازة ایضا لشیخی غلام رسول عن قطب
الوقت صاحب المقامات العلیة والکرامات الجلیة الشیخ امداد
الله المهاجر المکی عن مولانا اسحاق عن مولانا عبد العزیز عن والده
المؤلف وقد تقدم ذکره۔

٦٢ کتاب دلائل الخیرات للامام ابی عبد الله السید محمد
ابن السید سلیمان الجزولی الحسنی رحمه الله تعالی
اروبه قراءة عن مخدومی ومولائی محمد عمر الخراسانی عن
السید محمود عن السید حمید النظامی عن السید صفی الدین

الحلبي عن ابي البركات محمد بن احمد بن احمد المتيح وارويه
ايضا قراءة عن شيخ الدلائل الشيخ عبد الحق المكي وعن شيخ الدلا
المدني السيد محمد سعيد المغربي وعن شيخ الدلائل بالمسجد
النبوي السيد محمد امين رضوان ثلاثتهم عن العارف بالله
الشيخ علي بن يوسف ملك باشلي المدني عن السيد محمد بن
السيد احمد المدغري الشريف الحسني عن ابي البركات المذكور عن احمد بن الحاج عن عبد القادر
الفاسي عن احمد المقري عن احمد بن ابي العباس الصميع عن السملالي عن عبد العزيز التباع عن مؤلفه
ولنا فيه طريق اخر كما نرويه المسلسل بالاباء عن العلامة عمر
الحراساني عن ابي الخير محمد علي الحريري عن ابيه محمد رضوان
عن ابيه قطب الدين عن ابيه مجد الدين عن ابيه ابي
الفيض حامد الدين عن ابيه ابي العلاء مهيمن الدين عن
ابيه نجم الدين الكبرى عن ابيه غياث الدين عن ابيه محمد عن
مؤلفه رحمهم الله تعالى ـ

واما الطريقة العالية فيه وهو اعلى سند يوجد في الدنيا
الآن كما اخبرنا بذلك ارباب هذا الشان فعن شيخنا عبد الجليل

براده عن مولانا عبد الغني عن اسماعيل افندي عن محمد
افندي عن مرتضى الزبيدي عن محي الدين نور الحق الحسيني
عن السيد سعد الله بن محمد الهندي عن المعمر الشيخ عبد الشكور
الحسني عن مؤلفه الامام الجزولي تنبير الامام الجزولي هو
العالم العامل الولي الكامل المحقق الفاضل العارف الواصل
فريد عصره وحيد دهره ابو عبد الله محمد بن سليمان بن عبد الرحمن
ابن ابي بكر بن سليمان بن يعلى بن يخلف بن موسى بن علي بن يوسف
ابن عيسى بن عبد الله بن جندر بن عبد الرحمن بن محمد بن احمد
ابن حسان بن اسماعيل بن جعفر بن عبد الله بن حسن بن الحسين
بن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه المتوفى سنة ٨٧٠ وفي كشف
الظنون ٨٥٤ والله تعالى اعلم وفيه ايضا ان هذا الكتاب
اية من ايات الله في الصلوة على النبي عليه الصلوة والسلام لو
بقرأته في المشارق والمغارب لاسيما في بلاد الروم انتهى مختصرا
وفي وجه تاليف هذا الكتاب قصة طويلة مذكورة في الشروح
قاله المسكين محمد عبد الهادي غفر الله له

ادل الخیرات لمولانا العلامۃ اسماعیل الایدنجکلی رحمہ
اللہ تعالے ۔ اروبہ مناولۃ عن العلامۃ محمد زاھد المدرس
بمدرستہ باب السلام الامام بالمسجد النبوی عن ابیہ الشیخ عمر زاھد
عن جدہ مؤلفہ تنبیہ ھو جامع الشریعۃ والطریقۃ مولانا الحافظ
اسماعیل بن ادریس فندی ولد بایدنجکل وتوفی بالمدینۃ المنورۃ
رحمہ اللہ تعالے ۔

٦٤ الحزب الاعظم لمولانا علی القاری رحمہ اللہ الباری ٦٤
اروبہ عن الشیخ عبد الحق عن مولانا عبد الغنی الی المؤلف وتقدم
ذکرہ مرارا

٦٥ حزب البحر للعارف باللہ الغوث الجامع الشہید ٦٥
الاکبر الحسیب ذی النسبتین الطاھرتین الجسدیۃ
والروحیۃ المحمدی العلوی الفاطمی الحسنی ابی الحسن
نور الدین علی الشاذلی رضی اللہ تعالی عنہ بالسند
المذکور الی ابی الطاھر الکورانی عن احمد النخلی عن محمد بن العلاء
عن سالم السنھوری عن النجم الغیطی عن زکریا الانصاری عن

الغر عبد الرحيم عن[١٣] التاج السبكي عن[١٤] والده علي بن عبد الكافي
السبكي عن[١٥] احمد بن عطاء الله عن[١٦] ابي العباس احمد بن عمر المرسي
عن ابي الحسن الشاذلي ح وادريه سماعا وقرأة عن[١] مولائي و
شيخي محمد عم عن[٢] محمد عبد الرحيم القرشي عن[٣] عبد الحي المدني عن[٤] فصيح
الله عن[٥] القاضي عبد الصمد عن[٦] سلامة الله عن[٧] رضي الدين
ابي الخير عن[٨] القاضي سناء الله[٩] الهاني فتح وادريه ايضا
عاليا عن[١] الشيخ عبد الحق عن[٢] الشيخ محمد قطب الدين والشيخ
عبد الغني كلاهما عن[٣] محمد اسحق عن[٤] عبد العزيز الدهلوي كلاهما
عن[٥] ولي الله المحدث الدهلوي عن[٦] ابي الطاهر عن[٧] الشيخ عيسى المغربي
عن[٨] الشيخ الناصري عن[٩] شمس الدين الطبري عن[١٠] ابي احمد المقري
عن[١١] ابي محمد المقري عن[١٢] ابي الطيب المكي عن[١٣] محمد المرزوق
الحلبي عن[١٤] ابي عبد الله البخاري عن[١٥] ابي العزائم الاشفقي
عن مولانا ابي الحسن الشاذلي قدس سره تنبيه قال في

---

[١] وبعضهم يكتبونه بالتاء المثلثة ١٢

كشف الظنون صفحة ٤٣٣ حزب البحر للشيخ نور الدين ابي الحسن علي بن عبد الله
ابن عبد الحميد المغربي الشاذلي اليمني المتوفى سنة ٦٥٦ ست وخمسين عبد الجبار
وستمائة وهو دعاء مشهور سمي به لانه وضعه في البحر للسلامة
فيه حين سافر في بحر القلزم فتوقف عليهم الريح ويسمى ايضا
بالحزب الصغير اوله يا الله يا علي يا عظيم يا حليم الخ قال العلماء بالله
تعالى ان فيه الاسم الاعظم وجاء عن الشيخ ابي الحسن الشاذلي
انه قال لو ذكر حزبي في بغداد لما اخذت وهو العدة الكافية التي
فيها تفريج الكرب وما قرئ في مكان الا سلم من الافات وهو
دعاء النصر الغلبة على الخصوم وخواصه كثيرة انتهى مختصرا وقال
في نور الابصار في مناقبه كان الشاذلي ضريرا وهو الشريف
الحسيب ابو الحسن علي الشاذلي بن عبد الله بن عبد الجبار
ابن تميم بن هرمز بن حاتم بن قصي بن يوسف بن يوشع بن
ورد بن بطال بن احمد بن محمد بن عيسى بن محمد بن الحسن بن
علي بن ابي طالب ام توفي الشاذلي بصحراء عيذاب قاصدا
للحج ودفن هناك في شهر القعدة سنة ٦٥٦ وكان مبدؤه ومنشؤه

بالمغرب الاقصى اه كذا فى عقد اليواقيت الجوهرية لشيخ شيخنا
السيد عبد وس رحمه الله تعالى

٦٦ حزب النصر له بالسند المذكور الى مؤلفه المشهور رحمه الله تعالى

٦٧ حزب الامام النووى رحمه الله القوى وبالسند الى
محمد الحفناوى قال اجازنى به الشيخ محمد بن اليمنى العلوى
عن محمد بن سعد الدين عن محمد بن الترجمان عن عبد الوهاب
الشعرانى عن البرهان بن ابى شريف المقدسى عن البدر
القبانى عن محمد بن الخباز عن مؤلفه تنبيه النووى وربما
يقال النواوى بزيادة الالف بين الواوين هو الامام محيى الدين
ابو زكريا يحيى بن شرف بن مرى بن حسن بن حسين بن حزام النواوى
الشافعى ولد سنة ٦٣١ وقدم به والده بدمشق سنة ٦٤٩ وسكن
المدرسة ولازم كمال الدين المغربى وحج مع ابيه سنة ٦٥١
وبرع فى العلوم وصار محققا فى فنونه مدققا فى عمله حافظا
للحديث عارفا بانواعه وكان لا يضيع وقتا الا فى وظيفة
من الاشغال وكان لا ياكل الا قدر ما بعد العشاء ولم يتزوج

قط وتوفى بعد ما زار القدس فى رجب سنة ٦٧٦ ست وسبعين و
ستمائة وكان ولادته سنة ٦٣٣ كذا فى التعليقات صـ ١٢ وقال فى ثبت
ابن عابدين ما نصه قال الشهاب التحلى فى ثبته عن شيخه على بن
الجمال وهو ذكر عن مشائخه رحمهم الله تعالى ان قارئ هذا الحزب
يحفظ من شر الانس والجن ومن اهل السموات واهل الارض
ومن سطوات الاولياء اهل القلوب المتصرفين فى الباطن
بالسلب ومن مكائد المفسدة فى الظاهر بجميع ما يفعلونه من سحر
وشعبذة ومكروه وغير ذلك اه

٦٨ حزب ٦٨ المسمى بالدر الاعلى المنسوب الى شيخ العارفين
محى الدين محمد بن عربى رحمه الله تعالى وبالسند الى
عبد الوهاب الشعرانى عن زين الدين زكريا بن محمد القاهرى عن العارف
ابى الفتح محمد بن زين الدين المراغى العثمانى عن شرف
الدين اسماعيل بن ابراهيم بن عبد الصمد الهاشمى العقيلى الجبرتى
الزبيدى عن المسند المعمر ابى الحسن على بن عمر الوانى الصوفى
عن استاذ اهل التحقيق ابى عبد الله محى الدين بن عربى وقد تقدم

ذکرہ مرارا رحمہ اللہ تعالیٰ

٦٩ القصیدۃ[٦٩] الغوثیۃ للقطب الربانی الجیلانی رضی اللہ عنہ

اروی[١] ھا قرأۃ مسلسلۃ بالسادات فی غالبھا عن[٢] الشیخ عمر الخراسانی

عن[٣] السید الشاہ قدرۃ اللہ عن[٤] السید نور الحسن عن[٥]

السید النور الاعظم عن[٦] السید نور الاتقیاء عن[٧] السید الشاہ

خلیل اللہ عن[٨] السید الشاہ اسد اللہ عن[٩] السید المخدوم

الساوی القادری عن[١٠] الشیخ بہاء الدین باجن عن[١١] السید الشاہ

رحمۃ اللہ عن[١٢] السید فتح محمد المحدث البرہان فوری عن[١٣] السید

الشاہ سعد اللہ عن[١٤] السید وجیہ الدین البخاری عن[١٥] القاضی

شمس الدین الیمنی عن[١٦] السید الشاہ مطلوب الحسنی القادری

عن[١٧] السید الشاہ نعمۃ اللہ عن[١٨] السید عبد اللہ الشطاری

عن[١٩] السید عبد الرزاق تاج الدین عن[٢٠] القطب الربانی رضی اللہ عنہ

٧٠ قصیدۃ[٧٠] البردۃ[١] للامام شرف الدین البوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ

اروی[١] ھا قرأۃ علی شیخی غلام رسول واجازۃً عن[١] مولانا عبد الحق

النقشبندی عن[٢] ابی البرکات رکن الدین محمد المدعو بتراب علی

[١] الموسومۃ بالکواکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ الشہیرۃ بالبردۃ الطیبیۃ ١٢

عن العلامة مخدوم عن ولی الله المحدث عن ابی الطاهر عن
احمد النخلی عن البابلی عن السنهوری عن الغیطی عن زکریا عن ابی
اسحٰق الصالحی عن الصلاح محمد بن محمد بن الحسن الشاذلی عن علی بن عامر جابر
الهاشمی عن ناظمها البوصیری رحمه الله تعالی تنبیه هو شیخ
الاسلام قدوة الانام ابو عبد الله محمد بن سعید بن حماد الدولاصی
ثم البوصیری المتوفی سنة ٦٩٤ اربع وتسعین وستمائة والقصیدة
مائة بیت واثنان وستون بیتا منها عشر فی المطلع وستة
عشر فی النفس وهواها وثلثون فی مدائح الرسول علیه الصلوة
والسلام وتسعة عشر فی مولده وعشرة فی من دعا به وعشرة فی مدح
القرآن وثلاثة فی ذکر معراجه واثنان وعشرون فی جهاده و
اربعة عشر فی الاستغفار وبقیتها فی المناجات وهذه
القصیدة الزهراء والمدیحة الغراء برکاتها کثیرة ولا یزال الناس
تبرکون بها فی اقطار الارض وروی عن بعض الکبراء انه اصابه
مرض فطلب القصیدة فجاء صاحبها وقرأها فشفاه الله سبحانه
وتعالی من ساعته فاعطاه بردا فسمیت بالبردة تیمنا کذا فی

یقول العبد المسکین - ولا یخفی علیکم یا اخواننا ان
هذه بذرة من ما تلقیناه من مشائخنا الکرام - والعلماء العظام
ائمة الهدی ومصابیح الظلام - ولنا فیه طرق کثیرة بحول
الله المتعال - ولکن لما کان التطویل موجبا للملال - وکان
المقصود فی هذه الورقات التبرک بالانتظام فی سلک
اهل الفضل والکمال - فاقتصرنا علی هذا القدر فانه کاف
لنیل الامال - ومن اراد الزیادة فعلیه بالکتب المطولات
المؤلفة فی هذا الفن الشریف - کثبت[1] الشیخ الکورانی المسمی
بالامم لایقاظ الهمم - وکثبت الشیخ عابد السندی المسمی

[1] الثبت بفتح المثلثة والموحدة اسم بمعنی الحجة والبرهان ومنه سمی الکتاب المخصوص
واما العدل الضابط المتثبت فیقال فیه کذلک ویقال بسکون الموحدة ایضا فی المصباح
ثبت الامر یثبت ثبوتا وام واستقر فهو ثابت وتثبت الامر صح ویعدی بالهمزة والتضعیف
فیقال اثبته وثبته والاسم الثبات واثبت الکاتب الاسم لئلا یغفله عنه واثبت
فلانا الازمه فلا یکاد یفارقه ورجل ثبت ساکن الباء متثبت فی اموره وثبت
الجنان ای ثابت القلب وثبت فی الحرب فهو ثبت مثل ترب فهو ترب والاسم
ثبت بفتحتین ومنه قیل للحجة ثبت ورجل ثبت ایضا بفتحتین اذا کان عدلا ضابطا
والجمع اثبات مثل سبب واسباب انتهی مجموعة الاقوال فی اسماء الرجال للجامع المسکین
غفر الله له تائبا عن العجلونی فی رح

بحر الشارد - الراوى لكل صادر وواردٍ - وكتبت العلامة
الشيخ اسمعيل العجلونى وكتبت العلامة ابن عابدين الشامى وكتبت
العلامة ابن حجر المكى المسمى بكتاب المسانيد وكتبت الامام
السنوسى المسمى بالبدور الشارقة فى اثبات سادتنا المغاربة
والمشارقة وكتبت العلامة البديرى المسمى بالجواهر الغوالى
فى ذكر الاسانيد العوالى وكتبت الامير الكبير وكتبت
العلامة الشيخ صالح الفلانى المسمى بقطف الثمر فى رفع
اسانيد المصنفات فى الفنون والاثر وكتبت
العلامة الكزبرى وكتبت العلامة السيد عيدروس المسمى
بعقد اليواقيت الجوهرية وكتبت العلامة العجيمى المسمى
بكفاية المتطلع وكتبت العلامة يوسف النبهانى وكتبت
مولانا عبد الغنى المدنى وكتبت العلامة الشنوانى وكتبت
الامام الجزرى وكتبت العلامة ابى سالم العياشى وغير
ذلك وهى كثيرة - وسأذكر بعضها فى خاتمة هذا الكتاب

الحصة الثالثة من كتاب هادی المسترشدین الی اتصال المسندین وتسمی بهادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین فان فیها تذکر الاحادیث المسلسلات۔ المتصلة الی سید الکائنات علیه افضل الصلوات وازکی التسلیمات

مخفی نہ رہے کہ اس کتاب مستطاب کے تین حصوں میں سے دو حصے گزر چکے۔ حصہ اول میں میں نے اپنے پینسٹھ ۶۵ اشیاخ کرام کا ذکر اور پچپن ۵۵ کے اتصالات کے طرق بیان کئے ہیں حصہ دوم میں قرآن مجید اور کتب معتبرۂ مشہورۂ تفسیر وحدیث وفقہ مذاہب اربعہ و تصوف واوراد کا اتصال مجھ سے مصنفین تک پہنچایا گیا ہے۔ اور اب یہاں سے حصہ سوم کا آغاز ہے جس میں ستر ۷۰ احادیث وآثار مسلسلات مع اسمائے رواۃ جنمیں سے اکثر بالاتصال مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک اور بعض آپکے صحابہ تک پہنچتے ہیں ذکر کئے جاتے ہیں اور بغرض افادہ عام انکا اردو ترجمہ بھی کیا جاتا ہے اور اس حصہ کا نام ہادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین اور لقب اسکا مسلسلات المسکین ہے ۱۲

ولنذكر الآن ما وقع لنا من المسلسلات من الاحاديث الجليلات - وهي
كثيرة - وقد اعتنى بجمعها ائمة شهيرة - ولا يمكن استقصائها في هذا الكتاب
ولكن نتبرك بذكر بعضها تيسيرا للملك الوهاب - قال العلامة المحدث الشيخ
ولي الله الدهلوي في الارشاد ما نصه كل شيئ تعلق به عملك من جهة اخبار
غيرك عنه لا بد بينك وبينه طريق اما مخبر واحد او اكثر من واحد - ولا بد لكل واحد
من وجه في تحمل الخبر عن صاحبه من سماع وعرض وكتابة ونحو ذلك فمتى بينت الطريق
ووجه التحمل فقد اسندت ومتى تركت البيان فقد اغفلت اهـ فعلى هذا تكون
المسلسلات على اقسام منها المسلسل بتاريخ الرواية كالاولية ومنها بزمنها
كالعيد - ومنها ما هو مسلسل بصفة الراوي الحالية كالفقه - والحفظ - والنحو
والتعمير - والتصوف - والثقة - او كونه مصريا - او مدنيا - او كون اسمه
محمدا - او علميت نسبته مثل كونه حنفيا - او شافعيا - وغير ذلك كما سيظهر
عليك من سياتي المسلسلات - فهذه قاعدة جامعة لكل جزئي من جزئيات المسلسلات وفي ظفر
الامام نفعه والمسلسل من فضيلته اشتماله على مزيد الضبط من الرواة اهـ فلا بد
ان نذكر بعض ما ظفرت به من المسلسلات باتزاعها على طريقة اهل الحديث رافعا الاسانيد
راجيا ان يكون نافعا لمن نظر فيه وذخيرة الى يوم يفر المرء من اخيه

ولله در سیدنا الامام الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ حیث قال

کل العلوم سوی القرآن مشغلۃ	الا الحدیث والا الفقہ فی الدین
العلم ما کان فیہ قال حدثنا	وما سواہ فوسواس الشیاطین

وقال قائل رحمہ اللہ تعالیٰ

طوبی لمن لہ اللہ اھلہ	وصرف عمرہ فیہ وشغلہ

ولقائل رحمہ اللہ تعالیٰ

علیکم بالحدیث فلیس شیئ	یعادلہ علی کل الجہات
نصحت لکم فان الدین نصح	ولا اخفی لصالح واجبات
وجدنا فی الروایۃ کل فقہ	واحکام ومن کل اللغات
لذکر المسندات جلت خطی	وحفظ العلم خیر العائدات
ائمۃ النجوم وھل رشید	تکلم فی النجوم الزاھرات

وقد اخترت[1] وجمعت فی ھذہ الورقات - سبعین حدیثا

[1] یہاں سے احادیث مسلسلہ کا ترجمہ کیا جاتا ہے تاکہ اردو داں حضرات بھی اس کتاب سے منتفع ہو سکیں۔ واضح ہو کہ اس کتاب میں ستر احادیث مسلسل جمع کئے گئے ہیں جنہیں سے اکثر مجھ مسکین سے لیکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع و متصل مروی ہیں اور ستر کی عدد اسلئے اختیار کیگئی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب میقات الٰہی کیلئے کوہ طور پر تشریف لیگئے تو اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو منتخب فرما کر لیگئے تھے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ پس مجھ عاصی کو بھی (امۃ مرحومہ کی نفع رسانی کیلئے ستر احادیث مبارکہ کے انتخاب کرنے سے) امید ہے کہ انکی برکت سے قیامت میں مغفرت بخشش ہو گی ۱۲ عبد الہادی عفا اللہ عنہ

من المسلسلات - اكثرها مرفوعا متصلا الى سيد الكائنات - تأسيا
بسيدنا موسى الكليم - على نبينا وعليه التحية والتسليم - بانه
اختار سبعين رجلا من قومه - لما ذهب لميقات ربه - كما
نطق به القرآن كتاب ربنا - واختار موسى قومه سبعين رجلا
لميقاتنا - متوسلا بها متشفعا فيها الى جنابه الكريم - راجيا
برحمته وغفرانه العظيم - جعلها الله ذخيرة لي يوم الدين يوم
يقوم الناس لرب العالمين

فها انا اشرع في المقصود - بعون الله الملك المعبود - واستفتح
بحديث الرحمة المسلسل بالاولية لوجوه ذكرها العلامة العجلوني
رحمه الله تعالى في ثبته عن مسالك الابرار الى احاديث النبي
المختار للشيخ ابراهيم الكوراني رحمة الله عليه احدها ان الله تعالى
خاطب نبيه صلى الله عليه وسلم بقوله وما ارسلناك الا رحمة للعالمين
ونوره اول مخلوق ومنه خلق بقية الكائنات فكان اول سلسلة
الكائنات فناسب ان يكون حديث الرحمة العام المتعلق بمن
في الارض اول الاحاديث المسلسلة ثانيها ما دل عليه الحديث

القدسي من سبق الرحمة بقوله تعالى سبقت رحمتي غضبي فناسب
ان يسبق حديثها ايضا ثالثها تقدم كتابة الحق لسبق الرحمة بعد
التوحيد فعن ابن عباس رضي الله تعالى عنه كما رواه الديلمي
اول شيئ خطه الله في الكتاب الاول انني انا الله لا اله الا
انا سبقت رحمتي غضبي فمن شهد ان لا اله الا الله وان محمدا
رسول الله فله الجنة فناسب ان يكون حديث الرحمة متصفا
باولية كتابة الخلق له كما كانت الرحمة متصفة باولية كتابة الحق
لها انتهى يقول العبد المسكين وبالسند الى ابن عابدين
عن الشيخ احمد بن عبيد العطار عن الكزبري عن المولى الياس
الكردي الكوراني ان الاحاديث المسلسلة بالاولية ثلاثة
احدها حديث عبد الله بن عمر المشهور وثانيها حديث انس
ابن مالك رضي الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول من احب ان يكثر خير بيته فليتوضأ اذا حضر
غداؤه واذا ارفع رواه ابن ماجه وثالثها حديث عبد الله
ابن مسعود رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله

علیہ وسلم یجمع اللہ العلماء یوم القیمۃ فیقول لھم انی لم اجعل حکمتی فی
قلوبکم الا وانا اریدبکم الخیر اذھبوا الی الجنۃ فقد غفرت لکم علی ما کان
منکم رواہ الامام ابوحنیفۃ فی مسندہ فاقول

الحدیث الاول المسلسل بالاولیۃ

اس حدیث میں میرے علیہ وسلم کے درمیان (۲۳) واسطے ہیں

اور رسول اللہ صلی اللہ

۱

حدثنی بہ ولی اللہ الحبیب الحبشی وھو اول حدیث سمعتہ منہ
قال حدثنی بہ علامۃ وقتہ الشریف محمد بن ناصر وھو اول حدیث
سمعتہ منہ ح وحدثنی بہ العلامۃ السید سالم البار وھو اول
قال حدثنی بہ اسماعیل النواب وھو اول قال حدثنی بہ الشریف
محمد بن ناصر وھو اول عن العلامۃ السید عبدالرحمن الاھدل
عن والدہ السید سلیمان عن عبدالخالق المزجاجی عن محمد المعروف
والدہ بعقیلہ ح وشیخنا الحبشی یرویہ ایضا عن السید احمد بن
عبداللہ البار عن عبدالرحمن الکزبری قال حدثنی بہ شیخنا
بدرالدین محمد بن احمد المقدسی الشھیر بابن بدیر فی دارہ
الملاصقۃ بالمسجد الاقصیٰ وھو اول حدیث سمعتہ منہ ثنی

۱؎ اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے یہ حدیث اپنے شیخ سے اول سنی ہے۔

به شيخنا مصطفى ابو النصر الدمياطي وهو اول ثنى به الشيخ محمد المعروف
والده بعقيله وهو اول لاح والسيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل
يرويه ايضا عاليا عن الشيخ امر الله المزجاجي عن الشيخ محمد عقيله
عن الشيخ احمد الدمياطي المشهور بابن عبد الغني قال وهو اول
حديث سمعته منه بحضرة جمع من اهل العلم ثنا به المعمر محمد بن عبد العزيز
المنوفي قال وهو اول ثنا به الشيخ المعمر ابو الخير بن غموس الرشيدي
وهو اول ثنا به شيخ الاسلام زكريا وهو اول لاح وارويه ايضا
عن الشيخ محمد حسب الله وعن الشيخ ابي الخير احمد جمال وعن
الشيخ شرف الدين القرافي سمعته منهم في اول ساعة اجتمعت
بهم فيها في المسجد الحرام تجاه البيت الامين فمن الاول في
خامس عشرة من شهر ذي القعدة ومن الثالث ايضا بين العشاءين
ليلة الاربعاء سادس عشر من شهر ذي الحجة الحرام سنة ١٠٢٤ الف
وثلاثمائة واربع وعشرين قال الاولان حدثنا به الشيخ محمد القاوقجي
الطرابلسي الشامي وهو اول حديث سمعناه منه وقال الثالث
سمعته منه في حالة احرامه بعدما طاف وسعى من العمرة وهو

اول قال ثنى به الشيخ عابد السندى وهو اول عن الشيخ يوسف
ابن محمد بن علاء الدين المزجاجى قال وهو اول حديث سمعته
منه فى سنة ١٢١٢ بزبيد المحروسة انا به احمد بن عبد الاشبولى المصرى
قال وهو اول مطلقا بزبيد المحروسة سنة ١١١١ احدى وسبعين و
مائة والف اخبرنى به عبد الرؤف البشبيشى وهو اول ثم
انا به احمد بن عبد اللطيف البشبيشى المصرى وهو اول انا به
ابو العزائم سلطان بن احمد بن سلامة المزاحى المصرى وهو اول
انا به احمد بن خليل السبكى وهو اول انا به المحقق احمد بن حجر الهيتمى
وهو اول انا به زكريا الانصارى وهو اول ثنى به الحافظ ابن
حجر وهو اول انا به الحافظ زين الدين ابو الفضل عبد الرحيم بن
الحسين العراقى وهو اول ثنى به الصدر ابو الفتح محمد بن محمد
ابن ابراهيم الميدومى وهو اول ح والشيخ ابو الخير حمال يرويه
كذالك عن شيخه المعمر البركة المدخر الشيخ فضل الرحمن وهو اول
حديث سمعه منه فى سنة ١٣١٠ قال حدثنى الشيخ عبد العزيز الدهلوى
وهو اول ثنى والدى ولى الله عن الحاج محمد افضل عن العارف

حجة الله محمد النقشبندي المجددي عن والده العارف بالله حضرة
الشيخ محمد معصوم عن ابيه المجدد رضي الله تعالى عنه بسماعه
عن القاضي بهول البدخشي عن المحدث عبد الرحمن بن فهد عن
الحافظ عز الدين عبد العزيز بن فهد عن الحافظ تقي الدين محمد
ابن محمد بن فهد الهاشمي العلوي المكي عن العلامة برهان
الدين الانباسي والقاضي ابي حامد المطري كلاهما عن الصدر
ابي الفتح الميدومي الخطيب ح وارويه عن الشيخ عمر الخراساني
وهو اول حديث سمعته منه في الجمادى الاخرة سنة ١٣١٩ الف و
ثلاثمائة وتسعة عشر قال ثنى به السيد محمود عاقبت شاه وهو
اول عن مولانا اسحاق وهو اول ثنى به عبد العزيز الدهلوي
وهو اول ح وحدثني به العلامة الشيخ عبد الجليل وهو اول
حديث سمعته منه في ذي القعدة الحرام سنة ١٣٢٤ قال ثنا به الشيخ
سنجارت علي وهو اول ثنى به الشيخ محمد يعقوب الدهلوي
المهاجر المكي وهو اول عن الشيخ عبد العزيز المذكور ثنى به والدي
الشيخ ولي الله وهو اول ثنى به السيد عمر من لفظه بجاه

قبر النبی صلی الله علیه وسلم وهو اول ثنی الشیخ عبد الله البصری ح
وثنی به الشیخ محمد سعید الادیب وهو اول حدث سمعته منه فی ثمان
وعشرین من رجب سنة ١٣٢٤ الف وثلثمائة واربع وعشرین عن
احمد جمال المکی ح وهو اول حدیث سمعته منه عن عبد الله سراج ح
وهو اول عن عمر بن عبد الکریم العطار ح وحدثنی به العلامة
الشیخ عبد الله القدومی النابلسی وهو اول حدث سمعته منه فی
بیت شیخی الشیخ شعیب المغربی بمکة المکرمة عام الف وثلثمائة واربع
وعشرین عن الشیخ فالح المدنی - والسید الحبشی والسید سالم
البار المذکوران یرویانه کذلک عنه ای عن الشیخ فالح المدنی
قالوا وهو اول حدیث سمعناه منه واروایه اجازة عن الشیخ
فالح المذکور عن السید ابی عبد الله محمد بن علی بن السنوسی قال
وهو اول عن عمر بن عبد الکریم العطار انا به ابو الحسن علی الونائی
قال وهو اول انا البرهان ابراهیم بن محمد النمرسی قال وهو اول
عن عبد الله البصری قال وهو اول ثنا یحیی بن محمد الشهیر
بالشاوی وهو اول حدث سمعناه منه انا به سعید بن ابراهیم

الجزائرى المفتى الشهير بقدوره قال وهو اول انا به سعيد بن محمد
المقرئ قال وهو اول عن الولى الكامل احمد حجى الوهرانى قو وهو اول
عن شيخ الاسلام العارف سيدى ابراهيم التازى قو وهو اول قال قرأته على
المحدث الربانى ابى الفتح محمد بن ابى بكر بن حسين المراغى قو وهو اول
حدث قرأته عليه قو سمعت من لفظ شيخنا زين الدين عبد الرحيم بن
الحسين العراقى قو وهو اول ثنا ابو الفتح محمد بن محمد بن ابراهيم البكرى
الميدومى الخطيب قو وهو اول ح والشيخ عبد الله البصرى يرويه
ايضا عن الشيخ محمد بن علاء الدين البابلى قو وهو اول انا به الشيخ
المسند احمد بن محمد الشبلى الحنفى قو وهو اول انا الجمال يوسف
ابن زكريا الانصارى وهو اول انا به برهان الدين ابراهيم بن
على بن احمد القلقشندى وهو اول قو اخبرنا به الشهاب احمد
ابن ابى بكر المقدس وهو اول انا به الصدر ابو الفتح الميدومى وهو
اول انا به النجيب ابو الفرج عبد اللطيف بن عبد المنعم الحرانى وهو
اول انا به ابو الفرج عبد الرحمن بن على الجوزى وهو اول انا به ابو سعيد
اسمعيل بن ابى صالح المؤذن النيسابورى وهو اول انا والدى ابو صالح

احمد بن عبد الملك المؤذن وهو اول أنا به ابو طاهر محمد بن محمد
بن محمش بفتح الميم وسكون المهملة وكسر الميم الثانية آخره شين معجمة
الزيادي وهو اول أنا به ابو حامد احمد بن محمد بن يحيى بن بلال البزاز
بالزاي المكررة وهو اول أنا به عبد الرحمن بن البشر بن الحكم النيسابوري الحاكم
وهو اول أنا به سفيان بن عيينة وهو اول عن عمرو بن دينار عن
ابي قابوس مولى عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما عن
عبد الله بن عمرو رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه
وسلم انه قال الراحمون يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى
ارحموا من في الارض يرحمكم من في السماء اخرجه
بالتسلسل ابو داود والترمذي وقال حسن صحيح وفي بعض الروايات
بزيادة انما يرحم الله من عباده الرحماء كذا في ظفر الامالي
قال الشيخ عابد في حصر الشارد وابو قابوس راوي هذا الحديث
لا يعرف اسمه ذكره ابو احمد الحاكم وذكره ابن حبان في الثقات

لہ هكذا ضبطه في حصر الشارد ١٢ مسكين عبد الهادي غفر له

٢ رحم کرنیوالوں پر رحمن رحم فرماتا ہے (اے لوگو) تم زمین والوں پر رحم کرو آسمانکا مالک تمپر رحم کریگا ١٢ عبد الهادي

ولم ينفرد به عن مولاه بل تابعه على بعض المتن حيان بن زيد الشرعبي انتهى مختصرا وفيه
ايضا قال ابن عبد البر وذكره بعضهم في الصحابة ولا تصح له صحبة كما قاله العراقي
انتهى وقال المشائخ رحمهم الله تعالى في اثباتهم - والمشهور ان التسلسل في هذا
الحديث الى ابن عيينة ومن سلسلة الى منتهاه فهو مخطئ او كاذب اه وجزم الحافظ
العراقي والسخاوي ايضا بعدم صحة تسلسله الى منتهاه - ولقد احسن الخطيب النيوري حيث قال

سمعنا حديثا مسندا ومسلسلا	باول مسموع لنا قد تسلسلا
وصح من سفيان دون تسلسل	الى آخر مبعوث الى الناس سلسلا
بقول ارحموا خلق الاله لترحموا	ومن يرحم اهل الارض يرحمه العلا

خير

ح وقد روى المسلسل بالاولية بروايتي الحبر عن العلامة عمر شطا وهو اول
اس سلسلہ میں یہ حدیث رسول اللہ کے درمیان (۶) راوی ہیں ۱۲
حديث سمعته منه تجاه بيت الله الحرام يوم الجمعة سيد الايام تاسع رجب عام
الف وثلثمائة واربعة وعشرين من هجرة سيد المرسلين وعن العلامة سعيد بن
محمد اليماني امام المقام بالمسجد الحرام في يوم الفطر من العام المذكور وعن العلامة
ابي الخير احمد جمال المكي ثلاثتهم عن ابي الخضير مفتي الديار قالوا وهو اول حديث
سمعناه منه زاد الاول عند باب الوفود بالمسجد النبوي بالمدينة المنورة عن
عبد الفتاح الكفراوي الشافعي قال وهو اول حديث سمعته منه عن عبد الله الشرقاوي

قال وهو اول عن محمد الحفني قال وهو اول عن شمهورش القاضي الجني الصحابي رضي الله عنه
وهو اول عن النبي صلى الله عليه وسلم بلفظ الراحمون يرحمهم الله ارحموا من في الارض
يرحمكم من في السماء حديث حسن صحيح اخرجه الامام احمد في مسنده وابو داؤد عن مسدد و
الترمذي في معلو الحميدي وابن الجنيبة والبخاري في الادب المفرد عن عبد الرحمن ابن بشر الكنهم
لم يسلسلوه وقوله يرحمكم رويناه بكلا الوجهين بالجزم على انه جواب الامر وبالرفع على
الدعاء وجملة التنزيه رواها جماعة من رواة هذا الحديث واسقطها اخرون لانها ليست من
الحديث ورواية شمهورش المذكور ايضا مثله كما ذكره ابو خضير في اجازته قلت قال شيخنا ابو الفيض
عبد الستار المكي توفي شمهورش الجني في سنة ١٢٩٠ واخبر بوفاته
الاستاذ الشيخ عبد الغني النابلسي ووافق تاريخ وفاته
فقد الجني شمهورش ذكره المرادي في ترجمة الشيخ احمد
المنيني انتهى قال محدث الشام العلامة العجلوني في ثبته و
يقال اسمه عبد الرحمن رضي الله عنه اه والله تعالى اعلم فائدة
مهمة في الرواية عن الجن قال ابن حجر في ثبته في القاعدة الرابعة
من خاتمته في الباس الخرقة السهروردية ما نصه سبق لنا عن

الرحمن

وفات شمهورش الجني

ما يتعلق بالجن

لـ توفي رحمه الله تعالى في اواخر شعبان سنة ١٢٩٣ وقد بلغ من العمر ٩٣ سنة ١٢
ثبت العجلوني

شيخنا الامام العامل المسلك الصوفي الجامع بين العلوم الظاهرة
والمعارف الباطنة وبين الشريعة والحقيقة ذي الكرامات الظاهرة
والاحوال الباهرة طريقة اقرب من طريقة الخوافي[1] المذكورة
ولا يلزم عليها مخالفتها للقواعد الشرعية بوجه اصلا وهي ما كان
يذكره رضي الله عنه لاخصاء اصحابه ويتحفهم بها من ان الجن
كانت تجتمع به تاخذ عنه ويأخذ عن بعضهم وانه كان من جملة
هؤلاء شخص يذكر له انه تابعي لانه من اصحاب بعض الجن الذين
اجتمعوا بالنبي صلى الله عليه وسلم وآمنوا به واقرأهم القرآن وامرهم
ان يبلغوه عنه لمن وراءهم وانه اخذ عن التابعي وانه اجازه بما
اجازه به شيخه الجني الصحابي وان شيخنا اجاز لنا ولبقية اخصاء
اصحابه ما اجازه به ذلك الجني وهذا كله وان لم يفد شيئا على
طريقة المحدثين وعلماء الظاهر لكنه يفيد عند ارباب الباطن الذين
الهموا صدق ذلك الجني فيما اخبر به ويفيد اتباع هؤلاء الملهمين
التبرك والانتظام في سلك هذا السند الذي بفرض صحته فيه

[1] وهو الزين ابو بكر محمد الخوافي مفتي شيخ شيخ الاسلام زكريا الانصاري ١٢ محمد عبد الهادي عفي عنه

من الفوائد والمراتب العلية والامدادات العرفانية انتهى وقال
ايضا فى الفتاوى الحديثية بعد ذكر رواية الحديثين عن الجن
واعلم ان الاستدلال بهذين الحديثين مبنى على جواز الرواية عن
الجن وقد روى عنهم الطبرانى وابن عدى وغيرهما لكن توقف فى
ذلك بعض الحفاظ بان شرط الراوى العدالة والضبط وكذا مدعى
الصحبة شرطه العدالة - والجن لا تعلم عدالتهم مع انه ورد الانذار
بخروج شياطين يحدثون الناس والتوقف متجه انتهى قلت
وممن روى عنهم العلامة نجم الدين الغيطى فهو قرأ الفاتحة
على شهور ش المتقدم ذكره كما ذكره العجلونى رحمه الله تعالى
وقد وقع تضمين هذا الحديث فى النظم ايضا لبعض الائمة فمنها
ما رويناه من طرق عديدة للحافظ ابى القاسم على بن الحسن بن هبة
ابن عساكر الدمشقى رحمه الله تعالى لنفسه حيث قال ٥

بادر الى الخير باذا اللب مغتنما	ولا تكن عن قليل الخير محتشما
واشكر لمولاك ما اولاك من نعم	فالشكر يستوجب الافضال والكرما

٥ اى حديث الرحمة ١٢ عبد الهادى غفر الله له

تضمين ابى القاسم حديث الرحمة لبعض الائمة ١٢

وارحم بقلبك خلق الله وارحمهم	فانما يرحم الرحمٰن من رحما

وللحافظ ابن حجر رحمه الله تعالى ؎

ان من يرحم من فى الارض قد	أن ان يرحمه من فى السما
فارحم الخلق جميعا انما	يرحم الرحمٰن منا الرحما

وللقاضى زكريا رحمه الله تعالى

من يرحم اهل السفل يرحمه العلى	فارحم جميع الخلق يرحمك الولى

ولابن حجر المكى رحمه الله تعالى

ارحم هديت جميع الخلق انك ما	رحمت يرحمك الرحمٰن فاغتنما

ولـه ايضـا

ارحم عباد الله يرحمك الذى	عم الخلائق جوده ونواله
فالراحمون لهم نصيب وافر	من رحمه الرحمٰن جل جلاله

ولابن نهد رحمه الله تعالى

الراحمون لمن فى الارض يرحمهم	من فى السماء كذا اعن سيد الرسل
فارحم بقلبك خلق الله وارحمهم	به تنال الرضى والعفو عن زلل

وللشيخ زين الدين رضوان العقبى رح

الحب منك مسلسل فى الاول — فارحم ولا تسمع كلام العذل — بالاول العذل
وارحم عباد الله يا من قد علا — من يرحم السفلى يرحمه العلى — فارحم

ولزين الدين العراقى رحمه الله تعالى

ان كنت لا ترحم المسكين ان عدما — ولا العديم اذا شكى لك العدما — يشكو
فكيف ترجو من الرحمن رحمته — وانما يرحم الرحمن من رحما

وله ايضا

ان ترد رحمة واسعة — فى الدنى ثم فى القارعة
فارحم الخلق طرا تجد — راحما رحمة واسعة

وللقيراطى رحمه الله تعالى

لى فيك حب اول اروية من طرق عليه وحديث شوق فى
هواك مسلسل بالاولية - قال ابن الطيب رحمه الله تعالى وقد
كنت ضمنته مرات واقتبسته فى مقطعات جمة علق بالبال منها قولى

يا عباد الله بلوا الرحما — وتخلق الله كونوا رحما
ارحموا من فى الثرى يرحمكم — من سما سلطانه فوق السما

وللشيخ اسماعيل العجلونى رحمه الله تعالى

كن يا اخى رحيم القلب طاهره ... يرحمك مولاك بل يوسكب الناسا
ففى الصحيحين ما معناه متصلا ... لا يرحم الله من لا يرحم الناسا
والراحمون روى الاشياخ مرتفعا ... بالاولية فى التحديث نبراسا

وللشيخ طه بن يحيى الكردى رحمه الله تعالى

طوبى لراحم اهل الارض قاطبة ... قولا وفعلا وقلبا صادقا العمل
الراحمون ورد يرحمهم ابدا ... رب السماء هو الرحمن انعم لى
قال ارحموا من فى الارض المصطفى خبرا ... يرحمكم مسرعا من فى السماء على

وللعارف الاستاذ النابلسى قدس سره

لقد اتانا حديث عن مشائخنا ... مسلسلا اوليا قد رويناه
قال النبى صلى الله دائمة ... مع السلام عليه عند ذكراه
الراحمون هم الرحمن يرحمهم ... برحمة منا نرويه بمعناه
من كان يرحم من فى الارض يرحمه ... من فى السماء وان الراحم الله

وللشيخ احمد بن عثمان الجزائرى لطف الله به

تخلق باخلاق الرسول فانها ... سبل رضى الرحمن فى كل مورد
وراقب لطيف انس من نفحات الرضى ... تعرض لها ان كنت ذا لب مشهد

واوصافه جلت عن الحصر غرة ... ولكن ببعضها فكن خير معتقد
رؤفا بخلق الله وارحم ضعفهم ... ببض رحيم للعوالم منجد
فاولى عباد الله رحم منعم ... لفردى بها شكرا يروح ويغتدى
فقد جاء عن خير الانام مسلسلا ... عظيم بشارة بفضل ممجد
برحمة اهل الارض ترحم من السما ... ويرحمك الرحمن فى كل مقصد

وللشهاب المصرى رحمه الله تعالى

اخلق بمن يظلم ان يظلما ... وبالذى يرحم ان يرحما
من لم يكن يرحم بالقلب من ... فى الارض لم يرحمه من فى السما

وللامام محمد بن محمد الجزرى رحمه الله تعالى

تجنب الظلم عن كل الخلائق فى ... كل الامور فيا ويل الذى ظلما
وارحم بقلبك خلق الله كلهم ... فانما يرحم الرحمن من رحما

اس حدیث میں نبی علیہ السلام کے دو بیان

الحديث الثانى المسلسل بالمصافحة

اور نبی کریم صلی اللہ (۲۲) واسطے ہیں

٢

صافحت السيد حسين الحبشى المعروف بالحبيب قال صافحت السيد عيدروس بن عمر قال صافحت السيد عبد الله بن الحسين بن عبد الله بافقيه قال صافحت والدى السيد الحسين بن عبد الله قال صافحت خالى

السید عبد اللہ بن عبد الرحمن بلفقیہ قال صافحت والدی
السید عبد الرحمن بلفقیہ قال صافحت والدی السید عبد اللہ
بلفقیہ قال صافحت الشیخ احمد القشاشی قال صافحت احمد بن
حجر المکی قال صافحت شیخ الاسلام زکریا قال صافحت القرطبی قال صافحت
ابا المجد القزوینی قال صافحت ابا بکر المقری قال صافحت ابا الحسن بن
ابی زرعۃ قال صافحت ابا منصور البزازی قال صافحت عبد الملک
ابن نجید قال صافحت ابا القاسم عبدان بن حمید المنبجی قال صافحت
عمرو بن سعید قال صافحت احمد بن دھقان قال صافحت خلف
ابن تمیم قال صافحت ابا ھرمز حین دخلت علیہ اعودہ قال دخلنا
علی انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نعودہ فقال صافحت
بکفی ھذہ کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما مسست خزا ولا
حریرا الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو ھرمز

---

۱ ابو ہرمز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کی عیادت کو گئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے
ہاتھ کیا ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے مصافحہ کیا۔ پس میں نے کسی ریشم کو آپکے دست مبارک سے زیادہ
نرم نہ پایا (یعنکر) ابو ہرمز نے عرض کیا کہ جس ہاتھ سے آپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کیساتھ مصافحہ
کیا ہے اس ہاتھ سے ہمارے ساتھ مصافحہ کیجئے پس ابو ہرمز فرماتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے ہم سے مصافحہ فرمایا۔ یہ سلسلہ آخر تک
اسیطرح پہنچا ہے حتی کہ میں نے میرے شیخ حبیب بن حبشی سے کہا کہ آپنے جس ہاتھ سے اپنے شائخ کے ساتھ مصافحہ کیا ہے اس
ہاتھ سے میرے ساتھ مصافحہ کیجئے تو انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ ۱۲ محمد عبد الھادی غفر اللہ لہ

فقلنا لانس بن مالك رضي الله عنه صافحنا بالكف التي صافحت بها
رسول الله صلى الله عليه وسلم فصافحنا قال خلف بن تميم فقلت لابي
هرمز صافحني بالكف التي صافحت بها انسا فصافحني قال احمد بن
دهقان قلت لخلف صافحني بالكف التي صافحت بها ابا هرمز فصافحني
قال عمرو بن سعيد قلت لاحمد بن دهقان صافحني بالكف التي صافحت
بها خلف بن تميم فصافحني قال عبدان قلنا لعمرو بن سعيد صافحني
بالكف التي صافحت بها احمد بن دهقان فصافحني قال عبد الملك قلت
لعبدان صافحني بالكف التي صافحت بها عمرو بن سعيد فصافحني
قال منصور قلت لعبد الملك صافحني بالكف التي صافحت بها عبدان
فصافحني قال ابو الحسن بن زرعة قلت لابي منصور صافحني بالكف
التي صافحت بها عبد الملك فصافحني قال ابو بكر المقرى قلت لابي
الحسن بن ابي زرعة صافحني بالكف التي صافحت بها ابا منصور
فصافحني قال ابو المجد القزويني قلت لابي بكر المقرى صافحني بالكف
التي صافحت بها ابا الحسن بن ابي زرعة فصافحني قال القرطبي قلت
لابي المجد القزويني صافحني بالكف التي صافحت بها ابا بكر

المقري فصافحني قر زكريا قلت للقرطبي صافحني بالكف التي صافحت
بها ابا المجد القزويني فصافحني قر احمد بن حجر المكي قلت لزكريا صافحني
بالكف التي صافحت بها القرطبي فصافحني قر احمد القشاشي
قلت لاحمد بن حجر صافحني بالكف التي صافحت بها زكريا فصافحني
قر السيد عبد الله بلفقيه قلت لاحمد القشاشي صافحني بالكف
التي صافحت بها ابن حجر فصافحني قر السيد عبد الرحمن بلفقيه
قلت لوالدي السيد عبد الله بلفقيه صافحني بالكف التي
صافحت بها احمد القشاشي فصافحني قر السيد عيدروس قلت
لوالدي السيد عبد الرحمن صافحني بالكف التي صافحت بها
والدك فصافحني قر السيد حسين بن عبد الله قلت لخالي
السيد عيدروس صافحني بالكف التي صافحت بها والدك فصافحني
قر السيد عبد الله بن حسين قلت لوالدي صافحني بالكف التي
صافحت بها السيد عيدروس فصافحني قر السيد عيدروس
ابن عمر الحبشي قلت للسيد عبد الله بن حسين صافحني بالكف
التي صافحت بها والدك فصافحني قر شيخنا السيد حسين

الحبشي قلت للسيد عبد الرؤس بن عمر صافحني بالكف التي صافحت بها شيخك فصافحني يقول المفتقر الى كرم ربه المتمادي - ابو سعيد محمد عبد الهادي - ابن الحاج محمد عبد الكريم - تغمدهما الله بفضله الجسيم - قلت لشيخي الحبيب حسين الحبشي صافحني بالكف التي صافحت بها مشائخك فصافحني - قال العلامة العجلوني رحمه الله تعالى في ثبته ما نصه وقد اخرجه (اي حديث المصافحة) ابن عساكر في تاريخه من طريق ابي منصور عبد الرحمن ابن عبد الله الطبري مسلسلا بها وقال ايضا فيه قال شيخنا محمد عقيلة في مسلسلاته واخرج هذا الحديث الديباجي في مسلسلاته وابن المفضل والتميمي في مسلسلاته والحديث متكلم فيه بالتضعيف والوضع

---

١ قال شيخنا ابو الفيض دام مجده قال الاستاذ العلامة السيد على ظاهر الذي تلقينا عن المشائخ ان للمصافحة ثلث كيفيات - الاولى ان تكون بيد واحدة من كل من المتصافحين مع التصاق باطن ايديهما مع القيام - الثانية ان تكون باليد الواحدة ايضا مع اشتباك اليدين معا - الثالثة ان تكون باليدين من الطرفين - واصح الثلاثة الاول انتهى والله تعالى اعلم قلت وهذا كله عنده واية هذا المسلسل واما المصافحة العمومية فالسنة فيها ان تكون باليدين كما في مجالس الابرار ما نصه والسنة فيها ان تكون بكلتا اليدين انتهى ومن فوائد المصافحة زيادة حصول البركة ويروى بسنده الى النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من صافحني او صافح من صافحني الى يوم القيمة دخل الجنة اهـ كذا في ظفر الامالي ١٢
عبد الهادي غفر له

وان كان المتن صحيحا كما اخرجه البخاري واحمد عن انس رضي الله عنه

ما مسست خزا ولا حريرا الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم

اهـ ولهذا المقام بحث طويل ذكره العجلوني رحمه الله تعالى في ثبته

فمن يريد الاطلاع عليه - فليراجع اليه - ولي فيه طرق اخر فاقول صافحت

الشيخ محمد بن سليمان حسب الله والشيخ عبد الجليل برادة قالا صافحنا

الشيخ عبد الغني صافحت الشيخ عابد صافحت السيد عبد الرحمن الاهدل

صافحت الشيخ امر الله صافحت الشيخ محمد المعروف والده بعقيلة صافحت

الشيخ احمد النخلي والشيخ عبد الله البصري صافحنا الشيخ محمد البابلي

صافحت ابا بكر الشنواني صافحت الشيخ ابراهيم العلقمي صافحت الجلال

السيوطي صافحت تقي الدين احمد الشمني صافحت ابا الطاهر بن الكويك

صافحت ابا اسحاق ابراهيم صافحت ابا عبد الله الخويي (بضم الخاء مصغرا

ثلاثيا اتت نسبة الى خوى بلدة باذربيجان) صافحت ابا المجد

القزويني صافحت ابا بكر الشحاذي صافحت ابا الحسن بن ابي ذرعة

الى اخر السند المتقدم - واما المصافحة الانسية من

طريق محمد ابن كامل فاروي عن مولانا المحدث عبد الباري

وقد صافحته قارویها عن شیخی الوتری وقد صافحته عن عبد الغنی
المجددی وهو صافح الشیخ محمد عابد الانصاری وهو صافح الشیخ
صالح بن محمد الفلانی العمری وهو صافح الشیخ محمد بن سنة الفلانی
وهو صافح مولای الشریف محمد بن عبد الله الوزلاتی وهو صافح
اباسالم العیاشی وهو صافح الشهاب الخفاجی وهو ابراهیم العلقمی وهو
اخاه الشمس والسید یوسف الارموی وهما الجلال السیوطی
وهو کمال الدین وهو ابن الجزری وهو ابا المحاسن یوسف بن محمد
ابن علی السرمری وهو ابا الثناء محمود بن علی البغدادی وهو
ابا محمد یوسف بن عبد الرحمن البغدادی وهو اباه ابا الفرج
عبد الرحمن الجوزی وهو الحافظ محمد بن ناصر الخزاعی وهو ابا
الغنائم الهراسی وهو الشیخ محمد بن علی العلوی وهو ابا الفضل
محمد بن جعفر الخزاعی وهو ابا العباس احمد بن سعید المطوعی
وهو ابا غانم محمد بن محمد بن زکریا وهو محمد بن کامل وهو ابان
العطار وهو ثابت البنانی وهو قد صافح انس بن مالک رضی الله تعالی عنه

اس طریقہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۸) واسطے ہیں ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ

وهو قد صافح رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال صافحت رسول الله
صلى الله عليه وسلم فلم ار خزاً وقزاً كان الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم
المصافحة الحبشية المعمرية صافحت الحبيب الحبشي المذكور قال
صافحت والدي السيد محمد صافحت الشيخ عمر بن عبد الكريم صافحت
الشيخ صالح الفلاني ح وارويها عن الشيخ عبد الجليل برادة وقد صافحت
قال صافحت الشيخ عبد الغني صافحت الشيخ عابد صافحت الشيخ صالح
الفلاني صافحت الشيخ محمد بن سنة صافحت مولاي الشريف
محمد صافحت الشيخ المعمر احمد بن محمد العجل اليمني صافحت الشيخ تاج
الدين الهندي صافحت الشيخ عبد الرحمن الشهير بحاجي دمزي
صافحت الشيخ حافظ علي الاوبهي صافحت الشيخين محمود الاسفرائي
والسيد امير علي الهمداني صافحنا ابا سعيد الحبشي الصحابي المعمر صافحت
النبي صلى الله عليه وسلم فائدة وقد روى شيخ مشائخنا العلامة ابن
عقيلة رحمه الله تعالى في مسلسلاته عن احمد بن محمد الدميالي عن
الشيخ احمد بن محمد العجل بهذا السند ايضاً وقال هذا السند

---

۱۵ اس طریقہ میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۱۲) واسطے ہیں ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

کلہ مشتمل علی الثقات الاجلاء العلماء العرفاء وابو سعید الحبشی[1] الصحابی
ھذا لا یعرف فی الصحابۃ ولعلہ ممن لم یشتھر وعلی ھذا السند
رونق القبول واللہ اعلم انتھی۔

المصافحۃ الجنیۃ۔ صافحت الشیخ محمد محی الدین حسین الویلوری[1]
قصافحت مولانا محمد لطف اللہ[2] صافحت الشیخ عبد المحسن بن[3]
محمد طاھر سنبل المکی ثم المدنی حین نزولہ ببلدۃ بنارس شھبان
سنہ ۱۲۵۰ھ صافحت الشیخ صالح البخاری صافحت السید عبد الوھاب[4]
البابلی صافحت الشیخ اسماعیل صافحت الشیخ محمد المغربی[5] صافحت
الشیخ عبد الغنی المقدسی صافحت ابا محمد القاضی شمھورش الجنی[6]
الصحابی رضی اللہ عنہ قال صافحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم۔ فبینی[7] وبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا السند
تسعۃ[8] واما الطریقۃ العالیۃ[9] فیھا فاروی عن مولانا مخدومنا
السید حیدر[10] الحسینی وقد صافحتہ وھو صافح مولانا السید عبد الحق[11]

---

[1] الحبشی بفتحتین نسبۃ الی الحبشہ وحبش بطن من حمیر ایضا وبالضم والسکون لغۃ فیھما ایضا انتھی لب اللباب فی تحریر الانساب ۱۲ محمد عبد الھادی غفرلہ [2] اس سند میں کمی اور بیشی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تو واسطے ہیں ۱۲ [3] وھذا الشیخ لیس لہ ذکر فی ذکر اشیاخی لانی ما اخذت عنہ الا المصافحۃ الجنیۃ ۱۲ [4] وقد صافحتہ بغیر واسطۃ فی سنۃ ۱۳۱۹ھ فبینی وبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیۃ وسائط ۱۲ عبد الھادی عفر اللہ لہ۔

المحدث الكانفوري وهو الحافظ نظام الدين وهو شاه ابا سعيد
وهو مولانا خالد الرومي وهو مولانا عبد الرحمن الجبني الصحابي رضي الله
تعالى عنه وهو قد صافح رسول الله صلى الله عليه وسلم فبيني وبين
رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا السند ستة وهذا عال
جدا فلله الحمد على هذه النعمة العظيمة۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۰) واسطے ہیں۔	الحديث الثالث المسلسل بالمشابكة	۳

شبک بیدی العلامة الشیخ صالح کمال قد شبک بیدی السید علی
ظاهر الوتری قد شبک بیدی الشیخ عبد الفتاح وشبک بیدی
العلامة الشیخ محمد حسب الله واستاذنا الفاضل عبد الجلیل
برادہ المدنی قالا شابکنا العلامة عبد الغنی شبک بیدی الشیخ
عابد المدنی شبک بیدی عمی محمد حسین شبک بیدی محمد هاشم
السندی شبک بیدی عبد القادر مفتی الحنفیة بمکة شبک بیدی
احمد بن محمد النخلی شبک بیدی الشیخ عیسی الثعالبی شبک بیدی
نور الدین علی بن محمد الاجهوری المالکی شبک بیدی نور الدین علی بن

۱؎ اس سند میں میرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چھ واسطے ہیں یہ بڑی عالی سند ہے ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ
۲؎ دو آدمی اپنے اپنے ہاتھ کی انگلیاں ایک دوسرے کے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنے کو شابکہ کہتے ہیں ۱۲ عبد الہادی

ابی بکر القرافی الشافعی شبک بیدی الحافظ[١١] السیوطی شبک بیدی
کمال[١٢] الدین امام المالکیۃ شبک بیدی الشمس[١٣] محمد الجزری
شبک بیدی ابو حفص[١٤] عمر بن حسن المزی شبک بیدی ابو الحسن[١٥] المقدسی
شبک بیدی عمر[١٦] بن سعید الحلبی ابو الفرج یحیی بن محمود الثقفی
شبک بیدی اسماعیل[١٧] بن ابی الصیف الیمنی شبک بیدی
ابو محمد[١٨] الحسن بن احمد السمرقندی شبک بیدی ابو العباس[١٩]
جعفر بن محمد المستغفری شبک بیدی ابو بکر[٢٠] احمد بن عبد العزیز
ابن الحسن بن بکر بن عبد اللہ بن الشرود الصفانی شبک بیدی
ابی شبک[٢١] بیدی ابراھیم[٢٢] بن ابی یحیی شبک بیدی صفوان[٢٣] بن سلیم
شبک بیدی ایوب[٢٤] بن خالد الانصاری شبک بیدی عبد اللہ[٢٥]
ابن رافع شبک بیدی ابو ھریرۃ[٢٦] رضی اللہ تعالی عنہ شبک بیدی
ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم وقال "خلق اللہ الارض

---

[١١] ھو ابن محمد بن ابی بکر الفقیر المحدث ابو اسحاق المدنی احد الاعلام۔ روی عن الزھری وابن المنکدر وصفوان بن سلیم وصالح مولی التوأمۃ وخلق کثیر۔ حدث عنہ الشافعی وابن جریج وعدۃ من شیوخہ وابراھیم بن موسی السدی وغیرھم وکان الشافعی یدلسہ وھو ضعیف عند الجماعۃ ترکہ ابن المبارک والناس کذا فی تذکرۃ الامام الذھبی رحمہ اللہ تعالی۔ عبد الحادی غفر اللہ لہ۔

یوم السبت[۱] والجبال یوم الاحد والشجر یوم الاثنین والمکروہ
یوم الثلاثاء والنور یوم الاربعاء والدواب یوم الخمیس وآدم
یوم الجمعۃ قال الشیخ عابد فی حصر الشارد وقد جمع السخاوی
غالب طرق ھذا المسلسل ثم قال۔ ومدار تسلسلہ علی ابراھیم بن
ابی یحیی وھو ضعیف واما المتن[۲] بلا تسلسل فصحیح اخرجہ مسلم
عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال اخذ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بیدی فقال۔ خلق[۳] اللہ التربۃ یوم السبت وخلق
ما فیھا من الجبال یوم الاحد وخلق الشجر یوم الاثنین وخلق المکروہ
یوم الثلاثاء وخلق النور یوم الاربعاء وبث فیھا الدواب یوم الخمیس

[۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے شاکہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نے زمین کو شنبہ اور پہاڑوں کو یکشنبہ اور درختوں کو دوشنبہ اور ناپسند چیزوں کو سہ شنبہ اور نور کو چہار شنبہ اور چوپایوں کو پنجشنبہ اور آدم علیہ السلام کو جمعہ کے روز پیدا کیا ۱۲ [۲] قولہ واما المتن بلا تسلسل فصحیح ھذا یخالف ما ذکرہ المصنف فی شرحہ لتفسیر البیضاوی الذی وقفت علیہ بخطہ بالمدینۃ المنورۃ حیث قال عند قولہ تعالی ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام الی اخرہ من سورۃ الاعراف بعد ذکر ھذا الحدیث ما لفظہ وھذا الحدیث وان کان فی صحیح مسلم ففیہ مقال وقد انکرہ بعض العلماء لما فیہ من المخالفۃ للآیۃ الکریمۃ لان اللہ تعالی یقول خلق السموات والارض فی ستۃ ایام والذی فی الحدیث ان تعیین الخلق وقع فی سبعۃ ایام فلھذا السبب انکرہ کثیر من العلماء لکن قد ذکر الازھری فی کتابہ تھذیب اللغۃ ما یقوی الحدیث الی اخرہ ما قال انتھی ما قالہ شیخنا الشیخ ابو الفیض عبد الستار المکی دام فیضہ ۱۲ [۳] اس حدیث کا ترجمہ آگے گزرا ۱۲ عبد الھادی غفرلہ۔

وخلق آدم بعد العصر من یوم الجمعة فی آخر الخلق و آخر ساعة من النهار فیما بین العصر الی اللیلة - وقال العجلونی بعد ذکر تسلسله وهذا الحدیث کما قال السیوطی اخرجه مسلم لکن من غیر تسلسل وکذا النسائی من طریق ایوب بن خالد عن عبد الله بن رافع به انتهی و قال العلامة ابن عقیلة فی مسلسلاته اخرج هذا الحدیث الدیباجی فی مسلسلاته وغیره والمتن بغیر تسلسل صحیح و اخرجه احمد فی مسنده ومسلم فی صحیحه وفیه بعض زیادة فی اللفظ وذکره - و قال السخاوی وحدیث من شابک من شابکنی الی یوم القیمة دخل الجنة ونحوه قال فی المنح انه رؤیا ولا بأس به للتبرک اهـ کذا فی ظفر الامانی -

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ	الحدیث الرابع المسلسل باعوذ بالله من الشیطان الرجیم	صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۸) واسطے ہیں

قرأت علی شیخی الشیخ عبد الباری فقلت اعوذ بالسمیع العلیم فقال لی قل اعوذ بالله من الشیطان الرجیم وقال قرأت علی شیخنا الشیخ محمد علی الوتری فقلت اعوذ بالسمیع العلیم فقال لی قل اعوذ بالله من

الشيطان الرجيم وقال قرأت على الشيخ عبد الغني فقلت اعوذ بالسميع
العليم فقال لي قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم وقال قرأت على الشيخ
محمد عابد فقلت كذلك فروى لي عن عمه محمد حسين عن ابيه محمد
مراد عن شيخه محمد هاشم عن الشيخ عبد القادر عن حسن العجيمي
عن الشهاب الخفاجي عن البرهان اللقاني عن الحافظ السيوطي
عن الحافظ ابن حجر عن الكمال احمد ابن علي بن عبد الحق عن
ابي الحجاج المزي عن الفخر البخاري عن الحافظ منصور بن عبد المنعم
عن ابي محمد العباس بن محمد بن ابي منصور عن محمد بن جعفر
الخزاعي عن ابي الحسين عبد الرحمن بن محمد عن ابي محمد عبد الله
ابن عجلان عن ابي عثمان اسماعيل بن ابراهيم الاهوازي الزنجاني
عن محمد بن عبد الله بن بسطام عن روح بن عبد المؤمن عن
يعقوب الحضرمي عن سلام ابي المنذر عن عاصم بن ابي النجود
عن زر بن حبيش قال لا كل واحد من الرواة اعوذ بالسميع العليم
فيقول الشيخ قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم قال زر ولقد
قرأت على عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما فقلت اعوذ

بالسمیع العلیم فقال لی قل اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم فلقد
قرأت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت اعوذ بالسمیع
العلیم فقال لی یا ابن ام عبد قل اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
ھکذا اقرأنیہ جبرئیل علیہ السلام عن القلم عن اللوح المحفوظ قال
المسکین والذی یقتضی القیاس تقدیم ذکر اللوح علی القلم ولکن الروایۃ
ھکذا بالعکس واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۷ **الحدیث الخامس المسلسل بقرأۃ سورۃ الفاتحۃ**

اس حدیث کی دو طریقہ ہیں سب سے پہلے میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ۱۳ اور دوسرے میں دس واسطے ہیں

قرأت علی الشیخ عبد الجلیل برادہ سورۃ الفاتحۃ واجازنی قرأتھا
قال قرأتھا علی الشیخ عبد الغنی قرأتھا علی الشیخ عابد السندی
قرأتھا علی السید ابی القاسم بن سلیمان قرأتھا علی ولی اللہ السید
احمد بن محمد الشریف مقبول الاھدل قرأتھا علی الشیخ احمد النخلی

۱ اسکے ہر راوی نے اپنے شیخ کے روبرو اعوذ بالسمیع العلیم پڑھا اور شیخ نے کہا کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو۔ اسکی سند پڑھتے وقت میرے دل میں آیا کہ محض ابقائے سلسلہ کیلئے خواہ مخواہ عمداً اسطرح پڑھنا تکلف معلوم ہوتا ہے۔ لیکن بر موقع بے ساختہ میری زبان سے اعوذ بالسمیع العلیم ہی نکلا تو فوراً شیخ نے کہا قل اعوذ باللہ الخ اس سند کے راوی اول حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو اعوذ بالسمیع العلیم پڑھا تو آپ نے فرمایا کہ اے ام عبد کے بیٹے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو۔ جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو ایسا ہی پڑھایا ہے وہ قلم سے وہ لوح محفوظ سے ایسا ہی لائے ہیں ۱۲ عبد الہادی غفرلہٗ

۲ اس سلسلہ کے ہر راوی نے اپنے شیخ کو سورۂ فاتحہ سنا کر اسکے پڑھنے کی اجازت حاصل کی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

قرأتها على الشيخ عيسى الثعالبي قرأتها على الشيخ على الاجهوري قرأتها
على نور الدين القرافي قرأتها على القاضي شمس الدين محمد بن
ابراهيم قرأتها على برهان الدين ابراهيم بن محمد اللقاني قرأتها
على علم الدين سليمان مؤدب الجن قرأتها على شمهورش قرأتها على من
انزلت عليه سيد الوجود ومنبع الكرم والجود ابي القاسم محمد
صلى الله عليه وسلم - قلت ذكره ابن عقيلة في مسلسلاته من
هذا الطريق وقال ولما كان هذا الحديث ليس فيه شيئ من الاحكام
بل هو امر تبرك به قبلته الائمة الاعلام بهذا السند اه
واورده عاليا منه بالسند المذكور الى الشيخ الاجهوري فانه
قال قرأتها على الشيخ نجم الدين الغيطي وهو قرأها على القاضي شمهورش
الجني الصنهاجي وهو قرأها على النبي صلى الله عليه وسلم فبيني وبين
رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا السند عشرة والحمد لله على ذلك
فائدة في قرأة سورة الفاتحة في خاتمة المجالس ينبغي المواظبة
عليها كل راغب في الخير - اخبرني شيخي عبد الباري اخبرني الشيخ
الوتري اخبرني الشيخ عبد الغني عن الشيخ عابد عن السيد عبد الرحمن

عن ابيه السيد سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل عن السيد
احمد بن محمد شريف مقبول الاهدل عن السيد يحيى بن عمر مقبول
الاهدل عن السيد ابي بكر البطاح الاهدل عن السيد طاهر بن
الحسين الاهدل قال اخبرني القاضي العدل جمال الدين محمد بن
عبد السلام الناشري قال اخبرني الفقيه محمد بن عبد الله بعيش
وهو رجل ثقة قال اخبرني الفقيه احمد بن عبعب وهو ثقة صالح قال
تزوجت امرأة شابة وانا كبير السن وكان اهلها يحبونني و
يعتقدونني وهي كارهة باطنها لصحبتي من حيث كبري وعظمة
الود لاجل اهلها فاتفق ان امرأته دخلت عليها فشكت اليها و
انا اسمعها وهي لا تشعر فكانت كلما تكلمت كتبتها في ورقة عندي
ثم ان المرأة ارادت ان تخرج فقالت لها زوجتي اصبري حتى
نقرأ الفاتحة كما يفعل الفقيه واصحابه فقرأت هي والمرأة الفاتحة
فكتبت ايضا قراءتهما ثم اني ذكرت لاخوتها وقلت لهم لا تكرهوها
واردت ان افارقها فكرهوا ذلك وغضبوا عليها فانكرتهم جميع
ما صدر منها فقلت لهم قد كتبت كلامهما في ورقة ثم جئت

بالورقة لاريهم كلامها فلم اجد فی الورقة سوی الفاتحة اھ كذا فی
الباقيات الصالحات لشيخنا عبد الباری اللكنوی رحمہ اللہ تعالے

الحديث السادس المسلسل بقراءة اول سورة النحل

اروية بالسند السابق الی الشيخ احمد النخلی عن محمد بن علاء الدين
البابلی عن سالم السنهوری عن محمد الغيطی عن محمد بن احمد
الدلجی العثمانی عن النبی صلے اللہ عليہ وسلم فی المنام بمكة المشرفة
فقرأ عليہ اول السورة المذكورة۔ قال العلامة ابن حجر فی الفتاوی
الحديثية ناقلا عن الواحدی انہ قال فلما نزلت هذه الآية قال
رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم بعثت انا والساعة كهاتين واشار
باصبعيہ ان كادت لتسبقنی انتهی وروی انہ لما نزلت اقترب

---

۱ علامہ ابن حجر نے فتاوی حدیثیہ میں واحدی سے نقل کیا ہے کہ جب سورہ نحل کی ابتدائی آیۃ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور قیامت ان ہر دو انگلیوں کیطرح قریب قریب بھیجے گئے ہیں۔ اور اپنی ہر دو انگلیوں سے اشارہ کر کے بتایا۔ اور تفسیر شریف وغرائب البیان میں ہے کہ جب آیت اقترب الساعۃ نازل ہوئی تو کفار نے آپس میں کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا زعم ہے کہ قیامت قریب ہے لہذا ہم اپنی گفتگو کو بند رکھو کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے پھر جب ظہور قیامت میں تاخیر ہوئی تو پھر وہی انکاری گفتگو کرنے لگے تو نازل ہوئی اقترب للناس حسابھم یعنے لوگوں کے حساب کا دن قریب آگیا تو کفار گھبرائے اور قیامت کے منتظر رہے لیکن جب اسکا ظہور نہ ہوا تو کہنے لگے کہ ای محمد ہم تمہارے ڈرانے کا کوئی اثر نہیں دیکھتے ہیں پس نازل ہوئی اتی امر اللہ یعنے آگئی قیامت پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نور افگن ہوگئے اور لوگ اپنے سر اٹھا کر دیکھنے لگے اور سمجھے کہ درحقیقت قیامت آہی گئی تو نازل ہوا فلا تستعجلوہ الخ یعنے قیامت کے بارے میں جلدی مت کرو وہ ضرور آنیوالی ہے۔ پس لوگ ساکن ہو گئے

عبد الہادی غفر اللہ

الساعة قال الكفار بعضهم لبعض ان هذا ای محمدا صلے اللہ علیہ وسلم
یزعم ان القیمة قد اقتربت فامسکوا عن بعض ما تقولون حتی ننظر اهو
کائن فلما تأخرت قالوا ما نری شیئا فنزل۔ اقترب للناس حسابهم
فاشفقوا وانتظروا فلما امتدت الایام قالوا یا محمد ما نری
شیئا مما تخوفنا به فنزل اتی امر اللہ فوثب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ورفع الناس رؤسهم وظنوا انها قد اتت حقیقة فنزل
فلا تستعجلوه فلما رأوا فکان الکفار قالوا اسلمنا لک یا محمد الا انا
نعبد هذه الاصنام لتشفع لنا عند اللہ تعالی فتخلصنا من هذا
العذاب المحکوم به فاجابهم اللہ سبحانه وتعالی بقوله سبحانه و
تعالی عما یشرکون انتهی کذا فی السراج المنیر للشربینی وغرائب البیان للنیسابوری

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک طریق	الحدیث السابع المسلسل بقراءة سورة الصف

(اول میں (۲۶) اور طریق دوم میں (۱۳) واسطے ہیں۔)

ارویه عن الشیخ عبد الجلیل عن الشیخ عبد الغنی عن الشیخ عابد
عن عمه محمد حسین الانصاری عن ابیه محمد مراد عن محمد هاشم
عن عبد القادر مفتی الحنفیه بمکة عن احمد النخلی عن محمد البابلی
عن احمد بن محمد الشبلی الحنفی عن محمد الغیطی عن زکریا الانصاری

ح واروية عن[1] السيد حسين الحبشي عن[2] السيد عيدروس بن عمر
عن[3] السيد عبد الله بن الحسين بن عبد الله بلفقيه عن[4] والده البدر
الحسين عن[5] خاله عيدروس بن عبد الرحمن ابن عبد الله بلفقيه
عن[6] والده عبد الرحمن وهو عن[7] والده عبد الله بلفقيه عن[8] احمد القشاشي
عن[9] احمد بن حجر المكي عن[10] زكريا الانصاري عن[11] الحافظ ابي نعيم
رضوان العقبي عن[12] ابي اسحاق التنوخي عن[13] ابي العباس احمد
الجمار عن[14] ابي المنجا عبد الله بن عمر البغدادي عن[15] ابي الوقت
عبد الاول بن عيسى الهروي عن[16] ابي الحسن عبد الرحمن الداودي
(ابن شعيب السجزي ۱۲) (ابن محمد ۱۲)
عن[17] ابي محمد عبد الله بن احمد بن عيسى بن عمر السرخسي انا[18] ابو عمران
(هو احمد بن حمويه الجموي ۱۲)
عيسى بن عمر بن العباس السمرقندي انا ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن
الدارمي نا[20] محمد بن كثير عن الاوزاعي[21] عن[22] يحيى بن ابي كثير عن ابي
سلمة ابن عبد الرحمن بن عوف عن[23] عبد الله بن سلام[24] رضي الله عنه

---

[1] حضرت عبد الله بن سلام رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ (ایک روز) ہم اصحاب رسول اللہ کی ایک جماعت بیٹھکر آپس میں گفتگو کرنے لگے (کہ اگر ہمکو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل بہت پسند ہے تو ہم اسپر عمل کرتے پس اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا سبح لله آخر سورۃ تک حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ مذکورہ پورا ہمکو پڑھکر سنایا اسی طرح یہ سلسلہ مجھ مسکین تک پہنچا ہے چنانچہ میرے شیخ عبد الجلیل اور شیخ حبیب حسین نے مجھے پورا سورہ پڑھکر سنایا ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

قال قعدنا نفرا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فتذاكرنا فقلنا
لو نعلم اى الاعمال اقرب الى الله تعالى لعملناه فانزل الله عز وجل
"وسبح لله ما فى السموات وما فى الارض وهو العزيز الحكيم
يا ايها الذين امنوا لم تقولون ما لا تفعلون كبر مقتا عند الله
ان تقولوا ما لا تفعلون" حتى ختمها قال عبد الله بن سلام
رضى الله عنه فقرأها علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ختمها
هكذا قال ابو سلمة قرأها علينا عبد الله بن سلام قال يحيى قرأها علينا
ابو سلمة قال الاوزاعى قرأها علينا يحيى قر محمد بن كثير قرأها علينا الاوزاعى
قر الدارمى قرأها علينا محمد بن كثير قر ابو عمران السمرقندى فقرأها
علينا الدارمى قر السرخسى فقرأها علينا ابو عمران قر الداودى
قرأها علينا السرخسى قر ابو الوقت قرأها علينا الداودى قر ابو المنجا
قرأها علينا ابو الوقت قر الحجار قرأها علينا ابو المنجا قر ابو اسحاق قرأها
علينا الحجار قر ابو نعيم قرأها علينا ابو اسحق قر القاضى زكريا قرأها
علينا ابو نعيم قال النجم الغيطى واحمد بن حجر المكى قرأها علينا القاضى زكريا
قر احمد القشاشى قرأها علينا النجم الغيطى واحمد بن حجر المكى قر ابو الباقى

قرأها علينا الشهاب قا النخلي قرأها علينا البابلي قا الشيخ عبد القادر
قرأها علينا النخلي قا الشيخ محمد هاشم قرأها علينا الشيخ عبد القادر قا
جد الشيخ عابد قرأها علينا الشيخ محمد هاشم قا عم الشيخ عابد قرأها على ابي قا الشيخ محمد عابد قرأها
على عمي الشيخ محمد حسين قا الشيخ عبد الغني قرأها علينا الشيخ عابد قا
شيخنا الشيخ عبد الجليل قرأها علينا الشيخ عبد الغني قا العبد المسكين
محمد عبد الهادي قرأها علينا الشيخ عبد الجليل ح وقال احمد القشاشي
قرأها علينا الشيخ احمد بن حجر المكي قا العفيف عبد الله بلفقيه قرأها
علينا الشهاب احمد القشاشي قا عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه
قرأها علينا والدي عبد الله بلفقيه قا السيد عيدروس قرأها علينا
والدي عبد الرحمن ابن عبد الله بلفقيه قا البدر الحسين بن عبد الله
قرأها علينا خالي عيدروس بن عبد الرحمن قال السيد عبد الله بن الحسين قرأها
علينا ابي البدر الحسين قا السيد عيدروس بن عمر قرأها علينا السيد عبد الله بن
الحسين قا شيخنا الحبيب حسين الحبشي العلوي قرأها علينا السيد عيدروس بن عمر قال العبد المسكين

ابو سعيد محمد عبد الهادي ابن الحاج محمد عبد الكريم

تغمدهما الله بفضله الجسيم قرأها علينا الحبيب حسين الحبشي العلوي

رحمہ اللہ تعالیٰ

قال شیخ مشائخنا مولانا عابد فی حصر الشارد ما نصہ قال جار اللہ ابن فہد ھذا حدیث صحیح متصل الاسناد والتسلسل رجال الاسناد ثقاۃ بل قال بعض الحفاظ ھو اصح حدیث وقع لنا مسلسلا بل واضح مسلسل یروی فی الدنیا ورواہ الترمذی فی جامعہ والدارمی والحاکم فی مستدرکہ مسلسلا وصححہ علی شرط الشیخین ورواہ احمد و ابو یعلی والطبرانی فی معجمہ الکبیر وغیرھم من عدۃ طرق انتہی وذکر الشیخ زکریا فی شرحہ علی الالفیۃ عن شیخہ الحافظ انہ المسلسل بسورۃ الصف من اصح مسلسل یروی فی الدنیا اھ وقال العجلونی فی ثبتہ ورواہ البیہقی ایضا فی شعب الایمان من طریق محمد ابن کثیر مسلسلا اھ

الحدیث الثامن المسلسل بالضیافۃ علی الاسودین

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک (۴۳) واسطے ہیں۔ یہ کھجور اور پانی سے ضیافت کرنے کی حدیث ہے۔

اخبرني العلامة الشيخ محمد حسب الله المكي والعلامة النبيل الشيخ عبد الجليل
المدني واضافني كل واحد منهما بمكة المكرمة على الاسودين التمر والماء
قالا اضافنا الشيخ عبد الغني قا اضافني العلامتان المسندان الشيخ
عابد والشيخ اسماعيل بن ادريس قال الاول اضافني السيد عبد الرحمن
ابن سليمان الاهدل قا اضافني الشيخ امر الله المزجاجي وقال الثاني
اضافني محمد بن عبد الرحمن الكزبري قا اضافني والدي قالا اي المزجاجي
والكزبري اضافنا الشيخ محمد بن عقيلة قا اضافني حسين بن عبد الرحيم
قا اضافني الشيخ احمد بن محمد بن ناصر قا اضافني العلامة عبد الله العياشي
قا اضافني ابو مهدي عيسى الثعالبي الجعفري قا اضافني ابو عثمان
سعيد ابن ابراهيم الجزائري عرف بقدورة على الاسودين قا اضافني
الشيخ سعيد بن احمد المقري القرشي على الاسودين التمر والماء قا اضافني
الشيخ الصدر الاوحدي احمد حجي الوهراني على الاسودين التمر والماء قا اضافني شيخ
الانام موضح طريقة الاسلام ابو سالم ابراهيم التازي البلنسي على الاسودين التمر والماء قا اضافني
ابو الفتح محمد بن ابي بكر بن الحسين المراغي المدني بمنزله بالمدينة تمرا وماء في يوم الخميس شهر الله
المحرم سنة احد وثلاثين وثمانمائة وقرأ علينا اخبرنا الحافظ نفيس الدين

سليمان بن ابراهيم العلوى اليمانى بقرأتى عليه بتعز ق ١٥ انى والدى اجازة ق
١٨ انى الفقيه تقى الدين عمر بن على الشعبى ق ١٩ اضافنا القاضى فخر الدين
الطبرى فى منزله بزبيد على الاسودين التمر والماء ق ٢٠ اضافنا الامام
فخر الدين محمد بن ابراهيم الجيرى الفارسى على الاسودين التمر والماء ق
٢١ اضافنا شيخنا الحافظ ابو العلاء الهمدانى بها على الاسودين التمر
والماء ق ٢٢ اضافنا ابو بكر هبة الله بن الفرج الكاتب الهمدانى على الاسودين
التمر والماء ق ٢٣ اضافنا ابو جعفر محمد بن الحسين بن محمد الصوفى على الاسودين
التمر والماء ق ٢٤ اضافنى ابو الحسن على بن الحسن الواعظ على الاسودين التمر والماء ق
٢٥ اضافنا ابو شيبة احمد بن ابراهيم العطار المخزومى بالردان على الاسودين
التمر والماء ق ٢٦ اضافنا جعفر بن محمد بن عاصم الدمشقى على الاسودين
التمر والماء ق ٢٧ اضافنا نوفل بن الهادى على الاسودين التمر والماء ق
٢٨ اضافنا عبد الله بن ميمون القداح على الاسودين الخ ق ٢٩ اضافنا
جعفر بن محمد الصادق على الاسودين الخ ق ٣٠ اضافنا ابى محمد بن على الباقر
على الاسودين الخ ق ٣١ اضافنا ابى على بن الحسين بن على على الاسودين الخ ق
٣٢ اضافنى ابى على الاسودين الخ ق ٣٣ اضافنى على كرم الله وجهه على الاسودين الخ

قال اضافنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی الاسودین التمر والماء ثم قال من اضاف مؤمنا فکانما اضاف آدم صلے اللہ علیہ وسلم ومن اضاف مؤمنین فکانما اضاف آدم وحواء علیہما السلام ومن اضاف ثلاثۃ فکانما اضاف جبریل واسرافیل ومیکائیل ومن اضاف اربعۃ فکانما قرأ التورٰیۃ والانجیل والزبور والفرقان ومن اضاف خمسۃ فکانما صلے الصلوات الخمس فی الجماعۃ من یوم خلق اللہ الخلق الی یوم القیمۃ ومن اضاف ستۃ فکانما اعتق ستین رقبۃ من ولد اسماعیل ومن اضاف سبعۃ غلقت عنہ سبعۃ ابواب جہنم ومن اضاف ثمانیۃ فتحت لہ ثمانیۃ ابواب الجنۃ ومن اضاف تسعۃ کتب اللہ لہ حسنات بعدد من عصاہ من اول یوم خلق اللہ الخلق الی یوم القیمۃ ومن اضاف عشرۃ کتب اللہ لہ اجر من صلی وصام وحج واعتمر الی یوم القیمۃ۔

قال الشیخ عابد رحمہ اللہ تعالی فی ثبتہ وھذا مما تفرد بہ القداح وصح

لہ اس حدیث کے ہر راوی نے اپنے تلمیذ کو کھجور اور پانی سے ضیافت کی ہے اسیطرح یہ سلسلہ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ تک پہنچتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور پانی سے ضیافت کرنیکے بعد فرمایا کہ جسنے ایک مومن کی ضیافت کی گویا اس نے آدم علیہ السلام کی ضیافت کی اور جس نے دو مومن کی ضیافت کی تو گویا اس نے آدم وحوا علیہما السلام کی ضیافت کی اور جس نے تین مومن کی ضیافت کی اُسنے گویا جبریل و اسرافیل ومیکائیل علیہم السلام کی ضیافت کی۔ اور جس نے چار کی ضیافت کی گویا اس نے تورات وانجیل وزبور وفرقان

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ)

غیر واحد بانہ متہم بالکذب والوضع۔ قال السخاوی ولوائح الکذب
علیہ ظاہرۃ ولا استبیح ذکرہ الا مع بیانہ۔ لکن المحدثین مع کثرۃ
کلامھم فیہ ومبالغتھم فی تضعیفہ ورمیہ بالوضع لا یزالون یذکرونہ
ویسلسلونہ بالتبرک وحسن النیۃ واللہ ولی التوفیق انتھی وفی
ثبت الامیر الکبیر رحمہ اللہ تعالیٰ مانصہ قال شیخ مشائخنا احمد الصباغ
السکندری بعد ان ذکر ذلک عن شیخہ سیدی عبداللہ البصری
مانصہ انظر مرتبۃ ھذا الحدیث ومن خرجہ من اھل الکتب المعتبرۃ
فانی ذھبت ان اسأل استاذی عنہ فی وقت اخذہ ونسیت بعدہ
مع حرصی علی السئوال عنہ منذ اخذتہ ام اقول ذکروا ان ھذہ المبالغات

پڑھا۔ اور جس نے پانچ کی ضیافت کی اس نے گویا جس دن سے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اس دن سے قیامت تک نماز پنجگانہ باجماعۃ ادا کی۔ اور جس نے چھ مسلمان کی ضیافت کی گویا اس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام سے ساٹھ غلام آزاد کئے۔ اور جس نے سات کی ضیافت کی اسپر جہنم کے سات دروازے بند ہو گئے۔ اور جس نے آٹھ کی ضیافت کی اسکے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھل جائینگے۔ اور جس نے نو کی ضیافت کی اس کے لئے اللہ تعالیٰ۔ روز اول خلقت سے روز قیامت تک گناہگاروں کی گنتی کے برابر نیکیاں لکھا جاتا ہے۔ اور جس نے دس کی ضیافت کی اسکے لئے اللہ تعالیٰ قیامت تک نماز پڑھنے والوں اور روزہ رکھنے والوں اور حج اور عمرہ بجالانے والوں کا اجر لکھا جاتا ہے۔ ۱۲

اس حدیث میں محدثین کو بہت کلام ہے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور باوجود اسکے محدثین اسکو ذکر کرتے آئے ہیں۔ میرے شیخ ابوالفیض کی نے فرمایا کہ امام سیوطی نے جمع الجوامع میں ابن عبدری سے تین مراتب تک نقل کیا ہے اھ میں کہتا ہوں کہ الحمد للہ کتاب ابن عبدری المسمی المطالب میں (جسوقت میرے شیخ احمد مکی اسکو مکہ مکرمہ میں ۱۳۲۳ھ میں پڑھ رہے تھے اور میں اسکی تصحیح کر رہا تھا۔ حدیث مذکور کو شیخ ابوالفیض کے قول کے مطابق پایا کہ تین مراتب پر اقتصار کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عبدالہادی غفر اللہ لہ

من موجبات الطعن خصوصا مع ذکر الملائکۃ فی الضیافۃ وھم لا یاکلون
ولا یشربون فان صح فھو خارج مخرج الفرض والتقدیر اھ قال شیخنا
ابو الفیض اقتصر علی المراتب الثلاث فی جمع الجوامع للسیوطی عن ابن الجزری
فانظر فی مسند سیدنا علی رضی اللہ عنہ اھ قلت وقد ظفرت بحمد اللہ
تعالی علی مطالعۃ کتاب ابن الجزری المسمی باسنی المطالب فی مناقب
علی بن ابی طالب بمکۃ المکرمۃ حین کنت مصححا لہ للطبعۃ مع شیخی العلامۃ
احمد جمال المکی رحمہ اللہ تعالی فوجدت فیہ الحدیث المسلسل بالضیافۃ
کما قال شیخنا ابو الفیض انہ اقتصر علی المراتب الثلاث الاول۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک انہتس ۲۸ واسطے ہیں۔

الحدیث التاسع المسلسل بالتلقیم

9

الاصل فی التلقیم الذی یستعملہ کثیر من اھل اللہ ما اخرج الطبرانی

۹ نویں حدیث مسلسل بالتلقیم ہے یعنے مہمان کو لقمہ کھلانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر مجھ مسکین تک مسلسل چلا آیا ہے چنانچہ مجھکو میرے شیخ حبیب حسین حبشی رحمہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے شیرینی کا لقمہ کھلایا اور یہ واقعہ مکہ مکرمہ میں ۱۳۲۴ھ میں ہوا تھا انکو شیخ سید عیدروس نے لقمہ کھلایا اسی طرح یہ سلسلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچا حضرت علی فرماتے ہیں کہ مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لقمہ کھلایا۔ فائدہ تلقیم کی فضیلت میں دو حدیثیں وارد ہیں (۱) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے اپنے بھائی کو ایک شیرین لقمہ کھلایا اللہ پاک اسکو موقف قیامت کی تلخیوں سے بچائیگا اخراج کیا اسکو طبرانی نے (۲) جب تم سے کوئی شخص مہمان کیساتھ کہانا کھائے تو اسکو چاہئے کہ مہمان کو لقمہ کھلائے جس نے ایسا کیا اسکو ایکسال کے روزوں اور قیام لیل کا اجر ملیگا انتہی ملخصا عقد الیواقیت الجوہریہ ۱۲

عن يزيد الرقاشي عن انس رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من لقم اخاه لقمة حلوة صرف الله عنه مرارات الموقف
يوم القيمة افاد ذلك القرطبي في تذكرته وافاد المناوي في شرح الجامع
الصغير في شرح حديث ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه
حديثا مرفوعا الى النبي صلى الله عليه وسلم عن ابي الدرداء رضي الله عنه
من مسند الفردوس بلفظ اذا اكل احدكم مع الضيف فليلقمه فان
فعل ذلك كتب له عمل سنة صيام نهارها وقيام ليلها اهـ كذا في عقد
اليواقيت الجوهرية لشيخنا السيد عيدروس عن السيد عبد الرحمن الاهدل رضي الله عنهما
فاقول لقمني شيخنا العلامة الحبيب حسين الحبشي بيده المباركة لقمة حلوة
وذلك في داره بمكة المكرمة في سنة الف وثلثمائة واربعة وعشرين قال
لقمني السيد عيدروس بن عمر لقمني عمي السيد محمد بن عيدروس
لقمني الشيخ عبد الرحمن بن سليمان الاهدل لقمني ابي لقمني
السيد احمد بن محمد شريف لقمني الشيخ احمد النخلي لقمني الشيخ
عيسى الثعالبي الجعفري المالكي لقمني ابو الصلاح علي بن عبد الوهاب
الانصاري لقمني ابو العباس احمد المقري المالكي لقمني عبد الله محمد

ابن احمد المقری ق لقمنی ابو عبد اللہ المسعر ق لقمنی ابو زکریا المیاوی ق
لقمنی ابو محمد صالح ق لقمنی ابو مدین ق لقمنی ابو الحسن بن حرزھم ق لقمنی
ابن العربی ق لقمنی الامام الغزالی ق لقمنی ابو المعالی ق لقمنی ابو طالب المکی ق
لقمنی ابو محمد الجریری ق لقمنی الجنید ق لقمنی السری السقطی ق لقمنی
المعروف الکرخی ق لقمنی داؤد الطائی ق لقمنی الحبیب العجمی ق لقمنی
الحسن البصری ق لقمنی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ق لقمنی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اس سلسلہ میں ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ستائیس واسطے ہیں۔	الحدیث العاشر المسلسل بوضع الید علی الرأس	۱۰

اخبرنا مولانا الشیخ عبد الجلیل الی الشیخ عبد الغنی الی الشیخ عابد السندی
انا الشیخ صالح الفلانی ق انا الشیخ محمد سعید سفر ق انا الشیخ تاج الدین
القلعی ق انا الشیخ حسن العجیمی انا الشیخ احمد القشاشی انا العارف

۱ ابن العربی۔ ھذا غیر ابن عربی صاحب الفتوحات فانہ بدون الف ولام حیثما اصطلح علیہ اھل المشرق
..... فوقا بینھما ۱۲ منہ غفر اللہ لہ ۲ یہ حدیث ہے جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر
مبارک پر اپنا دست مبارک رکھکر بیان فرمایا اور ہر زمانہ میں ہر راوی نے اسکو اسی طرح سر پر ہاتھ رکھکر بیان کیا
اور اسی طرح یہ سلسلہ مجھ تک پہنچا ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

بالله الشيخ احمد الشناوي عن[10] عبد الرحمن بن فهد اجازة عن[11] عمه
جار الله عن[12] والده عبد العزيز ق انا المشائخ الاربعة سيدي و
والدي نجم الدين عمر و والده جدي تقي الدين محمد بن فهد بقراءتي
عليهما والعلامة ابو الفتح المراغي والشيخة ام هانئ بنت ابي الحسن
سماعا عليهما مفترقين قال[13] الاول انا الامام زين الدين عبد الرحمن
ابن علي بن يوسف الزرندي وقال الثالث انا الشيخ جلال الدين
ابو طاهر احمد بن محمد بن محمد الخجندي وقاضي القضاة مجد الدين
الفيروزآبادي وقالت الرابعة انا القاضي شهاب الدين ابن
ظهيرة بن احمد القرشي سماعا قالوا انا به الحافظ العلائي قال الزرندي
اجازة ق انا[16] ابو اسحاق ابراهيم بن محمد الطبري ق انا[17] ابو الحسن علي
ابن هبة الله الحميري ق انا[18] السلفي ق انا[19] ابو الحسين بن عبد الجبار
الصيرفي انا[20] ابو الفتح عبد الكريم بن محمد الخاملي انا[21] ابو بكر بن احمد بن
ابراهيم بن شاذان البزاز ثنا[22] محمد بن عيسى الزهري ثنا[23] مالك بن
يحيى ثنا[24] علي بن عاصم عن[25] سهيل ابن ابي صالح عن[26] ابيه عن[27] ابي هريرة
رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

"ما منکم من احد ینجیہ عملہ من النار ویدخلہ الجنۃ الا الرحمۃ من اللہ عز وجل قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ تعالیٰ برحمتہ وفضلہ" ووضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی رأسہ ووضع ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ یدہ علی رأسہ ووضع ابو صالح یدہ علی رأسہ ووضع سہیل یدہ علی رأسہ ووضع علی بن عاصم یدہ علی رأسہ ووضع ابو غسان مالک بن یحییٰ یدہ علی رأسہ ووضع محمد بن عیسیٰ یدہ علی رأسہ ووضع ابن شاذان یدہ علی رأسہ ووضع عبد الکریم یدہ علی راسہ ووضع

ا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے عمل کی وجہ سے عذاب جہنم سے نجات پاکر داخل جنت نہ ہوگا۔ جب تک کہ خدائے عزوجل کی رحمت شامل حال نہ ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ بھی اپنے اعمال سے جنت میں نجاؤ گے۔ فرمایا۔ میں بھی نہ جاؤنگا۔ مگر جب کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت میں مجھے ڈھانپ لیگا (تو میں جنت میں جاؤنگا) اس حدیث سے اپنے نیک اعمال پر گھمنڈ کرنے کی سخت ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ خدا کے فضل و رحمت پر بھروسہ کرکے عمل کو چھوڑ دیں۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ نیک عمل ضرور کریں لیکن اپنے اعمال کیسے بھی زبردست ہوں ان پر تکیہ اور بھروسہ نہ رکھیں بلکہ خدائے عزوجل کے فضل و کرم پر بھروسہ رکھیں کہ بغیر اسکے بیڑا پار ہونا ممکن نہیں۔ اور ہمارے اعمال کا قبول ہونا بھی اسکے فضل و کرم پر منحصر ہے۔ اے ہمارے مالک تو اپنے فضل و رحمت میں ہم کو ڈھانپ لے اور داخل جنت فرما آمین اس حدیث کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرماتے ہوئے اپنے دست مبارک کو اپنے سر مبارک پر رکھا۔ اور اسی طرح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسکی روایت کے وقت اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اسی طرح یہ سلسلہ میرے شیخ تک پہنچا اور انہوں نے مجھ سے اس حدیث کی روایت کرتے وقت اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الصیرفی یدہ علی رأسہ ووضع السلفی یدہ علی رأسہ ووضع الحمیری
یدہ علی رأسہ ووضع الطبری یدہ علی رأسہ ووضع العلائی یدہ
علی رأسہ ووضع کل من ابن ظہیرۃ ومن النجمندی والفیروزآبادی
یدہ علی رأسہ ووضع کل من شیوخ عبد العزیز بن فہد یدہ علی رأسہ
ووضع عبد العزیز یدہ علی رأسہ ووضع والد جار اللہ بن فہد
یدہ علی رأسہ ووضع والد اخیہ عبد الرحمن یدہ علی رأسہ
ووضع الشناوی یدہ علی رأسہ ووضع القشاشی یدہ
علی رأسہ ووضع العجیمی یدہ علی رأسہ ووضع القلعی یدہ علی رأسہ
ووضع محمد سعید سفر یدہ علی راسہ ووضع الشیخ صالح یدہ علی رأسہ
ووضع الشیخ عابد یدہ علی رأسہ ووضع الشیخ عبد الغنی یدہ علی رأسہ ووضع شیخ الشیخ
عبد الجلیل یدہ علی رأسہ۔ وھذا الحدیث صحیح اخرجہ البخاری فی صحیحہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الحدیث الحادی عشر المسلسل بوضع الید علی الرأس عند ختم سورۃ الحشر

۱۱

۱۲ یہ گیارہویں حدیث ایسے سلسلہ کی ہے کہ اس کے ہر راوی نے اپنے تلمیذ کو سورۂ حشر کی آخری آیتیں پڑھتے وقت
کہا کہ اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ۔ یہ سلسلہ اسیطرح مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ اور اسکا فائدہ
یہ ہے کہ آیات مذکورہ کا اپنے سر پر اپنا ہاتھ رکھکر پڑھا کرنا ہر مرض کیلئے شفا کا موجب ہے۔ اور دیلمی کی روایت
میں یوں وارد ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے علی جب تجھے
درد سر آئے تو اپنا ہاتھ سر پر رکھکر سورۂ حشر کی آخری آیتیں پڑھ ۱۲۔ اس حدیث کے راوی ثقہ و معتبر ہونیکی باوجود
محدثین کو اسکی صحت میں کلام ہے واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

لہ ۱۲ ولما نظر الیہا محمد بن عبد السلفی ۱۲

اخبرنی[1] به مولانا الشیخ عبد الباری اللکنوی دام فیضہ قال اخبرنی[2] به
الشیخ محمد علی ظاہر الوتری قال اخبرنی[3] به العلامۃ الشیخ عبد الغنی عن[4]
محمد عابد عن[5] عمہ الشیخ محمد حسین عن[6] الشیخ محمد بن محمد بن عبد اللہ
الحضرمی عن[7] عبد اللہ بن سالم البصری عن[8] محمد البابلی عن[9] نور الدین علی
الاجہوری عن[10] عمر بن الجائی عن[11] الجلال السیوطی عن[12] الحافظ
العسقلانی عن[13] عمر بن محمد بن احمد بن سلیمان انا العز محمد بن ابراہیم[14]
ابن ابی عمر انا[15] الفخر علی بن البخاری انا[16] ابن طبرزد ابو منصور عبد الرحمن
ابن محمد القزاز انا[17] ابو بکر الخطیب البغدادی قال قال[18] ابو نعیم احمد بن عبد اللہ
الانصاری الحافظ انا[19] ابو الطیب محمد بن احمد بن یوسف بن جعفر
المقری البغدادی ثنا[20] ادریس ابن عبد الکریم الحداد قال[21] قرأت علی
خلف فلما بلغت ہذہ الآیۃ "لو انزلنا ہذا القرآن علی جبل" قال
ضع یدک علی رأسک فانی قرأت علی سلیم فلما بلغت ہذہ الآیۃ قال[22]
ضع یدک علی رأسک فانی قرأت علی حمزۃ فلما بلغت ہذہ الآیۃ قال[23]

---

[1] اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ستائیس واسطے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

ضع يدك على رأسك فاني[٢٤] قرأت على الاعمش فلما بلغت هذه الآية
قال ضع يدك على رأسك فاني[٢٥] قرأت على يحيى بن ذباب فلما بلغت
هذه الآية قال ضع يدك على رأسك فاني[٢٦] قرأت على علقمة والاسود
فلما بلغت هذه الآية قالا ضع يدك على رأسك فانا[٢٧] قرأنا على عبد الله
ابن مسعود فلما بلغنا هذه الآية قال ضعا ايديكما على رؤسكما
فاني[٢٨] قرأت على النبي صلى الله عليه وسلم فلما بلغت هذه الآية قال
ضع يدك على رأسك فان جبرئيل عليه السلام لما نزل بها علي قال لي
ضع يدك على رأسك فانها شفاء من كل داء الا السام والسام
الموت، قال شيخي الشيخ عبد الباري قال الشيخ الوتري ولما حدثني
شيخي الشيخ عبد الغني قال ضع يدك على رأسك وضع يده على رأسه ايضا
حتى ختمنا الآيات من قوله تعالى "لو انزلنا الى تمام سورة الحشر"
وهكذا امر كل واحد من الاشياخ لمن حدثه حتى وصل الينا اه

---

[٢٨] يعني حضرت ابن مسعود رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ میں نے (سورۂ حشر) نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے روبرو پڑھا پس جب آیت مذکورہ (لو انزلنا) پر پہنچا تو فرمایا کہ اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ کیونکہ جب جبرئیل علیہ السلام ان آیتوں کو لیکر نازل ہوئے تو مجھے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھنے کو کہا اور کہا کہ یہ آیتیں ہر جاری کیلئے شفا ہیں۔ سوا موت کے اس حدیث کی تحقیق گزر چکی ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

وقال لما حدث به الشیخ الوتری قال لنا ضعوا ایدیکم علی رؤسکم ووضع یدہ علی رأسہ ایضاً انتہی۔ واقول ولما حدثنی بہ شیخی عبد الباری قال لی ضع یدک علی رأسک ووضع یدہ علی رأسہ ایضاً وھذا الحدیث مع روایتہ عن الائمۃ الثقات قد تکلم فیہ المحدثون۔ قال الشوکانی فی الفوائد المجموعۃ قال الذہبی باطل ورواہ الدیلمی باسنادین بلفظ یا علی اذا صدع رأسک فضع یدک علیہ واقرأ آخر سورۃ الحشر ولم اعرف کیف حال رجالھما اھ واللہ تعالیٰ اعلم

الحدیث الثانی عشر المسلسل بالقبض علی اللحیۃ

اس حدیث میں محمد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ستائیس ۲۷ واسطے ہیں۔

اخبرنا الشیخ عبد الجلیل المدنی قراخبرنی الشیخ عبد الغنی قرانی الشیخ عابد انی السید عبد الرحمن بن سلیمان الاھدل عن ابیہ سلیمان بن یحیی عن الشیخ عبد الخالق بن ابی بکر المزجاجی عن محمد بن احمد عقیلۃ عن حسن العجیمی انا عیسی بن محمد الجعفری عن الاجھوری عن محمد بن

۱ القائل جامع ھذا الاوراق المسکین محمد عبد الھادی کان لہ اللہ ذوالایادی ۱۲

۲ اس حدیث کا ہر راوی سے شیخ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک روایت حدیث کے وقت اپنی ریش پر قبضہ کیا تھا ۱۲ عبد الباری

الرضی الغزی ثنا[۱۲] ابو الفتح محمد بن محمد الغزی ثنا[۱۳] ابن الجزری ثنا[۱۴] الجمال
محمد بن محمد بن النحاس وابو هریرۃ عبد الرحمن بن الذهبی انا[۱۵]
ابو العباس احمد بن عبد الرحمن البعلی انا[۱۶] محمد بن عبد الله بن
اسماعیل بن احمد المرداوی نا[۱۷] ابو الفرج یحیی بن محمود الثقفی انا[۱۸]
جدی لامی الحافظ اسماعیل التمیمی انا[۱۹] ابو بکر احمد بن علی الشیرازی
عن[۲۰] الامام ابی عبد الله محمد النیسابوری نا[۲۱] الزبیر بن عبد الواحد
الاسدابادی انا[۲۲] ابو الحسن یوسف بن عبد الاحد الفمنی الشافعی
نا[۲۳] سلیمان بن شعیب الکیسانی[۲۴] نا سعید بن آدم انا[۲۵] شهاب بن خراش
قال[۲۶] سمعت یزید الرقاشی عن[۲۷] انس بن مالک رضی الله تعالی عنه قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم[۲۸] لا یجد العبد حلاوۃ الایمان حتی
یؤمن بالقدر خیره وشره وحلوه ومره[۲۹] قال وقبض رسول الله تعا

[۱۲] نسبة الی اسدابادبلدة قرب همدان ۱۲ [۱۳] نسبة الی جده کیسان ۱۲ عبد الهادی غفر الله له
[۲۸] یعنی بندہ سومن جب تک تقدیر کی بھلائی اور برائی اور شیرینی اور تلخی پر ایمان نہ لائے تب تک ایمان کی حلاوت نہ پائیگا
یعنی دنیا کی خوشی غمی نفع ونقصان صحت بیماری ہر چیز تقدیر الٰہی سے ہے بندہ کو چاہیئے کہ ہر حال میں راضی رہے جبتک
ایسا نہ ہو ایمان کا ذائقہ حاصل نہ ہوگا خود حضرت صلی الله علیه وسلم نے اپنی ریش مبارک کو تھام کر فرمایا کہ میں تقدیر
کی بھلائی اور برائی اور شیرینی اور تلخی پر ایمان لایا۔ حق تعالی ہم سب مسلمانوں کو تقدیر پر ایمان رکھنے کی توفیق
عطا فرمائے۔ آمین ۱۲ محمد عبد الهادی غفر الله له۔

کاتب الحروف محمد نیاز خان غفر الله ذنوبه

اللدنی الکمال

التیمی

سعید الادم

صلى الله تعالى عليه وسلم على لحيته فقال امنت بالقدر خيره وشره وحلوه
ومره وقبض انس رضى الله تعالى عنه على لحيته فقال امنت بالقدر
خيره وشره وحلوه ومره وقبض يزيد على لحيته فقال امنت بالقدر خيره
وشره وحلوه ومره قال وقبض شهاب على لحيته فقال امنت الخ قال
وقبض سعيد على لحيته فقال امنت الخ وقبض سليمان على لحيته فقال امنت الخ
وقبض يوسف على لحيته فقال امنت الخ واخذ الزبير على لحيته فقال
امنت الخ وقال الحاكم بعدما قبض على لحيته وانا اقول عن نيته صادقة
وعقيدة صحيحة امنت الخ وقبض ابو بكر على لحيته وقال امنت الخ
وقبض التميمى على لحيته وقال امنت الخ وقبض الثقفى على لحيته وقال
امنت الخ وقبض المراوى على لحيته وقال امنت الخ وقبض البعلى
على لحيته وقال امنت الخ وقبض كل من ابى هريرة وابن النحاس
على لحيته وقال كل واحد منهما امنت الخ وقبض ابن الجزرى
على لحيته وقال امنت الخ وقبض ابو الفتح على لحيته وقال امنت الخ
وقبض الغزى على لحيته وقال امنت الخ وقبض الاجهورى على لحيته
وقال امنت الخ واخذ الشيخ عيسى على لحيته وقال امنت الخ وقبض العجيمى على لحيته وقال

امنت الخ وقبض ابن عقیلہ علی لحیتہ وقال امنت الخ وقبض الشیخ عبد الغنی علی لحیتہ وقال امنت الخ وقبض السید سلیمان علی لحیتہ وقال امنت الخ وقبض ابنہ السید عبد الرحمن علی لحیتہ وقال امنت الخ وقبض الشیخ عابد علی لحیتہ وقال امنت الخ وقبض الشیخ عبد الغنی علی لحیتہ وقال امنت الخ وقبض شیخنا العلامۃ عبد الجلیل علی لحیتہ وقال امنت بالقدر خیرہ وشرہ وحلوہ ومرہ۔ نسأل اللہ تعالیٰ ان یثبتنا علی ذلک ویجعلنا مؤمنین بہ امین بجاہ السید الامین اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ مسلسلاً وھکذا اخرجہ النجم الغیطی فی مسلسلاتہ وقال عقبۃ حدیث عظیم مسلسل بقبض اللحیتہ و بالایمان بالقدر انتھی مختصراً عجلونی

اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ	الحدیث الثالث عشر المسلسل[1] بقول کل راو کتبتہ وھا ھو فی جیبی	وسلم کے درمیان (۳۳) واسطے ہیں۔ ۱۳

[1] اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اسکو لکھا اور وہ میرے جیب میں ہے۔ یہ دراصل ایک مستند و معتبر دعا کا سلسلہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ تک پہنچا ہے۔ جب آپکو کسی طرح کا غم و آزار ہوتا تو آپ اس دعا کو پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ دعاء الفرج یعنے خوشی کی دعا ہے۔ اور اس دعا کا ایک عجیب قصہ ہے جو متن کتاب ہذا میں مذکور ہے۔ یہاں بغرض رفاہ عام اسکا اردو ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔ سو وہ یہ ہے کہ اس حدیث کے راوی اعلیٰ حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ابو جعفر منصور

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ ۱۲

اخبرنی العلامۃ عبد الباری قال انی محمد ظاہر الوتری انی عبد الغنی المجددی المدنی عن محمد عابد الانصاری عن السید عبد الرحمن الاہدل عن ابیہ السید سلیمان بن یحیی الاہدل عن السید احمد بن محمد شریف المقبول الاہدل عن السید یحیی بن عمر مقبول الاہدل عن السید ابی بکر بن علی البطاح الاہدل عن السید یوسف بن محمد البطاح الاہدل عن السید الطاہر الحسین الاہدل

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۷۱) مسند خلافت پر متمکن ہوا تو مجھ سے کہا کہ حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا لاؤ۔ جب انکے بلانے میں کچھ تاخیر ہوئی تو کہا کہ کیوں نے جعفر کو بلانیکا حکم نہ کیا تھا۔ تجھکو خدا کی قسم ہے کہ بلا لانا انکو ورنہ بہت بری طرح سے تجھکو قتل کرونگا۔ ربیع کہتے ہیں کہ میں نے انہیں بلا لایا پس جب ہم ہرو خلیفہ کے دروازے پر پہنچے تو حضرت جعفر کھڑے ہو گئے اور انکے لب کچھ حرکت کرنے لگے۔ پھر اندر داخل ہو کر خلیفہ کو سلام کیا۔ خلیفہ نے جواب نہ دیا۔ اور نہ انہیں بیٹھنے کو کہا۔ پھر مڑ کر کہا کہ اے جعفر تو ایسا ہے اور ویسا ہے (یعنے شکایت کی) اور ایک حدیث آبا و اجداد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت غدر کرنے والے کے لئے ایک جھنڈا کھڑا کیا جائیگا جس سے وہ تمام لوگوں میں پہچان لیا جائیگا۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت جعفر کو غدر کرنے والے بنایا۔ گویا حدیث مذکور کا مصداق ٹھہرایا۔ یہ سنکر حضرت جعفر نے بھی اپنے آبا و اجداد سے ایک حدیث روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت عرش کے درمیان سے ایک منادی ندا کریگا کہ جنکی اجرت اللہ تعالیٰ پر ہے وہ لوگ کھڑے ہو جائیں۔ یہ ندا سنکر صرف بزرگی والے لوگ کھڑے ہونگے۔ بار بار یہی فرماتے رہے حتی کہ خلیفہ کا غصہ تھم گیا اور دل نرم ہو گیا پھر اسنے کہا کہ اے ابو عبد اللہ بیٹھو اور اپنی جگہ بیٹھو یعنے اعزاز کیا پھر نہایت خوشبو دار تیل جسمیں غالیہ ملا ہوا تھا منگا کر خود اپنے ہاتھ سے حضرت جعفر کے ہاتھ پر ڈالا پھر عزت و احترام کے ساتھ رخصت کیا اور ربیع سے کہا کہ ابو عبد اللہ (یہ حضرت جعفر کی کنیت ہے) کا جائزہ جاری کر دو اور اسکو دوچند کر دو جب حضرت جعفر باہر نکلے تو ربیع نے نہایت خلوص و ادب سے پوچھا کہ آپ خلیفہ کے روبرو آنیکے آگے کیا پڑھ رہے تھے کہ میں نے آپکے لب کو حرکت کرتے ہوئے دیکھا تھا تو حضرت جعفر نے فرمایا کہ مجھ سے میرے باپ نے اور انکو انکے باپ نے اور انکو انکے دادا نے روایت کی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی غم پیش آتا تھا تو اس دعا کو پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ خوشی دلانیوالی دعا ہے۔ یہ دعا متن کتاب میں آتی ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہٗ

عن[١٢] الحافظ عبد الرحمن بن علي الديبع الشيباني عن[١٣] الشمس محمد عبد الرحمن
السخاوي انا[١٤] ابو اسحاق ابراهيم بن علي انا[١٥] الامام ابو طاهر المجد الفيروز
ابادي انا[١٦] محمد بن ابي القاسم الفارقي انا[١٧] علي بن احمد العراقي انا[١٨]
ابو الفضل جعفر بن علي الهمداني انا[١٩] الشريف ابو محمد عبد الله بن
عبد الرحمن الديباجي ثنا[٢٠] ابو عبد الله محمد بن الحسين بن صدقة بن
سليمان الاسكندري ثنا[٢١] ابو الفتح نصر ابن الحسين بن القاسم الشاشي
ثنا[٢٢] ابو الحسن علي بن الحسين بن ابراهيم العاقولي الشافعي ثنا[٢٣] القاضي
ابو الحسن محمد بن علي بن صخر الازدي ثنا[٢٤] ابو العباس احمد بن محمد بن
يعقوب الهروي ثنا[٢٥] احمد بن منصور بن محمد الحافظ المؤذن
ثنا[٢٦] ابو الحسن علي بن الحسن بن احمد البلخي القطان ثنا[٢٧] ابو الحسن علي بن احمد بن
محمد البلخي المحتسب ثنا[٢٨] محمد بن هارون الهاشمي ثنا[٢٩] محمد بن يحيى
المازني ثنا[٣٠] موسى بن سهل عن[٣١] الربيع[٥١] قال لما استقلت اي الخلافة
او البيعة لابي جعفر المنصور قال يا ربيع ابعث الي جعفر اي الصادق
ابن محمد فقمت بين يديه وقلت اي بلية يريدان يفعل واوهمته اني

البيضاوي

الحسن

محمد

[١٢] الحافظ عبد الرحمن بن علي الديبع الشيباني عن[١٣] الشمس محمد عبد الرحمن
السخاوي انا[١٤] ابو اسحاق ابراهيم بن علي انا[١٥] الامام ابو طاهر المجد الفيروز
ابادي انا[١٦] محمد بن ابي القاسم الفارقي انا[١٧] علي بن احمد العراقي انا[١٨]
ابو الفضل جعفر بن علي الهمداني انا[١٩] الشريف ابو محمد عبد الله بن
عبد الرحمن الديباجي ثنا[٢٠] ابو عبد الله محمد بن الحسين بن صدقة بن
سليمان الاسكندري ثنا[٢١] ابو الفتح نصر ابن الحسين بن القاسم الشاشي
ثنا[٢٢] ابو الحسن علي بن الحسين بن ابراهيم العاقولي الشافعي ثنا[٢٣] القاضي
ابو الحسن محمد بن علي بن صخر الازدي ثنا[٢٤] ابو العباس احمد بن محمد بن
يعقوب الهروي ثنا[٢٥] احمد بن منصور بن محمد الحافظ المؤذن
ثنا[٢٦] ابو الحسن علي بن الحسن بن احمد البلخي القطان ثنا[٢٧] ابو الحسن علي بن احمد بن
محمد البلخي المحتسب ثنا[٢٨] محمد بن هارون الهاشمي ثنا[٢٩] محمد بن يحيى
المازني ثنا[٣٠] موسى بن سهل عن[٣١] الربيع[٥١] قال لما استقلت اي الخلافة
او البيعة لابي جعفر المنصور قال يا ربيع ابعث الي جعفر اي الصادق
ابن محمد فقمت بين يديه وقلت اي بلية يريدان يفعل واوهمته اني

[٥١] هو حاجب المنصور ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له

افعل ثم ائتيته بعد ساعة فقال الم اقل لك ابعث الى جعفر بن محمد
فوالله لتاتينى او لاقتلنك شر قتلة فذهبت اليه فقلت يا ابا
عبد الله اجب امير المؤمنين فقام معى فلما دنونا من الباب قام
فحرك شفتيه ثم دخل فسلم فلم يرد عليه و وقف فلم يجلسه ثم رفع رأسه
وقال يا جعفر انت الذى كيت وكيت وحدثنى ابى ربيعة عن
ابيه عن جده عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال "يبعث[1] للغادر
يوم القيمة لواء يعرف به" فقال جعفر بن محمد حدثنى ابى عن
ابيه عن جده ان النبى صلى الله عليه وسلم قال "ينادى منادٍ[1] يوم
القيمة من بطنان العرش الا ليقم من كان اجره على الله تعالى
فلا يقوم من عباده الا المتفضلون" فما زال يقول حتى سكن
ما به والان له فقال اجلس يا عبد الله ارتفع يا عبد الله ثم دعا
بدهن فيه غالية[2] فارقه عليه بيده والغالية تقطر من بين انامل
امير المؤمنين ثم قال انصرف يا عبد الله فحفظ الله تعالى

[1] اسکا ترجمہ گزر چکا ۱۲ [2] غالیہ خوشبوئی ست معروف مرکب از مشک و عنبر و کافور و دہن البان ۱۲
کذا فی المنتخب وغیرہ ۱۲

ثم قال لی یا ربیع اتبع اباعبداللہ جائزتہ واضعفہا فخرجت فقلت
یا اباعبداللہ تعرف محبتی لک قال انت مناحدثنی ابی عن ابیہ
عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "مولی القوم منہم فقلت
یا اباعبداللہ شہدت مالم تشہد وسمعت مالم تسمع وقد
دخلت وراُیتک تحرک شفتیک عند دخولک الیہ قال دعاء کنت
ادعو بہ قلت دعاء حفظتہ عند دخولک الیہ ام شیئ تاثرتہ عن
ابائک الطاہرین قال حدثنی ابی[۳۳] عن ابیہ[۳۴] عن جدہ[۳۵] ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان اذا احزنہ امر دعا بہذا الدعاء وکان یقول ابتداءً
الفرج وہو اَللّٰھُمَّ[۱] اَحْرُسْنِیْ بِعَیْنِکَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاکْنُفْنِیْ بِرُکْنِکَ یکنفک
الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِکَ عَلَیَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ وَرَجَائِیْ فَکَمْ
مِنْ نِعْمَۃٍ اَنْعَمْتَ بِہَا عَلَیَّ قَلَّ لَکَ بِہَا شُکْرِیْ وَکَمْ مِنْ بَلِیَّۃٍ
اِبْتَلَیْتَنِیْ بِہَا قَلَّ لَکَ بِہَا صَبْرِیْ فَیَا مَنْ قَلَّ لَکَ عِنْدَ

[۱] ترجمہ - اے میرے اللہ میری نگرانی فرما تیری اس آنکھ سے جو کبھی نہیں سوتی (یعنے میرا کوئی دشمن مجھے ایذا نہ دے سکے
اور بچائے مجھکو اپنے اس رکن کے ذریعہ سے جو قصد نہ کیا جائے (یعنے جسپر کسی کا دسترس نہیں ہے) اور مجھ پر اپنا رحم
فرما اپنی اس قدرت سے جو مجھ پر ہے - تو ہی میرا بھروسہ اور تو ہی میری امید ہے یعنے میری تمام امیدیں تیری
ذات سے وابستہ ہیں تو ہی انکو پورا کرنے والا ہے - پس تیری بہت نعمتیں مجھ پر مبذول ہوئی ہیں جبکا شکر میں نے
کم کیا اور بہت بلیات سے تو نے میری آزمایش کی جن پر میں نے کم صبر کیا - پس اے وہ ذات پاک جسکی نعمت پر میرا

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ)

بِنِعْمَتِهٖ شُكْرِیْ فَلَمْ یَحْرِمْنِیْ وَیَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلَائِهٖ صَبْرِیْ فَلَمْ یَخْذُلْنِیْ
وَیَا مَنْ رَآنِیْ عَلَی الْخَطَایَا فَلَمْ یَفْضَحْنِیْ اَسْاَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۞ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی دِیْنِیْ بِدُنْیَایَ وَعَلٰی اٰخِرَتِیْ بِالتَّقْوٰی
وَاحْفَظْنِیْ فِیْمَا غِبْتُ عَنْهُ وَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ فِیْمَا حَضَرْتُ یَا مَنْ
لَا تَضُرُّهُ الذُّنُوْبُ وَلَا تَنْقُصُهُ الْمَغْفِرَةُ هَبْ لِیْ مَا لَا یَنْقُصُكَ
وَاغْفِرْ لِیْ مَا لَا یَضُرُّكَ اِلٰهِیْ اَسْاَلُكَ فَرَجًا قَرِیْبًا وَصَبْرًا جَمِیْلًا
وَاَسْاَلُكَ الْعَافِیَةَ مِنْ كُلِّ بَلِیَّةٍ وَّاَسْاَلُكَ الشُّكْرَ عَلَی الْعَافِیَةِ
وَاَسْاَلُكَ دَوَامَ الْعَافِیَةِ وَاَسْاَلُكَ الْغِنٰی عَنِ النَّاسِ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ كما قال الربیع فکتبته عن
جعفر بن محمد وهاهو فی جیبی وقال موسیٰ فکتبته عن الربیع
وهاهو فی جیبی وهکذا علی هذا المنوال الی شیخ شیخنا السید علی ظاهر

(بقیہ حاشیہ صفحہ ٥٧٥) شکر کیا پھر بھی مجھے محروم نہ رکھا اور اے وہ ذات مقدس جس کی بلاؤں پر میرا صبر کم ہوا پھر بھی مجھے رسوا نہ کیا اور اے وہ ذات اقدس کہ جس نے میری خطاؤں کو دیکھ کر بھی میری فضیحت نہ کی۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہمارے سردار محمد پر اور اُنکی آل پر رحمت بھیجے جیسا کہ تو نے درود اور برکت اور رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے میرے اللہ میری دنیا سے میرے دین کی اور تقوے سے میری آخرت کی مدد فرما اور میری حفاظت فرما اس میں کہ میں اس سے غائب رہا۔ اور

(بقیہ بر صفحہ آیندہ)

الوتری وکان سماعہ وکتابۃ عن شیخہ عبد الغنی فی سنۃ الف ومائتین
واحد وثمانین وقد سمع وکتب شیخنا ومولانا عبد الباری عن شیخہ
الوتری فی الثانی من صفر یوم الثلثاء بالمدینۃ المنورۃ وقد وقع
سماعی وکتابتی عن شیخی وسندی عبد الباری فی الحادی والعشرین
من ذی الحجۃ الحرام سنۃ ۱۳۴۰ اربعین وثلثمائۃ والف یوم الاثنین
الذی خلق اللہ فیہ النور - زادنا اللہ نورا علی نور - وحقق
لنا الاجور - والحمد للہ علی ذلک فی الاصائل والبکور - قال
العلامۃ العجلونی فی ثبتہ قال شیخنا محمد الکاملی ورد المدینۃ

(بقیہ صفحہ گزشتہ) مجھکو میرے نفس کے سپرد مت کر اسمیں کہ جس میں میں حاضر رہا - اے وہ ذات جسکو گناہ کچھ
ضرر نہیں دیتے اور جسکو بخشش کچھ گھٹا نہیں سکتی مجھکو عطا فرما کہ وہ تیرا کچھ نہ گھٹا سکیگی اور بخش مجھکو کہ وہ
تجھکو ضرر نہ پہنچا سکیگی - اے میرے اللہ میں تجھ سے قرب کی کشادگی اور خوبی والا صبر مانگتا ہوں
اور ہر طرح کی بلا سے عافیت کا سوال کرتا ہوں - اور عافیت پر شکر گزاری کی توفیق مانگتا ہوں - اور
ہمیشہ کے آرام کا سوال کرتا ہوں - اور لوگوں سے بے نیازی چاہتا ہوں - اور زور ہے نہ طاقت کسی
طرح کی مگر اللہ بلند اور عظمت والے کی مدد سے - دعا کا ترجمہ ختم ہوا - حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ
میں نے حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے اس دعا کو سنکر لکھ لیا اور وہ میرے جیب میں ہے موسیٰ نے کہا کہ میں نے اس دعا کو ربیع سے
لکھ لیا اور وہ میرے جیب میں ہے اسی طرح میرے شیخ مولانا عبد الباری کے شیخ مولانا سید علی ظاہر وتری تک یہ سلسلہ
چلا آیا اور انہوں نے اپنے شیخ عبد الغنی سے سنہ ۱۲۸۱ھ میں اس دعا کو لکھ لیا تھا اور مولانا عبد الباری نے مجھکو اسکی اجازت
کرتے وقت فرمایا کہ میں نے اپنے شیخ وتری سے اسکو لکھ لیا تھا اور وہ میرے جیب میں ہے پھر جیب سے نکالکر مجھکو
دی اور میں نے اس دعا کو سنہ ۱۳۴۰ھ میں لکھ لیا والحمد للہ علی ذلک یہ تری عمدہ اور مستند دعا ہے اسکا پڑھنے والا
خبردار و آفات و بلیات سے مامون و محفوظ رہیگا انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ محمد عبد الہادی کان اللہ لہ

الغزی عن والدہ الرضی عن العز بن جماعۃ عن والدہ البدر عن زین الدین
ابن قاضی شہبۃ عن والدہ الشمس عن ابن العطار عن الشیخ محی الدین
النووی بسندہ الی الامام جعفر ابن محمد بن زین العابدین بن الحسین
ابن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ الحسین عن ابیہ الامام علی بن
ابی طالب رضی اللہ تعالے عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وکل من
رواہ قال وھا ھو فی جیبی وھو حدیث ودعاء وتمیمۃ ای حرز و
اخرجہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی بلفظ - یا علی اذا احزنک امر
فقل اللھم احرسنی الحدیث واللہ اعلم انتہی -

الحدیث الرابع عشر المسلسل بمسح الارض بالید

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۷) واسطے ہیں۔

۱۴

اخبرنی شیخی وسندی مولانا قیام الدین عبد الباری دام فیضہ الجاری
قال اخبرنی شیخی وسندی السید محمد علی بن السید ظاہر الوتری
قال اخبرنی الشیخ عبد الغنی المدنی المجددی عن الشیخ محمد عابد
عن عمہ الشیخ محمد حسین عن ابیہ الشیخ محمد مراد عن شیخہ محمد ہاشم

۱ اس حدیث کے بیان کرنیکے وقت ہر راوی نے اپنا ہاتھ زمین پر پھیرا جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا اسکی تشریح آگے آتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

عن[٨] الشیخ عبد القادر عن[٩] الشیخ حسین العجیمی عن[١٠] الشیخ احمد القشاشی
عن[١١] الشمس محمد بن احمد بن حمزۃ الرملی عن[١٢] القاضی زکریا عن[١٣] الحافظ
ابن حجر عن[١٤] ابی اسحاق التنوخی عن[١٥] احمد الحجار عن[١٦] ابی الفضل جعفر
ابن علی الہمدانی عن[١٧] القاضی الشریف ابی محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن
العثمانی عن[١٨] ابی الحسن علی بن المشرف المصری عن[١٩] ابی القاسم عبد الغفور
ابن الحسن بن اسماعیل الضراب عن[٢٠] ابیہ نا[٢١] ابو جعفر احمد بن اسحاق
ابن البہلول القاضی نا[٢٢] ابی نا[٢٣] ابراہیم بن حمزۃ عن[٢٤] عبد العزیز بن محمد
ہو الدراوردی عن[٢٥] اسید بن ابی اسید ہو البراء عن[٢٦] ابیہ
قال قلت لابی قتادۃ رضی اللہ تعالی عنہ مالک لا تحدث عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما یحدث الناس فقال[٢٧] سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول "من[٢٨] کذب علی معتمدا فلیعد لجنبہ مضجعا
من النار" فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک ویمسح
الارض بیدہ۔ ومسح ابو قتادۃ رضی اللہ تعالی عنہ یدہ بالارض کما

---

[٨] یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر جھوٹ کہا وہ اپنے پہلو کیلئے آتش جہنم سے بچھونا تیار کرلے۔ یہ فرمانا ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ زمین پر پھیرا گویا جھوٹی حدیث کہنے والے کیلئے جہنم کے ٹھکانے کا اشارہ بتلایا اس حدیث شریف سے جھوٹی حدیث کہنے کی سخت وعید ثابت ہوئی اللہم احفظنا ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - ومسح ابو اسید کما مسح ابو قتادۃ وھکذا مسح کل واحد من الرواۃ یدہ بالارض لما حدث بھذا الحدیث حتی قال شیخنا مسح الشیخ محمد علی بن ظاھر الوتری یدہ بالارض لما حدث بہ - قلت وھکذا مسح شیخی یدہ بالارض لما حدث بہ

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور حضرت	الحدیث الخامس عشر المسلسل بوضع الید علی الکتف	صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۹) واسطے ہیں۔

۱۵

لکن ذلک من الامام الجزری فاروی بالسند المذکور امرارا الی الامام[۱۲] الجزری قال فی اسنی المطالب اخبرنا[۱۳] الشیخ المسند الصالح ابو العباس احمد بن عبد الکریم البعلبکی الصوفی بقرأتی علیہ بمدرسۃ الحنابلۃ من مدینۃ بعلبک والمحروسۃ فی ذی الحجۃ الحرام سنۃ اثنتین وسبعین وسبعمائۃ ویدہ علی کتفی قال[۱۴] اخبرنا القاضی تاج الدین عبد الخالق بن عبد السلام بن سعید بن علوان سماعا ویدہ علی الکتفی قال اخبرنا[۱۵] الامام العلامۃ ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن محمد بن قدامۃ المقدسی

سلہ اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میرے شیخ نے اس حدیث کو سناتے وقت میرے کاندھے پر ہاتھ رکھا اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور حدیث سنائی اسیطرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام نے میرے کاندھے پر ہاتھ رکھکر فرمایا چنانچہ آگے آتا ہے

محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

ویدہ علی کتفی اخبرنا[۱۶] ابو الفتح محمد بن عبد الباقی بن سلیمان الحاجب
ویدہ علی کتفی اخبرنا[۱۷] ابو عبد اللہ محمد بن ابی نصر الحمیدی ویدہ
علی کتفی حدثنا[۱۸] ابو اسحاق ابراھیم بن سعد بن عبد اللہ النعمانی
ویدہ علی کتفی حدثنا[۱۹] ابو الحسن احمد بن محمد بن احمد الحافظ ویدہ
علی کتفی اخبرنا[۲۰] ابو الحسن احمد بن عیسی القرضی ویدہ علی کتفی حدثنا[۲۱] ابو الحسن احمد بن محمد بن موسی
الوکیل المکی ویدہ علی کتفی حدثنا[۲۲] ابو محمد ھلال ابن العلاء بن عمر بن ھلال بن العلاء
الباھلی ویدہ علی کتفی حدثنی[۲۳] ابی ویدہ علی کتفی حدثنا[۲۴] عبد اللہ بن
عمرو ویدہ علی کتفی حدثنا[۲۵] زید بن ابی انیسۃ ویدہ علی کتفی حدثنا[۲۶]
ابو اسحق السبیعی ویدہ علی کتفی حدثنی[۲۷] عبید اللہ بن الحارث
ویدہ علی کتفی حدثنی[۲۸] الحارث الاعور ویدہ علی کتفی حدثنا[۲۹] علی بن
ابی طالب ویدہ علی کتفی حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ویدہ علی کتفی حدثنی الصادق الناطق رسول رب العلمین و
امینہ علی وحیہ جبرئیل علیہ السلام ویدہ علی کتفی قال سمعت
اسرافیل یقول سمعت القلم یقول سمعت اللوح یقول سمعت
اللہ عز وجل من فوق العرش یقول[۳۱] للشیئ کن فلا تبلغ

[۳۱] یعنے حق تعالیٰ جب کسی چیز کے پیدا کرنیکا ارادہ فرماتا ہے تو فرماتا ہے (کن) یعنے ہو جا تو کاف نون تک نہیں پہنچنے پاتا کہ وہ چیز ہو جاتی ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہٗ

الکاف النون حتی یکون ما یکون"

اس حدیث میں محمد ۱۶ سے رسول اللہ صلی	الحدیث السادس عشر المسلسل بالاخذ بالید	اللہ علیہ وسلم تک انیس ۱۹ واسطے ہیں۔

اروبہ عن عبد اللہ المحدث القدومی عن عبد الرحمن الکزبری عن ابیہ محمد الکزبری عن احمد العطار عن العلامۃ العجلونی قال فی ثبتہ عن ثبت السید کمال الدین بن حمزۃ انہ قال فیہ اخبرنا شیخا ابو العباس الشماع واخذ بیدی اخبرنا الکمال محمد بن النحاس والحسن بن محمد بن ابی الفتح واخذ بیدی قال الاول انبانا احمد بن عبد الرحمن واخذ بیدی وقال الثانی انبانا ابو العباس الجزری واخذ بیدی قالا اخبرنا ابو عبید اللہ خطیب مرو اقال کل واحد منہما واخذ بیدی قال اخبرنا ابو الفرج الثقفی واخذ بیدی قال انبانا ابو القاسم التیمی واخذ بیدی قالا اخبرنا محمد السمرقندی واخذ بیدی قالا اخبرنا ابو العباس جعفر بن محمد المستغفری واخذ بیدی

---

۱۶ اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ ہر راوی نے اپنے تلمیذ کا ہاتھ تھام کر اسکو سنایا ہے ۱۲

قال حدثنی ابو الحسن علی بن محمد السرخسی واخذ بیدی یوم خروجی من سرخس
قوھذا اٰخر حدیث سمعتہ منہ قحدثنی محمد بن احمد ابی داؤد
واخذ بیدی حدثنا عبد اللہ بن احمد بن سمویہ واخذ بیدی قحدثنا
ابراھیم بن ھدبۃ واخذ بیدی قحدثنا انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی
عنہ واخذ بیدی قحدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخذ بیدی
قوجاء رجل من الحرۃ فقال یا رسول اللہ متی الساعۃ قال ماذا اعددت
لھا قال لم اعد لھا کثیر صلوۃ ولا صیام ولا صدقۃ الا انی احب اللہ
ورسولہ قال صلی اللہ علیہ وسلم "المرء مع من احب" حدیث صحیح
قال ورویناہ فی مسلسلات التیمی وھو مخرج فی الصحیح من غیر تسلسل

---

۱ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھام کر فرمایا اور انہیں سے روایت ہے کہ ایک شخص مقام حرّہ سے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب آئیگی آپنے فرمایا (تو نے اسکے لئے کیا تیاری کی ہے (جو اسکو پوچھتا ہے) اس نے جواب دیا کہ میں نے اس کے لئے کچھ زیادہ (نفل) نماز اور (نفل) روزے اور (نفل) صدقہ سے تیاری نہیں کی ہے مگر البتہ اللہ و رسول کے ساتھ (دلی) محبت رکھتا ہوں۔ پس آپ نے فرمایا (ہر شخص قیامت میں) اسی کے ساتھ رہیگا جسکے ساتھ وہ محبت رکھتا تھا۔ صحابہ کرام کا گمان تھا کہ رسول کے ساتھ آخرت کی معیت باوجود متابعت کے صرف محبت سے نصیب ہوگی جبتک کہ کثرۃ عبادات و زیادۃ ریاضت و مجاہدات حاصل نہ ہو۔ اسی لئے آپ نے اس بشارت کے ساتھ انہیں اطمینان دلایا کہ متابعت کے ساتھ محبت رکھنا حصول معیۃ عقبیٰ کے لئے کافی ہے۔ اور جو معیۃ آیۂ مع الذین انعم اللہ علیہم میں مذکور ہے وہ ایک معیۃ خاصہ ہے کہ جس میں محب و محبوب کی ملاقات ہوگی واؤ اس سے یہ مراد نہیں کہ ہر دو ایک درجہ میں ہونگے۔ کیونکہ یہ بدیہی البطلان ہے اس لئے کہ اہل جنت باہم متفاوت الدرجات ہونگے اسکی تفصیل کتب حدیث و شروح مثلاً مرقاۃ شرح مشکوۃ وغیرہ میں مذکور ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ

انتهی اقول ورواہ احمد الشیخان والترمذی وغیرھم۔

الحدیث السابع عشر المسلسل بالعد فی الید

اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تینتیس واسطے ہیں۔

اخبرنا الشیخ العلامۃ عبد الجلیل وعدھن فی یدی انی الشیخ عبد الغنی وعدھن فی یدی انی الشیخ عابد وعدھن فی یدی انا السند عبد الرحمن الاھدل انا الشیخ امر اللہ بن عبد الخالق المزاجی قال انا الشیخ محمد بن احمد عقیلۃ انا الشیخ حسن بن علی العجیمی انا امام الوقت علیشی ابن محمد الثعالبی وعدھن فی یدی انا ابو الصلاح علی بن عبد الواحد السجلماسی انا الحافظ احمد المغربی القرشی التلمسانی قال انا ابو القاسم ابن محمد الغسانی انا الشیخ احمد بن محمد بابا التنبکتی انا القاضی العاقب ابن محمود انا الفقیہ محمد الحطاب وعدھن فی یدی انا ابو عبد اللہ العلانی وعدھن فی یدی عن شیخہ الخیضری وعدھن فی یدی اخبرنی خالی ابن الحریری وعدھن فی یدی انا الکمال بن النحاس وعدھن فی یدی انا ابو العباس البعلی وعدھن فی یدی انی الخطیب

۱؎ اس حدیث میں ہاتھ کی انگلیوں پر درود شریف کی گنتی کا سلسلہ ہے پانچ درود پانچ انگلیوں پر گنے جاتے ہیں ۱۲

وعدهن فی یدی انا[۲۱] ابو الفرج الثقفی وعدهن فی یدی انا[۲۲] جدی لامی
ابو القاسم التیمی وعدهن فی یدی انا[۲۳] الشیخ ابو بکر الشیرازی وعدهن
فی یدی انا[۲۴] الحاکم ابو عبد الله وعدهن فی یدی قال[۲۵] عدهن فی یدی ابو بکر بن دارم الحافظ
وقال[۲۶] لی عدهن فی یدی علی بن احمد الحسین العجلی وقال[۲۷] لی عدهن فی یدی حرب
ابن الحسین وقال[۲۸] لی عدهن فی یدی یحیی بن المشاور الخیاط وقال[۲۹] الحسن البلهان
لی عدهن فی یدی عمرو بن خالد وقال[۳۰] لی عدهن فی یدی زید بن علی
ابن الحسین وقال[۳۱] لی عدهن فی یدی ابی الحسن علی بن الحسین وقال[۳۲]
لی عدهن فی یدی ابی الحسین بن علی بن ابی طالب وقال[۳۳] لی عدهن
فی یدی ابی علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه وقال[۱] لی عدهن
فی یدی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقال رسول الله صلی
الله تعالیٰ علیه وسلم عدهن فی یدی جبرئیل علیه السلام وقال
هکذا نزلت بهن من عند الله رب العزة جل وعلا اللهم صل علی
محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک

---

[۱] حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ میں گنے اور رسول اللہ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے میرے ہاتھ میں گنے حضرت جبریل کہتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کے پاس سے اسیطرح انکو لیکر نازل ہوا ہوں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

حمید مجید ۵ اللھم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ا
وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید ۵ اللھم وترحم علی محمد وعلی آل
کما ترحمت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید ۵ اللھم و
علی محمد وعلی آل محمد کما تحننت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک
اللھم وسلم علی محمد وعلی آل محمد کما سلمت علی ابراھیم وعلی آل
انک حمید مجید ۵ رواہ القاضی عیاض فی الشفاء من طریق
عن الحاکم وھکذا ھو عند الحاکم فی علومہ واخرجہ ابو نعیم فی المع
مسلسلا وکذلک الدیلمی وابن مسدی وابن المغفل وابن بشکو
وغیرھم من اھل المسلسلات انتھی کذا فی حصر الشارد

وعن طریق ابی نعیم الفونوی والدیلمی فی مسند الفر

الحدیث الثامن عشر المسلسل بتقلیم الاظفار یوم الخمیس

اس سلسلہ میں میرے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تیرہ واسطے ہیں۔

اروی عن الشیخ الحبیب الحبشی عن والدہ عن عمر العطار عن صالح الف
عن محمد بن سنۃ الفلانی عن الشریف محمد عن بدر الدین الک

۵ اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اپنے فلاں شیخ کو بروز پنجشنبہ ناخن تراشتے دیکھا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اسی طرح پہنچتا ہے جب سے یہ حدیث راقم مسکین کو پہنچی ہے حتی الامکان عامل ہے وباللہ التوفیق کتبہ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

عن الامام السيوطي عن عمر بن فهد عن الامام الجزري قال في اسنى
المطالب رأيت الشيخ الصالح ابا هريرة عبد الرحمن بن الشيخ الامام
حافظ الشام ابي عبد الله محمد بن احمد بن عثمان بن الذهبي يقلم اظفاره
يوم الخميس وقال رأيت الشيخ الصالح ابا العباس احمد بن عبد الرحمن
ابن يوسف البعلي يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت الشيخ العالم
ابا عبد الله محمد بن اسماعيل بن احمد المقدسي الخطيب يقلم اظفاره
يوم الخميس وقال رأيت الامام المسند ابا الفرج يحيى بن محمود الثقفي
يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت جدي ابا القاسم اسماعيل بن
محمد يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت الامام المسند ابا محمد
الحسن بن احمد السمرقندي يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت ابا العباس جعفر بن محمد المستغفري
يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت الشيخ محمد بن احمد المكي يقلم اظفاره يوم الخميس
وقال رأيت ابا القاسم ابراهيم بن محمد بن علي بن شاه المروروذي يقلم اظفاره
يوم الخميس وقال رأيت ابا بكر محمد بن عبد الله النيسابوري
يقلم اظفاره يوم الخميس قال رأيت عبد الله بن موسى يقلم اظفاره
يوم الخميس قد رأيت الفضل بن عباس الكوفي يقلم اظفاره يوم الخميس

قال[٢٣] رأيت الحسين بن هارون الضبي يقلم اظفاره يوم الخميس قد[٢٤] رأيت
عمر بن حفص يقلم اظفاره يوم الخميس قد[٢٥] رأيت ابي حفص بن غياث
يقلم اظفاره يوم الخميس قد[٢٦] رأيت جعفر بن محمد يقلم اظفاره يوم الخميس
قد[٢٧] رأيت محمد بن علي يقلم اظفاره يوم الخميس قال رأيت[٢٨] علي بن الحسين
يقلم اظفاره يوم الخميس قد[٢٩] رأيت الحسين بن علي يقلم اظفاره
يوم الخميس قد[٣٠] رأيت عليا رضي الله عنه يقلم اظفاره يوم الخميس
قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقلم اظفاره يوم
الخميس - ثم قال "يا علي[٣١] قص الظفر وتنف الابط وحلق العانة
يوم الخميس والغسل والطيب واللباس يوم الجمعة انتهى"
اقول[٣٢] وهذا الحديث وان لم يوجد في كتب الحديث * وقد انكره

---

[١] حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بروز پنجشنبہ ناخن تراشتے دیکھا پھر مجھے فرمایا کہ اے علی ناخن کا کترنا اور بغل کے بال نوچنا اور زیر ناف کے بال مونڈنا پنجشنبہ کو چاہیے اور غسل اور خوشبو کا لگانا اور لباس کا بدلنا جمعہ کے روز چاہیے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ [٢] میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث اگرچہ کتب حدیث میں نہیں پائی جاتی ہے اور امام عبد الرحمن شیبانی نے اپنی کتاب تمییز الطیب من الخبیث میں اس بات کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ ناخن کے تراشنے اور اسکی کیفیت اور اس کے لئے کسی یوم کے تعین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی ہے اھ لیکن امام عبد الرحمن صفوری نے اپنی کتاب نزہۃ المجالس میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص آنکھ کی اور فقر اور برص اور جنون کی بیماری سے مامون رہنا چاہے تو اسکو چاہیے کہ اپنے ناخن پنجشنبہ کے روز بعد عصر تراشے اھ اور درمختار میں ناخن تراشنے کی کیفیت یہ بتلائی ہے کہ داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت کا ناخن کاٹے اسکے بعد وسطی کا پھر بنصر کا پھر خنصر کا

باقی حاشیہ بر صفحہ آیندہ

الامام عبد الرحمن بن علی الدیبع الشیبانی فی تمییز الطیب من الخبیث
بان حدیث قص الاظفار لم یثبت فی کیفیتہ ولا فی تعیین یوم ورد عن النبی
صلے اللہ علیہ وسلم انتہی لکن قد روی الامام عبد الرحمن الصفوری
فی کتابہ النزھۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ قال من اراد ان
یأمن شکایۃ العین والفقر والبرص والجنون فلیقص اظفارہ یوم
الخمیس بعد العصر انتہی وفی کیفیۃ قص الاظفار وردت روایات
مختلفۃ اوردھا فی الدر المختار واللہ تعالیٰ اعلم

فی الجزء الاول ۱۲

اس حدیث میں	الحدیث الثامن عشر المسلسل تقول انی احبک فقل اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک	علیہ وسلم کے
میرے اور		درمیان
رسول اللہ صلی اللہ		انتیس واسطے ہیں ۲۹

۱۹

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۸۸) پھر بائیں ہاتھ کی خنصر سے شروع کرکے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کرے۔ اسکے سوا ایک دوسری کیفیت بھی منقول ہے۔ اور پاؤں کے ناخن تراشنے کی کیفیت یہ لکھی ہے کہ داہنے پاؤں کی خنصر سے شروع کرے اور بائیں کی خنصر پر ختم کرے یعنے ترتیب خلاف کے مطابق تراشے واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

۱۹ اس حدیث میں ایک دعا کا سلسلہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اس کے پڑھنے کا حکم ان الفاظ سے کیا کہ اے معاذ واللہ میں تجھکو دوست رکھتا ہوں اور وصیت کرتا ہوں کہ نماز کے بعد اس دعا کا پڑھنا ہرگز ترک کرو۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے لیکر میرے شیخ تک ہر راوی نے یہی کہا کہ میں تجھکو دوست رکھتا ہوں۔ تم یہ دعا پڑھو حتیٰ کہ میرے شیخ نے بھی مجھے ایسی ہی اجازت دی۔ اسکو مسلسل بالمحبۃ بھی کہتے ہیں چاہیے کہ ہر نماز کے بعد استغفار ۳ بار اور اللھم انت السلام الخ ایک بار پڑھکر اس دعا کو کم از کم ایک بار پڑھ لیا کریں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

قال لى شيخى العلامة عبد الجليل المدنى انى احبك فقل اللهم اعنى على
ذكرك وشكرك وحسن عبادتك فى دبر كل صلوة وقال قال
لى الشيخ عبد الغنى انى احبك فقل اللهم الخ وقال قال لى الشيخ عابد
انا احبك فقل اللهم الخ وقال قال لى السيد احمد بن سليمان انى احبك
فقل الخ وقال قال لى الشيخ عبد الخالق المزجاجى انى احبك فقل الخ
وقال قال لى السيد يحيى بن عمر مقبول الاهدل انى احبك فقل الخ
وقال قال لى الشيخ عبد الله بن سالم البصرى انى احبك فقل الخ وقال
قال لى الشيخ محمد ابن علاء الدين البابلى انى احبك فقل الخ وقال قال
لى الشيخ سالم السنهورى انى احبك فقل الخ وقال قال لى الشيخ محمد بن
عبد الرحمن العلقمى انى احبك فقل الخ وقال قال لى الشيخ ابو الفضل
جلال الدين السيوطى انى احبك فقل الخ وقال قال لى ابو الطيب احمد
بن محمد الحجازى انى احبك فقل الخ وقال قال لى القاضى محمد الدين
اسمعيل بن ابراهيم الحنفى انى احبك فقل الخ وقال قال لى الحافظ
ابو سعيد العلائى انى احبك فقل الخ وقال قال لى احمد بن محمد
الادموى انى احبك فقل الخ وقال قال لى عبد الرحمن ابن مكى انى احبك

فقل الخ وقال[۱۸] قال لی ابو طاهر السلفی انی احبك فقل الخ وقال[۱۹] قال لی
محمد بن عبد الکریم انی احبك فقل الخ وقال[۲۰] قال لی ابو علی عیسی بن
شاذان البصری انی احبك فقل الخ وقال[۲۱] قال لی احمد[۵۱] بن سلیمان
النجاد انی احبك فقل الخ وقال[۲۲] قال لی ابو بکر[۵۲] ابن ابی الدنیا انی
احبك فقل الخ وقال[۲۳] قال لی الحسن بن عبد العزیز الجروی انی احبك فقل الخ
وقال[۲۴] قال لی عمرو بن مسلم انی احبك فقل الخ وقال[۲۵] قال لی الحکم بن عبدہ
انی احبك فقل الخ وقال[۲۶] قال لی حیوة بن شریح انی احبك فقل الخ وقال
قال لی عقبة بن مسلم انی احبك فقل الخ وقال[۲۷] قال لی ابو عبد الرحمن الجلی
انی احبك فقل الخ وقال[۲۸] قال لی الصنابحی انی احبك فقل الخ وقال[۲۹] قال
لی معاذ بن جبل رضی الله تعالی عنه انی احبك فقل الخ وقال[۳۰] قال
لی رسول الله صلی الله علیه وسلم یا معاذ انی احبك فقال اللهم اعنی
علی ذکرك وشکرك وحسن عبادتك الخ وفی روایة ابی داود

۵۱ هو ابو بکر احمد بن سلیمان ابن الحسین
۵۲ هو ابو بکر عبد الله ابن محمد بن عبید الله

۳۰ اس دعا کا ترجمہ یہ ہے۔ اے میرے اللہ میرا ذکر کرنے اور شکر کرنے اور تیری اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔ گویا یہ جامع دعا ہے جب بندہ حق تعالیٰ کا ذکر اور اسکی نعمتوں پر شکر اور اسکی اچھی عبادت (جسکو وہ پسند اور قبول فرمائے) کرنے والا ہو جائے تو بس وہ خدا کا خاص بندہ ہو گیا اور جو خدا کا ہو گیا خدا اسکا ہو گیا من کان الله کان الله له الحدیث۔ سبحان اللہ کیا پیاری دعا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس محبت و شفقت کیساتھ اس کے پڑھنے کی تعلیم فرمائی ہے اور اسکا سلسلہ بھی کتنا پیارا ہے کہ ہر شیخ نے اپنے تلمیذ کو اپنی محبت کا اظہار کرتے

بقیہ حاشیہ بر صفحۂ آیندہ

یامعاذ واللہ انی احبک اوصیک یامعاذ لا تدعن فی دبر کل صلوۃ
تقول اللھم الخ قال الشیخ عابد رحمہ اللہ تعالی فی حصر الشارد وقد
جزم السخاوی بصحۃ متن ھذا المسلسل واسنادہ والحدیث قد
اخرجہ النسائی وابو داؤد واحمد والحاکم وغیرھم رحمھم اللہ تعالی
انتھی اقول وفی روایۃ الامام احمد عن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اخذ بیدہ یوما ثم قال یامعاذ انی لاحبک فقال لہ معاذ
بابی انت وامی یارسول اللہ وانا احبک قال اوصیک یامعاذ لا
تدعن فی دبر کل صلوۃ وذکر الی اخر قولہ عبادتک ؛

اس حدیث میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ	الحدیث العشرون المسلسل بالسؤال عن الاخلاص	علیہ وسلم کے درمیان تیس واسطے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۹۱ کا) ہوئے پڑھنے کی وصیت کی ہے۔ اس حدیث کو نسائی وابو داؤد واحمد وحاکم وغیرہم نے روایت کی اور امام سخاوی نے اسکے متن اور سند کی صحت پر جزم کیا ہے اور امام احمد رحمہ اللہ کی روایت میں یوں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز معاذ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر فرمایا کہ اے معاذ میں بلاریب تجھکو دوست رکھتا ہوں یہ سنکر معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں میں بھی آپکو دوست رکھتا ہوں پس حضرت نے فرمایا کہ اے معاذ میں تجھکو وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد اس دعا کو پڑھنا مت چھوڑ۔ پس ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس دعا کو پڑھنا لازم کرے اور اسکی فضیلت سے محروم نہ رہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

۲۰ ؎ اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی نے اپنے شیخ سے سوال کیا ہے کہ اخلاص کیا چیز ہے اسطرح یہ سلسلہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ اخلاص کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حق تعالی شانہ سے دریافت کیا کہ اخلاص کیا ہے پس اللہ پاک نے اسکا جو جواب دیا وہ آگے آتا ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

سألت شيخنا الشيخ محمدا عبد الباري عن الاخلاص ما هو فقال سألت
شيخنا محمدا على الوتري عن حقيقة الاخلاص فقال سألت الشيخ
عبد الغني المجددي عنها فقال سألت عنها الشيخ محمدا عابد السندي
فقال سألت عنها الشيخ صديق بن على المزجاجي فقال سألت
الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجي عنها فقال سألت الشيخ
حسن العجيمي عنها فقال سألت الشيخ احمد القشاشي عنها فقال
سألت الشيخ احمد الشناوي عنها فقال سألت والدي الشيخ
على الشناوي عنها فقال سألت الشيخ عبد الوهاب الشعراني عنها
فقال سألت الحافظ الجلال السيوطي عنها فقال سألت عائشة بنت
جار الله بن صالح الطبري عنها فقالت سألت ابراهيم بن محمد بن صديق
عنها فقال سألت ابا العباس الحجار عنها فقال سألت جعفر بن على
الهمداني عنها فقال سألت ابا القاسم بن بشكوال عنها فقال سألت
القاضي ابا بكر ابن العربي عنها فقال سألت اسماعيل بن محمد بن الفضل
الاصبهاني عنها فقال سألت ابا بكر احمد بن على بن خلف عنها
فقال سألت عبد الرحمن السمعي عنها فقال سألت على بن سعيد

الثغرائی عنہا فقال[۲۳] سألت احمد بن محمد بن زکریا عنہا فقال[۲۴] سألت
علی بن ابراہیم الشقیقی عنہا فقال[۲۵] سألت محمد بن جعفر الخصاف
عنہا فقال[۲۶] سألت احمد بن غسان عنہا فقال[۲۷] سألت احمد بن
عطاء الہروی الہجیمی عنہا فقال[۲۸] سألت عبد الواحد بن زید عنہا
فقال[۲۹] سألت الحسن البصری عنہا فقال[۳۰] سألت حذیفۃ بن الیمان رضی
اللہ عنہ عن الاخلاص ما ہو فقال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عن الاخلاص ما ہو فقال سألت جبریل علیہ السلام عن الاخلاص
ما ہو فقال سألت عنہ رب العزۃ جل جلالہ فقال الاخلاص[۱]
سر من اسراری اودعتہ قلب من احببت من عبادی۔ اللہم

---

[۱] یعنے اخلاص کی حقیقت اللہ تعالیٰ نے یہ فرمائی کہ اخلاص میرے اسرار میں سے ایک سر ہے کہ اسکو میرے بندوں میں سے جسکے دل میں چاہا ودیعۃً رکھدیا۔ اے اللہ مجھکو ہر قول و فعل میں اخلاص نصیب فرما اور ریا و سمعہ و سوء نیت سے مجھکو پناہ میں رکھ آمین۔ اخلاص کے متعلق ایک نظم ہدیۂ ناظرین ہے ؎

[۲] کسی زمانہ میں تھا سب کا ہمعنیر اخلاص ٭ دکھائی دیتا ہے مشکل سے اب کہیں اخلاص ٭ جہاں سے اٹھگیا اخلاص اس زمانہ میں
کسی کی ذات میں آتا نظر نہیں اخلاص ٭ بیان اسکا کتابوں میں ہم نے دیکھا ہے ٭ مگر زمانہ میں دیکھا نہیں کہیں اخلاص
ہزار غوطہ لگاؤ یہ دُر نہ ہاتھ لگے ٭ ہوا ہے ایسا سمندر میں تہ نشین اخلاص ٭ غوطی کے وقت میں ہر ایک دست ہوتا ہے
دکھائیں وقت مصیبت میں خلصنی اخلاص ٭ تمکو نجات قیامت میں اس ہی سے ہوگی ٭ کہ جس کے نیک عمل کے رہا قریں اخلاص
ضرور چاہیے اخلاص اہل ایمان کو ٭ یہ سمجھو خاتم ایمان کا ہے نگیں اخلاص ٭ عبث تلاش ہے دنیا میں مل نہیں سکتا
خدا ہی دے تو ملے ہاں وہ مرد جیں اخلاص ٭ یہ پوچھا سرور کونین سے حذیفہؓ نے ٭ کہ کسکو کہتے ہیں اے عرش کے مکیں اخلاص
کہا کہ میں نے یہ جبریل سے سوال کیا ٭ بتائے کسے کہتے ہیں اسے امیں اخلاص ٭ کہا کہ میں نے بھی پوچھا خدائے عالم سے
ہے کیا بتا مجھے اے رب عالمیں اخلاص ٭ کہا کہ ہے میرے اسرار سے اک ایسا سر ٭ کہ جسکے قلب میں ڈالا ہو اوہیں اخلاص
دعا کرو یہ بصد عجز بندۂ مسکیں ٭ خدا عطا کرے ہم کو وہ نازنیں اخلاص ٭ ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

اسألك الاخلاص فی القول والعمل واعوذبك من الریاء والسمعة و
سوء النیة۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الحادی والعشرون المسلسل باجابة الدعاء فی الملتزم	علیہ وسلم تک تیئیس واسطے ہیں۔

۲۱ ۲۳

اخبرنی العلامة ابوالفیض عبدالستار المکی اتی الاستاذ الوتری
والشیخ منظور احمد النقشبندی ح واخبرنی عبدالحق المکی قالوا اخبرنا الشیخ عبدالغنی اخبرنی
الشیخ عابد انا عمی محمد حسین انا محمد بن محمد بن محمد المغربی انا عبدالله البصری ثنا احمد البابلی
انا احمد بن خلیل السبکی انا النجم الغیطی انا زکریا الانصاری انا ابن
حجر انا شرف الدین ابن الجماعة انا یحیی بن فضل الله العمری
انا مکی بن علان انا ابوالطاهر السلفی سمعت ابا القاسم حمزة بن
یوسف السهمی بجرجان سمعت ابا القاسم عبدالله بن محمد البزاز بمصر
سمعت محمد بن الحسن الانصاری سمعت ابابکر محمد بن ادریس المکی
سمعت عبدالله الحمیدی سمعت سفیان بن عیینة سمعت عمرو بن

---

۱ اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ اسکا ہر راوی مجھ مسکین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک یہی کہتا ہے کہ میں نے مقام ملتزم میں دعا کی اور وہ قبول ہوئی۔ ملتزم وہ مقام مبارک ہے جو باب کعبہ و حجر اسود کے متصل واقع ہے۔ جہاں طواف کے بعد دیوار کعبہ سے ملصق ہو کر کھڑے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ اسکی فضیلت میں جو حدیث وارد ہے آگے آتی ہے ۱۲
محمد عبدالہادی غفرلہٗ

دینار سمعت[۲۳] ابن عباس رضی اللہ عنہما سمعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم
یقول "الملتزم[۵] موضع یستجاب فیہ الدعاء وما دعی اللہ فیہ عبد دعوۃ
الا استجابہا" قال ابن عباس رضی اللہ عنہما فواللہ ما دعوت
فیہ قط الا اجابنی قد عمرو انا ما دعوت اللہ فیہ الا استجاب لی
سفیان وانا ما دعوت اللہ الخ وھکذا قال کل راوٍ من رواتہ ھذا السند حتی قال شیخنا ابو الفیض
وانا دعوت اللہ تعالی فیہ فاستجیب لی **واقول** دعوت اللہ تعالی
فیہ فاستجاب لی بفضلہ وکرمہ۔ **والحدیث** اخرجہ القاضی
عیاض فی الشفاء مسلسلا وقال الحافظ ابو بکر بن مسدی وھذا
حدیث حسن غریب من حدیث عمرو بن دینار عن ابن عباس رضی اللہ
عنہما تفرد بہ مسلسلا محمد بن ادریس المکی کاتب الحمیدی عنہ۔

اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۵) واسطے ہیں۔	**الحدیث**[۲۴] **الثانی والعشرون**[۲۲] **المسلسل بقول یرحم اللہ فلانا کیف لو ادرک زماننا ھذا**

۲۲

[۵] رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ملتزم ایسا مقام ہے کہ اس میں دعا مستجاب ہوتی ہے۔ کسی بندہ نے اس مقام میں کوئی دعا نہ کی۔ مگر اللہ تعالی نے اسکو قبول فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ اس مقام میں میری دعا قبول ہوئی اسطرح ہر راوی نے کہا۔ میں کہتا ہوں کہ مقام موصوف میں میری کلہا دعا بھی قبول ہوئی فللہ الحمد علی ذلک ۱۲ [۲۳] اسمیں میرے شیخ عبد الجلیل رحمہ اللہ سے یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک ہر راوی نے اپنے شیخ کا نام لیکر کہا ہے کہ اللہ تعالی فلاں پر رحم کرے اگر وہ ہمارے اس زمانہ کو پاتے تو نہ معلوم کیا کہتے۔ اسکی تفصیل آئندہ آتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

اخبرنی الشیخ عبد الجلیل قال اخبرنی الشیخ عبد الغنی قال انی الشیخ
عابد قال انی الشیخ صالح الفلانی قال انی الشیخ محمد بن سنة
قال انی مولای الشریف محمد بن عبد اللہ قال انا احمد العجل الیمنی
انا الشیخ قطب الدین الحنفی انا شہاب الدین احمد بن عبد الغفار
ثنی بہ الحافظ السیوطی قال اخبرتنی ام ہانی بنت علی الہوریني
سماعا قالت انا ابو العباس احمد بن ظہیرۃ انا بہ الامام ابو سعید
خلیل بن کیلکدی العلائی انا ابو الفضل سلیمان بن حمزۃ الحاکم بقرأتی
علیہ انا جعفر بن علی الہمدانی سماعا انا ابو طاہر السلفی انا احمد
ابن علی بن بدران انا ابو الحسین محمد بن احمد الانبوسی انا محمد
ابن عبد الرحمن بن حسام الدین الدینوری نا ابو بشر اسماعیل بن
ابراہیم الحلوانی نا علی بن عبد المؤمن نا وکیع عن ہشام بن عروۃ
عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم "ان من الشعر حکمۃ" وقالت عائشۃ رضی اللہ عنہا

---

۱ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بعض شعر سراسر حکمت ہوتا ہے۔ یعنے شعر ہر قسم کا ہوتا ہے مگر بعض بعض شعر حکمت سے بھرے ہوتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالی لبید (مشہور شاعر عرب) پر رحم فرمائے جو یہ شعر کہتا تھا (جسکا خلاصہ یہ ہے) وہ لوگ گزر گئے جنکی پناہ میں لوگ زندگی کرتے تھے اور میں انکے پیچھے خارشتی

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ

یرحم اللہ لبیدا وھو الذی یقول شعرا

ذھب الذین یعاش فی اکنافھم	وبقیت فی خلف کجلد الاجرب
یتاکلون[1] خیانۃ مذمومۃ	ویعاب سائلھم وان لم یشغب

وقال عروۃ قالت عائشۃ رضی اللہ تعالے عنھا کیف لو ادرک زماننا ھذا وقال عروۃ یرحم اللہ عائشۃ کیف لو ادرکت زماننا ھذا قال ھشام یرحم اللہ عروۃ کیف لو ادرک زماننا وقال وکیع یرحم اللہ ھشاما کیف لو ادرک زماننا ھذا وقال علی یرحم اللہ وکیعا کیف لو ادرک زماننا ھذا وقال ابو بشر یرحم اللہ ابا بشر کیف ادرک زماننا ھذا وقال ابو الحسین یرحم اللہ ابن حسام کیف لو ادرک زماننا ھذا وقال ابن بدران یرحم اللہ ابا الحسین کیف لو ادرک زماننا ھذا وقال السلفی یرحم اللہ ابن بدران کیف لو ادرک زماننا

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۹۷ کا) کھال کے مانند باقی رہ گیا اب لوگ مذموم خیانۃ کا مال کھاتے ہیں۔ اور انکا سائل عیب لگایا جاتا ہے اگرچہ وہ شور نہ کرے۔ عروہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لبید نے اپنے زمانہ کا حال دیکھکر یہ کہا تو اگر ہمارے زمانہ کو پاتا تو نہ معلوم کیسا کہتا۔ پھر عروہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ عائشہ رضی اللہ عنہا پر رحم فرمائے اگر وہ ہمارے اس زمانہ کو پاتیں تو نہ معلوم کیا کہتیں۔ اسی طرح ہر راوی نے کہا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[1] وقال السخاوی رحمہ اللہ تعالی یتحدثون مخافۃ وملالۃ ۱۲ محمد عبد الہادی غفر لہ

ع علی کیف لو ادرک ابن حسام یرحم اللہ

هذا ق الهمدانی یرحم الله السلفی کیف لو ادرک زماننا هذا ق ابو الفضل
سلیمان یرحم الله جعفر الهمدانی کیف لو ادرک زماننا هذا ق
العلائی یرحم الله سلیمان کیف لو ادرک زماننا هذا ق ابن طهیرة
یرحم الله العلائی کیف لو ادرک زماننا هذا ق الحافظ السیوطی
یرحم الله امرهانی کیف لو ادرکت زماننا هذا ق قطب الدین
یرحم الله شیخنا احمد بن عبد الغفار کیف لو ادرک زماننا هذا
ق الشیخ احمد العجل یرحم الله قطب الدین کیف لو ادرک زماننا
هذا ق مولای الشریف یرحم الله احمد العجل کیف لو ادرک
زماننا هذا ق الشیخ محمد بن سنّة یرحم الله مولای الشریف
کیف لو ادرک زماننا هذا قال الشیخ صالح یرحم الله الشیخ محمد بن
سنّة کیف لو ادرک زماننا هذا ق الشیخ عابد یرحم الله شیخنا الشیخ
صالح الفلانی کیف الخ ق الشیخ عبد الغنی یرحم الله الشیخ عابد السندی
کیف الخ ق شیخنا الشیخ عبد الجلیل برّادة المدنی یرحم الله شیخنا عبد الغنی
کیف الخ ق الشیخ فی ثبته وقد جزم العلائی وغیره بصحة تسلسله

٢٣ امر حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الثالث والعشرون المسلسل بالاتکاء	علیہ وسلم تک چھبیس واسطے ہیں۔ ٢٦

وبالسند الی الحافظ السیوطی[1] قال فی الجیاد اخبرنی[2] ابو حامد بن ابی الخیر المقری سماعا علیہ بمکۃ الشریفۃ شرفہا اللہ تعالی وھو متکئ ق اخبرنی[3] ابو الخیر محمد بن محمد المقری وھو متکئ ق اخبرنا[4] محمود بن خلیفۃ المنبجی وھو متکئ ق اخبرنا[5] ابو محمد عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی وھو متکئ ق اخبرنا[6] ابو محمد بن رواج وھو متکئ ق اخبرنا[7] ابو طاہر السلفی وھو متکئ ق قرأت[8] علی ابی الفتح بن دیان بن مسعود الغزنوی باصبہان وھو متکئ ق قرأت[9] علی ابی الحسن علی بن محمد بن نصر اللبان الدینوری وھو متکئ ق قرأت[10] علی ابی القاسم حمزۃ بن یوسف السہمی بجرجان وھو متکئ ق قرأت[11] علی ابی الحسن علی بن احمد بن محمد بن احمد بن الحسین القزوینی بالبصرۃ وھو متکئ ق قرأت[12] علی ابی الحسن بن الحجاج بن غالب الطبرانی بالمحلۃ بمصر وھو متکئ ق قرأت[13]

الغزنوی

---

[1] یہ حدیث ایسی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے سنانے کے وقت ٹیکہ لئے ہوئے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بھی اسکو ٹیکہ لئے ہوئے فرمایا اسطرح امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ تک یہ سلسلہ پہنچا ہے ١٢ عبد الہادی غفرلہٗ

على ابی العلا محمد بن جعفر الکتانی بالرملة وهو متکئ ۞ قرأت[٢٣] علی عاصم بن
علی وهو متکئ ۞ قرأت[٢٤] علی اللیث بن سعد وهو متکئ ۞ قرأت[٢٥] علی بکر
ابن الفرات وهو متکئ ۞ قرأت[٢٦] علی انس بن مالک رضی الله تعالی عنه
وهو متکئ ۞ ۞ رسول الله صلی الله علیه وسلم وهما[٢٧] حسن الله خلق
رجل ولا خلقه فتطعم النار،، انتهی قال المحدث العجلونی فی ثبته
والحدیث کما فی الجامع الصغیر اخرجه الطبرانی فی الاوسط
والبیهقی عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه بهذا اللفظ لکن
بزیادة ابدا فی آخره انتهی

اس میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ	الحدیث[٢٨] الرابع[٢٩] والعشرون[٣٠] المسلسل بالضحک والتبسم	وسلم پہنچیں[٣١] واسطے ہیں۔

اخبرنی[١] شیخی محمد عبد الباری ۞ اخبرنی[٢] شیخنا الوتری عن[٣] الشیخ عبد الغنی
المجددی العمری عن[٤] الشیخ محمد عابد السندی عن[٥] الشیخ صدیق بن علی
المزجاجی عن[٦] احمد الاشبولی المصری عن[٧] الشیخ احمد الملوی عن[٨]

[٢٣] یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کی خلقت اور اخلاق ہر دو اچھے کر دیے
تو اسکو آتش دوزخ نہ کھائیگی ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ
[٢٤] اسکے ہر راوی نے اسکی روایت کرتے وقت تبسم کیا ہے ۱۲

عبد الله بن سالم البصري عن[٩] محمد بن علاء الدين البابلي عن[١٠] احمد بن محمد الشبلي
عن[١١] السيد يوسف بن عبد الله الارميولي عن[١٢] برهان الدين ابراهيم
ابن علي بن احمد العلقشندي عن[١٣] الحافظ ابن حجر عن[١٤] ابي اسحق التنوخي
عن[١٥] علي بن العز عمر انا[١٦] ابو الفرج بن ابي عمر عن[١٧] الكنية بنت علي بن
يحيى بن علي الطراح انا[١٨] ابي عن[١٩] جده عن[٢٠] الخطيب البغدادي انا[٢١]
القاضي ابو العلاء محمد بن علي الواسطي انا[٢٢] ابو الحسن عبد الله بن
محمد السرائي سمعت[٢٣] عمار بن علي سمعت[٢٤] احمد بن نصر الهلالي سمعت[٢٥]
ابي[٢٦] يقول[٢٧] كنت في مجلس سفيان بن عيينة فنظر الى صبي دخل
المسجد فكان اهل المسجد تهاونوا به لصغر سنه فقال سفيان

---

[٩] وهو النصر ١٢ محمد وعبد الهادي عفا الله عنه [١٠] احمد بن نصر كہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ نصر سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ ایک روز میں سفیان بن عیینہ کی مجلس میں تھا ایسے میں ایک لڑکا مسجد میں داخل ہوا تو اہل مسجد نے اسکو نظر حقارت سے دیکھا کہ اتنی کم عمری میں بڑے بڑے علما کی مجلس میں آ بیٹھا ہے اسپر حضرت سفیان نے فرمایا کہ لوگو اس بچے کی حالت پر اسکی اہانت مت کرو تم بھی پہلے ایسے ہی تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر بڑی عمر اور علم کے ساتھ احسان کیا۔ پھر فرمایا اے نصر اگر تو مجھ کو اسوقت دیکھتا جبکہ میں دس سال کا تھا میرا قد پانچ بالشت کا تھا میرا چہرہ دینار کے مانند تھا۔ اور میں گویا آگ کا شعلہ تھا اور میرے کپڑے چھوٹے چھوٹے۔ اور میری آستینیں چھوٹی چھوٹی۔ اور میرا دامن کم مقدار کا۔ اور میری جوتی جیسے چوہے کے کان۔ علماء امصار مثلاً زہری اور عمرو بن دینار کی خدمت میں پھرتا اور انکے درمیان مینگنی کے مانند بیٹھتا۔ اور میری دوات چھوٹی اخروٹ کے جیسی اور میری قلم چھوٹے کیلے کی جیسی اور میرا قلم بادام کے مانند ہوتا تھا۔ پس جب میں مجلس علماء میں داخل ہوتا تو کہا جاتا کہ چھوٹے عالم کیلئے جگہ کشادہ کرو۔ یہ کہکر ابن عیینہ ہنسے اور احمد نے کہا کہ میرے باپ نصر بھی ہنسے اور عمار نے کہا کہ احمد نے بھی ایسا ہی تبسم کیا۔ اسیطرح اس کے ہر راوی نے تبسم کیا حتی کہ شیخ وتری نے کہا کہ اسی طرح مولانا عبد الغنی آکی

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ

كذلك كنتم من قبل فمن الله عليكم ثم قال يا نصر لو رأيتني ولي عشرين
طولي خمسة اشبار، وجهي كالدينار، وانا شعلة نار، وثيابي صغار،
واكمامي قصار، وذيلي بمقدار، ونعلي كاذن الفار، اختلف الى
علماء الامصار، مثال الزهري وعمر بن دينار، اجلس بينهم كالمسمار،
ومحبرتي كالجوزة، ومقلمتي كالموزة، وقلمي كاللوزة، فاذا دخلت
المجلس قيل اوسعوا للشيخ الصغير. قال ثم تبسم ابن عيينة وضحك
وقال احمد وتبسم ابي نصر وقال عمار وتبسم احمد وضحك وهكذا
قال كل واحد من رواته حتى قال الشيخ الوتري تبسم ايضا الشيخ
عبد الغني لما رواه لنا وقال شيخنا الشيخ عبد الباري وكذا تبسم شيخنا
محمد علي بن الطاهر الوتري لما رواه لنا قلت وهكذا تبسم شيخنا عبد الباري
لما رواه لنا۔

اس سند میں مجھ سے حضرت فاطمہ	الحديث الخامس والعشرون المسلسل بالبكاء	رضی اللہ عنہا تک پچیس واسطے ہیں

۲۵

(بقیہ صفحہ گذشتہ) روایت کے وقت ہنسے اور میرے شیخ عبد الباری نے کہا کہ اسیطرح میرے شیخ مولانا وتری اسکی روایت کے وقت ہنسے۔ میں کہتا ہوں کہ میرے شیخ عبد الباری بھی اسکی روایت کے وقت ہنسے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ
۲۵ اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ اس کے ہر راوی نے اسکو روتے ہوئے روایت کی ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو سپرد خاک کیا گیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرط غم سے کہا کہ اے انس تم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خاک ڈالنا کیونکر خوش گوارا ہوا۔ پھر کہنے لگیں۔ ہائے بابا جان

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

اخبرنی الشیخ المذکور عن الشیخ المسطور قال اخبرنی الشیخ عبد الغنی
المجددی بسندہ الی انس بن مالک بمعنی ما اخرجہ البخاری عنہ
رضی اللہ عنہ قال قالت فاطمۃ رضی اللہ عنہا یا انس کیف طابت
انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم التراب
ثم قالت واابتاہ من ربہ ما ادناہ واابتاہ الی جبرئیل ننعاہ یا ابتاہ
واابتاہ اجاب ربا دعاہ واابتاہ من جنۃ الفردوس مأواہ قال
انس ثم بکت فاطمۃ رضی اللہ عنہا قال شیخنا المار واہ لی الشیخ الوتری
بکی قال لما رواہ لی الشیخ عبد الغنی بکی وقال لما رواہ الشیخ محمد عابد
بکی قال لما رواہ لی السید عبد الرزاق البکاری بکی وقال لما رواہ
لی الشیخ محمد بن علاء الدین المزجاجی بکی وقال لما رواہ لی السید
یحیی بن عمر مقبول الاهدل بکی وقال لما رواہ لی السید ابو بکر
ابن علی بکی وقال لما رواہ لی السید یوسف محمد بن بطاح

یا ابتاہ

(بقیہ صفحہ گذشتہ) آپ اپنے رب سے کسقدر قریب ہو گئے۔ ہائے بابا جان ہم جبرئیل علیہ السلام کو اس بات کی خبر دینگے۔ ہائے بابا جان آپ نے اپنے رب کی دعوۃ کو قبول فرمائی۔ ہائے بابا جان جنکا جنت الفردوس ہے۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں۔ میرے شیخ عبد الباری نے فرمایا کہ شیخ وتری مجھ سے اسکی روایت کرنے کے وقت روئے انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے شیخ عبد الغنی اسکی روایت کرتے وقت روئے اور کہا کہ مجھ سے میرے شیخ محمد عابد اسکی روایت کرتے وقت روئے اسی طرح اس کے ہر راوی روئے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الاهدل بکی وقع[٩] لما رواه لی السید طاهر بن حسین الاهدل بکی و
قع[١٠] لما رواه الحافظ عبد الرحمن بن علی الربیع الزبانی بکی وقع[١١] لما رواه لی
الشیخ زین الدین الشرجی بکی وقع[١٢] لما رواه لی نفیس الدین سلیمان بن
ابراهیم العلوی بکی وقع[١٣] لما رواه لی والدی بکی وقع[١٤] لما رواه لی الشیخ
ابو الحسن علی بن هبة الله الشافعی المصری بکی وقع[١٥] لما رواه لی الحافظ
ابو الطاهر احمد بن محمد السلفی بکی وقع[١٦] لما رواه لی ابو الفتح ایزدیار
ابن مسعود بن السماق الغزنوی بکی وقع[١٧] لما رواه لی ابو الحسن بن علی
ابن محمد الدینوری بکی وقع[١٨] لما رواه لی ابو الحسن محمد بن علی بن محمد بکی
وقع[١٩] لما رواه ابو بکر بن عدی بن زجر المنقیری بکی وقع[٢٠] لما رواه لی
احمد بن صالح بن عبید الله الصیدلانی بکی وقع[٢١] لما رواه لی ابو یحیی جعفر
ابن هشام بکی وقع[٢٢] لما رواه لی عالم هو محمد بن الفضل بن النعمان السدوسی
بکی وقع[٢٣] لما رواه لی حماد بن زید بکی وقع[٢٤] لما رواه لی ثابت البنانی
بکی وقع[٢٥] لما حدث به انس بن مالک رضی الله عنه بکی قع[٢٦] الشیخ محمد ابن

---

[١] مولانا محمد بن طیب فاسی رحمه الله نے فرمایا کہ یہ صدقہ جانکاہ و دلسوز ایسا ہے کہ اسپر رونا صرف رلانے کیلئے موقوف
ہے بلکہ جو مسلمان اسکو سنے گا وہ بھی روئے گا ١٢ محمد عبد الہادی غفر الله له

الطيب الفاسي ثم المدني رحمه الله تعالى بل لا يمر هذا الحديث بمؤمن الا بكى

اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک انتیس واسطے ہیں	الحديث السادس والعشرون المسلسل بقول اشهد بالله واشهد الله	٢٦

اروية عن السيد حسين الحبشي المكي عن والده السيد محمد عن عمر العطار عن صالح الفلاني عن سليمان الدمي عن الشريف محمد بن عبد الله عن السراج عمر بن الكجائي عن الجلال السيوطي عن ابي القاسم عمر بن فهد عن الامام محمد ابن الجزري۔

ح وحدثني الشيخ عبد الجليل برادة المدني عن احمد منة الله المصري عن الشيخ محمد البيجي المالكي عن الشيخ يوسف الشباسي المغربي عن الاستاذ السكندري المعروف بالصباغ عن الشيخ محمد الزرقاني عن ابي الارشاد علي الاجهوري عن النور القرافي عن كمال الدين الطويل عن محمد ابن الجزري قال اشهد بالله واشهد الله لقد اخبرني ابو علي الحسن بن هلال الدقاق قال اشهد بالله واشهد الله لقد اخبرني

---

٢٦ اس حدیث کے اکثر راوی یہ کہتے ہیں کہ میں اللہ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں اور اللہ کو گواہ رکھتا ہوں کہ فلاں نے مجھ کو یہ خبر دی اسی طرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اور وہاں سے جبرئیل علیہ السلام تک یہ سند پہنچتا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

ابو الحسن علی بن احمد المقدسی قال اشهد بالله واشهد الله لقد اخبرنی ابو المکارم احمد
ابن محمد اللبان قال اشهد بالله واشهد الله لقد اخبرنی ابو
علی الحسن ابن احمد الحداد قال اشهد بالله واشهد الله لقد انبأنا
الحافظ ابو نعیم احمد بن عبد الله قال اشهد بالله واشهد الله
لقد انبأنی القاضی علی بن احمد القزوینی قال اشهد بالله واشهد الله
لقد حدثنی محمد بن احمد بن قضاعة قال اشهد بالله واشهد الله
لقد اخبرنی القاسم بن علی الهمدانی قال اشهد بالله واشهد الله لقد
حدثنی الحسن بن علی بن محمد بن الجواد بن علی الرضی بن موسی الکاظم بن جعفر
الصادق بن محمد الباقر عن زین العابدین بن علی ابن سید شباب
اهل الجنة الحسین ابن امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی الله
عنهم اجمعین عن ابیه عن جده کل یقول اشهد بالله واشهد الله
لقد حدثنی ابی علی بن ابی طالب قال اشهد بالله واشهد الله
لقد حدثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اشهد بالله واشهد الله

العلاء

---

۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں اور اللہ کو گواہ رکھکر کہتا ہوں کہ تحقیق مجھ کو حدیث بیان کی جبریل علیہ السلام نے اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیشک ہمیشہ کا شراب پینے والا بت پوجنے کے مانند ہے نعوذ باللہ من ذالک اس حدیث شریف سے شرابی کی نہایت خرابی ثابت ہوتی ہے سچا مسلمان یہ سننے کے بعد ہرگز اسکا مرتکب نہ ہوگا ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ۔

لقد حدثني جبريل عليه السلام قال يا محمد ان مدمن الخمر
كعابد وثن - قال العلامة الامير الكبير في ثبته ناقلا عن ابن الجزري
هذا حديث جليل القدر من روايته هؤلاء السادة الاخيار والآل
الاطهار - رواه الحافظ ابو نعيم في كتاب حلية الاولياء وفي
مسلسلاته وقال هذا حديث ثابت رويته العترة الطاهرة الطيبة
عليهم السلام ورواه الشيرازي في الالقاب انتهى -

اس حدیث کی سند میں مجھ سے صحابی رسول	الحديث السابع والعشرون المسلسل بقول كل راو اشهد بالله لسمعت فلانا يقول	حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۷

وبالسند الى الامام السيوطي قال في جياد المسلسلات اشهد بالله لسمعت
ام هانی بنت ابی الحسن بهوريني تقول اشهد بالله لسمعت ابا العباس
ابن ظهيرة يقول اشهد بالله لسمعت الحافظ ابا سعيد العلائي
يقول اشهد بالله لسمعت ابا الفضل سليمان بن حمزة يقول

۱۱ یہ ستائیسویں حدیث ہے اس میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کو حاضر گواہ دیتا ہوں کہ تحقیق میں نے فلاں کو یہ کہتے ہوئے سنا لیکن یہ تسلسل امام سیوطی سے آخر تک ہے اور روایت مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہے ۱۲ محمد عبدالہادی غفرلہ

۱۲ یہ حدیث اسی سند سے مجھے پہنچی ہے جو اس کے آگے مذکور ہے یہی جو سیوطی تک پہنچتی ہے ۱۲

اشهد بالله لسمعت جعفر بن علی المالکی یقول[١٥] اشهد بالله لسمعت
الحافظ ابا طاهر السلفی یقول[١٦] اشهد بالله لسمعت ابا علی الحسن
ابن احمد الحداد یقول[١٧] اشهد بالله لسمعت ابا سعد اسمعیل بن علی
السمان یقول[١٨] اشهد بالله لسمعت ابا عبد الوهاب بن جعفر المیدانی
یقول[١٩] اشهد بالله لسمعت الحسن بن سیرین یقول[٢٠] اشهد بالله لسمعت
احمد بن عاصم یقول[٢١] اشهد بالله لسمعت محمد بن الصفی الحمصی
یقول[٢٢] اشهد بالله لسمعت الاصبغ بن سلام یقول[٢٣] اشهد بالله
لسمعت عفیر بن معدان یقول[٢٤] اشهد بالله لسمعت سلیم بن عامر
یقول اشهد بالله لسمعت ابا امامة رضی الله عنه یقول[٢٥] ان هذه

الآیة نزلت فی القدریة[٢٦] ان المجرمین فی ضلال وسعر
قال العلائی غریب من هذا الوجه وفی اسناده لین ولیس بالواهی
قلت اخرجه ابن عدی فی الکامل وقال عفیر لیس بشیئ وقد رد

---

[١٥] ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تحقیق یہ آیت (ان المجرمین الخ) فرقہ قدریہ کے حق میں نازل ہوئی ۱۲
[٢٦] ترجمہ بیشک مجرم گمراہی میں ہیں (دنیا میں) اور عذاب نار میں ہیں (آخرت میں) تفسیر شہر بنی میں ہے کہ بعض مفسرین کا قول ہے کہ آیت مذکورہ قدریہ کے حق میں نازل ہوئی اور وہ وہی مجرم ہیں جنکا نام اللہ تعالیٰ نے آیۃ ان المجرمین میں لیا ہے ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

من اوجه اخری قویۃ اھ وفی السراج المنیر للشربینی وقال بعض المفسرین ان ھذہ الآیۃ نزلت فی القدریۃ وھم المجرمون الذین سماھم اللہ تعالیٰ فی قولہ ان المجرمین الخ

۲۸ اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اکیس (۲۱) واسطے ہیں۔

الحدیث الثامن والعشرون المسلسل بقول کل راو سمعت فلانا یقول

وبالسند الی الحافظ السیوطی قال فی الجیاد سمعت[۹] ام الفضل بنت محمد المقدسی تقول سمعت[۱۰] ابا العباس احمد بن الحسن السویداوی وابا المعالی الازھری یقولان سمعنا[۱۱] ام الخیر تقول سمعت[۱۲] ابا الطاھر ابن عزون وابا العباس الدمشقی یقولان سمعنا[۱۳] ابا القاسم البوصیری یقول سمعت[۱۴] ابا عبد اللہ النحوی یقول سمعت[۱۵] ابا عبد اللہ القاضی یقول سمعت[۱۶] عبد الرحمن بن عمر الصفار یقول سمعت ابن الاعرابی یقول سمعت[۱۷] ابا زرعۃ ھو عبد اللہ بن محمد العدوی یقول سمعت[۱۸] ابن عائشۃ یقول سمعت[۱۹] علقمۃ بن وقاص یقول

۱۵ اس حدیث میں ایسا سلسلہ ہے کہ ہر راوی لفظ سمعت کے ساتھ روایت کرتا ہے یعنے میں نے اس حدیث کو فلاں سے سنا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

سمعت[21] عمر بن الخطاب یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول۔ انما[22] الاعمال بالنیات۔ الحدیث۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ستائیس (۲۷) واسطے ہیں۔

الحدیث[23] الثامن والعشرون[24] المسلسل بالسلام من نبینا محمد سید الانام علی امتہ الی یوم القیام علیہ افضل الصلوۃ والسلام

اخبرنی[1] الشیخ اسعد الدھان عن[2] الشیخ حسین الجسر عن[3] علاء الدین عابدین عن[4] والدہ محمد امین عابدین شارح الدر المختار عن[5] الشیخ احمد بن عبید العطار عن[6] العلامۃ البجلونی قال فی ثبتہ اجازنی بہ شیخنا یونس[7] المصری الکفراوی عن[8] الشیخ سلطان المزاحی عن[9] ابراھیم اللاقانی عن جماعۃ من اجلھم ابو[10] النجا سالم السنھوری عن جماعۃ من اجلھم النجم[11] محمد بن احمد الغیطی قال فی مسلسلاتہ اخبرنی[12] شیخ الاسلام زکریا الانصاری انا[13] ابو الفضل المرجانی اجازۃ

[1] یعنے سوا اسکے نہیں کہ اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں۔ یعنے عمل کا ثواب نہیں ملتا یا عمل اللہ تعالیٰ کے پاس درجۂ اعتبار نہیں پاتا یا مقبول نہیں ہوتا مگر نیک نیت کے ساتھ۔ ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

[2] یہ بہت عظیم الشان حدیث ہے۔ اس میں یہ سلسلہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو جو قیام قیامت تک آنے والی ہے بکمال شفقت سلام فرمایا اور ہر راوی نے اسکو اپنے شاگرد تک پہنچایا جسکا سلسلہ مجھ مسکین تک پہنچا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ۔

انبانا[١٤] ابو هريرة عبد الرحمن ابن الحافظ ابی عبد الله الذهبی انبانا[١٥] ابی انبانا[١٦] احمد بن اسحاق انبانا[١٧] عبد السلام بن سهل انبانا[١٨] احمد بن عمر بن البيع انبانا[١٩] حميد بن ميمون انبانا[٢٠] ابو بكر احمد بن عبد الرحمن الشيرازی انبانا[٢١] ابو بكر محمد بن احمد بن يعقوب حدثنا[٢٢] محمد بن الحسن بن الصباح حدثنا[٢٣] سهل بن عبد الله التستری عن[٢٤] محمد بن سوار عن[٢٥] الاشعث بن طليق عن[٢٦] الحسن العرنی عن[٢٧] مرة الهمدانی عن[٢٨] عبد الله بن مسعود رضی الله تعالے عنہ

قال[٢٩] جمعنا رسول الله صلی الله علیہ وسلم فی بیت میمونة رضی الله تعالی عنها ونحن ثلاثون رجلا فودعنا وسلم علینا ودعا لنا ووعظنا وقال اقرؤا علی من لقیتم من امتی بعدی السلام الاول فالاول الی یوم القیمة

[١٤] حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو (اپنے مرض موت میں) بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں جمع فرمایا اور ہم تیس آدمی تھے پس آپنے ہمکو وداع فرمایا اور سلام کیا اور ہمارے لئے دعا اور نصیحت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ میرے بعد میرے امتیوں میں سے جو کوئی تم سے ملے اول والے اول والوں کو (بعد والے بعد والوں کو) اسلیے کہ قیامت تک میرا سلام پہنچاؤ۔ سبحان اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسقدر شفقت امت پر تھی کہ قیامت تک کوئی مسلمان اس سے محروم نہیں رہ سکتا شاء اللہ کیسی شاندار حدیث ہے کہاں ہم اور کہاں زمانۂ رسول اتنی صدیوں کے بعد آپکا شفقتانہ سلام ہمکو پہنچ رہا ہے الحمد للہ اٹھائیس واسطوں سے مجھکو یہ سلام پہنچا ہے ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

قال الغيطي حديث حسن باعتبار تعدد طرقه وثقة رجاله سوى الحسن العرني لكنه توبع عن مرة من غير وجه والاسانيد عن مرة متقاربة كما قاله البزار انتهى۔

٣٠

الحديث الثلثون المسلسل برواية نبينا محمد سيد الانام عن سيدنا ابراهيم خليل الرحمن عليهما الصلوة والسلام باقرائه لهذه الامة السلام و اخباره بغراس دار السلام ففيه فضيلة عظيمة باتصال سندنا بالخليل وبنبينا محمد السيد الجليل وقد من الله تعالى به على هذا العبد الذليل فجعل لي سندا متصلا بخليله ابراهيم عليه الصلوة والتسليم

اخبرني العلامة الشيخ عبد الله القدومي النابلسي اخبرني الشيخ

١ یہ تیسویں حدیث نہایت عظیم الشان ہے اس میں وہ مبارک سلسلہ ہے کہ شب معراج میں جب ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی ملاقات ہوئی تو آپنے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپ اپنی امت کو میرا سلام پہنچا کر یہ پیام سناؤ کہ زمین جنت میں درخت لگائیں (اسکی تشریح آگے آتی ہے) سبحان اللہ یہ کیسی پیاری اور کتنی فضیلت والی حدیث ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کا سلام پھر معراج شریف میں کہا ہوا سلام ہمارے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ سے آپکی امت کو پہنچ رہا ہے۔ اور اللہ پاک کا لاکھوں شکر ہے کہ ایسا مبارک سلام سند متصل صحیح کے ساتھ مجھ مسکین تک پہنچا ہے۔ اس سلسلہ میں مجھ سے رسول کائنات علیہ الصلوۃ والتحیات تک اٹھائیس واسطے ہیں ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ۔

عبد الرحمن الكزبري عن[٣] ابيه محمد الكزبري الدمشقي عن[٤] احمد بن عبيد
العطار الدمشقي عن[٥] العلامة العجلوني محدث الشام عن[٦] محمد بن علي
الكاملي الشافعي عن[٧] محمد البطنيني عن[٨] المحقق الشمس محمد الميداني
عن[٩] احمد الطيبي الكبير عن[١٠] السيد كمال الدين الحسيني عن[١١] جمال الدين
ابن جماعة عن[١٢] البرهان الشامي عن[١٣] ابن العطار عن[١٤] الامام
محي الدين النووي قال في تهذيبه اخبرنا[١٥] ابو محمد عبد الرحمن
ابن ابي عمر محمد بن احمد بن قدامة المقدسي انبانا[١٦] ابو حفص ابن طبرزد
انبانا[١٧] ابو الفتح الكرخي انبانا[١٨] القاضي ابو عامر انبانا[١٩] ابو محمد الجراحي انبانا[٢٠]
ابو العباس المحبوبي انا[٢١] ابو عيسى الترمذي انا[٢٢] عبد الله بن ابي زياد
انبانا[٢٣] سيار انبانا[٢٤] عبد الواحد بن زياد عن[٢٥] عبد الرحمن بن اسحاق
عن[٢٦] القاسم بن عبد الرحمن عن[٢٧] ابيه عن[٢٨] ابن مسعود[١] رضي الله تعالى

---

[١] حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں ابراہیم علیہ السلام سے (آسمان ہفتم میں) میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اپنی امت کو میری جانب سے سلام فرمائیے اور انہیں اس بات کی خبر دیجئے کہ جنت کی زمین پاک اور عمدہ (مشک و زعفران کی) اور اسکا پانی نہایت شیریں (اور لذیذ) ہے۔ اور وہ زمین ہموار اور درختوں سے خالی ہے اور تسبیح و تحمید و تہلیل و تکبیر کا پڑھنا اس میں درخت بٹھانا ہے یعنے جو مسلمان جتنے مرتبہ یہ کلمات پڑھیگا اتنے ہی درخت اسکے لئے جنت کی اس زمین میں بٹھائے جائینگے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ جنت کی تمام زمین خالی پڑی ہے اور ہم سے اعمال صالحہ صادر ہونیکے بعد اس میں درخت وغیرہ لگینگے۔ اسلئے کہ وہ تو اپنی تمام نعمتوں اور درختوں اور حور و قصور کیساتھ اب بھی تیار اور موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جنات تجری من تحتها الانهار۔ بلکہ مطلب اسکا یہ ہے کہ جنت میں موجودہ باغات کے علاوہ کچھ خالی زمین بھی ہے تاکہ مومنین اپنی حسب خواہش تسبیح و تحمید وغیرہ پڑھنے سے اس میں درخت بٹھائیں اور وہاں جانے کے بعد انکے پھل پائیں۔ اللہ پاک سب مسلمانوں کو نصیب فرمائے آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقيت ابراهيم ليلة اسري
بي فقال يا محمد اقرأ امتك مني السلام واخبرهم ان الجنة
طيبة التربة عذبة الماء وانها قيعان وان غراسها سبحان
الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر - قال الترمذي
حديث حسن انتهى تلت وروى ابن ماجه والحاكم والطبراني عن ابي هريرة رض

اس حدیث کو سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ

الحديث الحادي والثلثون المسلسل بالاذان في اذن الحزين لدفع الحزن

علیہ وسلم تک اٹھائیس ۲۸ واسطے ہیں۔

٣١

وبالسند السابق الى الامام الجزري قال في اسنى المطالب اخبرنا
شيخنا الامام المحدث جمال الدين يوسف بن محمد بن مسعود السرمري
رحمه الله مشافهة اخبرنا شيخنا الامام ابو الثناء محمود بن محمد بن
محمود المقري اخبرنا شيخنا ابو احمد عبد الصمد بن احمد بن
ابي الجيش انا ابو محمد يوسف بن عبد الرحمن بن علي بن محمد بن الجوزي

١ کتیسویں حدیث اس میں رنجیدہ وغمزدہ کا رنج وغم دفع ہونے کے لئے اس کے کان میں اذان دینے کا سلسلہ مذکور ہے اس کے راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو غمگین دیکھکر فرمایا کہ اے علی اپنے گھر والوں سے کسی کو کہو تمہارے کان میں اذان کہے اس لئے کہ وہ غم کی دوا ہے پس حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو میرا غم زائل ہو گیا پس حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اس عمل کا تجربہ کیا پس اسکو صحیح پایا اسی طرح اس کے اکثر راوی کہتے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

انا والدی انا محمد بن ناصر الحافظ انا ابو بکر محمد بن احمد بن
علی بن خلف انا ابو عبد الرحمن السلمی انا عبد اللہ بن موسی السلمی
انا الفضل بن عباس الکوفی حدثنا الحسن بن ھارون الصنبی ثنا
عمر بن حفص بن غیاث عن ابیہ عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن علی
ابن الحسین عن ابیہ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنھم
قال رانی النبی رضی اللہ علیہ وسلم حزینا فقال یا ابن ابی طالب
اراک حزینا قلت ھو کذالک قال فمر بعض اھلک یؤذن
فی اذنک فانہ دواء للھم قال ففعلت فزال عنی۔
قال الحسین رضی اللہ تعالی عنہ جربتہ فوجدتہ کذالک قال
علی بن الحسین جربتہ فوجدتہ کذالک قال محمد بن علی جربتہ
فوجدتہ کذالک قال جعفر بن محمد جربتہ فوجدتہ کذالک
قال حفص بن غیاث جربتہ فوجدتہ کذلک قال عمر بن حفص جربتہ
فوجدتہ کذالک قال الحسن بن ھارون جربتہ فوجدتہ
کذالک قال الفضل جربتہ فوجدتہ کذلک قال عبد اللہ بن موسی
جربتہ الخ قال ابو عبد الرحمن جربتہ الخ قال ابو بکر جربتہ الخ قال

عبد الرحمن بن الجوزی لم اسمع ابن ناصر یقول فیہ شیئا بل جربتہ انا
فوجدتہ کذلک قال قال ابو محمد یوسف جربتہ فوجدتہ کذلک قال
عبد الصمد جربتہ الخ قال ابو الربیع جربتہ الخ قلت ولم اسمع شیخنا
السرمری (ای الجزری ۱۲) یقول فیہ شیئا ولکن جربتہ الخ ھذا احدیث حسن التسلسل
لم ار فی رجالہ من تکلم فیہ بقادح واللہ تعالی اعلم

اس سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الثانی والثلثون المسلسل بالقنوت فی صلوۃ الصبح	علیہ وسلم تک چھبیس واسطے ہیں

وبالسند الی الامام الجزری قال فی اسنی المطالب رأیت شیخنا
الامام العالم الزاھد المقرئ المحدث ابا محمد محمد بن محمد بن محمد بن
محمد بن محمد النسائی وکان یقنت فی صلوۃ الصبح ورأیت الامام
شیخنا المحدث سعید الدین محمد بن مسعود الکازرونی وکان یقنت
فی صلوۃ الصبح واخبرنا شیخنا ظہیر الدین اسمعیل بن المظفر بن
محمد ورأیتہ یقنت فی صلوۃ الصبح واخبرنا ابو بکر عبد اللہ بن

۱ یہ تیسویں حدیث ہے اور اسکا ہر راوی امام جزری سے حضرت علی تک یہی کہتا ہے کہ میں نے اپنے فلاں شیخ کو دیکھا کہ وہ نماز صبح میں قنوت پڑھتے تھے۔
نزد احناف وتر کے سوا اور نمازوں میں قنوت کا پڑھنا ثابت نہیں البتہ نوازل میں ثابت ہے اسکی تحقیق آگے آتی ہے ۱۲
محمد عبد الہادی غفرلہ

محمد بن شابور ورأيته يقنت في صلوة الصبح اخبرنا ١٥ ابو المبارك
عبد العزيز بن محمد بن منصور ورأيته يقنت في صلوة الصبح اخبرنا ١٦
ابو مسعود سليمان بن ابراهيم بن محمد بن سليمان ورأيته يقنت الخ ١٧
اخبرنا ابو صالح احمد بن عبد الملك النيسابوري ورأيته يقنت الخ حدثنا ١٨
ابو الحارث محمد بن عبد الرحيم بن الحسن بن سليمان ورأيته يقنت الخ
حدثنا ١٩ ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن حمويه ورأيته يقنت الخ
ح سمعت ٢٠ السيد ابا جعفر محمد عبد الله بن علي بن عبد الله بن الحسن
ابن علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه ورأيته يقنت الخ يقول ٢١
صليت خلف ابي عمران ورأيته يقنت في الركعة الثانية من صلوة الصبح
وحدثني ٢٢ ان اباه كان يفعل ذلك قال ٢٣ حدثني ابي وقد رأى اباه عليا
يفعل ذلك ح ٢٤ حدثني ابي عبد الله بن الحسن ان اباه كان يفعل ذلك
ح ٢٥ حدثني ابي الحسن بن علي وكان يذكر عن ٢٦ ابيه ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يدع القنوت في الركعة
الثانية من صلوة الصبح حتى توفي صلى الله عليه وسلم
هذا حديث غريب بهذا السياق وهذا

الاسناد وله[1] شاهد من حديث انس بن مالك ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم لم يزل يقنت في الصبح حتى فارق الدنيا
رواه الحاكم في الاربعين الكبرى له وقال حديث صحيح انتهى قال
الجامع المسكين هذا الحديث وغيره من الاحاديث
الواردة في قنوته صلى الله عليه وسلم في الفجر وغيره كلها محمولة على
قنوت النوازل قال العلامة القاري في شرح مسند الامام
الاعظم واما ما رواه الدارقطني وغيره عن انس رضي الله
تعالى عنه ما زال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقنت في الصبح
حتى فارق الدنيا فمعارض بان شبابة روى عن قيس بن ربيع
عن عاصم بن سليمان قال قلنا لانس بن مالك ان قوما يزعمون ان

---

[1] امام جزری رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کی روایت کے بعد فرماتے ہیں کہ حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس حدیث کی شاہد ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ صبح میں قنوت پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ آپنے وفات پائی اس حدیث کو حاکم نے اپنی کتاب اربعین کبریٰ میں روایت کی ہے اھ بندۂ مسکین کہتا ہے کہ یہ حدیث اور اسکے سوا اور متنی احادیث نماز فجر میں قنوت پڑھنے کے متعلق وارد ہیں وہ سب کی سب قنوت نوازل پر محمول ہیں۔ علامہ علی قاری نے شرح مسند امام اعظم میں فرمایا ہے کہ حدیث انس رضی اللہ عنہ جسکو دارقطنی وغیرہ نے روایت کیا ہے وہ انس رضی اللہ عنہ کی دوسری ایک حدیث کی معارض ہے جسکو شبابہ نے قیس سے انہوں نے عاصم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک جماعت اسبات کا زعم کرتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے۔ پس حضرت انس نے فرمایا کہ انہوں نے جھوٹ کہا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صرف ایک ماہ قنوت پڑھی

(بقیہ بر صفحہ ٦٢٠)

النبی لم یزل یقنت فی الفجر فقال کذبوا انما قنت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم شھرا واحدا یدعو علی احیاء من احیاء المشرکین وروی
الطبرانی عن غالب بن فرقد الطحان قال کنت عند انس شھرین فلم یقنت
فی صلوٰۃ الغدوۃ اھ وقال شیخ مشائخنا العلامۃ عابد السندی
فی شرحہ لمسند الامام الاعظم واما ما فی البخاری عن ابی ھریرۃ
رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ کان یقنت فی الرکعۃ الاخرۃ من
صلوٰۃ الصبح بعد ما یقول سمع اللہ الخ فیدعو للمؤمنین ویلعن
الکفار فمحمول علی قنوت النوازل کما اختارہ بعض اھل
الحدیث انہ علیہ السلام لم یزل یقنت فی النوازل وھو وجہ
ظاھر للجمع بین الروایات ویدل علیہ ما اخرجہ ابن حبان بسند

(بقیہ حاشیہ صفحہ ٦١٩) جس میں قبائل مشرکین پر بد دعا فرماتے تھے۔ اور طبرانی نے غالب بن فرقد طحان سے روایت کی ہے کہ
انہوں نے فرمایا کہ میں انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دو ماہ رہا لیکن انہوں نے صبح میں کبھی قنوت نہیں پڑھی۔ اور علامہ
عابد سندی شرح مسند امام اعظم میں لکھتے ہیں کہ صحیح بخاری میں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
صبح کی دوسری رکعت میں سمع اللہ کے بعد قنوت پڑھتے تھے اور اس میں مومنین کے لئے دعا اور کفار پر لعنت فرماتے
تھے وہ قنوت نوازل پر محمول ہے جیسا کہ بعض محدثین نے اختیار کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوازل میں ہمیشہ
قنوت پڑھتے تھے اور روایات میں تطبیق دینے کے لئے یہ وجہ ظاہر ہے۔ اور ابن حبان کی حدیث بھی اس پر دلالت
کرتی ہے جسکو انہوں نے سند صحیح کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صبح میں قنوت نہیں پڑھتے تھے مگر جب کسی قوم کے حق میں دعا یا بد دعا کرتے تو پڑھتے تھے انتہی مختصرا اس کا حاصل
یہ ہے کہ ہمارے پاس نماز صبح میں دائما قنوت کا پڑھنا ثابت نہیں ہے۔ سوا وتر کے تمام نمازوں کے وقت نماز فجر میں

بقیہ حاشیہ صفحہ (٦٢١) پر

صحیح عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان کان رسول الله صلی الله
علیه وسلم لایقنت فی صلوٰة الصبح الا ان یدعو لقوم او علی قوم انتهی مختصرا
فالحاصل ان القنوت لم یثبت عندنا دائما فی صلوٰة الصبح الا فی الوتر
الا فی النوازل فانه ح یشرع القنوت فی الفجر وغیره کما یثبت من ثبت
الروایات الصحیحة وقد اوردتها وبحثت علی هذه المسئلة وبسطتها
فی الدر الساطعة فی المسائل النافعة وفی رسالة القنوت فی النوازل

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ	الحدیث الثالث والثلثون المسلسل بقراءة اٰیة الکرسی عند النوم	صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۹) واسطے ہیں۔

اخبرنی العلامة الشیخ عبد الباری اخبرنی مولانا السید علی
ظاهر الوتری انا الشیخ عبد الغنی عن الشیخ محمد عابد عن صالح الفلانی
عن محمد بن سنة عن مولای الشریف محمد بن عبد الله عن النور علی
الزیادی عن السید یوسف بن عبد الله الارمیونی عن الجلال السیوطی
عن التقی بن فهد عن الامام الجزری اخبرنا الامام العالم المحدث الکبیر

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۲۰) بیشک شروع ہے۔ اور میں نے اس مسئلہ کو در رسالہ اور رسالہ قنوت فی النوازل
میں خوب شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا ہے جسکا جی چاہے وہاں دیکھے ۱۲
سلہ تینتیسویں حدیث ہے اس میں سونے وقت آیۃ الکرسی پڑھنے کا سلسلہ مذکور ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

ابو المظفر یوسف بن محمد السرمری الحنبلی رحمہ اللہ تعالی مشافہۃ منہ
لی بمنزلہ من المدرسۃ الحنبلیہ داخل مشق المحروستہ فی الثالث
عشر من ذی الحجہ سنۃ ست وستین وسبع مائۃ انا[14] ابو الثناء
محمود بن محمد الدقوقی انا[15] ابو احمد عبد الصمد بن احمد بن ابی الجیش
البغدادی انا[16] ابو محمد یوسف ابن الامام ابی الفرج عبد الرحمن
ابن علی بن الجوزی البکری انا[17] والدی انا[18] محمد بن ناصر الحافظ انا[19]
محمد بن علی بن میمون انا[20] محمد بن علی العلوی حدثنا[21] محمد بن عبد اللہ
ابن المطلب ثنا[22] عبد اللہ بن ابی سفیان القرشی ثنا[23] ابراہیم بن
عمر السکسکی ثنا[24] محمد بن شعیب بن شابور حدثنی[25] عثمان بن ابی العاتکۃ
الھلالی عن[26] علی بن یزید انہ اخبرہ[27] ان ابا عبد الرحمن القاسم بن عبد الرحمن[28]
اخبرہ عن[29] ابی امامۃ الباھلی انہ سمع علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
یقول ما اری رجلا ادرک عقلہ الاسلام اولد فی الاسلام میت

---

[1] ابو امامہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر مسلمان عاقل کو یاد فرمایا کہ جو شخص اسلام میں پیدا ہوا اسکو شب میں آیۃ الکرسی پڑھے بغیر سونا مناسب نہیں سمجھتا ہوں پھر فرمایا کہ اگر تم جان لیتے کہ وہ آیت کیا چیز ہے یا فرمایا کہ اسکے پڑھنے میں کیا فائدہ ہے تو کسی حال میں اسکا پڑھنا ترک نہ کرتے تحقیق مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ مجھے آیۃ الکرسی عرش کے نیچے کے خزانہ سے ملی ہے اور مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سننے کے بعد میں نے کبھی اسکا پڑھنا ترک نہیں کیا اور جب

بقیہ بر صفحہ (٦٢٣)

لیلۃ حتی یقرأ ھذہ الآیۃ اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم الی آخرھا
ثم قال لو تعلمون ما ھی او قال ما فیھا لما ترکتموھا علی حال ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اخبرنی قال "اعطیت آیۃ الکرسی من کنز
تحت العرش ولم یؤتھا نبی کان قبلی" قال علی فما بت
لیلۃ قط منذ سمعت ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اقرأھا ولا ترکتھا
منذ سمعت ھذا الخبر من نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو امامۃ ما ترکت قرأتھا منذ سمعت
ھذا من علی رضی اللہ عنہ قال القاسم وانا ما ترکت قرأتھا کل لیلۃ منذ
حدثنی ابو امامۃ بفضلھا حتی الآن قال علی بن یزید واخبرک
انی ما ترکت قرأتھا فی کل لیلۃ منذ حدثنی القاسم بفضلھا قال
ابن ابی العاتکۃ وانا فما ترکت قراءتھا فی کل لیلۃ منذ بلغنی فضل
قرأتھا قال ابن شابور وانا ما ترکت قرأتھا فی کل لیلۃ منذ بلغنی
فضل قرأتھا قال ابراھیم وانا فما ترکت قرأتھا منذ بلغنی ھذا
الحدیث قال عبد اللہ بن ابی سفیان وانا فما ترکت قرأتھا منذ کتبت

؎ بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۲۲ تک اسکو نہ پڑھ لیا ہرگز نہ سویا۔ ابو امامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی جب سے حضرت علی سے یہ سنا اسکا پڑھنا نہ چھوڑا۔ اسی طرح اس کا ہر راوی کہتا ہے حتیٰ کہ میرے شیخ مولانا عبد الباری تک یہ سند پہنچا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ۔

هذا الحديث فى فضل قرأتها قال ابن المطلب وانا بحمد الله فما تركت
قرأتها منذ كتبت هذا الحديث قال العلوى وما تركت قرأتها فى
كل ليلة قبل المنام وفى دبر كل صلوة مفروضة منذ بلغنى فضل قرأتها
ق ابن ميمون وما تركت قرأتها منذ بلغنى هذا الحديث واقرأها بعد
كل صلوة ق ابن ناصر ما تركت قرأتها منذ بلغنى هذا الحديث ق عبد الرحمن
بن الجوزى وانا فما تركت قرأتها عقيب الصلوات منذ بلغنى هذا
الحديث ق ابو محمد دلاء وانا ما تركت قرأتها منذ بلغنى هذا
الحديث ق عبد الصمد وانا فما تركت قرأتها منذ بلغنى هذا الحديث
ق ابو الثناء وانا فما تركت قرأتها منذ بلغنى هذا الحديث ق الامام
السرمرى وانا فما تركت قرأتها منذ بلغنى هذا الحديث قال الجزرى
وانا فما تركت قرأتها كل ليلة منذ بلغنى هذا الحديث ولا تركت
قرأتها عقيب الصلوات المكتوبات منذ بلغنى حديث فضلها قال
ابن فهد وانا فما تركت قرأتها منذ بلغنى هذا الحديث قال السيوطى
وانا فما تركت قرأتها منذ بلغنى هذا الحديث قال السيد الادميونى
وانا فما تركت قرأتها منذ بلغنى هذا الحديث قال على الزيادى و

انا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال مولاي الشريف وانا ما تركت
قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال محمد بن سنه وانا فما تركت قرأتها
منذ بلغني هذا الحديث قال الفلاني وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني
هذا الحديث قال محمد عابد وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث
قال الشيخ عبد الغني وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث
قال الوتري واما انا فما تركت قرأتها غالبا عقيب المكتوبات وعند ارادة
النوم منذ بلغني هذا الحديث قال مولانا الشيخ عبد الباري وانى
بحمد الله كنت مواظبا عليها قبل ان بلغني هذا الحديث ولا تركت
قرأتها عقيب الصلوات المكتوبات منذ بلغني هذا الحديث وما تركت
بعده قلت وانى بحمد الله تعالى كنت مواظبا عليها قبل ان بلغني
هذا الحديث ولا تركت قرأتها عقيب الصلوات المكتوبات منذ بلغني
هذا الحديث وما تركت بعده قال الجزري في اسنى المطالب
(حديث) صالح الاسناد رواه ابن ابي شيبة في مصنفه باسناد
حسن ولفظه ما ارى احدا يعقل دخل في الاسلام فينام حتى يقرأها
وروى نحوه ابن مردويه في تفسيره من حديث علي رضي الله عنه

ایضا من حدیث المغیرۃ ابن شعبۃ وجابر وامامۃ قرأتھا عقیب
الصلوات المکتوبۃ فاخبرنا بہ الحسن ابن احمد بن ھلال الدقاق
مشافھۃ عن علی بن احمد المقدسی اخبرنا ابو المکارم اللبان فی
کتابہ اخبرنا ابو علی الحداد اخبرنا ابو نعیم الحافظ اخبرنا ابو الشیخ
ابن حبان حدثنا الولید ثنا محمد بن الحسین بن یونس ثنا کثیر بن یحیی
ثنا حفص بن عمر الرقاشی حدثنا عبد اللہ بن الحسن بن الحسن بن علی
ابن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ الحسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ
عنھم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ آیۃ الکرسی فی
دبر الصلوٰۃ المکتوبۃ کان فی ذمۃ اللہ الی الصلوٰۃ الاخری
(واخبرنا) ابو علی الحسن بن ھبل الصالحی فیما قرئ علیہ واجازنیہ اخبرنا
علی بن احمد کذلک اخبرنا محمد بن ابی زید فی کتابہ اخبرنا محمود
ابن اسمعیل الصیرفی اخبرنا احمد بن محمد بن فاذشاہ انا سلیمان
ابن احمد الحافظ ثنا محمد بن الحسن بن لیسان ثنا الحسین بن بشر
الطرسوسی عن محمد بن حمیر عن محمد بن زیاد الالھانی عن ابی

ل جو شخص نماز فرض کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرے وہ دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے ۱۲

امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ آية الكرسي
دبر كل صلوة مكتوبة لم يمنعه من دخول الجنة الا الموت
(هذا) حديث حسن صحيح الاسناد رواه الطبراني في معجمه ورواه
ابن مردويه في تفسيره من هذا الطريق ورواه النسائي في اليوم
والليلة عن الحسين بن بسر به وأخرجه ابن حبان في صحيحه من طريق
محمد بن حمير وهو الحمصي من رجال البخاري عن محمد بن زياد
الالهاني الحمصي وهو ايضا من رجال البخاري وهذا اسناد على
شرط البخاري - والعجب من ابن الجوزي كيف ادخله في كتاب
الموضوعات انتهى -

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ تک	الحديث الرابع والثلثون المسلسل بالسماع في يوم العيد	(۲۴) یا (۲۵) واسطے ہیں۔

حدثني الحافظ المحدث الشيخ شعيب المغربي بمكة المكرمة في يوم عيد الفطر

۳۴

۱ (دوسری حدیث میں اسطرح آیا ہے) جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرے اسکو داخل جنت ہونے کیلئے موت کے سوا کوئی چیز مانع نہیں ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

۲ یہ چونتیسویں حدیث ہے اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے شیخ سے عید کے روز سنا اسیطرح یہ سلسلہ ابن عباس رضی اللہ عنہ تک پہنچا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عید کے روز سنی ہے صاحب حدیث نے بھی اسکو متعدد اشیاخ سے عید کے روز سنا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

قال سمعت العلامة سليم البشري كذلك قال سمعت احمد ملا كذلك عن
الامير الصغير عن والده عن علي العدوي عن محمد عقيلة عن حسن
العجيمي عن البابلي ح وحدثني العلامة المحدث الحبيب حسين في يوم
عيد الفطر ح وأجاز لي به العلامة ابو الفيض الصديقي في يوم
عيد الاضحى قالا سمعناه من العلامة محمد الفاسي في يوم عيد
عن محمد بن علي الحبشي المصري عن محمد السلولي العثماني عن محمد
صالح البخاري عن رفيع الدين في يوم عيد عن محمد بن عبد الله في
يوم عيد عن البصري مثله عن البابلي عن سالم السنهوري عن الشمس
محمد العلقمي عن الجلال السيوطي انا به ابو عبد الله بن مقبل الحلبي عن
محمد بن احمد المقدسي عن ابي الحسن بن البخاري عن ابي حفص
ابن طبرزد انا ابو المواهب ابن هلوك سماعا في يوم عيد انا القاضي
ابو الطيب الطبري في يوم عيد انا ابو احمد ابن الظريف بجرجان في يوم عيد
ح وقد سمعته كذلك عن العلامة الفقيه محمد عبد الحق النقشبندي
في يوم عيد عن مولانا قطب الدين عن مولانا اسحاق عن مولانا
عبد العزيز عن والده قال شافهني ابو طاهر ان لم يكن في يوم عيد

فعلا فاجازۃ عن احمد النخلی ان لم یکن فعلا یوم عید فاجازۃ ۲
سمعت محمد البابلی بالمسجد الحرام فی یوم عید الفطر عن ابی النجا
سالم السنھوری عن محمد العلقمی عن الجلال السیوطی انا الحافظ
تقی الدین محمد الھاشمی سماعا علیہ فی یوم الفطر بین الصلوۃ والخطبۃ
انا الحافظ ابو حامد محمد سماعا علیہ فی یوم عید الفطر انا ابو عبد اللہ
محمد الانصاری سماعا علیہ فی یوم عید الفطر انا الحافظ ابو عمرو عثمان
النوزدی سماعا علیہ فی یوم عید الفطر انا ابو الحسن علی الجمیزی سماعا
علیہ فی یوم عید فطر انا الحافظ ابو طاھر السلفی سماعا علیہ فی یوم
عید انا ابو محمد عبید اللہ بن علی بن الاینوسی ببغداد فی یوم عید
اضحی انا القاضی ابو الطیب الطبری فی یوم عید انا ابو احمد بن الغطریف
بجرجان فی یوم عید انا ابن ذاھب الوراق فی یوم عید ۲ انا ابو عبد اللہ
احمد بن محمد فی یوم عید انا ابن جریج فی یوم عید ثنا عطاء بن رباح
فی یوم عید ۲ انا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما فی یوم عید قال شھدت
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عید فطر او اضحی فلما فرغ

---

۱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الفطر یا عید الاضحی کے دن عید گاہ نماز عید کے لئے حاضر ہوا۔ بقیہ ۶۳۰ صفحہ آئندہ

من الصلوٰۃ اقبل علینا بوجھہ فقال "ایھا الناس قد اصبتم خیرا فمن
احب ان ینصرف فلینصرف ومن احب ان یقیم حتی یسمع
الخطبۃ فلیقم" قال السیوطی غریب بھذا السیاق وفی اسنادہ مقال
وقد اخرجہ ابو داؤد وابن ماجۃ والنسائی من حدیث الفضل بن موسی
الشیبانی عن ابن جریج عن عطاء نحوہ ولفظ ابن ماجۃ وصلی
بنا العید ثم قال قد قضینا الصلوٰۃ فمن احب ان یجلس للخطبۃ
فلیجلس ومن احب ان یذھب فلیذھب - وللحدیث طرق
اخر مسلسلۃ من حدیث سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفیھا
ضعف شدید قالہ ابن الطیب وخرجہ الحاکم من حدیث یوسف
وقال انہ صحیح علی شرطھما والدیلمی ایضا فی مسند ۲ مسلسلا قالہ ایضا
ابن الطیب

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ لوگو تمنے بھلائی
کو حاصل کر لیا پس اب جو جانا چاہے جائے اور جو ساعت خطبہ کے لئے ٹھہرنا چاہے وہ ٹھہرے ۱۲
۱ ابن ماجہ کی روایت میں اسطرح وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نماز عید پڑھانے کے بعد فرمایا
کہ ہم نے نماز تو ادا کر لی پس اب جو شخص خطبہ کے لئے بیٹھنا چاہے بیٹھے اور جو جانا چاہے جائے ۱۲
محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

اس میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث الخامس والثلثون المسلسل بالسماع فی یوم عاشورا	تک چوبیس ۲۴ واسطے ہیں۔ ۳۵

سمعت الحافظ العلامۃ المحدث الشیخ شعیب المغربی فی یوم عاشوراء ۱ ثم سمعت السید علی البلاوی المصری فی یوم عاشوراء ۲ ثم سمعت الامیر الصغیر فی یوم عاشوراء ۳ ثم سمعت الامیر الکبیر یوم عاشوراء ۴ ح وسمعت العلامۃ الامام بالمسجد الحرام مفتی الاحناف وشیخ العلماء بمکۃ المکرمۃ مولانا صالح کمال والعلامۃ الفہامۃ مولانا ۱ المحدث ابا الخیر الشیخ احمد جمال المکیین فی یوم عاشوراء ۲ قالا سمعنا السید علی ظاہر الوتری یوم عاشوراء ۳ ثم سمعت احمد منۃ اللہ المصری یوم عاشوراء ۴ ثم سمعت الامیر الکبیر یوم عاشوراء ۵ ثم سمعت عن الشیخ ابی الحسن علی السقاط یوم عاشوراء ۶ سمعت الشیخ محمد الزرقانی یوم عاشوراء ۷ ح والبلاوی ایضا عن ابراہیم السقا یوم عاشوراء ۸ عن الشیخ مصطفی المبلط یوم عاشوراء ۹ عن محمد

۱ یہ ۳۵ ویں حدیث ہے۔ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے شیخ سے عاشوراء کے روز سنا اسی طرح یہ سلسلہ مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہے اور بحمداللہ میں نے بھی اسکو کئی شیخ سے بروز عاشوراء سنا ہے ۱۲ محمد عبدالہادی غفراللہ ذنوبہ۔

الزرقانی یوم عاشوراء سمعت والدی الشیخ عبد الباقی یوم عاشوراء
سمعت الشیخ علی الاجهوری یوم عاشوراء سمعت الشیخ سالم السنهوری
یوم عاشوراء سمعت الامام النجم الغیطی یوم عاشوراء سمعت
امین الدین محمد بن ابی الجواد بن البخاری یوم عاشوراء سمعت
فخر الدین محمد السیوطی یوم عاشوراء بقراءة عثمان الدیمی سمعت
ابا الفرج ابن الشیخ یوم عاشوراء سمعت ابا الحسن علی بن اسمعیل بن قریش فی یوم
عاشوراء سمعت عبد العظیم المنذری یوم عاشوراء سمعت عن ابی حفص عمر بن
طبرزد یوم عاشوراء سمعت عن ابی بکر محمد بن عبد الباقی الانصاری یوم عاشوراء
انبانا ابو محمد علی بن الحسن الجوهری یوم عاشوراء انبانا ابو الحسن
علی بن محمد بن احمد بن کیسان یوم عاشوراء انبانا یوسف بن یعقوب
القاضی یوم عاشوراء انبانا ابو الربیع یوم عاشوراء انبانا حماد بن
زید یوم عاشوراء عن غیلان بن جریر یوم عاشوراء عن عبد الله
ابن معبد الزمانی بالمیم یوم عاشوراء عن ابی قتادة قال ان النبی
صلی الله علیه وسلم قال "صیام یوم عاشوراء انی احتسب
علی الله عز وجل ان یکفر السنة التی قبلها" هذا حدیث صحیح

۱۷ عن ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روز
عاشورہ کے روزے میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ ایک سال گذشتہ کے گناہوں کا کفارہ ہو جائیگے۔ گناہوں سے مراد
(بقدر صغائر آئندہ)

انفرد به مسلم وقال کل واحد من الرواۃ سمعتہ فی یوم عاشورا قلت والمراد بالذنوب الصغائر لان الکبیرۃ لا یکفرھا الا التوبۃ وان لم یکن الصغائر یرجی التخفیف من الکبائر کذا قالہ الامام النووی فی شرح مسلم

۳۶

الحدیث السادس والثلاثون المسلسل بالسادۃ الاشراف فی غالبہ وھی اربعون حدیثا بسند واحد

اس کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک چالیس واسطے ہیں

اروی عن[1] العلامۃ الحبیب حسین بن السید محمد الحبشی عن[2] والدہ عن[3] السید طاہر بن حسین بن طاہر عن[4] السید عبد الرحمن ابن علوی مولی الطیحاء عن[5] السید عبد الرحمن بن عبد اللہ بلفقیہ عن[6] الشیخ ابراھیم الکردی ابا الامام زین العابدین بن عبد القادر الطبری عن[8] والدہ محی الدین عبد القادر بن محمد بن یحیی عن[9] جدہ یحیی بن مکرم

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) صغیرہ ہیں کیونکہ گناہ کبیرہ سوا توبہ کے نہیں بخشے جاتے اور اگر صغیرہ گناہ نہ ہوں تو کبیرہ گناہوں کے عذاب میں تخفیف ہونے کی امید ہے۔ امام نووی رح نے شرح مسلم میں ایسا ہی لکھا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[1] یہ ۳۶ ویں حدیث ایسے سلسلہ کی ہے کہ اس کے اکثر راوی سادات ہیں یعنی ایک سید دوسرے سید سے راوی ہے اور یہ ایک ہی سند سے چالیس حدیثیں مروی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

ابن محمد محب الدين الاخير بن محمد رضى الدين الاخير بن محمد محب الدين
الاوسط بن شهاب الدين احمد بن رضى الدين الكبير عن[10] جده المحب
الاخير عن[11] عم ابيه الامام ابى اليمن محمد عن[12] ابيه الشهاب احمد عن[13]
ابيه الامام رضى الدين ابراهيم بن محمد بن ابراهيم بن ابى بكر بن محمد بن
ابراهيم بن ابى بكر بن على بن فارس الحسنى الطبرى المكى قال[14] انا به الثقة الصدوق
ابو القاسم عبد الرحمن بن الحرمى المكى فى الحرم الشريف قال[15] انا به السيد شريف
بقية السادة بجلب فخر الدين ابو جعفر احمد بن محمد بن جعفر الحسينى قال[16] انا بها
الامام الاوحد سراج الدين محمد بن على بن ياسر الانصارى قال[17] حدثنا
بها السيد الاطهر بقية السادة ببلخ شرف الدين ابو محمد الحسن بن
على بن الحسن بن عبيد الله بن على بن الحسن بن الحسين بن جعفر الحجة بن
عبد الله بن الحسين الاصغر بن على زين العابدين بن الحسين السبط
ابن على كرم الله وجهه ورضى عنهم قال[18] حدثنا والدى على يعنى ابن ابى
طالب سنة ٤٦٢ حدثنى[19] والدى ابو طالب الحسن النقيب سنة ٤٢٤ حدثنى[20]
والدى عبيد الله ثنى[21] والدى محمد ثنى[22] والدى عبيد الله ثنى[23]
والدى على ثنى[24] والدى الحسن ثنى[25] والدى الحسين وهو اول من دخل

بلغ قۃ ثنی[۲۶] والدی جعفر الملقب بالحجۃ ثنی[۲۷] والدی عبد اللہ ھو الاعرج
ثنی[۲۸] والدی الحسین الاصغر ثنی[۲۹] والدی علی زین العابدین قال ثنی[۳۰]
والدی الشھید احد الریحانتین الحسین قۃ حدثنی[۳۱] والدی امیر المؤمنین
علی بن ابی طالب کرم اللہ وجھہ قۃ قۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

"لیس[۵۱] الخبر کالمعائنۃ" وبھذا الاسناد قال "الحرب[۵۲]
خدعۃ" وبہ الیہ قۃ "المسلم[۵۳] مرأۃ المسلم" وبہ الیہ قۃ "المستشار[۵۴]
مؤتمن" وبہ الیہ قۃ "الدال[۵۵] علی الخیر کفاعلہ" وبہ الیہ
قال "استعینوا[۵۶] علی الحوائج بالکتمان" وبہ الیہ قال
"اتقوا[۵۷] النار ولو بشق تمرۃ" وبہ الیہ قۃ "الدنیا[۵۸] سجن
المؤمن وجنۃ الکافر" وبہ الیہ قۃ "الحیاء[۵۹] خیر کلہ"

۵۱ سنی ہوی بات دیکھی ہوی کی جیسی نہیں ہو سکتی یعنے دیکھی ہوی چیز پر جسقدر یقین ہوتا ہے اسقدر یقین سنی ہوی بات پر نہیں ہوتا مثل مشہور ہے ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ ۔ مگر بعض خبریں اس سے مستثنیٰ ہیں ۱۲ ۵۲ جنگ مکر ہے ۱۲ ۵۳ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے یعنے ہر مسلمان کو لازم ہے کہ دوسرے مسلمان کا کوئی عیب نظر آئے تو دوسروں کے روبرو اسکو ظاہر کرے بلکہ صرف اسی شخص پر ظاہر کرے کہ جس میں وہ عیب نظر آیا ہے یہی صفت آئینہ کی ہے کہ جسکے چہرہ میں کوئی عیب ظاہر ہوتا ہے وہ عیب فقط اسی پر ظاہر کرتا ہے ہر مسلمان اس صفت کو اختیار کرنا چاہیے ۔ سبحان اللہ کیا عمدہ مثال اور خوب نصیحت ہے حق تعالیٰ سب مسلمانوں کو اسپر عمل نصیب فرمائے ۱۲ ۵۴ جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہے یعنے کوئی شخص جب کسی سے مشورہ لینا چاہتا ہے تو اس سے اپنی مخفی باتیں اور دلی بھید ظاہر کرتا ہے پس مستشار کو چاہیئے کہ اسکی باتوں کو بطور امانت محفوظ رکھے یعنے کسی دوسرے پر ظاہر نکرے ۱۲ ۵۵ نیک کام کیجانب رہنمائی کرنیوالا اسکے کرنیوالے کے مانند ہے ۔ یعنے اس رہنمائی کرنے والیکو بھی اس نیک عمل کا ثواب ملیگا ۱۲ ۵۶ اپنی حاجتوں کے برآنے کے لئے پوشیدگی سے مدد لو ۱۲ ۵۷ جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے سے ہو یعنے زیادہ خیرات نکر سکو تو کوئی حقیر اور قلیل چیز مثلاً کھجور کا ٹکڑا ہی سہی راہ خدا میں دیکر اپنے کو عذاب جہنم سے بچاؤ ۔ اس حدیث سے صدقہ وخیرات کی بڑی فضیلت ثابت ہوی ۱۲ ۵۸ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے ۱۲ ۵۹ حیا ب کی سب اچھی ہے ۱۲

وبہ الیہ قہ "عدۃ[٥١٠] المؤمن کاخذ الکف" وبہ الیہ قہ "لا یحل[٥١١] لمؤمن ان یھجر اخاہ فوق ثلاثۃ ایام" وبہ الیہ قہ "لیس[٥١٢] منا من غشنا" وبہ الیہ قہ "ما[٥١٣] قل وکفی خیر مما کثر والھی" وبہ الیہ قہ "الراجع[٥١٤] فی ھبتہ کالراجع فی قیئہ" وبہ الیہ قہ "البلاء[٥١٥] موکل بالمنطق" وبہ الیہ قہ "الناس[٥١٦] کاسنان المشط" وبہ الیہ قہ "الغنی[٥١٧] غنی النفس" وبہ الیہ قہ "السعید[٥١٨] من وعظ بغیرہ" وبہ الیہ قہ "ان[٥١٩] من الشعر لحکمۃ وان من البیان لسحرا" وبہ الیہ قہ "عفو[٥٢٠] الملوک ابقاء للملک" وبہ الیہ قہ "المرء[٥٢١] مع من احب" وبہ الیہ قہ "ما[٥٢٢] ھلک امرأ

---

٥١٠ مومن کا وعدہ گویا ہاتھ پکڑ لینا ہے ١٢ ٥١١ کسی مومن کو اپنے مسلمان بھائی سے تین روز سے زیادہ (کینہ کے ساتھ) جدا رہنا حلال نہیں ١٢ ٥١٢ جسنے ہمکو دھوکہ دیا وہ ہم سے نہیں ہے ١٢ ٥١٣ لہو لینے کھیل میں ڈالنے والی بہت چیز سے کفایت کرنیوالی تھوڑی چیز بہتر ہے ١٢ ٥١٤ کیونکہ دیدی ہوئی چیز واپس لینے والا گویا اپنی قے کی ہوئی چیز واپس نگلتا ہے ١٢ ٥١٥ بلا باتوں کے سپرد کی گئی ہے یعنے زیادہ باتیں کرنیوالے کی زبان سے غالباً ایسی باتیں نکلجاتی ہیں جو وبال جان ہوتی ہیں لہذا زبان کی حفاظت ضرور ہے ٥١٦ لوگ گویا کنگھی کے دانت ہیں ٥١٧ توانگری دل کی توانگری ہے ٥١٨ نیک بخت وہ ہے جو غیر کی حالت سے عبرت و نصیحت اختیار کرے ٥١٩ بیشک بعض شعر حکمت اور بیشک بعض بیان جادو کا اثر رکھتے ہیں ١٢ ٥٢٠ بادشاہوں کی بخشش ملک قائم رہنے کا باعث ہے ١٢ ٥٢١ آدمی اپنے محبوب کے ساتھ رہیگا اسکی تشریح سولہویں مسلسل حدیث کے حاشیہ میں گزر چکی ہے ١٢ ٥٢٢ اپنی قدر کو نہ پہچاننے والا ہلاک ہوئیں ہوتا ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

عرف قدره" وبہ الیہ قو "الولد[٢٣] للفراش وللعاهر الحجر" و
بہ الیہ قو "الید[٢٤] العلیا خیر من الید السفلی" وبہ الیہ قو "لا یشکر
اللہ من لا یشکر الناس" وبہ الیہ قو "حبک[٢٦] الشیئ یعمی ویصم"
وبہ الیہ قو "جبلت[٢٧] القلوب علی حب من احسن الیہا وبغض
من اساء علیہا" وبہ الیہ قو "التائب[٢٨] من الذنب کمن
لا ذنب لہ" وبہ الیہ قو "الشاہد یری ما لا یری الغائب"
وبہ الیہ قو "اذا[٣٠] اتاکم کریم قوم فاکرموہ" "الیمین[٣١] الفاجرۃ
تدع الدیار بلاقع" وبہ الیہ قو "من[٣٢] قتل دون مالہ فہو شہید"

٢٣ بچہ عورت کو ملیگا اور زانی کو پتھر۔ یعنے سنگسار۔ یا یہ مطلب ہے کہ اسکو خاک پتھر ملیگا یعنے کچھ نہ ملیگا ١٢ ٢٤ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ یعنے صدقہ وغیرہ دینے کے وقت دینے والے کا ہاتھ بلند اور لینے والے کا پست ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے افضل ہے۔ اس حدیث میں صدقہ دینے کی ترغیب ہے ١٢ ٢٥ جو آدمیوں کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ پاک کا بھی شکر نہیں کرتا یا یہ یعنی کہ لوگوں کا ناشکر درحقیقت اللہ تعالیٰ کا ناشکر ہے ١٢ ٢٦ کسی چیز کی تیری محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے یعنے کسی شخص کو کسی چیز سے محبت ہو جاتی ہے تو وہ شخص اس چیز کے عیوب کو نہ دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے۔ بلکہ اسکے عیب اسکو ہنر دکھائی دیتے ہیں حتیٰ کہ اگر کوئی شخص اسکے عیوب جتلائے بھی تو وہ نہیں سنتا ١٢ ٢٧ لوگوں کے قلوب احسان کرنے والے کی محبت اور برائی کرنے والے کی نفرت پر مجبول ہیں یعنے انسان کی یہ فطرتی بات ہے کہ بلا ساختہ دل میں احسان کرنے والے کی محبت اور بدی کرنے والے سے بغض پیدا ہوتا ہے ١٢ ٢٨ گناہ سے توبہ کرنے والا گویا گناہ کیا ہی نہیں ١٢ ٢٩ حاضر شخص وہ چیز دیکھتا ہے جو غائب شخص نہیں دیکھتا ١٢ ٣٠ کسی قوم کا بزرگ تمہارے پاس آجائے تو تم اسکا اکرام کرو ١٢ ٣١ جھوٹی قسم گھر کو ویران اور تباہ کر دیتی ہے یعنے باعث تفکر ہوتی ہے اور اس سے رزق کی برکت جاتی اور ملک خیر سے خالی ہو جاتا اور جمعیت و اتفاق میں خلل پڑ جاتا ہے ١٢ ٣٢ جو شخص اپنے مال کے پاس یعنے اپنے مال کی حفاظت میں قتل کیا گیا وہ شہید ہے ١٢

وبہ الیہ قم ۵۳۳ "الاعمال بالنیۃ" وبہ الیہ قم ۵۳۴ "سید القوم خادمھم" وبہ الیہ قم "خیر الامور اوسطھا" ۵۳۵ وبہ الیہ قم ۵۳۶ "اللھم بارک لامتی فی بکورھا یوم الخمیس" وبہ الیہ قم ۵۳۷ "کاد الفقر ان یکون کفرا" وبہ الیہ قم ۵۳۸ "السفر قطعۃ من العذاب" وبہ الیہ قم ۵۳۹ "المجالس بالامانۃ" وبہ الیہ قم ۵۴۰ "خیر الزاد التقوی" فھذہ اربعون حدیثا بسند واحد وغالب متونھا من الاحادیث الشھیرۃ التی ھی من جوامع کلم خیر البریۃ واسنادہ ظاھر علیہ لوائح الصدق والقبول واللہ تعالے اعلم۔

۵۳۳ اعمال نیت کے ساتھ ہیں۔ یعنے علو نکا دارمدار نیت پر ہے۔ نیت اچھی ہے تو عمل اچھا ہے ورنہ برا ۱۲ ۵۳۴ قوم کا سردار انکا خادم ہے ۱۲ ۵۳۵ درمیانی کام اچھے ہیں۔ یعنے افراط و تفریط سے جو کام بچے ہوئے ہوں وہ بہتر ہیں۔ سبحان اللہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ایک بہترین میزان ہمکو دیدی کہ جس سے بہت امور اختلافیہ نہایت آسانی کے ساتھ انفصال پا سکتے ہیں۔ قول باری عز اسمہ (واتبع بین ذلک سبیلا) اسی کی تائید کرتا ہے ۱۲ ۵۳۶ اے میرے اللہ میری امت کو انکے صبح کے اوقات میں پنجشنبہ کے روز برکت عطا فرما ۱۲ ۵۳۷ قریب ہے کہ تنگدستی کفر ہو جائے ۱۲ ۵۳۸ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے ۱۲ ۵۳۹ مجلسیں امانت کے ساتھ ہیں ۱۲ ۵۴۰ بہترین توشہ سوال سے بچنا ہے۔ یعنے سفر میں زاد راہ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن بہتر زاد راہ یہ ہے کہ لوگوں سے سوال نہ کرے۔ بعض حضرات جو لوگوں سے مانگ کر حج وغیرہ کا سفر کرتے ہیں اس حدیث شریف سے اسکی قباحت ثابت ہوتی ہے۔ یہ چالیس صحیح حدیثیں ایک ہی سند سے جو مروی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جوامع کلم سے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

کتبہ محمد فیاض خان غفر اللہ لہ

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے سردار	الحدیث السابع والثلثون المسلسل بالسادة الحنفية رحمهم الله تعالى الى الامام الهمام نعمان بن ثابت رضى الله عنه	صلی اللہ علیہ وسلم کی تینتیس واسطے ہیں۔ ٣٧

فاقول اروية عن العلامة الشيخ اسعد الدهان الحنفي عن الحسين الجسر الطرابلسي الحنفي عن علاء الدين عابدين الحنفي عن ابيه محمد امين عابدين الحنفي صاحب رد المحتار واروية ايضا عن ابي الفيض عبد الستار الحنفي عن الشيخ ادريس الحنفي عن محمد امين ابن عابدين صاحب رد المحتار عن ابي الفضل محمد شاكر الحنفي عن فقيه الشام المنلا على التركماني الحنفي عن الامام المعمر عبد الرحمن المجلد الحنفي عن المفتي علاء الدين الحصفكي الحنفي عن خير الدين الرملي الحنفي عن محمد بن السراج الحانوتي الحنفي عن احمد بن يونس الشهير بابن الشلبي الحنفي عن ابراهيم الكركي الحنفي صاحب الفيض عن امين الدين يحيى بن محمد الاقحصاري الحنفي عن

---

١ یہ سینتیسویں حدیث ہے۔ مجھ سے حضرت امام اعظم حنفی رحمۃ اللہ علیہ تک اسکا ہر راوی حنفی ہے ١٢

٢ بکسر فسکون وتقدیم اللام علی الباء الموحدة ١٢ رد المحتار - محمد عبد الہادی کان اللہ لہ آمین

محمد بن محمد البخاری الحنفی عن[14] حافظ الدین محمد بن محمد الطاهر الحنفی
عن[15] صدر الشریعة عبید الله بن مسعود الحنفی عن[16] جده تاج
الشریعة محمود الحنفی عن[17] والده صدر الشریعة احمد الحنفی عن[18]
ابیه جمال الدین عبید الله بن ابراهیم المحبوبی الحنفی عن[19] محمد
ابن ابی بکر البخاری الحنفی عن[20] شمس الائمة ابی بکر بن محمد الزعفری
الحنفی عن[21] شمس الائمة عبد العزیز بن احمد الحلوانی[1] الحنفی عن[22] القاضی
ابی علی الخضر النسفی الحنفی عن[23] ابی بکر محمد بن الفضل البخاری
الحنفی عن[24] عبد الله بن محمد الحارثی الحنفی عن[25] ابی حفص محمد
البخاری الحنفی عن[26] والده ابی حفص الکبیر احمد بن حفص الحنفی
عن[27] الامام الربانی محمد بن الحسن الشیبانی الحنفی عن[28] الامام الهمام
سراج الله الملک العلام امام الائمة وسلطان هذه الامة ابی
حنیفة النعمان بن ثابت رضی الله تعالی عنه امام کل حنفی عن[29]

---

[1] الحلوانی - اتفقوا علی انه نسبته الی بیع الحلواء واما النسبة الی حلوان اسم بلد بالعراق فغلط وفی ضبط هذا اللفظ ثلثة اقوال - بفتح الحاء المهملة وبالهمزة فی آخره وبفتح الحاء وآخره نون - وبضم الحاء مع النون بشیر الیه کلام صاحب القاموس فی القاموس والحلوان ایضا مصدر من الحلواء انتهی مختصرا ملخصا من مقدمة عمدة الرعایة
محمد عبد الحی غفر الله له

سلیمان ۱۲ مسلم

حماد عن ابراهیم النخعی عن علقمة بن مرثد عن عبد الله بن بریدة
عن ابیه قال - کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا بعث جیشا
او سریة اوصی الی صاحبها بتقوی الله فی نفسه خاصة واوصی
لمن معه من المسلمین خیرا ثم قال اغزوا بسم الله وفی سبیل
الله وقاتلوا من کفر بالله اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا
ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا واذا لقیت عدوک من المشرکین
فادعهم الی ثلث خصال فایتهن ما اجابوک فاقبل منهم
وکف عنهم ثم ادعهم الی الاسلام فان اجابوک
فاقبل منهم وکف عنهم ثم ادعهم الی التحول عن دارهم
الی دار المهاجرین واخبرهم انهم ان فعلوا ذلک فلهم
ما للمهاجرین وعلیهم ما علی المهاجرین فان ابوا ان

ل ۱ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کسی لشکر کو غرض جہاد بھیجتے یا کسی صحابی کے ساتھ روانہ فرماتے تو افسر لشکر کو خاص طور پر تقوی کی اور باقی لشکریوں کو بھلائی کی وصیت فرماتے۔ پھر ارشاد فرماتے کہ جہاد کرو اللہ کے نام سے اور اسکی راہ میں۔ اور قتال کرو تم کفار سے جنگ کرو اور چوری نکرو (یا خیانت نکرو) اور بیوفائی مت کرو اور مثلہ مت کرو اور کم سن بچوں کو قتل مت کرو۔ اور جب مشرکین میں سے تمہارا کوئی دشمن تمکو ملجائے تو انکو تین باتوں سے ایک بات کی دعوت دے اگر انمیں سے کسی ایک بات کو مان لیں تو تو ان سے اپنا ہاتھ روک لے۔ پھر انکو اسلام کیطرف دعوت دے اگر قبول کرلیں تو ان سے ہاتھ روک لے۔ پھر انکو اپنے دار الحرب سے دار مہاجرین کی طرف منتقل ہونیکا حکم کر اور انہیں خبر دیدے کہ اس صورت

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ)

يتحولوا منها فاخبرهم انهم يكونون كاعراب المسلمين يجري
عليهم حكم الله الذي يجري على المؤمنين ولا يكون لهم
في الغنيمة والفيئ شيئ الا ان يجاهدوا مع المسلمين
فان هم ابوا فسلهم الجزية فان اجابوك فاقبل منهم وكف
عنهم فان هم ابوا فاستعن بالله وقاتلهم فاذا اظهرت
اهل حصن وارادوك ان تجعل لهم ذمة الله وذمة
نبيه فلا تجعل لهم ذمة الله ولا ذمة نبيه ولكن اجعل لهم
ذمتك وذمة اصحابك فانكم ان تخفروا ذممكم وذمة
اصحابكم اهون من ان تخفروا ذمة الله وذمة رسوله

(بقیہ صفحہ گذشتہ) میں انکے ساتھ مہاجرین کے معاملہ کے مساوی معاملہ کیا جائیگا۔ اگر وہ اس سے انکار کریں تو انکو خبر دیدے کہ وہ اعراب مسلمین کے جیسے ہیں۔ کہ انپر اللہ تعالی کا وہی حکم جاری ہوگا جو مومنین پر جاری ہوگا اور انکو مال غنیمت سے کچھ نہ ملیگا البتہ اگر وہ مسلمانوں کیساتھ ہوکر جہاد کریں تو ملیگا۔ اگر وہ اس بات سے انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کر اگر دیں تو قبول کر اور ان سے ہاتھ روک لے ورنہ اللہ سے مدد چاہکر ان سے جہاد کر۔ پھر جب تو نے کسی اہل قلعہ کا محاصرہ کیا اور انھوں نے تجھ سے اپنے لئے اللہ و رسول کا ذمہ چاہا تو انکو اللہ و رسول کا ذمہ مت دے مگر اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دے اس لئے کہ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ توڑنا۔ اللہ و رسول کے ذمہ کو توڑنے سے آسان تر ہے۔ اور جبکہ تو کسی اہل قلعہ کا محاصرہ کرلیا پھر انہوں نے تجھ سے انکو حکم خداوندی پر اتارنے کی خواہش کی تو انکو حکم الہی پر مت اتار مگر اپنے حکم پر اتار اس لئے کہ تو نہیں جانتا کہ ان کے حق میں حکم الہی کو سمجھنے میں تو مصیب ہوگا یا نہیں یعنے جب تجھے اسبات کا علم نہیں کہ انکے حق میں حق تعالی کیا حکم نافذ فرمائیگا۔ پھر تو اپنی جانب سے کوئی حکم کرے اور وہ حکم الہی کے خلاف ہو تو اسکا وبال تجھ پر ہوگا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

واذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تنزلهم على حكم الله فلا تنزلهم على حكم الله ولكن انزلهم على حكمك فانك لاتدرى اتصيب حكم الله فيهم ام لا۔ هذا الحديث اخرجه مسلم واصحاب السنن من طرق متعددة۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ	الحديث الثامن والثلثون المسلسل كذلك	علیہ وسلم تک چونتیس واسطے ہیں۔

اروىه عن[1] الشيخ صالح كمال الحنفي عن[2] والده صديق كمال الحنفي عن[3] عبد الله سراج الحنفي شيخ الاحناف والعلماء بمكة المكرمة عن[4] عمر بن عبد الكريم الحنفي عن[5] مفتي الاحناف عبد الملك بن عبد المنعم القلعي الحنفي عن[6] والده عبد المنعم الحنفي عن[7] ابيه تاج الدين الحنفي عن[8] الشيخ حسن العجيمي الحنفي عن[9] عبد الغني النابلسي الحنفي قال حدثنا[10] شيخنا عبد الباقي الحنبلي قوحدثنا[11] الشيخ موسى الحنفي قوانا[12] الشيخ زين الدين بن سلطان الحنفي قوانا[13] شمس الدين الحنفي انا[14] قاضي القضات لسان الدين الحنفي انا[15] والدي سري الدين عبد البر ابن

[1] اس حدیث میں بھی وہی سلسلہ ہے جو اس کے آگے کی حدیث میں مذکور ہوا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الشحنة الحنفي أنا[١٧] زين الدين ابن قطلوبغا الحنفي أنا[١٨] امين الدين
الحنفي أنا[١٩] قوام الدين محمد الاكفاني الحنفي أنا[٢٠] عز الدين الحنفي
أنا[٢١] حافظ الدين محمد الحنفي أنا[٢٢] محمد بن عبد الله الحنفي أنا[٢٣] بدر الدين
عمر بن عبد الكريم الحنفي أنا[٢٤] عبد الرحمن الكرماني الحنفي أنا[٢٥] القاضي
محمد بن الحسن الحنفي أنا[٢٦] القاضي ابو اليد الدبوسي الحنفي أنا[٢٧] القاضي
ابو جعفر الحنفي الفقيه علي النسفي أنا[٢٨] ابو بكر بن محمد بن الفضل
الحنفي أنا[٢٩] ابو محمد عبد الله السبذموني أنا[٣٠] ابو حفص الصغير
الحنفي أنا[٣١] والدي ابو حفص الكبير احمد الحنفي أنا[٣٢] الامام محمد
ابن الحسن الشيباني الحنفي أنا الامام الاعظم ابو حنيفة رضي الله
تعالى عنه عن عبد الله بن ابي حبيبة الانصاري الصحابي
رضي الله تعالى عنه قال سمعت ابا الدرداء رضي الله تعالى عنه
يقول[١] كنت رديف رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال

---

[١] حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (ایک روز) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گھوڑے (یا اونٹ) پر سوار تھا۔ پس آپ نے فرمایا کہ اے ابو درداء جسنے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالے کے سوا کوئی معبود نہیں اور شک میں اللہ تعالی کا رسول ہوں اسکے لئے جنت واجب ہو گئی۔ ابو درداء فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ پس آپ نے تھوڑی دیر کے بعد اسی جملہ کا اعادہ فرمایا پھر میں نے کہا کہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ حضرت نے فرمایا اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ چاہے اس میں ابو الدرداء کی

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ)

"یا ابا الدرداء من شهد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول
اللہ وجبت لہ الجنۃ" قلت وان زنی وان سرق قال فسار
ساعۃ فعاد لکلامہ فقلت وان زنی وان سرق قال صلی اللہ
علیہ وسلم "وان زنی وان سرق وان رغم انف
ابی الدرداء" فکان ابو الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ یحدث
بھذا الحدیث کل جمعۃ عند منبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
ویضع اصبعہ علی انفہ ویقول وان رغم انف ابی الدرداء واخرج
البخاری نحوہ فی کتاب الاستیذان عن ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ بقصۃ طویلۃ

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تینتیس (۳۳) واسطے ہیں۔

الحدیث التاسع والثلثون المسلسل بالفقہاء الشافعیین رحمہم اللہ تعالی الی الامام الشافعی رضی اللہ عنہ

اخبرنی الحبیب حسین الحبشی الشافعی عن والدہ السید محمد الشافعی

(بقیہ حاشیہ گزشتہ) رسوائی ہی کیوں نہ ہو (یعنے وہ اس بات کو برا ہی کیوں نہ مانے) پس جب ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ ہر جمعہ میں اس حدیث کو منبر رسول کے پاس بیان فرماتے تو اپنی انگلی ناک پر رکھتے اور بطریق فخر کہتے وان رغم انف ابی الدرداء۔ ظاہر حدیث مذکور اس بات پر دال ہے کہ بمجرد شہادت توحید و رسالت و دخول جنت واجب ہو جاتا ہے۔ لیکن کوئی شخص اس سے دھوکہ نہ کھائے کیونکہ حدیث ابی ذر میں (جسکو بخاری نے کتاب اللباس میں روایت کیا ہے) ثم مات علی ذلک یعنے اسی کلمہ پر موت پانے کی قید موجود ہے ۱۲ ۵ انچالیسویں حدیث۔ اسکا ہر راوی امام شافعی علیہ الرحمۃ تک شافعی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ والدیہ

عن[٣] السيد عبد الرحمن بن نفيس الدين سليمان بن يحيى بن عمر مقبول
الاهدل الشافعي عن[٤] ابيه نفيس الدين سليمان بن[٥] يحيى الشافعي
عن[٥] احمد بن محمد شريف مقبول الاهدل الشافعي عن[٦] احمد بن احمد
ابن حمزة الرملي الشافعي عن[٧] شيخ الاسلام زكريا الانصاري الشافعي
عن[٨] الحافظ ابن حجر الشافعي عن[٩] الزين العراقي عن[١٠] العلاء ابن
العطار عن[١١] مرجح المذهب محي الدين النووي الشافعي عن[١٢] الكمال
ابن سلال الاربلي الشافعي عن[١٣] محمد بن محمد صاحب الشامل
الصغير عن[١٤] عبد الغفار القزويني عن[١٥] ابي القاسم الرافعي الشافعي عن[١٦] محمد
ابن الفضل الشافعي عن[١٧] محمد بن يحيى النيسابوري عن[١٨] الامام حجة
الاسلام محمد بن محمد الغزالي الشافعي عن[١٩] امام الحرمين ابي
المعالي عبد الملك بن عبد الله بن يوسف الجويني الشافعي عن[٢٠]
ابيه ابي محمد عبد الله الجويني الشافعي عن[٢١] عبد الله بن احمد القفال المروزي
عن[٢٢] ابي زيد محمد بن احمد المروزي عن[٢٣] ابراهيم بن احمد المروزي عن[٢٤] ابراهيم
ابن شريح الباز الاشهب عن[٢٥] ابي العباس عثمان الانماطي عن[٢٦] ابي القاسم
ابراهيم المزني عن[٢٧] امام المسلمين ناصر سنة سيد المرسلين محمد

ابن ادریس ابی عبداللہ بن العباس بن عثمان بن شافع بن
السائب القرشی المطلبی رضی اللہ تعالی عنہ امام کل شافعی عن ۲۸
مسلم بن خالد الزنجی عن ۲۹ ابن جریج عن ۳۰ عمرو بن یحیی المازنی
عن ۳۱ محمد بن یحیی بن حبان عن ۳۲ عمہ واسع بن حبان عن ۳۳
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ کان یسلم عن یمینہ وعن یسارہ۔ ۵۱

۴۰ الحدیث ۳۹ الاربعون المسلسل کذالک ۴۰ اس حدیث میں ہر ۳۷ اور رسول اللہ صلی ۳۸ علیہ وسلم کے درمیان ۳۶ شاگرد واسطے ہیں

اخبرنا شیخنا السید عمر شطا الشافعی عن ۲ السید احمد دحلان
الشافعی عن ۳ عبد الرحمن الکزبری الشافعی عن ۴ احمد بن عبید
العطار الشافعی عن ۵ الامام العجلونی الشافعی عن ۶ مفتی الشافعیۃ
بدمشق الشیخ احمد الغزی الشافعی عن ۷ والدہ الشیخ عبد الکریم
الشافعی عن ۸ جدہ النجم الغزی الشافعی عن ۹ البدر الشافعی عن ۱۰
الجلال الشافعی قال فی الجیاد اخبرنی علم الدین البلقینی ۱۱

۵۱ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب نماز ختم فرماتے تو) اپنے داہنے اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے ۱۲ ۵۲ یہ چالیسویں حدیث ہے اسکا بھی ہر راوی شافعی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الشافعی اجازۃ عن ۱۲ والد سراج الدین الشافعی قال ۱۳ اخبرنا
تقی الدین السبکی الشافعی قا ۱۴ اخبرنا شرف الدین الدمیاطی الشافعی قا
۱۵ اخبرنا عبد العظیم المنذری الشافعی قا ۱۶ اخبرنا العلامۃ علی بن المفضل
المقدسی الشافعی قا ۱۷ انا ابو طاہر السلفی الشافعی قا ۱۸ اخبرنا الکیا الھراسی
الشافعی قا ۱۹ اخبرنا امام الحرمین الشافعی قا ۲۰ اخبرنا والدی الجوینی
الشافعی قا ۲۱ اخبرنا ابو بکر الجیزی الشافعی اخبرنا ۲۲ ابو العباس الاصم الشافعی
۲۳ اخبرنا الربیع بن سلیمان الشافعی اخبرنا ۲۴ الامام الشافعی عن ۲۵ الامام
مالک عن ۲۶ نافع عن ۲۷ ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ۲۸ المتبایعان

کل واحد منھما بالخیار علی صاحبہ مالم یتفرقا الا بیع الخیار

اخرجہ البخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی من طرق عن مالک اھ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ	الحدیث ۲۹ الحادی ۳۰ والاربعون المسلسل بالفقہاء المالکیۃ رحمھم اللہ تعالی الی الامام مالک رضی اللہ تعالی عنہ	علیہ وسلم تک چھیس ۲۶ واسطے ہیں۔

۴۱

۲۸ یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو شخص خرید و فروخت کریں تو ہر ایک اختیار رکھتے ہیں جب تک کہ جدا نہ ہوں سوا بیع خیار کے۔ اس مسئلہ میں امام اعظم و امام شافعی رحمہما اللہ تعالی کا اختلاف ہے۔ یہ حدیث امام شافعیؒ کی دلیل ہے اور امام اعظم کی دلیل آیات قرآنی اور ترمذی کی حدیث ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل و تحقیق ہدایہ و درمختار و شرح وقایہ وغیرہا میں مذکور ہے ۱۲ ۲۹ اکتالیسویں حدیث۔ اسکا ہر راوی مالکی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ۱۲

فنقول حدثنا شيخنا الشيخ شعيب المحدث المالكي عن الشيخ سليم
البشري المالكي عن احمد منة الله المالكي ح وحدثنا ايضا شيخنا
عبد الجليل المالكي عن احمد منة الله المالكي عن محمد الامير المالكي
عن علي بن محمد بن علي السقاط المالكي عن السيد محمد الزرقاني
المالكي عن والده السيد عبد الباقي المالكي قال اخبرنا الشيخ
ابراهيم اللقاني المالكي اخبرنا سالم السنهوري المالكي اخبرنا ناصر
الدين اللقاني المالكي انا ابو السعادات محمد بن عبد المعطي
المالكي انا جدي محي الدين بن عبد القادر المالكي انا محمد
ابن عيسى المالكي انا زين الدين بن خلدون المالكي انا ابو القاسم
عبد الرحمن بن محمد المالكي (غير صاحب التاريخ المشهور ١٢) انا علم الدين محمد بن الحسين المالكي
انا عبد العزيز بن عبد الوهاب المالكي انا جدي اسمعيل المالكي
انا محمد بن الوكيل المالكي انا سليمان بن خلف الباجي المالكي
انا يونس بن عبد الله المالكي انا يحيى بن عبد الله الليثي المالكي
انا عبيد الله بن يحيى المالكي انا والدي يحيى بن يحيى المالكي
اخبرنا الامام ابو عبد الله مالك بن انس امام كل مالكي عن

ابن شہاب عن[٣٦] انس رضی اللہ عنہ قال[٣٧] کنا نصلی العصر
مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یذہب الذاہب
الی قباء فیاتیہم والشمس مرتفعۃ" حدیث متفق علیہ
مسلسل بالفقہاء المالکیۃ۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث[٤١] الثانی والاربعون[٤٢] المسلسل بالصوالحۃ وبالحنابلۃ فی اکثرہ	علیہ وسلم تک بیس[٢٠] واسطے ہیں۔

٤٢ ؎

اروی[١] عن شیخ المحدث عبد اللہ القدومی النابلسی الحنبلی
عن[٢] الشیخ حسن بن عمر الشطی عن[٣] مصطفی الرحیبانی عن[٤] احمد البعلی
حدثنا[٥] ابو المواہب الحنبلی حدثنا[٦] والدی عبد الباقی الحنبلی حدثنی[٧]
محمد شمس الدین المیدانی حدثنا[٨] شہاب الدین احمد الطیبی الکبیر
حدثنا[٩] ابو البقا السید کمال الدین ابن حمزہ اخبرنا[١٠] ابو العباس احمد بن
عبد الہادی الصالحی الحنبلی انبانا[١١] الصلاح بن ابی عمر الصالحی الحنبلی[١٢]

١ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز عصر نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے ساتھ (ایسے وقت) پڑھتے تھے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کوئی قبا کو جانے والا ایسے وقت وہاں پہنچتا کہ آفتاب بلند رہتا۔ اس حدیث کے متعلق بڑی طویل بحث ہے جسکے بیان کا یہ موقع نہیں ہے۔ کتب حدیث مثلاً شرح معانی الآثار و موطا امام محمد وغیرہما میں مذکور ہے جسکا جی چاہے مطالعہ کرے ١٢

٢ بیالیسویں حدیث۔ اس کے اکثر راوی صالحی اور حنبلی ہیں ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

اخبرنا[14] ابو حفص بن طبرزد الحنبلی انبانا[15] ابو بکر محمد بن عبد الباقی الحنبلی حدثنا[16] ابو اسحٰق ابراهیم بن عمر البرمکی الحنبلی انبانا[17] ابو محمد عبد الله بن ابراهیم بن ایوب بن راسی اخبرنا[18] ابو مسلم ابراهیم ابن عبد الله التیمی حدثنا[19] محمد بن عبد الله الانصاری حدثنا سلیمان التیمی عن[20] انس بن مالک رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم "من[21] کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار" وهذا الحدیث صحیح ورد بالفاظ مختلفة عن انس وغیره وهو من ثلاثیات البخاری وقد اتفق الشیخان علی اخراجه واخرجه ایضا احمد وابو داؤد والترمذی والنسائی وغیرهم بل هو متواتر کما صرح به المحدثون۔

اس حدیث میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان بیس[20] واسطے ہیں۔	الحدیث الثالث والاربعون المسلسل بالائمة الحنابلة رحمهم الله تعالی الی الامام احمد رضی الله تعالی عنه فی غالبه	

[21] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ باندھا اسکو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لینا چاہیئے۔ یعنے ایسا شخص دوزخی ہے ۱۲

[20] تینتالیسویں حدیث۔ اسکے اکثر راوی حنبلی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

اروية عن[1] شيخي العلامة المحدث الفهامة الشيخ عبد الله
القدومي النابلسي الحنبلي عن الشيخ عمر المعروف بالسطي عن[3] الشيخ
مصطفى الرحيبائي عن[4] الشيخ احمد البعلي حدثنا[5] ابو المواهب
الحنبلي حدثنا[6] والدي عبد الباقي الحنبلي حدثنا[7] عبد الرحمن
البهوتي الحنبلي حدثنا[8] تقي الدين ابن النجار الفتوحي الحنبلي
حدثنا[9] والدي احمد القاضي الحنبلي حدثنا[10] بدر الدين الصفدي
القاهري الحنبلي حدثنا[11] ابو البركات احمد الحنبلي حدثنا[12] ابو علي
الحنبل بن عبد الله الرصافي الحنبلي حدثنا[13] ابو القاسم هبة
الله بن محمد الحنبلي حدثنا[14] ابو علي الحسن بن علي الحنبلي حدثنا[15]
ابو بكر احمد بن جعفر الحنبلي حدثنا[16] عبد الله بن الامام احمد
الحنبلي حدثنا[17] ابي احمد بن محمد بن حنبل امام كل حنبلي عن[18] ابي
عدي عن[19] حميد عن[20] انس رضي الله تعالى عنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم واذا[21] اراد الله بعبد
خيرا استعمله قالوا كيف يستعمله قال يوفقه لعمل صالح

[1] يعني رسول اكرم صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمايا كه جب الله تعالى كسي بنده كيساتھ بھلائي كا ارادہ كرتا ہے
(بقيه برصفحه آينده)

قبل موته" ولنا حدث ثلاثی بهذا السند عن الامام احمد عن ابی عیینة عن ابی حازم عن سهل بن سعد رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال وموضع سوط احدکم فی الجنة خیر من الدنیا وما فیها۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تیس واسطے ہیں

الحدیث الرابع والاربعون المسلسل بالحفاظ

آروبه بالاجازة العلامة اخبرنی العلامة الحافظ الشیخ شعیب المحدث المغربی عن الحافظ الشیخ سلیم البشری عن الحافظ احمد نصة الله الازهری عن الحافظ الامیر الکبیر المصری ح وآروبه عالیا بدرجة عن المفسر المحدث الحافظ محمد بن سلیمان حسب الله المصری عن الحافظ عبد الغنی الدمیاطی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) تو اسکو استعمال میں لاتا ہے صحابہ کرام نے یہ سنکر عرض کیا کہ اللہ پاک اسکو کسطرح استعمال میں لاتا ہے تو آپنے فرمایا کہ اسکو اسکی موت سے پہلے عمل صالح کی توفیق عطا فرماتا ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک جسکو اپنے کام میں لاتا ہے یعنے عمل نیک کی توفیق دیتا ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ حق تعالیٰ اسکے ساتھ بھلائی کا قصد رکھتا ہے ۱۲

ل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک کوڑے کی مقدار کا مقام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ کوڑے کی مثال اس لئے دیگئی کہ سوار کا دستور ہے کہ جس مقام پر دل کا قصد کرتا ہے اپنا کوڑا ڈالدیتا ہے تاکہ دوسروں کو اس بات کا علم ہو جائے اور اسپر کوئی سبقت کرنے نہ پائے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

ل چوالیسویں حدیث اس میں یہ سلسلہ ہے کہ اسکا ہر راوی حافظ الحدیث ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

عن[٣] الحافظ الامير الكبير عن[٤] الحافظ علي بن احمد الصعيدي عن[٥]
الحافظ محمد عقيلة عن[٦] الحافظ حسن العجيمي عن[٧] الحافظ احمد
العجل عن[٨] الحافظ البدر محمد الغزي عن[٩] الحافظ الامام السيوطي
ح واروية اعلى منه عن[١] العلامة المحدث الحافظ الحبيب حسين
الحبشي عن[٢] والده الحافظ محمد الحبشي عن[٣] الحافظ الشيخ عمر العطار
عن[٤] الحافظ الشيخ صالح الفلاني عن[٥] الحافظ محمد بن سنة
عن[٦] الحافظ شريف محمد عن[٧] الحافظ بدر الدين الكرخي عن[٨]
الحافظ السيوطي قال في الجياد اروي هذا الحديث اجازة عامة ان
لم تكن خاصة ولم ار وعنه غير هذا الحديث - اخبرني[٩] حافظ
العصر ابو الفضل ابن حجر اخبرني[١٠] الحافظ علم الدين صالح البلقيني
عن[١١] والده الحافظ ابي حفص عمر البلقيني قال[١٢] اخبرنا الحافظ ابو
الحجاج المزي قال[١٣] اخبرنا الحافظ محمد ابن عبد الخالق بن طرخان
قال[١٤] اخبرنا الحافظ ابو الحسن المقدسي قال[١٥] حدثنا الحافظ ابو طاهر
السلفي قال[١٦] اخبرنا الحافظ ابو الغنائم الزيني قال[١٧] اخبرنا الحافظ
ابو نصر بن ماكولا قال[١٨] حدثنا الحافظ ابو بكر الخطيب قال[١٩] حدثنا

الحافظ ابو حازم العبدری قال حدثنا ابو عمرو بن مطر الحافظ قال
حدثنا ابراهیم بن یوسف الهسنجانی منسوب الی قریة بالری تسمی
هسنجان قال حدثنا الفضل بن زیاد صاحب احمد بن حنبل
قال حدثنا احمد بن حنبل حدثنا زهیر بن حرب قال حدثنا یحیی بن
معین قال حدثنا علی بن المدینی قال حدثنا عبید الله بن معاذ
قال حدثنا ابی قال حدثنا شعبة عن ابی بکر بن حفص عن ابی سلمة
عن عائشة رضی الله تعالی عنها قالت وکن ازواج النبی
صلے الله علیه وسلم یأخذن من رؤسهن حتی یکون
کالوفرة اخرجه مسلم عن عبید الله بن معاذ اه

ابی حفص

الحدیث الخامس والاربعون المسلسل بالقضاة

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۸) واسطے ہیں۔

وبالسند الی الامام الجزری قال فی اسنی المطالب اخبرنا

۱ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اپنے سروں کے بال اسطرح لیتی تھیں کہ سر وفرہ کے مانند ہو جاتا تھا جب سر کے بال کان کی لو تک نکالدے جائیں تو اسکو وفرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپکی بیبیوں نے ترک زینت کی غرض سے اپنے سر کے بال کم کرنا اختیار کیا تھا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا اسی بات کی خبر دیتی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

۲ اس میں یہ سلسلہ ہے کہ اسکا ہر راوی قاضی ہے اور اسکے راوی اعلیٰ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے قاضی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

الامام العلامة شرف الدين احمد بن الحسن بن قاضي الجبل
رحمه الله تعالى فيما شافهني به عن[١٢] الشيخ الامام القاضي تقي
الدين سليمان بن حمزة الحنبلي عن[١٣] عم ابيه القاضي الامام شيخ
الاسلام ابي الفرج عبد الرحمن بن شيخ الاسلام ابي عمر قدس
اخبرنا[١٤] الامام الحافظ ابو الفرج عبد الرحمن بن علي ابن الجوزي
القاضي في فنه كتابة اخبرنا[١٥] علي بن يحيى المدبر القاضي اخبرنا[١٦]
القاضي ابو بكر محمد بن عبد الباقي اخبرنا[١٧] القاضي هناد بن
ابراهيم اخبرنا[١٨] القاضي ابو البحتري زيد بن سعد بن محمد الحافظ
حدثنا[١٩] القاضي ابو بكر محمد بن علي بن عبد العزيز البصري حدثنا[٢٠]
القاضي ابو الحسن علي بن محمد بن الحسن الشافعي اخبرنا[٢١] القاضي
ابو عمر محمد بن يوسف بن يعقوب حدثنا[٢٢] ابي القاضي يوسف
ابن يعقوب حدثنا[٢٣] القاضي اسمعيل بن اسحق حدثنا[٢٤] القاضي
محمد بن مسلمة حدثنا[٢٥] القاضي مالك بن انس حدثنا[٢٦] القاضي
سليمان بن ابي ربيعة حدثنا[٢٧] القاضي شريح حدثنا[٢٨] امير المؤمنين
اقضى الامة علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم وشموا النرجس ولو في اليوم مرة ولو في الشهر مرة ولو في السنة مرة ولو في الدهر مرة فان في القلب حبة من الجنون والجذام والبرص لا يقطعها الا شم النرجس" هذا الحديث رويناه هكذا مسلسلا بالقضاة من هذا الطريق بهذا اللفظ انتهى قلت وللمحدثين في هذا الحديث كلام بل صرح بعضهم انه موضوع والله تعالى اعلم

٤٦ — الحديث السادس والاربعون المسلسل بالثقات

اس حدیث کے سلسلہ میں میرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۴) واسطے ہیں

اخبرني الشيخ عبد الجليل برّادة المدني وكان ثقة قم اخبرني السيد اسمعيل البرزنجي وكان ثقة قم اخبرني صالح الفلاني وكان

۱ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (گل) نرگس کو سونگھو۔ اگرچہ دن میں ایک مرتبہ ہو اگر نہ ہو سکے تو ماہ میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایکبار۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایکبار کیونکہ قلب میں جنون اور جذام اور برص کا ایک دانہ ہوتا ہے۔ کہ بجز نرگس سونگھنے کے کوئی چیز اسکی قاطع نہیں ہوتی یعنے اثر امراض مذکورہ کا ازالہ گل نرگس ہی کے سونگھنے سے ہوتا ہے اور زہۃ المجالس میں علامہ صفوری رحمہ اللہ نے روایت فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو! نرگس کا پھول سونگھو۔ کیونکہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جسکے سینے اور دل کے درمیان برص یا جنون یا جذام کی ایک شاخ نہ ہو۔ اسکی دوا صرف نرگس کا سونگھنا ہے ۱۲ اس حدیث کی صحت میں محدثین نے کلام کیا ہے لہذا اسپر عمل کرنے والے اسکو صحیح حدیث سمجھ کر عمل نہ کریں واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

۲ یہ چھیالیسویں حدیث ہے اور اس میں ثقہ کا سلسلہ ہے یعنے اسکا ہر راوی ثقہ ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

ثقة اخبرنا محمد بن سنة الفلاني وكان ثقة ق اخبرنا
الشريف محمد بن عبد الله وكان ثقة ق اخبرنا السراج عمر بن
الجائي ق اخبرنا الحافظ السيوطي وكان ثقة ق اخبرنا ابو القاسم عمر
ابن فهد وكان ثقة ق اخبرنا الامام الجزري وكان ثقة ق
في اسنى المطالب اخبرنا شيخنا الامام محمد بن احمد قراءة عليه
وكان ثقة ق اخبرنا شيخنا ابو الحسن بن احمد سماعا وكان ثقة ق
اخبرنا ابو علي البغدادي وكان ثقة ق اخبرنا ابو القاسم
الشيباني وكان ثقة اخبرنا الحسن بن محمد التميمي وكان ثقة
اخبرنا ابن مالك وكان ثقة حدثنا عبد الله بن احمد بن
محمد وكان ثقة حدثني ابي وكان ثقة حدثنا وكيع وكان ثقة
حدثنا مسعر وسفيان (الثوري) وكانا ثقتين عن عثمان
ابن المغيرة الثقفي عن علي بن ربيعة الوالبي عن اسماء ابن الحكم
الفزاري عن علي رضي الله تعالى عنه قال كنت اذا سمعت
من رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا نفعني الله بما شاء
منه واذا حدثني غيره استحلفته - فاذا حلف لي صدقته

وان ابا بکر حدثنی وصدق ابو بکر انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال ورد ما من رجل یذنب ذنبا فیتوضأ فیحسن
الوضوء (قال مسعر) فیصلی (وقال سفیان) ثم یصلی
رکعتین فیستغفر اللہ الا غفر لہ" ھذا حدیث حسن صحیح
الاسناد رواہ ابو داود وسکت علیہ والترمذی وقال
حسن والنسائی وابن ماجہ

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث السابع والاربعون المسلسل بالسادۃ الصوفیۃ نفعنا اللہ بہم	علیہ وسلم تک بتیس واسطے ہیں۔

اروی عن اشیاخنا الثلاثۃ العلامۃ محمد حسب اللہ والعلامۃ
عبد الجلیل والعلامۃ محمد عبد الحق الصوفیین کلھم عن
الشیخ عبد الغنی الصوفی عن الشیخ عابد الصوفی عن عمہ محمد

۱ یعنے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب کوئی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا تو میں اس سے منتفع ہوا کرتا اور جب کوئی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی غیر سے سنتا تو اس سے قسم طلب کرتا جب وہ قسم کھاتا تو میں اسکی تصدیق کرتا۔ لیکن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بغیر حلف کے جو نے اس حدیث کی تصدیق کر لی کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ جب کوئی شخص کسی گناہ کا مرتکب ہو جائے اور اسکے بعد وہ شخص اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھکر اللہ پاک سے بخشش طلب کرے تو اللہ تعالی اسکو بخشدیتا ہے ۱۲ ۲ سینتالیسویں حدیث۔ اسمیں یہ سلسلہ ہے کہ ایک صوفی دوسرے صوفی سے روایت کرتا ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

حسين الصوفي عن[٥] محمد السمان الصوفي عن[٦] عبد الله بن
سالم البصري الصوفي عن[٧] الشيخ البابلي الصوفي عن[٨] الزين بن
عبد الله بن محمد النحريري الحنفي الصوفي عن[٩] الجمال يوسف
ابن شيخ الاسلام زكريا الانصاري الصوفي عن[١٠] ابيه شيخ الاسلام
زكريا الصوفي عن[١١] شرف الدين المراغي الصوفي عن[١٢] الزين
عبد الرحيم العراقي الصوفي عن[١٣] صلاح الدين خليل بن كيكلدي
المقدسي الصوفي عن[١٤] الجمال داود العطار الصوفي باجازته عن[١٥]
محي الدين النووي الصوفي برواية عن[١٦] الشيخ الاكبر محي الدين
ابن عربي الحاتمي الصوفي عن[١٧] البرهان ابي الفتوح نصر بن محمد
الحضرمي الصوفي عن[١٨] القطب الرباني السيد عبد القادر الحضرمي
الجيلاني الصوفي بسماعه على[١٩] ابي الفتح محمد عبد الباقي المعروف
بابن البطي الصوفي باجازته من[٢٠] رزق الله بن عبد الوهاب
اليمني الصوفي عن[٢١] شيخ الصوفية بمر اسان ابي عبد الرحمن
محمد بن الحسين بن موسى الازدي السلمي الصوفي حدثنا[٢٢] عبد الواحد
ابن علي الساري الصوفي انا[٢٣] خالي بن القاسم الساري الصوفي

انا[٢٤] احمد بن عباد بن مسلم نا[٢٥] محمد بن عبيدة الصوفي انا[٢٦] عبد الله
ابن عبيد العامري الصوفي انا[٢٧] سورة بن شداد الصوفي عن[٢٨]
سفيان الثوري عن[٢٩] ابراهيم بن ادهم الصوفي عن[٣٠] موسى بن يزيد
الراعي الصوفي عن[٣١] اويس القرني عن[٣٢] علي رضي الله عنه قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان[٥١] الله تعالى تسعة
وتسعين اسما مائة غير واحد ما من عبد يدعو بهذه
الاسماء الا وجبت له الجنة انه وتر يحب الوتر هو الله
الذي لا اله الا هو الرحمن الرحيم الملك القدوس
الى الصبور

الحديث الثامن من الاربعون المسلسل بالصوفية[٥٣] ايضا قدس الله اسرارهم

اس حدیث کے سلسلہ میں ہیرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تیس[٥٣] واسطے ہیں۔

٤٨

[٥١] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں (ایک کم سو) یعنے اللہ پاک کے بے حساب نام ہیں لیکن قرآن مجید میں جو مذکور ہیں وہ ایک کم سو نام ہیں جو بندہ ان ناموں سے اللہ پاک کو پکارے اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جس نے ان ناموں کو یاد کر لیا وہ داخل جنت ہوگا بیشک وہ طاق ہے طاق کو دوست رکھتا ہے وہ نام ھو اللہ سے صبور تک ہیں ۱۲

[٥٢] اڑتالیسویں حدیث اسکا بھی ہر راوی صوفی ہے [٥٣] استاذ کبیر شیخ ابو الغیث ابن جمیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا کہ صوفی کسکو کہتے ہیں فرمایا من صفی سره عن الکدر واصتفی قلبه من الغیر وانقطع الی الله عن البشر واستوی عنده الذهب والمدر یعنے صوفی وہ ہے کہ جسکا باطن کدورت

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

حدثني عبد الجليل برادہ الصوفی عن احمد منۃ اللہ المصری
الصوفی عن احمد بن عبید العطار الصوفی عن العلامۃ العجلونی
الصوفی قال فی ثبتہ حدثنا اجازۃ شیخنا الملا الیاس الکردی الصوفی
عن ابراھیم الکوراني ثم المدنی الصوفی عن شیخہ العارف احمد
القشاشی الصوفی عن ابی المواھب احمد بن علی الشناوی
الصوفی عن والدہ العارف نور الدین علی بن عبد القدوس
الصوفی عن الشیخ العارف عبد الوھاب الشعرانی الصوفی
عن شیخ الاسلام زکریا بن محمد الصوفی عن العارف
شرف الدین ابی الفتح محمد بن زین الدین الاموی المراغی
ثم المدنی الصوفی عن شرف الدین اسمعیل بن ابراھیم
الھاشمی الزبیدی الجبرتی الصوفی باجازتہ العامۃ عن المسند
المعمر ابی الحسن علی بن عمر الوانی الصوفی باجازتہ العامۃ عن
العارف باللہ سید محی الدین ابن العربی الصوفی عن

(بقیہ صفحہ گزشتہ) سے صاف اور قلب عبرتوں سے بھرا ہوا ہو اور لوگوں سے منہ پھیر کر متوجہ الی اللہ ہو گیا ہو اور اسکے پاس سونا اور خاک ہر دو برابر ہوں۔ اور ابو علی رودباری رح سے پوچھا گیا تو فرمایا من لبس الصوف علی الصفا وسلک طریق المصطفی واطعم الھوی ذوق الجفا وکانت الدنیا منہ علی قفا یعنے صوفی وہ ہے جو بے کدورت ہو کر صوف پہنے اور طریق رسول پر چلے اور ہوائے نفس کو جفا کا مزا چکھائے اور دنیا کو پس پشت ڈالدے اھ الزہر الباسم من روض السید خاتم صفحہ ۱۲

جمال الدین یونس بن یحیی الهاشمی الصوفی عن[۱۷] ابی الوقت
عبد الاول السجزی الصوفی عن[۱۸] ابی اسمٰعیل عبد الله بن محمد
ابن مت الانصاری الهروی الحافظ الفقیه المفسر المحقق
الصوفی انه قال فی کتابه منازل السائرین اخبرنا[۱۹] حمزة
ابن محمد الحسینی الصوفی اخبرنا[۲۰] ابو القاسم عبد الواحد بن احمد
الهاشمی الصوفی ثم سمعت[۲۱] اباعبد الله علان بن زید
الصوفی بالبصرة ثم سمعت[۲۲] جعفر الخالدی الصوفی قال سمعت[۲۳] الجنید
الصوفی ثم سمعت[۲۴] السری بن مغلس السقطی الصوفی عن[۲۵] معروف
الکرخی الصوفی عن[۲۶] جعفر بن محمد الصادق الصوفی عن[۲۷] ابیه محمد الباقر
الصوفی عن[۲۸] ابیه علی عن[۲۹] ابیه الامام الحسین بن علی عن[۳۰] علی عن
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال "طالب[۳۱] الحق غریب" قال
الکورانی فی مسالک الابرار نقلا عن الهروی حدیث غریب
قال فهو من روایة جعفر الصادق عن الباقر عن ابیه عن الامام

---

[۳۱] یعنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق بات کی طلب نادر ہے یا طالب حق نادر ہے یعنے حق کے طالب بہت کم ہوتے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

الحسین عن علی رضی اللہ عنہ رفعہ اھ ورواہ السیوطی فی
جیاد المسلسلات بلفظ اٰخر من طریق اٰخر عن انس عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال "طلب[1] الحق فریضۃ" وقال فیہ قال
السلفی ھذا حدیث غریب المتن عزیز الاسناد وحسن من روایۃ
الصوفیۃ الزھاد اھ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک انتیس ۲۹ واسطے ہیں۔	الحدیث[2] التاسع والاربعون المسلسل بالصوفیۃ ایضا نفعنا اللہ بھم	

۴۹

وبالسند الی العلامۃ العجلونی الصوفی قال اجازنا بہ شیخنا
محمد ابو الطاہر الصوفی عن والدہ الشیخ ابراھیم الکورانی
الصوفی عن شیخہ العارف احمد بن محمد القشاشی الصوفی
بسندہ السابق فیما قبلہ الی العارف باللہ تعالی الشیخ محی الدین
محمد بن العربی الصوفی عن الزاھد عبد الوھاب بن علی
البغدادی الصوفی بقرأتہ علی ابی الفضل احمد بن طاہر الصوفی

[1] دوسری روایت میں یوں آیا ہے الحق کی طلب فرض ہے ۱۲
[2] یہ انچاسویں حدیث ہے اسکی روایت میں بھی صوفیہ کا سلسلہ ہے ۱۲

بحق اجازته من الشيخ ابی بکر احمد بن علی الشیرازی الصوفی
عن[19] شیخ الصوفیة بخراسان محمد بن الحسین السلمی الصوفی قا اخبرنا[20]
ابو الحسن منصور بن عبد الله الدینوری ببغداد اخبرنا[21] ابو عمرو
عثمان بن جرة الکازرونی بها حدثنا[22] احمد بن الحسین المصری
الصوفی المعروف بابن الحمصی ثنا[23] علی بن جعفر البغدادی الصوفی
قا ابو موسی[24] الدبلی حدثنا[25] ابو یزید البسطامی الصوفی حدثنا[26]
ابو عبد الرحمن السدی الصوفی عن[27] عمرو بن قیس الملائی
الصوفی عن[28] عطیة العوفی الصوفی عن[29] ابی سعید الخدری رض
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان[1] من ضعف
الیقین ان ترضی الناس بسخط الله وان تحمدهم
علی رزق الله وان تذمهم علی ما لم یؤتک الله
ان رزق الله لا یجره حرص حریص ولا یرده کره

---

[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک یہ بات ضعف یقین سے ہے کہ تو اللہ تعالی کی ناخوشی کے ساتھ لوگوں کو خوش کرے اور اللہ تعالی کے عطا کئے ہوئے رزق پر لوگوں کا شکر ادا کرے اور اللہ تعالی کی نہ دی ہوئی چیز پر یعنے کسی چیز کے نہ دینے سے لوگوں کی مذمت کرے۔ بیشک اللہ پاک کا رزق ایسا ہے کہ اسکو کوئی حریص کی حرص نہیں کھینچ لاسکتی اور کسی ناخوش کی ناخوشی اسکو روک نہیں سکتی۔ تحقیق اللہ پاک اپنی حکمت و جلال سے آسایش اور فرحت کو رضامندی میں اور رنج اور خوف کو شک اور ناخوشی میں گردانا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

كارهًا ان الله بحكمته وجلاله جعل الروح والفرح فی
الرضی وجعل الهم والخوف فی الشك والسخط"
وله شاهد من وجه آخر علی خرجه ابو نعیم عن ابن مسعود رفعه
وفیه "لا ترضین احدا بسخط الله ولا تحمدن احدا علی
فضل الله ولا تذمن احدا علی ما لم یؤتك الله فان
رزق الله تعالی لا یسوقه الیك حرص حریص ولا یرده
عنك کره کاره ان الله تعالی بقسطه وعدله جعل
الروح والفرح فی الرضی والیقین وجعل الهم والحزن
والشك فی السخط" وله شاهد ایضا عن ابن مسعود
ایضا اخرجه ابن ابی الدنیا عنه بلفظ "ان الروح والفرح
فی الیقین والرضی وان الغم والحزن فی الشك والسخط" انتهی مختصرا۔

الحدیث الخمسون المسلسل بالصوفیة ایضا

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک چھبیس واسطے ہیں[٥٠]

[٥١] اس حدیث کا بھی مطلب قریب قریب وہی ہے جو اس سے پہلی حدیث میں گزرا صرف الفاظ کا فرق ہے ۱۲

[٥٢] یہ پچاسویں حدیث ہے اسکے بھی راوی صوفیائے کرام ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

وبالسند الی الشیخ محی الدین بن العربی عن ابی الخیر احمد
ابن اسمعیل الطالقانی عن ابی عبد اللہ محمد بن الفضل الفراوی
عن ابی بکر البیہقی اخبرنا علی بن احمد بن عبدان اخبرنا احمد
ابن عبید الصفار حدثنی محمد بن الفضل بن جابر حدثنا
الہیثم بن خارجۃ ومہدی بن حفص قالا حدثنا اسمٰعیل
عیاش عن المطعم بن المقدام عن نصیح العبسی عن رکب المصری
رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
طوبیٰ لمن تواضع من غیر منقصۃ (وفی روایۃ
فی غیر منقصۃ وذل فی نفسہ من غیر مسکنۃ وانفق
مالا جمعہ فی غیر معصیۃ ورحم اہل الذل والمسکنۃ
وخالط اہل الفقہ والحکمۃ طوبیٰ لمن ذل نفسہ
وطاب کسبہ وصلحت سریرتہ وصلحت علانیتہ

(بقیہ برصفحہ آیندہ)

(وفی روایۃ) وکرمت علانیۃ (بدل صلحت علانیۃ)
وعزل عن الناس شرہ وطوبی لمن عمل بعلمہ وانفق
الفضل من مالہ وامسک الفضل من قولہ" قال العلامۃ
العجلونی عن الامام الکورانی انہ ذکر فی مسالک الابرار
ان الحدیث حسن وان رکب المصری کندی صحابی اجمعوا
علی ذکرہ فی الصحابۃ وان کان غیر مشہور فیہم اھ وھو
بفتح الراء وسکون الکاف اخرہ موحدۃ انتھی

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ	الحدیث الحادی[۵۱] الخمسون المسلسل بالنحاۃ وانا بفضل اللہ تعالی ماھر فی النحو	وسلم کے درمیان ستائیس ۲۷ واسطے ہیں۔

۵۱

فاقول حدثنی شیخی العلامۃ عبد الجلیل برادہ النحوی عن[۲] احمد منۃ
اللہ المصری النحوی عن[۳] العلامۃ احمد بن عبید العطار الدمشقی
النحوی عن[۴] العلامۃ محدث الشام مولانا اسمعیل العجلونی النحوی
حدثنا شیخنا اجازۃ والمواھب النحوی عن[۶] والدہ عبد الباقی الحنبلی
النحوی حدثنا الشیخ موسی النحوی اخبرنا زین الدین بن سلطان

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۶۷) میں خرچ کیا اور اپنے فضول کلام یعنی بے ضروری باتوں کو اپنی باتوں سے روک رکھا۔ مطلب یہ ہے کہ مال فضول میں انفاق اور کلام فضول میں امساک کیا۔ سبحان اللہ کیا جامع نصائح والی حدیث ہے اللہ پاک مجھ عاصی کو اور سب مسلمانوں کو اس پر عمل نصیب فرمائے آمین ۱۲ محمد عبد الہادی عفرلہ

۵۱ اکاون نویں حدیث۔ اسکا ہر راوی نحوی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی کان اللہ ذو الہادی۔

النحوی اخبرنا الشیخ شمس الدین بن طولون النحوی انبانا محب الدین
محمد بن عبد الرحمن بن جمال الدین الانصاری النحوی انا تقی الدین
احمد الشمنی النحوی اخبرنا سراج الدین عمر بن رسلان البلقینی
النحوی انا الامام ابو حیان محمد بن یوسف الاندلسی النحوی
انا ابو محمد عبد الله بن هارون النحوی انبانا ابو القاسم بن
محمد الطیلسان النحوی اخبرنا ابو جعفر احمد بن یحیی الادیب النحوی
قلت له احدثک ابو عبد الله جعفر بن محمد بن مکی النحوی
قرأة فاقربه قال انبانا ابو مروان عبد الملک الماهر فی العربیة
انا ابو القاسم بن عبد الله شارح دیوان المتنبی قال انبانا ابی
عبد الله وهو احد الحفاظ النحوی انبانا قاسم بن اصبغ النحوی
انبانا عبد الله بن مسلم بن قتیبة صاحب الغریب النحوی انبانا حدثنا
احمد بن خلیل البغدادی النحوی انبانا عبد الملک الامام الاصمعی حدثنا
النحوی اخبرنا ابو هلال محمد بن سلیم النحوی عن عبد الله بن
بریدة النحوی عن ابیه بریدة الاسلمی رضی الله تعالی عنه
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

وسلم سید ادم[1] فی الدنیا والاخرۃ الخ وسید ریحان
اھل الجنۃ الفاغیۃ[2]، واخرجہ الجلال السیوطی فی جیاد
المسلسلات بالسند المتقدم بعینہ وبلفظ الحدیث ثم قال اخرجہ
الطبرانی فی احد معاجمہ وابو نعیم فی الطب النبوی والبیہقی
فی شعب الایمان وابو عثمان الصابونی فی المائتین عن ابی ھلال
بہ وقال الطبرانی والبیہقی والصابونی ان ابا ھلال تفرد بہ
عن ابن بریدۃ وابو ھلال وثق وفیہ بعض ضعف - قال البیہقی
رواہ جماعۃ عن ابی ھلال تفرد بہ ابو ھلال محمد بن سلیم انتہی
لطیفۃ - نروی العربیۃ عن شیخنا العلامۃ برادہ عن احمد بن اللہ
عن عبید العطار عن اسمعیل العجلونی عن عبد الجلیل عن والدہ
ابی المواھب عن والدہ عبد الباقی عن عمر القاری عن البدر

---

[1] یعنے دنیا اور آخرت کے سالنوں کا سردار گوشت - اور اہل جنت کی خوشبوئیوں کا سردار فاغیہ ہے - فاغیہ ایک خوشبو کا نام ہے ۱۲

[2] اُدم بضم الھمزۃ والدال المھملۃ ویجوز اسکانھا جمع ادام قیل ھو بالاسکان المفرد بالضم الجمع - وفی صحیح البخاری فی باب الادم فاتی بخبز وادم من ادم البیت الخ [3] فاغیۃ شگوفہ خنا آنکہ شاخ خنا در زمیں وازگوں کارند وشگوفہ کہ ازاں ہم رسد و نباتیہ خوشبو بود آں را فاغیہ گویند کذا فی المنتخب - وھی نور الحنا ای زھرھا ذکرہ الاصمعی کذا فی ثبت الامام العجلونی یعنے فاغیہ حنا کی کلیوں کو کہتے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

الغزی عن[۱۰] الجلال السیوطی عن[۱۱] الکافیجی عن[۱۲] الشمس الخیادی
عن[۱۳] اکمل الدین الحنفی عن[۱۴] اثیر الدین ابی حیان عن[۱۵] ابن ابی
الاحوص عن[۱۶] ابی علی الشلوبین عن[۱۷] فخر بن یحیی الرعینی الاشبیلی
عن[۱۸] ابی الرماک عن[۱۹] ابن الاخضر عن[۲۰] ابن طراوۃ عن[۲۱] یونس
ابن عیسی الاعلم عن[۲۲] ابی علی القالی عن[۲۳] ابن درستویہ عن[۲۴]
المبرد عن[۲۵] المازنی عن[۲۶] الاخفش الاوسط سعید بن مسعدۃ
عن[۲۷] سیبویہ عن[۲۸] الخلیل بن احمد عن[۲۹] عیسی بن عمر عن[۳۰] ابی عمرو
ابن العلاء عن[۳۱] نصر بن عاصم عن[۳۲] ابی الاسود الدولی عن
علی رضی اللہ عنہ وھو اول من امر ابا الاسود بوضع النحو
لما کتب۔ قال العجلونی ذکرہ السیوطی فی شرح الفیتہ فی
النحو وکذا فی الاشباہ والنظائر النحویۃ لہ اھ

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک	الحدیث الثانی والخمسون[۵۲] المسلسل بالشعراء	تیئیس (۲۳) واسطے ہیں۔

۵۲

وانا لی شعر فی الجملۃ حدثنا اجازۃ شیخنا العلامۃ عبد الجلیل برادہ
ولہ شعر ومن ذلک قولہ ؎

[۱] یہ باونویں حدیث ہے۔ جس میں شعرا کا سلسلہ ہے یعنے اسکا ہر راوی شاعر ہے ۱۲

مما رأيت من الانام ومكرهم	اصبحت افرق ان ارى انسانا
واجانب المرأة خوفا ان ترى	عيني بها من عكسها انسانا

لا انظر

وله ايضاً

اما رأيت الدهر اخرج شوكة	من رجل شخص عاجز متوان
فاعلم بان مراده من نقشها	ادخالها في عين شخص ثان

وله مقطعات تشتمل على معان بديعة ومقاصد مخترعة غريبة اوردتها في غير هذا الكتاب - قال حدثنا احمد منة الله وله شعر حدثنا احمد بن عبيد العطار وله شعر حدثنا الامام العجلوني وله شعر قال في شبته حدثنا اجازة شيخنا العارف عبد الغني النابلسي وله شعر ملأ الخافقين مسطر في دواوينه وغيرها قرحدثنا شيخنا عبد الباقي الحنبلي وله شعر قرحدثنا الشيخ موسى الحجاوي وكان له شعر عن الشيخ زين الدين بن سلطان

وكان يشعر انبانا[٩] الشمس بن طولون وكان شاعرا انبانا
ابو الفتح محمد بن محمد المزى الشاعر المغلق اخبرنا[١١] شهاب الدين
ابو الطيب الخزرجى الشاعر اخبرنا[١٢] الحافظ زين الدين عبد الرحيم العراقى
وكان ينظم الشعر قال انبانا[١٣] صلاح الدين خليل بن كيكلدى الصفدى
وكان يشعر اخبرنا[١٤] شرف الدين احمد الخطيب وكان له شعر
انبانا[١٥] ابو الحسن على السخاوى ذو النظم الشهير انبانا[١٦] ابو طاهر
السلفى ذو الشعر الكثير انبانا[١٧] ابو الوفا على بن شهريار الرغفرانى
وكان يشعر اخبرنا[١٨] ابو القاسم عبد الملك ابن المظفر الشاعر
انبانا[١٩] ابو جعفر محمد بن الحسين الزاهد وكان يشعر انبانا[٢٠]
ابو بكر عبد الله بن احمد القارى الشاعر اخبرنا[٢١] ابو عثمان سعيد
ابن زيد الشاعر حدثنا[٢٢] عبد السلام بن عباد الشاعر الشهير
بديك الجن اخبرنا[٢٣] خالى همام بن غالب الفرزدق الشاعر فقال
انشدت النبى صلى الله عليه وسلم بلغنا السماء مجدنا وجدودنا
وفى رواية ذكرها شيخنا عقيلة فى مسلسلاته بلفظ بلغنا السما
مجدا وعزا وسوددا ؛ وانا نرجو فوق ذلك مظهرا ؛ فقال

النبی صلی اللہ علیہ وسلم "این المظهر یا ابا لیلی" قلت الجنة
قال "اجل ان شاء اللہ تعالیٰ" قال ثم قلت "ولا خیر فی
حلم اذا لم یکن له" بوارد تعمی صفوا ان یکدرا "ولا خیر فی
جهل اذا لم یکن له" حلیم اذا ما ورد الامر اصدرا "
فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "لا یفضض اللہ
فاک مرتین"

الحدیث الثالث والخمسون[۵۲] المسلسل
بانفراد کل راو من رواته بصفة عظیمة
فی زمانه

۵۳

اروبه عن مولانا عبد الجلیل المدنی ادیب عصره وشاعر دهره

۵۱ یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرزدق شاعر کے اشعار سنکر دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو نہ توڑے یعنے تمہارے دانت گرنے نہ پائیں جسطرح عباس رضی اللہ عنہ کے اس معروضہ پر (کہ یا رسول اللہ میں آپکی مدح کرنا چاہتا ہوں) اور نابغہ جعدی کے قصیدۂ رائیہ کو سنکر آپ نے یہی دعا دی تھی۔ پس نابغہ ایکسو بیس سال کی عمر تک زندہ رہے اور انکا کوئی دانت نہ گرا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپکی مدح و ثنا کرنی آپ کی خوشنودی کا باعث ہے مگر تعریف وہی پسند و محبوب ہوتی ہے جو اطاقہ کیا تھ ہو اور جو بغیر اطاقہ کے صرف تعریف کیجائے تو وہ چنداں معتبر اور موجب خوشنودی نہیں ہو سکتی۔ اللہ پاک ہم سبکو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور تعریف کرنی نصیب فرمائے۔ آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

۵۲ تر پنجاہ حدیث۔ اسکا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی ایک صفت میں اپنے زمانہ کا یکتا تھا ۱۲

عن[٢] السيد اسمعيل البرزنجي زاهد عصره عن[٣] صالح الفلاني صوفي
زمانه عن[٤] محمد بن سنه الفلاني محدث[٥] زمانه عن الشريف
محمد بن عبد الله نادرة وقته عن[٦] عمر بن الجائي سراج عصره عن
الحافظ السيوطي مجدد زمانه ومحدث[٧] اوانه عن[٨] عمر بن فهد اوحد
عصره عن[٩] الامام الجزري قاري وقته ومحدث دهره قال اخبرنا[١٠]
الامام جمال الدين محمد بن محمد بن محمد الجمالي زاهد عصره
اخبرنا[١١] الامام سعيد الدين محمد بن مسعود محدث فارس في زمانه
انا[١٢] الشيخ ظهير الدين اسماعيل بن المظفر بن محمد الشيرازي
عالم وقته انا[١٣] ابو طاهر عبد السلام بن ابي الربيع الحنفي محدث
زمانه انا[١٤] ابو بكر عبد الله بن محمد بن شابور القلانسي شيخ عصره
انا[١٥] ابو المبارك عبد العزيز بن محمد بن منصور الادمي
امام اوانه انا[١٦] سليمان بن ابراهيم بن محمد بن سليمان نادرة
دهره حدثنا[١٧] ابو صالح احمد بن عبد الملك بن علي النيسابوري
غريب وقته حدثنا[١٨] ابو طاهر محمد بن محمد بن محمش الزيادي
نزيل دهره ثنا[١٩] ابو حامد احمد بن محمد بن هاشم البلاذري

حافظ زمانہ ثنا محمد بن الحسن بن علی امام عصرہ ثنا ابی الحسن
ابن علی السید المحجوب ثنا ابی علی بن موسی الرضی ثنا ابی موسی
ابن جعفر الکاظم ثنا ابی جعفر بن محمد الصادق ثنا ابی محمد بن علی
الباقر ثنا ابی علی بن الحسین زین العابدین ثنا ابی الحسین
ابن علی سید الشہداء ثنا ابی علی بن ابی طالب سید الاولیاء
رضی اللہ تعالی عنہم اخبرنی سید الانبیاء محمد بن
عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وہ اخبرنی جبرئیل سید
الملائکۃ قال قال اللہ سید السادات انی انا اللہ
لا الہ الا انا من اقر لی بالتوحید دخل حصنی ومن دخل
حصنی امن من عذابی" قال الامام الجزری فی اسنی
المطالب کذا وقع ہذا الحدیث بہذا السیاق من المسلسلات
السعدیۃ والعہدۃ علی البلاذری واللہ تعالی اعلم

لہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو فرشتوں کے سردار جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی کہ تمام سرداروں کے سردار اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ میں ہی معبود حقیقی ہوں میرے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے جس نے میری وحدانیت کا اقرار کیا وہ میرے قلعہ (حفاظت) میں داخل ہوگیا اور میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے بچگیا لا محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ	الحدیث الرابع والخمسون المسلسل بکون کل راو من بلد	صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چوبیس واسطے ہیں ۵۴

اروبہ[1] عن مولانا عبد الجلیل المدنی عن[2] منۃ اللہ المصری الازھری عن[3] عبد الرحمن الکزبری الدمشقی عن[4] ابن بدیر المقدسی عن[5] ابی النصر مصطفی الدمیاطی عن[6] ابن عقیلۃ المکی عن[7] ابی المواھب البعلی عن[8] والدہ الدمشقی عن[9] احمد الفرغانی البقاعی عن[10] ابن حجر المکی عن[11] زکریا الانصاری عن[12] عمر بن فہد المکی عن[13] الحافظ ابی عبد اللہ محمد الدمشقی انا[14] ابو عبد اللہ محمد بن محمد البالسی انا[15] ابو العباس احمد بن ابی طالب الدیر مقرنی انا[16] ابو النجا عبد اللہ بن عمر الحوری انا[17] ابو الوقت السجزی انا[18] ابو عبد اللہ محمد بن عبد العزیز الفارسی انا[19] ابو محمد عبد الرحیم بن احمد بن ابی شرح الانصاری الازدی انا[20] ابو القاسم عبد اللہ بن محمد البغوی ثنا[21] العلاء بن موسی البغدادی ثنا[22] اللیث ابن سعدی المصری عن[23] ابی الزبیر المکی

[1] یہ چوبیس ہیں حدیث ہے۔ اسکا ہر ایک راوی ایک ایک شہر کا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

عن[۲۴] جابر بن عبد الله الانصاری المدنی قم قم رسول الله صلی
الله علیه وسلم ولا یدخل احد ممن بایع تحت الشجرة
النار قال ابن عقیلة وبالسند الی ناصر الدین قال هذا
حدیث صحیح عال واخرجه الترمذی وغیره

اس سلسلہ میں مجھ سے	الحدیث الخامس والخمسون[۵۵]	علیہ وسلم تک
رسول اللہ صلی اللہ	المسلسل بالمحدثین	تینتیس ۳۳ واسطے ہیں

علی ذات نبینا واسمه الصلوة والسلام من ذالک
متصل بالبخاری قدیسر الله عز وجل لی روایته بکرمه
وجوده فلله الحمد علی ذلک حق حمده۔

اروی عن[۱] العلامة المفسر محمد بن سلیمان حسب الله عن[۲] محمد
القاوقجی عن[۳] محمد العدوی ابن صالح عن[۴] محمد الامیر عن[۵]
محمد الحفنی عن[۶] محمد البدیری عن[۷] محمد قاسم مقری الدیار المصریه

× [۱] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنہوں نے درخت (ببول) کے نیچے (مجھ سے) بیعت کی ان میں سے کوئی ایک بھی دوزخ میں داخل نہوگا ماشاء اللہ یہ انکے حق میں بڑی خوشخبری ہے ۱۲

[۲] یہ پچپنویں حدیث اسکا ہر راوی محمد نامی ہے یہ روایت امام بخاری کے طریقہ سے متصل ہے اللہ تعالی نے اپنے جود وکرم سے اسکی روایت مجھپر آسان فرمائی فللہ الحمد علی ذلک ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

عن[٨] محمد بن صلاح الدين البابلي الازهري عن[٩] محمد بن عبد الله
حجازي الواعظ عن[١٠] محمد الغيطي عن[١١] محمد بن محمد الدلجي عن[١٢]
الشمس محمد السخاوي عن[١٣] محمد بن نجم الدين العلوي المكي انا[١٤]
الحافظ جمال الدين محمد المخزومي انا[١٥] الضياء ابو الفضل محمد
ابن عبد الرحمن المالكي انا[١٦] محمد بن محمد بن علي الطبري انا[١٧]
ابو عبد الله محمد بن علي انا[١٨] محمد بن مهاجر الموصلي انا[١٩] ابو بكر محمد
ابن علي بن ياسر الجياني انا[٢٠] فقيه الحرم ابو عبد الله محمد بن الفضل
ابن احمد الصاعدي الفراوي انا[٢١] محمد بن علي بن الحسين انا[٢٢]
محمد بن احمد بن عبد الله الحمصي المروزي انا[٢٣] ابو الهيثم محمد
ابن علي بن محمد المكي الكشميهني قال[٢٤] اخبرنا ابو عبد الله محمد بن يوسف
الفربري انا[٢٥] محمد بن اسمعيل البخاري الحافظ حدثنا[٢٦] محمد بن
خالد بن محمد بن يحيى بن عبد الله بن خالد الذهبي ثنا[٢٧] محمد
ابن وهب بن عطية هو الدمشقي ثنا[٢٨] محمد بن حرب ثنا[٢٩] محمد
ابن الوليد الزبيدي ثنا[٣٠] محمد بن شهاب الزهري عن[٣١] عروة
ابن الزبير عن[٣٢] زينب بنت ابي سلمة عن[٣٣] ام سلمة زوج النبي

رضی اللہ تعالےٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی فی
بیتہا جاریۃ وفی وجہہا سفعۃ[۵۱] فقال "[۵۲] استرقوا لہا
فان بہا النظرۃ"

۵۶ اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اٹھائیس ۲۸ واسطے ہیں۔

الحدیث[۵۳] السادس والخمسون المسلسل کذلک

اروی عن[۱] الشیخ المذکور محمد بن سلیمان عن[۲] محمد الفاوقجی قال
حدثنی[۳] محمد عابد السندی عن[۴] محمد یوسف بن محمد المزجاجی
عن[۵] محمد عبد الخالق المزجاجی عن[۶] محمد عقیلۃ عن[۷] محمد بن
عبد الباقی الحنبلی عن[۸] محمد بن النجم الغزی عن[۹] ابیہ محمد البدر الغزی
عن[۱۰] محمد بن محمد المرعی السکندری عن[۱۱] محمد بن محمد الجزری انا[۱۲] محمد
ابن احمد بن مرزوق التلمسانی مشافہۃ انا[۱۳] القاضی محمد بن

۵۱ السفعۃ بفتح السین المہملۃ وضمہا وسکون الفاء بعدہا عین مہملۃ ہی صفرۃ الوجہ وفی مجمع البحار نقلا عن الکرمانی اراد بالسفعۃ مسۃ من الجن وعن النہایۃ قولہ فان بہا النظرۃ ای بہا عین اصابتہا من نظر الجن اہ۔

۵۲ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں ایک لونڈی کو ملاحظہ فرمایا کہ جسکے چہرہ نظر جن کے اثر سے زردی نمایاں تھی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسپر منتر پڑھاؤ کہ اسکو نظر جن کا اثر ہوا ہے۔ اس حدیث سے جن کا وجود اور انسان پر اسکا اثر ہونا اور اس کے دفعیہ کے لئے منتر کا ہونا ثابت ہوا۔ مگر شرع نے جسطرح کے منتر سے منع کیا ہے اس سے احتراز لازم ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

۵۳ یہ چھپنویں حدیث بھی مسلسل بالمحمدین ہے یعنے اسکے بھی ہر راوی کا نام محمد ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

احمد الحسینی انا[١٤] محمد بن محمد الحصین التلمسانی انا[١٥] محمد بن
یوسف البرزالی انا[١٦] محمد بن ابی الحسین الصوفی انا[١٧] محمد بن محمد
الطائی انا[١٨] محمد بن عبد الواحد الدقاق انا[١٩] محمد بن علی الکرخی
ثنا[٢٠] محمد بن اسحٰق بن یحیٰی بن مندۃ الاصبہانی العبدی انا[٢١]
محمد ابو منصور سعد البارودی کاتب الواقدی انا[٢٢] محمد (البارودی)
ابن عبد اللہ الحضرمی انا[٢٣] محمد بن عبد اللہ المثنی انا[٢٤] محمد
ابن بشر انا[٢٥] محمد بن عمرو الانصاری ثنا[٢٦] محمد بن سیرین انا[٢٧]
محمد بن محمد بن عبد اللہ بن جحش انا[٢٨] ابی عن محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انہ مر فی السوق برجل مکشوف فخذہ
فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رو غط[١] فخذک
فانہا عورۃ ۔ قال المسکین قال السیوطی فی جیاد المسلسلات
نقلا عن الحافظ ابن حجر فی امالیہ وھذا حدیث عجیب التسلسل
بالمحمدین فلیس فی اسنادہ من ینظر فی حالہ سوی محمد بن عمرو
واسم جدہ سہل ضعفہ یحیٰی القطان ووثقہ ابن حبان ولہ
متابع رواہ احمد وابن خزیمہ من طریق العلاء بن عبد الرحمٰن

[١] وفی العزیزی صفحہ ٣٣ قالہ لما مر علی جرہد الاسلمی من اھل الصفۃ وھو کاشف
فخذہ اھ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بازار میں (اصحاب صفہ میں سے) ایک صحابی جرہد اسلمی
رضی اللہ عنہ پر گزرے جنکی ران کھلی ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا اپنی ران کو چھپا کیونکہ وہ عورت ہے چھپانے کی چیز ہے ١٢

عن ابی کثیر اتم منه والحدیث علقه البخاری فی صحیحه اه
ای عن محمد بن جحش رضی الله عنه قال العجلونی وقال
السخاوی الحدیث حسن وقال شیخ مشائخنا فی مسالک الابرار
قال الحافظ فی فتح الباری لمحمد بن جحش وابیه عبد الله بن جحش
صحبته وزینب بنت جحش احدی امهات المؤمنین عمته وکان
محمد صغیرا فی عهد النبی صلی الله علیه وسلم وقد حفظ عنه وهذا
بین فی حدیثه هذا فقد وصله احمد والبخاری فی التاریخ والحاکم
فی المستدرک کلهم من طریق اسمعیل بن جعفر عن العلاء بن
عبد الرحمن عن ابی کثیر مولی محمد بن جحش عنه قال مر النبی
صلے الله علیه وسلم وانا معه علی معمر فخذاه مکشوفتان
فقال یا معمر غط علیک فخذیک فان الفخذین عورة
رجاله رجال الصحیح غیر ابی کثیر وقد روی عنه جماعة لکن لم
اجد فیه تصریحا بتعدیل انتهی یقول الجامع المسکین قال

لہ یعنے دوسری ایک روایت میں اسطرح آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معمر صحابی رضی اللہ عنہ پر گزرے درانحالیکہ انکی ہر دو ران کھلی ہوئی تھی تو آپنے فرمایا کہ اے معمر تیری ہر دو ران چھپا اس لئے کہ رانیں عورت یعنے چھپانیکی چیز ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفی عنہ

العلامة محمد عابد فى ثبته ولا يخفى ان شيخنا العارف بالله الشيخ
يوسف المزجاجى وشيخه الشيخ عبد الخالق بن ابى بكر المزجاجى
سمى كل واحد منهما عند ولادته بمحمد وهذه عادة بيت المزجاجى
السراء يقطعون السرة على اسم محمد تبركا ثم يسميه ابوه بعد ذلك
بما شاء قاله الشيخ عبد الخالق بن على المزجاجى فى النزهة المستطابة
انتهى قوله فلم يكن فى السند الا عبد الله بن جحش - و
قد قال العلامة القادرى فى مسلسلاته ويروى ان ولدا
محمدا روى عنه وعن سيدنا محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم
فيكون مسلسلا بالمحمدين من اوله الى آخره انتهى
وقد مر قول الحافظ ابن حجر فى فتح البارى ان لمحمد بن جحش وابيه
عبد الله بن جحش صحبة اه وقال حافظ الغرب ابن عبد البر
فى كتاب الاستيعاب محمد بن عبد الله بن جحش يكنى ابا
عبد الله كان قد هاجر مع ابيه وعميه الى ارض الحبشة ثم
هاجر من مكة الى المدينة مع ابيه له صحبة ورواية انتهى
فافهم وتدبر

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث السابع والخمسون المسلسل بالاحمدیین	اٹھاون پیش واسطے ہیں۔

اردیہ عن[1] مولانا الشیخ احمد المکی عن[2] الشیخ احمد دحلان عن[3] عثمان الدمیاطی عن[4] محمد الشنوانی عن[5] الامام احمد الادری بالاجازۃ العامۃ عن[6] احمد الملوی واحمد الجوہری عن[7] احمد بن مکی النخلی عن[8] احمد القشاشی عن[9] احمد بن علی بن عبد القدوس الہاشمی بالاجازۃ العامۃ عن[10] احمد النہروانی المکی عن[11] والدہ احمد بن عبد اللہ عن[12] احمد بن محمد القرشی العدوی عن[13] احمد بن عبد الرحمن المقدسی عن[14] احمد بن شیبان عن[15] ابی عبد اللہ احمد بن منصور الجوینی عن[16] الحافظ احمد بن محمد السلفی عن[17] ابی بکر احمد بن علی بن عبد اللہ بروایتہ عن[18] القاضی احمد بن الحسین محمد بن الدینوری عن[19] احمد بن محمد بن سلیمان المعروف بابن السنی عن[20] الامام ابی عبد الرحمن احمد النسائی نا[21] عثمان ہو ابن سعید الحمصی عن[22] شعیب بن

[1] ستاونویں حدیث۔ اسکے اکثر راوی کا نام احمد ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

۲۵

دینا الحمصی عن ۲۳ الزهری ۲۴ حدثنی سعید بن المسیب ان ابا هریرة
رضی الله عنه اخبره ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال

امرت ۱ ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الٰه الا الله
فمن قالها فقد عصم منی نفسه وماله الا بحقه وحسابه
علی الله تعالی ۲ قال الجامع اخرجه النسائی فی
سننه بالسند المتقدم بعینه وبلفظ الحدیث واخرجه الشیخان
ایضا عن ابن عمر رضی الله عنهما لکن بزیادة بعض الالفاظ

الحدیث الثامن والخمسون ۵۸ المسلسل بالمکیین

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ستائیس ۲۷ واسطے ہیں۔

وقد اقمت بمکة المکرمة بفضل الله تعالی ستة عشر شهرا
لاغتنام الفیوض من علمائها۔ اروی عن الحبیب حسین المکی عن والده

۱ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے مامور ہوں کہ لوگوں سے اسوقت تک جہاد کروں کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں۔ پس جس نے یہ کہدیا اس نے مجھ سے اپنی جان اور اپنا مال بچالیا۔ مگر حق اسلام سے۔ اور اسکا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔ اور یہ حدیث بخاری اور مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسطرح مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ لوگ جبتک لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہ کہیں اور نماز بجگانہ قائم نکریں اور زکوٰۃ نہ دیں اسوقت تک مجھکو ان سے جہاد کرنیکا حکم ہوا ہے۔ پس جب وہ ان امور مذکورہ پر عامل ہوجائیں تو انکی جانیں اور انکے اموال قتال اور لوٹ وغیرہ سے محفوظ ہوگئے۔ مگر حقوق اسلامیہ مثلاً زنا و قصاص سرقہ وغیرہ کے سبب سے کہ ایسی صورتوں میں وہ محفوظ نہ ہونگے۔ اور اسکے بعد وہ جو کچھ کفر و معاصی پوشیدہ کرینگے اسکا حساب اللہ تعالیٰ لیگا ۱۲ ۵۲ اٹھاونیں حدیث۔ اسکا ہر راوی مکی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ لہ ولوالدیہ

محمد المكي عن[٣] الشيخ عمر العطار المكي عن[٤] الشيخ محمد طاهر سنبل المكي عن[٥]
الشيخ احمد النخلي المكي عن[٦] امام المقام زين العابدين بن عبد القادر
ابن محمد بن يحيى بن مكرم الحسين الطبري المكي اجازة عن[٧] والده
عبد القادر امام المقام عن[٨] جده الامام يحيى بن مكرم بن محمد المحب
الاخير المكي عن[٩] جده الامام ابي المعالي محب الدين محمد بن
رضي الدين محمد بن المحب الاوسط محمد المكي عن[١٠] عم ابيه الامام
العلامة ابي اليمن محمد بن احمد المكي انا[١١] والدي الامام شهاب الدين
ابو العباس احمد بن رضي الدين الطبري المكي قم انا[١٢] والدي امام
مقام الخليل العلامة رضي الدين ابراهيم بن محمد بن ابراهيم
ابي بكر بن علي بن فارس الحسيني الطبري المكي وقاضي القضاة
نجم الدين ابو احمد محمد بن قاضي القضاة جمال الدين محمد بن
المحافظ محب الدين بن عبد الله الطبري المكي قال هو واحمد بن
الرضي ايضا انا[١٣] به الامام عماد الدين ابو محمد عبد الرحمن بن
محمد بن علي بن الحسين الطبري المكي انا[١٤] به الشيخ ركن الدين ابو القاسم
عبد الرحمن بن ابي حرمي فتوح بن بنين الكاتب المكي انا[١٥]

به الامام الحافظ خطیب مکۃ ابو حفص عمر بن عبد المجید القرشی المعروف
بالمیانشی المکی سماعا انا[16] به الامام رکن الدین قاضی الحرمین
ابو المظفر محمد بن علی الشیبانی الطبری المکی بقرأتی علیه انا[17] جدی
الامام القاضی ابو عبد اللہ الحسین بن علی بن الحسین الطبری المکی
انا[18] به ابو القاسم خلف بن ھبۃ اللہ ح[19] انا به ابو محمد الحسین بن
احمد بن ابراھیم العبقسی المکی سنۃ عشرین واربع مائۃ انا[20]
به ابو الحسن محمد بن نافع بن احمد المکی وابو بکر احمد بن عبد اللہ
ابن عبد المؤمن قالا حدثنا[21] ابو محمد اسحق بن احمد الخزاعی
المکی مقریھا فی حدود سنۃ ست وثلاث مائۃ انا[22] به الامام
المؤرخ ابو الولید محمد بن عبد اللہ الازرقی المکی ح[23] حدثنی جدی
احمد بن محمد المکی عن[24] سعید بن سالم ھو ابو عثمان القداح المکی
وسلیم بن مسلم المکی عن[25] ابن جریج ھو مفتی مکۃ عبد الملک بن
عبد العزیز المکی عن[26] عطاء بن ابی رباح المکی عن[27] عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ تعالے عنھما قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

وو[28] ینزل اللہ تعالی علی ھذا البیت کل یوم ولیلۃ

---

[28] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی فضیلت میں یہ حدیث فرمائی کہ اللہ تعالی اس (مبارک) مکان پر ہر رات دن میں اکیسو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے انہیں سے طواف کرنیوالوں کو ساٹھ اور نماز پڑھنے والوں کو چالیس اور (اسپر) نظر کرنیوالوں کو بیس رحمتیں ملتی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

عشرين ومائة رحمة ستون منها للطائفين واربعون
للمصلين وعشرون للناظرين"
رواه البيهقي في شعب الايمان والخطيب في تاريخه والصابوني
في الجزء الثاني من المائتين له۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث التاسع والخمسون المسلسل بالمدنيين في اكثره	تک چھبیس ۲۶ واسطے ہیں

ف ۵۹

فاقول وقد اقمت بمدينة المنورة لتحصيل الزيارة واغتنام الفيوض
من علمائها الكرام۔ حدثني به شيخنا الفاضل عبد الجليل برادة المدني
عن المعمر مفتي الشافعية بالمدينة المنورة السيد اسماعيل البرزنجي
المدني عن صالح الفلاني المدني عن محمد سعيد سفر المدني عن
محمد ابي طاهر المدني عن والده ابراهيم الكردي المدني قال حدثني
به احمد بن محمد القشاشي المدني عن ابي المواهب احمد بن علي
الشناوي المدني عن السيد غضنفر بن جعفر الحسيني النهروالي
المدني عن عبد الحق السنباطي المجاور بالمدينة عن محمد بن عبد الرحمن

ف ۱ اس حدیث کے اکثر راوی مدنی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

السخاوی نزیل المدینۃ المدفون بالبقیع شمال قبۃ الامام مالک
رضی اللہ عنہ عن[١٢] ابی الفتح العثمانی المدنی عن[١٣] ابیہ قاضی المدینۃ
وخطیبہا زین الدین بن ابی بکر المراغی عن[١٤] شیخ المحدثین بالحرم
المدنی عفیف الدین بن عبد اللہ بن الجمال المطری عن[١٥] الزرندی
ابراہیم بن محمد الطبری عن[١٦] عم ابیہ یعقوب الطبری عن[١٧] یحیی
ابن یونس الہاشمی اخبرنا[١٨] ابو الوقت السجزی انا[١٩] ابو الحسن الداودی
انا[٢٠] ابو محمد الحموی السرخسی انا[٢١] ابو عبد اللہ محمد بن یوسف
الفربری انا[٢٢] محمد بن اسماعیل البخاری المجاور بالمدینۃ مدۃ
انا[٢٣] عبد العزیز ابو عبد اللہ الاویسی ہو ابو القاسم المدنی عن[٢٤]
ابن شہاب الزہری المدنی ان عطاء بن یزید اللیثی المدنی
اخبرہ[٢٥] ان حمران المدنی مولی عثمان اخبرہ[٢٦] انہ رای عثمان
ابن عفان وہو مکی مدنی دعا بانا فافرغ علی کفیہ ثلاث مرات
فغسلہما ثم ادخل یمینہ فی الاناء فمضمض واستنشق ثم غسل
وجہہ ثلاثا ویدیہ الی المرفقین ثلاث مرات ثم مسح برسہ
ثم غسل رجلیہ الی الکعبین ثلاث مرار ثم قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ومن[1] توضأ نحو وضوئی هذا ثم صلی
رکعتین لا یحدث فیهما نفسه غفر له ما تقدم من ذنبه
هذا روایة البخاری وفیه ثلاثة من التابعین الزهری وعطاء وحمران

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث[2] الستون[3] المسلسل مثله	تک انتیس (۲۹) واسطے ہیں۔

بهذا السند الی عفیف الدین ابن عبد الله بن الجمال المصری
بسماعه عن[15] عبد المؤمن بن خاف باجازته عن[16] المؤید الطوسی
عن[17] محمد الفراوی عن[18] الغافر الفارسی عن[19] محمد بن عیسی الجلودی
عن[20] ابراهیم المروزی عن[21] الامام مسلم القشیری حدثنا
زهیر بن حرب[22] ای البغدادی حدثنا[23] یعقوب ابن ابراهیم المدنی اخبرنا[24] ابی ای ابراهیم بن سعد
ابن ابراهیم بن عبد الرحمن بن عوف الزهری المدنی عن[25] صالح

[1] حمران مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (ایک روز) دیکھا کہ انہوں نے پانی کا برتن منگا کر پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئے اور کلی تین بار کی اور ناک میں تین مرتبہ پانی لیا پھر منہ اور دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار دھوئے اور مسح سر کیا اور ٹخنوں تک دونوں پیر تین بار دھوئے پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں اسطرح پڑھیں کہ انمیں کوئی خیال دل میں نہ گزرے تو اس کے پچھلے گناہ بخشے جائینگے ۱۲

[2] یہ ساٹھویں حدیث۔ اس میں بھی مدنیین کا سلسلہ ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

ابن کیسان المدنی التابعی ۲۲ ثم ابن شہاب ای محمد بن مسلم
المدنی التابعی عن عروۃ بن الزبیر التابعی یحدث عن حمران
المدنی ھو مولی عثمان بن عفان قال فلما توضأ عثمان قال واللہ
لاحدثنکم حدیثا لولا ایۃ فی کتاب اللہ ما حدثتکموہ انی سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول "لا یتوضأ الرجل
فیحسن وضوءہ ثم یصلی الصلوۃ الا غفر لہ ما بینہ
وبین الصلوۃ التی تلیھا" قال عروۃ الایۃ ان الذین
یکتمون ما انزلنا من البینٰت والھدی الی
قولہ اللاعنون ۰ ھذا حدیث صحیح اتفق الشیخان علی
معناہ قال المنلا ابراھیم ھذا حدیث صحیح المتن والتسلسل
وقال الامام النووی رحمھم اللہ القوی ھذا اسناد اجتمع
فیہ اربعۃ تابعیون مدنیون یروی بعضھم عن بعض اھ قال

۲۲ حمران رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے جب وضو کیا تو فرمایا کہ بخدا میں تمکو ایک حدیث سناتا ہوں۔ اگر کتاب اللہ میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں تمکو یہ حدیث نہ سناتا تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص اچھی طرح یعنے موافق سنت وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اس نماز ادا سکے بعد والی نماز کے درمیان جو کچھ گناہ (صغیرہ) ہو بخشدیے جائینگے۔ عروہ رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ جس آیت کا اشارہ حضرت عثمان رض نے کیا وہ آیت ان الذین سے لاعنون تک ہے ۱۲ محمد عبدالہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

شیخ شیخنا محمد القاوقجی فی مسلسلاته وفیه لطیفة اخری وهی
روایة الاکابر عن الاصاغر فان صالح بن کیسان اکبر سنا من الزهری[۱]

۶۱ — الحدیث الحادی والستون المسلسل بالدمشقیین الثقات

اس حدیث میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان بائیس (۲۲) واسطے ہیں۔

وهو حدیث صحیح عظیم القدر اجتمع فیه جمل من الفوائد منها صحة اسناده ومتنه وعلوه وتسلسله وقد نقل عن ابی ادریس الخولانی انه کان اذا حدث به جثا علی رکبتیه اجلالا له۔ کذا فی شرح مسلم للامام النووی رحمه الله تعالی فاقول حدثنی به السید عبد الرزاق البیطار الدمشقی عن والده السید حسن البیطار الدمشقی عن عبد الرحمن الکزبری الدمشقی ح واروایه عالیا بدرجة کما حدثنی به العلامة المحدث عبد الله القدومی النابلسی الدمشقی عن عبد الرحمن الکزبری الدمشقی عن ابیه محمد الکزبری الدمشقی عن احمد بن عبید العطار الدمشقی عن محدث الشام العلامة

[۱] یکسٹھویں حدیث۔ اسکے سب راوی دمشقی ہیں۔ یہ بڑی عظیم القدر صحیح حدیث ہے۔ اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ سے بلا واسطہ جبریل روایت فرماتے ہیں۔ ایسی حدیث کو حدیث قدسی کہتے ہیں ۱۲
محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

العجلونی الدمشقی حدثنا به مشائخنا الثلاثة ابو المواهب الحنبلی
وعبد الغنی النابلسی الحنفی ومحمد الکاملی الشافعی الدمشقیون
قال کل واحد منهم حدثنا به شیخنا عبد الباقی الحنبلی الدمشقی قال
حدثنا به محمد شمس الدین المیدانی الشافعی الدمشقی قال
ثنا به شهاب الدین احمد الطیبی الکبیر الدمشقی ح وحدثنا به السید
محمد ابو البقا کمال الدین ابن حمزة الحسینی الدمشقی حدثنا ابو العباس
احمد بن عبد الهادی الحافظ الشهیر الدمشقی قال حدثنا
به الصلاح محمد بن ابی عمر احمد الصالحی الدمشقی قال ثنا
به ابو الحسن علی بن احمد فخر الدین الصالحی الدمشقی ثنا به عمی محمد
ابن عبد الله ضیاء الدین المقدسی الدمشقی ثنا به ابو المجد
الفضل بن الحسین البانیاسی الدمشقی اخبرنا ابو القاسم
المؤذن الدمشقی ثنا ابو بکر عبد الرحمن بن القاسم الهاشمی
الدمشقی ثنا ابو مسهر عبد الاعلی بن مسهر الغسانی الدمشقی
ثنا سعید بن عبد العزیز الدمشقی حدثنا ربیعة بن یزید الدمشقی
حدثنا ابو ادریس عائذ الله بن عبد الله الخولانی الدمشقی

۲۲ حدثنا ابوذر جندب بن جنادۃ الغفاری رضی اللہ عنہ
وقد روی ایضاً مشقوعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فیما روی عن اللہ تبارک وتعالیٰ انہ قال ویا عبادی[۱] انی
حرمت الظلم علی نفسی وجعلتہ بینکم محرماً فلا تظالموا
یا عبادی کلکم ضال الا من ھدیتہ فاستھدونی اھدکم
یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی
اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی
اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنھار وانا
اغفر الذنوب جمیعاً فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی
انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی

[۱] "ترجمہ" اے میرے بندو تحقیق میں نے میری ذات پر ظلم کو حرام کر لیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اسکو حرام کر دیا ہے پس تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر میں نے جسکو ہدایت دی۔ یعنے مبعث رسول سے پہلے سب کے سب گمراہ تھے۔ اللہ پاک نے بذریعۂ رسول جسکو ہدایت دی وہ ہدایت پر آئے ورنہ سب گمراہ رہتے۔ پس تم مجھ سے طلب ہدایت کرو میں تمکو ہدایت کرونگا۔ اے میرے بندو تم سب کے سب بھوکے ہو مگر جسکو میں نے کھلایا۔ پس تم مجھ سے طلب طعام کرو میں تمکو کھلاؤنگا۔ اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو میں نے پہنایا۔ پس تم مجھ سے طلب لباس کرو میں تمہیں کپڑے پہناؤنگا۔ اے میرے بندو یقیناً تم شب و روز خطا کرتے ہو اور میں تمام گناہ بخشتا ہوں۔ پس تم مجھ سے طلب مغفرت کرو میں تمہیں بخشونگا۔ اے میرے بندو تحقیق تم مجھے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے ہو تا کہ تم مجھے نقصان پہنچاؤ اور ہرگز مجھے نفع نہیں پہنچا سکتے ہو تا کہ تم مجھے نفع پہنچاؤ۔ اے میرے بندو اگر چہ تمہارے اولین و آخرین اور تم تمام

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ)

يا عبادي لو ان اولكم واخركم وانسكم وجنكم كانوا على
اتقى قلب رجل واحد منكم ما زاد ذلك في ملكي شيئا
يا عبادي لو ان اولكم واخركم وانسكم وجنكم كانوا على افجر
قلب رجل واحد منكم ما نقص ذلك من ملكي شيئا يا
عبادي لو ان اولكم واخركم وانسكم وجنكم قاموا في
صعيد واحد فسألوني فاعطيت كل انسان مسئلته
ما نقص ذلك مما عندي الا كما ينقص المخيط اذا
ادخل البحر يا عبادي انما هي اعمالكم احصيها
عليكم ثم اوفيكم اياها فمن وجد خيرا فليحمد الله ومن

(بقیہ حاشیہ سابقہ) انس وجن تم میں کے سب سے بڑے متقی (یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے برابر ہو جائیں تو بھی میرے ملک میں کچھ اضافہ نہ ہو جائیگا۔ اے میرے بندو اگر چہ تمہارے اولین و آخرین اور تم تمام انس وجن تم میں سے سب سے بڑے نافرمان (یعنے ابلیس علیہ اللعنہ) کے برابر ہو جائیں تو بھی میرے ملک سے کچھ گھٹ نجائیگا۔ اے میرے بندو اگر چہ تمہارے اولین و آخرین اور انس وجن ایک زمین میں کھڑے ہو کر (یعنے سب کے سب اکٹھے ہو کر) مجھ سے سوال کریں۔ پھر میں ہر شخص کو اسکی مطلوبہ چیز عطا کروں تو بھی میرے خزانہ میں سے اسیقدر کمی ہو گی جسقدر سمندر میں سوئی ڈبو کر نکالنے سے پانی کی کمی ہو گی۔ یعنے اسقدر بے حساب عطا کرنے پر بھی میرے خزانہ میں کسی طرح کی کمی واقع نہ ہو گی۔ اے میرے بندو میں تمہارے کل اعمال کو ضرور گن رکھتا ہوں پھر تمکو ان کے موافق پوری جزا دونگا۔ پس جو شخص بھلائی کو پائے تو وہ اللہ پاک کی حمد کرے اور جو اسکے خلاف پائے تو وہ محض اپنے ہی نفس کو ملامت کرے نہ کہ اور کسی کو ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

لہ کذا فی الاصول المعتمدۃ وھو المناسب للمقام ووقع فی اصل ابن حجر لکم وقال وفی نسخۃ علیکم ۱۲ مرقاۃ بحذف یسیر ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

وجد غير ذلك فلا يلومن الا نفسه" هذه رواية مسلم في صحيحه۔

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ	الحديث الثاني والستون[62] المسلسل بالمصريين	علیہ وسلم کے درمیان چھبیس[26] واسطے ہیں۔

٦٢

اروية عن الشيخ العلامة محمد حسب الله المصري عن[1] الشيخ احمد منة الله المصري عن[2] الامير الكبير المصري عن[3] شيخ الاسلام علي الصعيدي المصري عن[4] محمد السلموني المصري وعبد الله البناني المصري كل منهما عن[5] محمد الخرشي وعبد الباقي الزرقاني المصريين كلاهما عن[6] ابي الامداد برهان الدين ابراهيم بن ابراهيم بن علي الحسني العلوي المصري عن[7] الشيخ السنهوري المصري عن[8] محمد الغيطي المصري عن[9] قاضي مصر نور الدين علي بن يس عن[10] محمد السخاوي المصري قال[11] حدثني الحافظ احمد بن حجر العسقلاني المصري حدثنا[12] ابو محمد عبد الله بن عمر بن علي السعودي المصري حدثنا[13] ابو محمد بن ابراهيم بن علي المصري حدثنا[14] ابو الحسن

[1] اس حدیث کے سب راوی مصری ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

یحیی القرشی المصری حدثنا[16] ابو عیسی عبد اللہ بن عبد الواحد المصری
ثنا[17] ابو القاسم ھبۃ اللہ بن علی البوصیری المصری ثنا[18] ابو صادق مرشد
ابن یحیی المدنی المصری ثنا[19] ابو الحسن علی[20] بن عمر الحرانی الصواف المصری
ثنا[20] ابو القاسم حمزۃ بن محمد الکنانی الحافظ المصری ثنا[21] عمران بن
موسی المصری ثنا[22] یحیی بن عبد اللہ المصری ثنا[23] اللیث بن سعد المصری
ثنا[24] عامر بن یحیی المغافری المصری ثنا[25] ابو عبد الرحمن الحبلی المصری[26] ثنا
عبد اللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالی عنھما یقول قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و یصاح[51] برجل من امتی علی رؤس
الخلائق یوم القیمۃ فینشر لہ تسعۃ وتسعون سجلا کل
سجل منھا مد البصر ثم یقول اللہ تعالی لہ انکر من ھذا
شیئا فیقول لا یا رب فیقول اللہ تعالی الک عذر
او حسنۃ فیقول لا یا رب فیقول اللہ عز وجل بلی ان

---

[51] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز میری امت میں سے ایک شخص کو تمام مخلوق کے روبرو دربار الٰہی میں پکارا جائیگا پس اسکے اعمال نامہ کے بڑے بڑے ننانوے دفتر کھولے جائینگے۔ ہر ایک کی درازی مد بصر تک ہوگی۔ پھر اسکو اللہ تعالی فرمائیگا کہ اے بندے، کیا تو ان اعمال میں سے کسی کا منکر ہے وہ کہیگا کہ نہیں اے رب میرے۔ پھر اللہ تعالی فرمائیگا کہ ایا تیرا کوئی عذر یا تیری کوئی نیکی ہے کہیگا کہ نہیں اے رب میرے (بقیہ صفحہ آیندہ)

لك عندنا حسنات وانه لا ظلم عليك اليوم فيخرج الله
تعالى له بطاقة فيها اشهد ان لا اله الا الله واشهد
ان محمدا عبده ورسوله فيقول يا رب ما هذه
البطاقة مع هذه السجلات فيقول انك لا تظلم
فتوضع السجلات في كفة والبطاقة في كفة فطاشت
السجلات وثقلت البطاقة " قلت وفي رواية
بقدر الانملة فيها شهادة ان لا اله الا الله الخ "
وفي رواية الترمذي " ولا يثقل مع اسم الله تعالى شيئ "
قال السخاوي هذا حديث جيد الاسناد عظيم المواقع مسلسل
بالمصريين الى منتهاه وصحابيه سكن مصر مع ابيه واقام بعده

(بقیہ حاشیہ گزشتہ) پس اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ (اے بندے) کیوں نہیں بیشک ہمارے پاس تیری نیکیاں ہیں۔ اور آج تجھ پر کسیطرح ظلم نہ ہوگا۔ (یہ فرماکر) اللہ پاک ایک چھوٹا ٹکڑا نکالیگا جس میں کلمۂ شہادت مرقوم ہوگا (بندہ یہ دیکھکر) کہیگا اے میرے رب ان دفتروں کے مقابلہ میں یہ ذرا سا ٹکڑا کیا (حقیقت رکھتا) ہے پس اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تجھ پر کچھ ظلم نہ کیا جائیگا۔ پس وہ تمام دفاتر میزان کے ایک پلے میں اور وہ ٹکڑا ایک پلے میں رکھا جائیگا۔ پس وہ دفاتر ہلکے اور وہ ٹکڑا بھاری ہو جائیگا۔ راقم آثم کہتا ہے کہ دوسری ایک روایت میں یہ جملہ زیادہ ہے کہ وہ ٹکڑا ایک انگل کے مقدار کا ہوگا جس میں کلمۂ شہادت لکھا ہوا ہوگا اور ترمذی کی روایت میں آخری میں اس جملہ کی زیادتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام مبارک کیساتھ کوئی چیز بھاری نہیں ہو سکتی۔ یہ حدیث شریف جید الاسناد اور عظیم الشان ہے ۱۲ محمد عبد الہادی کان لہ اللہ ذو الایادی

مدة يسيرة ثم تحول منها ورواه الحاكم في صحيحه وهو صحيح على شرط مسلم كذا في ثبت الامير الكبير وحصر الشارد انتهى وفي جياد المسلسلات ما نصه اخرجه الترمذي وحسنه وابن ماجه والحاكم وصححه من طرق عن الليث وزاد فيه فيهاب العبد قبل قوله فيقول لا يارب انتهى

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث الثالث والستون المسلسل بالمعمرين	تک بیس (۲۰) واسطے ہیں۔ ع ٦٣

ليس فيهم الا من جاوز الثمانين - وبالسند الى الامام السيوطي قال في الجياد قرأت على ام الفضل القدسية ان ابا اسحق التنوخي اخبرها قال اخبرنا احمد بن ابي طالب قال اخبرنا عبد الله ابن عمر قال اخبرنا عبد الاول بن عيسى قال اخبرنا محمد بن ابي مسعود الفارسي قال اخبرنا عبد الرحمن بن احمد الانصاري قال اخبرنا ابو القاسم عبد الله بن محمد البغوي قال حدثنا العلاء بن موسى قال حدثنا سفيان بن عيينة عن الاسود بن قيس انه

ل یہ ترسٹھویں حدیث ہے جسکے راوی معمرین ہیں یعنے ہر راوی اسّی سال سے بڑھکر عمر والا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

سمع جندب بن عبد الله يقول شهدت الاضحى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لهم "من[1] كان ذبح قبل الصلوٰة فليعد ومن لا فليذبح على اسم الله" اخرجه مسلم و ابن ماجه من طريق ابن عيينة به واخرجه الشيخان والنسائي من طريق عن الاسود بن قيس به انتهى

ع ۶۴ اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث[2] الرابع والستون[64] المسلسل بالحسن	تک ستائیس (۲۷) واسطے ہیں۔

حدثني الشيخ اسعد بن احمد الدهان الحنفي المكي وخلقه حسن اخبرنا[2] الشيخ حسين الجسر الطرابلسي وعلمه حسن انا[3] علاء الدين عابدين وتقريره حسن حدثنا[4] والدي محمد امين عابدين مؤلف رد المحتار وتاليفه حسن انا[5] الشيخ محمد شاكر وعلمه وخلقه حسن انا[6] المنلا على ابن محمد بن سالم التركماني الحنفي وفتواه حسن اخبرنا[7] محمد بن عقيلة وعلمه وخلقه حسن ح واخبرني[1] العلامة الشيخ صالح كمال

[1] حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عید الفطر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھا تو آپ نے فرمایا کہ جس نے نماز (عید) سے پہلے قربانی ذبح کی ہے اسکو چاہئے کہ (بعد نماز) دوسری قربانی کرے۔ اور جس نے نہیں ذبح کیا تو وہ ذبح کرے اللہ تعالیٰ کے نام پر ۱۲ [2] چونسٹھویں حدیث مسلسل بالحسن ہے ۱۲

مفتي الاحناف وشيخ العلماء بمكة المكرمة وخلقه وفتواه حسن
[2] انبأني الشيخ محمد علي بن الطاهر الوتري وتقريره حسن انا [3]
الشيخ العلامة عبد الغني المجددي وسمته حسن انا [4] العلامة
الحافظ محمد عابد وحفظه وتاليفه حسن انا [5] العلامة السيد
عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل وحديثه
حسن انا [6] العلامة امر الله المزجاجي وفقهه حسن انا العلامة
محمد بن عقيلة وهديه حسن اخبرنا [7] شيخنا حسن بن علي العجيمي
واسمه وعلمه حسن اخبرنا [9] الشيخ عبد الرحيم الحنفي اجازة وحاله
حسن انا [10] السيد طاهر بن الحسين الاهدل اجازة وخلقه
حسن انا [11] وجيه الدين عبد الرحمن بن علي الديبع وحفظه حسن انبانا [12]
خادم السنة الحافظ ابو العباس احمد بن عبد اللطيف الشرجي
وكماله حسن اخبرنا [13] شمس الدين محمد الجزري وجهه وخلقه
حسن انبانا [14] الحسن بن احمد بن هلال الصالحي فيما شافهني بلفظه
الحسن عن [15] علي بن احمد المقدسي ابي الحسن انا [16] الحافظ عبد الرحمن
ابن علي الشهير بابن الجوزي صاحب الوعظ الحسن انا [17] ابو نعيم محمد

ابن عبد الباقی ذو الخلق الحسن انا[18] ابو بکر احمد بن علی الطرسیثی
وسمعته حسن انا[19] ابو سعید فضل اللہ بن احمد النیسابوری وکلاھما حسن انا[20] ابو العباس
احمد بن محمد المستغفری بجدیث حسن انا[21] ابو العباس بن ابی الحسن حدثنا[22] ابی احمد بن عمر الاشبانی
ابو الحسن حدثنا[23] محمد بن زکریا العلائی وکلاھما حسن حدثنا[24] الحسن
عن[25] الحسن حدثنی[26] الحسن بن ابی الحسن عن[27] الحسن رضی اللہ تعالی
عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "احسن[28] الحسن الخلق الحسن"
قال العلامۃ العجلونی رحمہ اللہ تعالی فی ثبتہ وذکرہ شیخ مشائخنا
الکورانی فی مسالک الابرار قال فیہ انا شیخنا صفی الدین
احمد بن محمد المدنی القشاشی وجدہ الاعلی اسمہ حسن عن
شیخہ ابی المواھب بن ابی الحسن عن الشیخ محمد بن ابی الحسن
عن والدہ ابی الحسن عن العز بن زکریا الفقیہ الحسن عن الحافظ
ابی الفضل احمد بن ابی الحسن باجازتہ العامۃ من ابی حفص
عمر بن حسن عن علی بن البخاری ابی الحسن عن ابی الیمن زید بن

الزین

---

[28] نیک خلق نیکیوں سے بہتر ہیں نیکی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

الحسن عن القاضی ابی بکر محمد بن عبد الباقی الفقیہ الحسن
عن القاضی ابی عبد اللہ محمد بن سلامۃ القضاعی القاضی
الحسن حدثنا محمد بن اسماعیل الکیسی وکان ذا خلق حسن الکشی
ثنا ابو العباس جعفر بن محمد المستغفری بحدیث حسن ثنا ابو العباس
ابن ابی الحسن ثنا ابی ابو الحسن یعنی احمد بن عمر الاشبانی ثنا محمد
ابن زکریا العلائی رجل حدیثہ حسن حدثنا الحسن عن الحسن
عن الحسن ابن ابی الحسن عن الحسن قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم "ان احسن الحسن الخلق الحسن"
قال القضاعی الحسن الاول ھو ابن سھل والثانی ابن دینار
والثالث البصری والرابع ابن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتھی

۶۵ الحدیث الخامس والستون المسلسل باثنی عشر اباً فی نسق واحد فی آخرہ یقول سمعت

اس حدیث کی روایت میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک اٹھارہ واسطے ہیں

فاقول حدثنی اجازۃ شیخی القدومی عن عبد الرحمن الکزبری

۱؎ اسکا ترجمہ گزر چکا ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ ۲؎ پینسٹھویں حدیث۔ اس حدیث کا ایسا سلسلہ ہے کہ آخر کے بارہ راویوں سے ہر راوی اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ سمعت ابی یعنی میں نے اپنے باپ سے سنا پھر وہ کہتا ہے سمعت ابی اسیطرح آخر تک ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

عن[۳] ابیہ عن[۴] احمد العطار عن[۵] العجلونی قال فی ثبتہ حدثنا[۶] اجازۃ
شیخنا محمد[۷] ابو الطاہر المدنی قرحدثنا[۸] والدی ابراہیم الکورانی قرحدثنا[۹]
صفی الدین القشاشی باجازتہ من الشمس[۱۰] الرملی عن[۱۱] القاضی زکریا
عن[۱۲] الحافظ ابن حجر عن[۱۳] زین الدین العراقی عن[۱۴] صلاح الدین
خلیل بن کیکلدی العلائی اخبرتنا[۱۵] کریمۃ بنت عبد الوہاب
حضورا قالت انبانا[۱۶] القاسم بن الفضل الصیدلانی ومحمد بن علی
الباغبان وقالا[۱۷] احدثنا[۱۸] زاہر اللہ بن عبد الوہاب التمیمی قال
سمعت ابی ابا الفرج عبد الوہاب یقول[۱۹] سمعت ابی ابا الحسن عبد العزیز
یقول[۲۰] سمعت ابی ابا بکر الحرث یقول[۲۱] سمعت ابی اسد یقول سمعت
ابی اللیث یقول[۲۲] سمعت ابی سلیمان یقول[۲۳] سمعت ابی الاسود
یقول[۲۴] سمعت ابی سفیان یقول[۲۵] سمعت ابی یزید یقول[۲۶] سمعت
ابی الہیثم یقول[۲۷] سمعت ابی الکینۃ یقول[۲۸] سمعت ابی عبد اللہ یقول
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول[۲۹] "ما اجتمع قوم
علی ذکر اللہ الا حفتہم الملائکۃ وغشیتہم الرحمۃ"

---

۲۹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی ذکر الٰہی کی مجلس منعقد ہوتی ہے تو (رحمت کے) فرشتے انکو گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی انکو ڈھانپ لیتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ۔

قال العلامة العجلونی فی ثبته قال العلائی هذا حدیث غریب التسلسل
بهؤلاء الاباء وفیهم جماعة لا یعرفون الا بهذا الطریق انتهی
قال المسلسل. لکن الحدیث صحیح فقد اخرجه مسلم فی صحیحه عن
ابی هریرة بلفظ وما جلس قوم یذکرون الله تعالی الا
حفت بهم الملائکة وغشیتهم الرحمة وذکرهم الله فیمن
عنده اھ

اس حدیث کی روایت میں مجھ سے رسول اللہ	الحدیث السادس والستون المسلسل بحرف العین فی اول اسم کل من رواته	صلی اللہ علیہ وسلم تک ۶۶ تیرھویں واسطے ہیں

اخبرنا عبد الله الصدیق انا والدنا عبد الله الزین ابن الصدیق
المزاجی انا شیخنا عبد الله المدعو یحیی بن محمد الخطاب انا

---

۱ کوئی قوم والے اللہ کا ذکر کرتے ہوئے بیٹھتے ہیں تو فرشتے رحمت انکو گھیر لیتے ہیں اور رحمت خداوندی انکو ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ پاک اپنے مقرب فرشتوں میں انکا ذکر خیر فرماتے ہیں ۱۲ ۲ یہ حدیث چھ سو ہے اسکے ہر راوی کے نام کا سر حرف عین ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

عبد الحق السنباطی وعبد العزیز بن فهد قالا انا[11] عبد الرحمن بن
محمد الناقوسی انا[12] ابو هریرة عبد الرحمن ابن الحافظ شمس الدین
الذهبی انا[13] عیسی بن عبد الرحمن بن مطعم ثنا[14] عبد الله بن عمر بن
اللتی انا[15] عبد الاول بن عیسی السجزی انا[16] عبد الرحمن بن محمد الداؤدی
انا[17] عبد الله بن احمد السرخسی انا[18] عیسی بن عمر السمرقندی
انا[19] عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی انا[20] عبد الله بن یزید انا[21]
عبد الرحمن بن زیاد بن انعم عن[22] عبد الرحمن بن رافع عن عبد الله
ابن عمر رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
مر بمجلسین فی مسجد قال[1] دو کلاهما علی خیر واحدهما
افضل من صاحبه اما هؤلاء فیدعون الله ویرغبون
الیه فان شاء اعطاهم وان شاء منعهم واما هؤلاء
فیتعلمون الفقه والعلم ویعلمون الجاهل فهم افضل
وانما بعثت معلما ثم جلس معهم "

[1] ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(ایکروز) مسجد (نبوی) میں دو مجلسوں پر گزرے اور فرمایا کہ ہر دو مجلس خیر پر ہیں اور ان دونوں میں سے ایک افضل ہے (اسکے بعد دعا اور ذکر کی مجلس کو فرمایا) کہ یہ لوگ اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں اور اسکی طرف راغب ہیں پس وہ انکو چاہے دے چاہے نہ دے (پھر تعلم وتعلیم کی مجلس کو فرمایا) لیکن یہ لوگ فقہ اور علم سیکھتے اور جاہل کو سکھلاتے ہیں پس یہ افضل ہیں۔ اور میں معلم ہی بھیجا گیا ہوں یعنے سکھلانے والا ہی بنکر آیا ہوں۔ پھر آپنے اپنی شرکت سے اسی مجلس کو

فائدہ دوسرا فرمانا (اسی بحث) سبحان اللہ اس حدیث سے مذاکرۂ علم وتحصیل فقہ کی کسقدر فضیلت ثابت ہوئی اللہ پاک سب مسلمانوں کو اسکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

قال الجامع المسلسل قال سمع شیخنا العلامۃ القاوقجی رحمہ اللہ تعالیٰ
فی مسلسلاتہ ھکذا اخرجہ الدارمی فی مسندہ واخرجہ ابن ماجہ
من طریق بکر بن خنیس عن عبد اللہ بن زیاد عن عبد اللہ بن
زیاد بن عبد الرحمن الحبلی بہ نحوہ فکان الحدیث عن ابن الجبلی
زیاد عنھما معا عن ابن عمر الا ان شیخنا ذکر احدھما فکان
ھؤلاء واللہ تعالیٰ اعلم انتھی وفی ثبت العجلونی رحمہ اللہ تعالیٰ
ما نصہ وقال السخاوی ھذا حدیث غریب وابن انعم ھو
الافریقی ضعیف لسوء حفظہ ولکن للمتن شواھد اھ وذکرہ
شیخنا محمد عقیلۃ فی مسلسلاتہ عن الشیخ حسن العجیمی قال وسماہ
شیخہ عیسی الجعفری بعبد المؤمن ای لیتم التسلسل فیہ بحرف
العین وذکر فیھا ایضا عن الکاشف للذھبی ان الافریقی
ضعفوہ وقال الترمذی رأیت البخاری یقوی امرہ ویقول
ھو مقارب الحدیث انتھی

اس حدیث میں	الحدیث السابع والستون المسلسل بحرف النون
مجھ سے حضرت	فی اخر اسم کل راو من راویہ وھو اثر عن سیدنا
عثمان رضی اللہ عنہ	

۶۷

ل ۶۷ یہ سڑسٹھویں حدیث ہے اس کے ہر راوی کے نام کا حرف آخر نون ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

چھبیس ۲۶	عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ	واسطے ہیں۔

حدثنی اجازۃ عبد الجلیل برادہ ادیب الزمان عن السید
اسمعیل البرزنجی زاھد الاوان عن صالح المنسوب الی الفلانی
عن محمد بن سنۃ محدث الزمان عن الشریف محمد بن عبد اللہ
الفائق علی الاقران عن عمر بن الجائی سراج العلماء الاعیان
عن الحافظ السیوطی مجدد الزمان قال فی الجیاد اخبرنی مناولۃ
واجازۃ قاضی القضاۃ علم الدین البلقینی فقیہ الزمان عن
والدہ سراج الدین ابی حفص بن رسلان قال اجاز لنا عبد اللہ
ابن محمد بن احمد بن عثمان قال اخبرنا ابو الھدی السبتی سنۃ
خمس وتسعین وستمائۃ فی شعبان قر اخبرنا البشیر بن حامد ابو النعمان
قر حدثنا محمد بن ھبۃ اللہ باصبھان قر اخبرنا والدی وکان
کبیر الشان قر اخبرنا تمیم بن عبد الواحد بدرب جیلان قر اخبرنا
ابو بکر بن احمد بن عبد الرحمن قر حدثنا ابو القاسم الطبرانی واسمہ
سلیمان قر حدثنا محمد بن جعفر بن سنان قر اخبرنا الولید بن
الزنبان قر حدثنا المعافا بن عمران عن جعفر بن برقان عن

میمون بن مہران عن[۲۳] حمران بن[۲۴] ابان عن[۲۵] ابان بن عثمان عن[۲۶]
عثمان بن عفان رض فی المحرم[۵۱] یدخل البستان ویشم الریحان[۵۲]
اخرجہ البخاری فی تاریخ بغداد من وجہ اخر عن المعافی بن عمران اھ

الحدیث[۵۳] الثامن[۶۸] من المستون المسلسل بالاخریۃ

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بیس واسطے ہیں[۲۰]

وبالسند الی الامام المحدث العجلونی رحمہ اللہ تعالی قال فی
ثبتہ[۶] حدثنا اجازۃ شیخنا محمد عقیلۃ المکی قال فی مسلسلاتہ
المسمی بالفوائد الجلیلۃ فی مسلسلات محمد عقیلۃ - اخبرنا[۷] شیخنا
الشیخ حسن بن علی العجیمی وانا اخر من اخبر عنہ بالاجازۃ العامۃ
قال[۸] اذن لنا الشیخ المعمر الولی الرباکی سیدی ابو الوفا احمد بن
محمد بن العجل الیمنی فیما کتبہ لی اجازۃ وانا اخر من حدث
عنہ عن[۹] الامام المسند الکبیر یحیی بن مکرم الطبری الحسنی اجازۃ
وھو اخر من حدث عنہ قال[۱۰] اخبرنا خاتمۃ الحفاظ من المحدثین

---

۵۱ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محرم میں باغ کو تشریف لیجاتے اور پھول سونگھتے تھے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ
۵۲ اڑسٹھویں حدیث اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں اپنے شیخ کا آخری راوی ہوں یعنے اسکی روایت کے بعد شیخ نے دوسرے کسی کو روایت نہ کی ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

شمس الدين ابو الخير محمد بن عبد الرحمن السخاوي اجازة
مشافهة بعد سماع المسلسل بالاولية منه وهو اخر من حدث
عنه قال[11] انبانا المسند شمس الدين محمد بن احمد بن محمد الدميري
الخليلي وانا اخر من حدث بالاستدعاء الذي اجاز فيه قال[12]
اخبرنا ابو الفتح محمد بن ابراهيم الميدومي وانا اخر من حدث
عنه بالخصوص على وجه الارض اخبرنا[13] ابو الفرج عبد اللطيف
ابن عبد المنعم الحراني وهو اخر من حدث عنه بالسماع على وجه
الارض اخبرنا[14] ابو الفرج عبد المنعم بن عبد الواحد بن سعيد بن
كليب وهو اخر من حدث عنه بالسماع قال[15] اخبرنا ابو القاسم علي
ابن احمد بن محمد بن بيان وهو اخر من حدث عنه اخبرنا[16] ابو الحسن محمد بن محمد
ابن اسماعيل الصفار وهو اخر من حدث عنه ثنا[17] ابو علي الحسن بن عرفة بن يزيد
العبدي وهو اخر من حدث عنه بجزئه المشهور حدثنا[18] عمار بن محمد وهو اخر من حدث
عنه عن[19] الصلت بن تويد الخفي وهو اخر من حدث عنه قال[20] سمعت
ابا هريرة رضي الله عنه يقول والصلت اخر من حدث عنه قال
سمعت خليلي ابا القاسم صلى الله عليه وسلم يقول

"لا تقوم الساعة حتى لا تنطح ذات قرن جماء"
وهي التي لا قرن لها أصلا
والحديث ذكره العلائي في مسلسلاته وتلميذه العراقي وحسن
اسناده وقال ابن كثير لا بأس باسناده ورواه احمد في مسنده
عن عمار بن محمد انتهى قال العلامة ابن حجر المكي رحمه الله تعالى
في كتاب مسانيده هذا حديث حسن الاسناد عال عجيب المتسلسل
بالاخرية ولا ينافي كونه حسنا قول النسائي في الصلت انه منكر
الحديث لان ابن حبان وثقه وجزم بكونه من التابعين ايضا
فللمتن شواهد انتهى مختصرا

اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ	الحديث التاسع والستون المسلسل بقول كل راو في الغزلة سلامة	وسلم کے درمیان ستائیس واسطے ہیں

اخبرني الشيخ عبد الباري قال اخبرني شيخي الوتري قال اني الشيخ
عبد الغني المجددي عن الشيخ محمد عابد عن صالح الفلاني عن

لہ دوسری روایت میں اسطرح آیا ہے تقوم الساعة حين لا تنطح ذات قرن جماء - ہرد کا مطلب یہ ہے کہ قریب قیامت میں ایسا ہوگا کہ سینگ والا جانور بے سینگ جانور کو نہ ماریگا جب تک یہ بات ظاہر نہ ہو قیامت نہ آئیگی جیسا کہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ زمین اپنی بوکتوں کو ظاہر کریگی یہاں تک کہ آدمی کا بچہ اژدھے کے ساتھ کھیلیگا اور وہ اسکو ضرر نہ پہنچائیگا اور بھیڑیا بکریوں کی اور شیر گائے کی چرواہی کریگے لیکن وہ انکو کچھ ضرر نہ پہنچائیگے اور یہ اسوقت ہوگا کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین پر نازل ہونگے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

لہ یہ اٹھہترویں حدیث ہے اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ تنہائی میں سلامتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

محمد بن سنة عن مولائی الشریف عن محمد بن ارکماش الحنفی
عن الحافظ ابن حجر انه قرأ علی ابی عبد الله بن سکر بمکة انا
ابو العباس احمد بن طیبی الخطیب ابو الفتح ابن عبد الکریم القیسی
انا الحافظ ابو الحسن بن المفضل انا احمد بن محمد الحافظ انا الحسن بن
احمد المقری انا اسمعیل بن علی الحافظ وهو ابو سعید السمان
ثنا ابو الفتح ابن ابی العباس المقری لفظا ثنا ابو الفتح ثنا محمد بن
علی الصوفی الکوفی بمصر ثنا ابو عبد الرحمن محمد بن الحسین الاخیاری
هو السلفی ثنا ابو سلیمان محمد بن محمد بن علی الطالقانی حدثنا
ابی ثنا ابو عمران الهیثم بن ایوب السلمی ثنا عبد الله بن عبد الرحمن
الدمشقی عن الولید بن مسلم عن ابی جریج عن عطاء عن ابی
موسی الاشعری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم "سلامة[1] الرجل فی الفتنة ان یلزم بیته" و
قال ابو موسی رضی الله عنه صدق رسول الله صلی الله علیه
وسلم فی الغزلة سلامة فخرجنا وندمنا وقد عطاء صدق رسول الله

[1] فتنہ کے زمانہ میں آدمی کی سلامتی گھر بیٹھنے میں ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

صلی اللہ علیہ وسلم فی الغزلۃ سلامۃ وکذلک قال کل واحد من رجال السند حتی قال شیخنا ونحن نقول کذلک ایضا قلت ونحن نقول فی الغزلۃ سلامۃ۔

الحدیث السبعون المسلسل بختم المجلس بالدعاء

اس سلسلہ میں مجھ سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تک اکیس واسطے ہیں۔

اروبہ عن محمد بن سلیمان حسب اللہ المفسر المکی المصری وکان اذا فرغ من القرأۃ دعا للسامعین وختم المجلس بالدعاء عن احمد ضنۃ اللہ المصری عن احمد بن عبید العطار عن العلامۃ العجلونی وقد ذکرہ العلامۃ المذکور فی ثبتہ انہ قد ذکرہ الشیخ نجم الدین الغیطی فی مسلسلاتہ بقولہ اخبرنا الامامان شیخ مشائخ الاسلام ابو یحیی زکریا الانصاری وشیخ الشیوخ ابو الفضائل عبد الحق السنباطی الشافعیان اجازۃ وکانا کثیرا ما یختمان مجلسھما بالدعاء قالا انبانا الشیخ العالم القدوۃ شرف الدین ابو الفتح بن العلامۃ زین الدین ابی بکر بن الحسین

۱؎ ستروین حدیث (جس اس مکین کے احادیث مسلسلات کا خاتمہ ہے) ایسی ہے کہ جس میں مجلس کو دعا پر ختم کرنے کا سلسلہ مذکور ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس دعا پر اپنی مجلس کو ختم فرماتے تھے وہ دعا اس روایت کے آخر میں آئی ہے انجد

المراغي المدني نزيل مكة المشرفة اجازة مشافهة للاول ومكاتبة
للثاني وكان اذا فرغ من القرأة دعا للسامعين وختم المجلس
بالدعاء قالا انبانا[٨] الحافظ بهاء الدين ابو محمد عبد الله العثماني
فيما اجاز لي برواياته وكان اذا فرغ دعا للسامعين وختم المجلس
بالدعاء انبانا[٩] الاخوان ابو اسحق ابراهيم وابو العباس احمد ولدا
محمد بن ابراهيم الطبري بقرأتي فلما فرغنا من القرأة دعوا لنا
وختما مجلسهما بالدعاء قالا انبانا[١٠] ابو القاسم عبد الرحمن ابن ابي
حرمي فتوح بن بنين الكاتب فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم
المجلس بالدعاء اخبرني[١١] جمال الاسلام قاضي الحرمين الشريفين
ابو المظفر محمد بن علي الشيباني الطبري فلما فرغ من القرأة
دعا لنا وختم المجلس بالدعاء انبانا[١٢] مفتي الحرمين ابو طاهر يحيى
ابن محمد بن احمد المحاملي فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم
المجلس بالدعاء انبانا[١٣] ابو الحسن جابر بن ياسر الحناي فلما فرغ من القرأة
دعا لنا وختم المجلس بالدعاء انبانا[١٤] ابو طاهر محمد بن عبد الرحمن
المخلص فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء[١٥] حدثنا

عبد الرحمٰن بن مهدی فلما فرغ من القرأۃ دعالنا وختم المجلس
بالدعاء[16] حدثنا ابو جعفر احمد بن اسحٰق بن بهلول بن حسان
التنوخی فلما فرغ من القرأۃ دعالنا وختم المجلس بالدعاء
[17] حدثنا ابی فلما فرغ من القرأۃ دعالنا وختم المجلس بالدعاء
[18] حدثنا مالك بن انس یعنی امام دار الهجرۃ فلما فرغ من القرأۃ
دعالنا وختم المجلس بالدعاء[19] حدثنا محمد بن شهاب الزهری
فلما فرغ من القرأۃ دعالنا وختم المجلس بالدعاء[20] حدثنا عروۃ فلما
فرغ من القرأۃ دعالنا وختم المجلس بالدعاء[21] حدثتنی عائشة
رضی اللہ تعالیٰ عنها فلما فرغت من حدیثها دعت لنا و
ختمت بالدعاء قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا فرغ من حدیثه واراد ان یقوم من مجلسه یقول[1] اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لَنَا مَا اَخْطَأْنَا وَمَا تَعَمَّدْنَا وَمَا اَسْرَرْنَا وَمَا اَعْلَنَّا
وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۔ حدیث ضعیف غریب التسلسل بختم

[1] اے ہمارے معبود ہمارے گناہ بخشدے وہ جو ہم سے ہوا کیا ہے اور جو عمداً کیا ہے اور جو پوشیدہ کیا ہے اور جو ظاہر کیا ہے
اور جو گناہ تو انکو ہم سے بہتر جانتا ہے ۔ تو ہی مقدم اور تو ہی مؤخر ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے ۱۲ عبد الحی

المجلس بالدعاء۔ وقد وردت فی هذا الباب ادعیة مختلفة اورد
المحدثون فی کتبهم ولاسیما ذکر الحافظ ابن حجر فی اواخر فتح
الباری فی حدیث ختم المجلس وایات منها ما اخرجه الترمذی
فی جامعه والنسائی فی الیوم واللیلة وابن حبان فی صحیحه والطبرانی
فی الدعاء والحاکم فی المستدرک کلهم من روایة حجاج بن محمد
عن ابن جریج عن موسی بن عقبة عن سهیل بن ابی صالح
عن ابیه عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول
الله صلے الله علیه وسلم "من جلس فی مجلس فکثر فیه لغطه
فقال قبل ان یقوم من مجلسه ذلک سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ
وَبِحَمْدِکَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ
وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ۔ الا غفر له ما کان فی مجلسه ذلک"
هذا لفظ الترمذی وقال حسن صحیح غریب لا نعرفه من حدیث

لہ احادیث شریفہ میں ختم مجلس پر پڑھنے کی دعائیں مختلف وارد ہوی ہیں جنکو محدثین نے اپنی کتب میں ذکر کیا ہے منجملہ انکے
ایک وہ جو گزری اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو کسی مجلس میں زیادہ
چیخ پکار کا اتفاق پڑے اور وہ اس مجلس سے برخاست کرنے کے آگے مذکور دعا یعنی سبحانک اللھم سے واتوب الیک تک پڑھ لے
تو اس مجلس میں جو کچھ لغویات وبکواس ہوے ہوں وہ سب بخشے جائینگے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ۔

سهيل الامن هذا الوجه وفى الباب عن ابى برزة وعائشة رضى الله عنهما - انتهى مختصراً -

الحمد لله خالق البريات - قد تمت سبعون حديثاً من الاحاديث المسلسلات وقد بقى بعضها ولكن تركته خوفاً من التطويل ولئلا يملنى العمر لاصنف فى هذا الباب تصنيفاً لطيفاً بعون الله الجليل ولنختم هذه الحصة الثالثة على زيادات - بعون الله العلى السر والخفيات -

الزيادة الاولى فى المسلسل بالسبحة - الى الامام الحسن البصرى رضى الله عنه

ناولنى السبحة شيخنا العلامة الحبيب حسين الحبشى قال ناولنيها الشيخ احمد الرفاعى المصرى قال ناولنيها الشيخ ابراهيم الباجورى قال ناولنيها الشيخ محمد الامير الكبير قال ناولنيها الشيخ شهاب الدين احمد الجوهرى قال ناولنيها الشيخ عبد الله بن سالم البصرى وقد ناولها له الشيخ محمد بن سليمان المغربى ناولها له ابو عثمان الجزائرى عن ابى عثمان المقومى عن السيد احمد حجى عن سيدى ابراهيم التازى عن ابى الفتح المراغى عن ابى العباس احمد بن ابى بكر الرداد عن مجد الدين محمد بن يعقوب بن محمد الفيروزآبادى اللغوى ح وناولنيها الشيخ

المقومى

العلامة عبد الجليل براده المدني قال نا ولينيها الشيخ عبد الغني
ق نا ولينيها الشيخ عابد ق نا ولينيها الشيخ يوسف بن محمد بن علاء
الدين المزجاجي ق نا ولينيها الشيخ عبد الخالق المزجاجي ق نا ولينيها
الشيخ حيات السندي ق نا ولينيها الشيخ عبد الله بن سالم البصري
ق نا ولينيها الشيخ علاء البابلي ق نا ولينيها ابو النجا سالم بن محمد
السنهوري ق نا ولينيها الشيخ النجم محمد بن احمد بن علي الغيطي ق
نا ولينيها شيخ الاسلام زكريا الانصاري ق نا ولينيها الحافظ ابن
حجر ق نا ولينيها مجد الدين ابو الطاهر محمد بن يعقوب بن محمد
الفيروزآبادي اللغوي ق نا ولينيها جمال الدين يوسف بن محمد
الشهير بتقي الدين بن ابي الثنا محمد بن علي عن مجد الدين عبد الصمد
ابن ابي الجيش المقري عن ابيه عن ابي الفضل محمد بن الناصر
عن محمد بن عبد الله بن احمد السمرقندي عن ابي بكر محمد بن
علي السلامي الحداد عن ابي النصر عبد الوهاب بن عبد الله بن
عمر عن ابي الحسن علي بن الحسن بن قاسم الصوفي قال سمعت ابا الحسن
المالكي وقد رأيته وفي يده سبحة فقلت يا استاذي وانت

عبد الخالق بن ابي بكر
محمد حيوة
محمد بن علاء الدين
ابي محمد عبد الله

الی الآن مع السبحة فقال کذلک رأیت[۲۴] استاذی الجنید وفی
یدہ سبحة فقلت یا استاذی وانت الی الآن مع السبحة فقال
کذلک رأیت[۲۵] استاذی سری السقطی فقلت لہ کما قلت
فقال کذلک رأیت استاذی معروف[۲۶] الکرخی فقلت لہ
کما قلت فقال کذلک رأیت استاذی بشر الحافی فقلت لہ
کذلک فقر کذلک رأیت استاذی عمر[۲۸] المکی فسألتہ عما سألتنی
عنہ فقال رأیت استاذی الحسن البصری وفی یدہ سبحة[۲۹] فقلت لہ
یا استاذی مع عظم شانک وحسن عبادتک وانت الی الآن
مع السبحة فقال هذا[۳۰] شیئ قد استعملناہ فی البدایات ما کنا

فقال لی کنا

۲۴ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تسبیح کے گیارہ دانوں کی زیارت سے الحمد للہ یہ بندہ مشرف ہوا ہے ۱۲
۲۵ انتباہ میں شیخ ابو العباس الرداد سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حسن بصری کے اس قول (هذا شیئ کنا استعملناہ فی البدایات) سے ظاہر ہوا کہ عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں تسبیح موجود تھی۔ اس لئے کہ حسن رضؓ کا ابتدائی زمانہ بلاریب صحابۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھا کیونکہ آپ نے اسوقت ولادت پائی کہ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے دو سال باقی تھے اور آپ نے عثمان و علی و طلحہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے اور قضیۂ عثمان رضی اللہ عنہ میں یوم الدار میں حاضر تھے اور اسوقت انکی عمر چودہ سال کی تھی۔ اور عثمان و علی و عمران بن حصین و معقل بن یسار و ابی بکرہ و ابی موسیٰ و ابن عباس و جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم اور صحابہ کی بڑی جماعت سے آپ نے حدیث کی روایت کی ہے۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپکی روایت میں اختلاف مشہور ہے اھ سکین کہتا ہے کہ اس باب میں محدثین کرام علی الخصوص امام سیوطی نے اتحاف الخرقہ بوصل الخرقہ میں اور علامہ عزیزی نے اسنی المطالب میں اور علامہ ہیتمی نے کتاب المسانید میں خوب بحث کی اور سماع حسن بصری کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بخوبی ثابت کیا ہے جو موجب علم قطعی و یقینی ہے۔ اور تحقیق جواز تسبیح میں علامہ شامی نے رد المحتار جلد اول اور محقق لکھنوی نے تزہۃ الفکر فی سبحۃ الذکر میں خوب تفصیل لکھی ہے جسکا جی چاہے مطالعہ کرے ۱۲ محمد عبد الہادی عفی عنہ۔

نتركه فى النهايات انا احب ان اذكر الله بقلبى ولسانى ويدى۔

الزيادة الثانية فى سند المدّ النبوى صلى الله عليه وسلم

يقول العبد الراجى عفو ربه ذى الايادى ابو سعيد محمد عبد الهادى
كان الله له فى العواقب والمبادى۔ الحمد لله انا صنعت هذا المدّ
المبارك المشرف بمكة المكرمة فى سنة خمسة وعشرين وثلثمائة
والف على المدّ الذى حققه الشيخ الاكمل والفقيه الاجل مولانا
محمد عبد الحق المكى على مدّ مولانا الشيخ عبد الغنى المدنى على مدّ
مولانا السيد احمد بن طاهر مفتى المدينة المطهرة على مدّ مولانا
احمد بن على الادريسى واضعاله على مدّ امير المؤمنين ابى
الحسين ابن امير المؤمنين ابى سعيد ابن امير المؤمنين ابى
يوسف عبد الحق على مدّ امير المؤمنين ابى يعقوب على مدّ الشيخ
ابى على القواس على مدّ ابى جعفر احمد بن على بن عزلون على مدّ
الفقيه القاضى احمد بن الاخطل على مدّ خالد بن اسماعيل على
مدّ ابى بكر احمد بن حنبل على مدّ سيدنا ومولانا صاحب رسول الله
زيد بن ثابت رضى الله عنه وتاريخه ثلثمائة الف وصانعه عبد الله

لـ هكذا مكتوب فى سند المدّ الذى كتب له شيخ محمد عبد الحق المكى والله تعالى اعلم بالصواب ۲

تعالٰی محمد بن جلون کان اللہ لہ آمین وعن[1] ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ مرفوعا فی حدیث طویل اللھم بارک لنا فی صاعنا وبارک لنا فی مدنا رواہ مسلم وغیرہ۔ وکان صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ بالمد ویغتسل بالصاع الی خمسۃ امداد۔ متفق علیہ

الزیادۃ الثالثۃ فی سلسلۃ الباس الخرقۃ[2] الصوفیۃ وتلقین[3] الذکر

[1] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث طویل میں مرفوعا روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت دے اور دوسری حدیث میں وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو اور چار یا پانچ مد پانی سے غسل فرماتے تھے۔ مد ایک عربی پیمانہ۔ مکہ مکرمہ کے ربع کیلہ سے کسیقدر چھوٹا ہوتا ہے جسمیں تقریبا دو رطل گندم سماتی ہے اور رطل کا وزن قریب ادھ سیر کے ہے اور ایک صاع آٹھ رطل کا یعنے تقریبا ساڑھے سولہ اور نصف صاع تقریبا دو سیر کا ہوا خلاصہ یہ کہ صدقۂ فطر کی مقدار اسّی روپیہ سکۂ انگریزی کے حساب سے کچھ کم دو سیر گندم ہوی اگر پورے دو سیر دیں تو بہتر ہے ومن تطوع خیرا فھو خیر لہ۔ اور صاع مذہب شافعی کا چار مد کا ہوتا ہے اور صاع حنفی چھ مد کا اگر صدقۂ فطر مد سے دینا چاہیں تو شافعی دو مد اور حنفی تین مد گندم چونی نکالکر دیں یا اسکی قیمت ادا کریں۔ اور یہ مد مکہ مکرمہ میں میرے شیخ کے مد سے برابر کیا ہوا میرے پاس موجود ہے جس میں سکہ شاہزادے (۶۰) روپیہ وزن کی گندم سماتی ہے اسکی سند کا ایک طریقہ تو متن کتاب میں ذکر کیا گیا اور دوسرے طریقہ سے بھی یہ مد مجھے پہنچا ہے وہ یہ ہے کہ میں نے اپنے مد کو مولانا احمد کی کے مد سے برابر کیا اور انکا مولانا عبد القیوم کے مد سے برابر کیا گیا اور انکا مد مولانا اسحاق کے مد سے برابر کیا گیا انکا مد مولانا رفیع الدین کے مد سے اور انکا مد مولانا حافظ محمد حیات کے مد سے انکا مد مولانا ابو الحسن بن محمد صادق کے مد سے انکا ابو الحسن بن ابی سعید کے مد سے انکا ابو یعقوب کے مد سے انکا حسین بن یحیی کے مد سے انکا ابراہیم بن عبد الرحمن کے مد سے انکا منصور بن یوسف کے مد سے انکا احمد بن علی کے مد سے انکا احمد بن حنبل کے مد سے انکا خالد بن اسماعیل کے مد سے انکا احمد بن حنبل کے مد سے انکا ابراہیم بن شنظیر اور ابو جعفر بن میمون کے مدوں سے انکا زید بن ثابت کے مد سے برابر کیا گیا ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

[2] البسنی الخرقۃ الصوفیۃ مولانا الشیخ عبد الجلیل الحنفی والبسنیھا مولانا عبد الغنی المدنی ومولانا السید عمر الجھری الخ۔ والبسنیھا ایضا مولانا الشیخ صالح کمال الخ ۱۲

(بقیہ برصفحہ آیندہ)

اخذت الطریقۃ الجشتیۃ والقادریۃ والنقشبندیۃ والسہروردیۃ
وتلقین الذکر عن[1] مولائی وشیخی وسندی شمس العلماء الفحول مولانا
الحاج الفاضل الشیخ غلام رسول وکذلک عن العلامۃ الجلیل
المحدث النبیل مولائی وشیخی وسیدی ووسیلۃ یومی وغدی الصوفی
الکامل مولانا الفاضل الحافظ الحاج الشیخ رشید احمد قدس سرہما
وہما عن[2] قدوۃ العارفین وزبدۃ السالکین وامام المتقین
ذی الکرامات الظاہرۃ والمکاشفات الباہرۃ مولانا الحاج الحافظ
الشاہ امداد اللہ قدس سرہ العزیز عن[3] سیدی العارف باللہ
الشیخ نور محمد الجھنجھانوی رحمہ اللہ تعالی عن[4] سیدی الحاج
عبد الرحیم الشہید الولایتی رحمہ اللہ تعالی عن[5] سیدنا[6] البادی
الامروہی عن[7] سیدی عبد الہادی الامروہی عن[8] سیدی الشاہ
عضد الدین[9] عن[10] سیدی الشاہ محمد المکی[11] عن[12] سیدی الشاہ محمد[13]

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ۳ ای تلقین کلمۃ لا الہ الا اللہ وکیفیتہ ان یغمض الطالب عینیہ
ثم یقول الشیخ لا الہ الا اللہ ثلاث مرات والطالب یسمع ثم یقول الطالب مثلہ والشیخ
یسمع ۴ شیخی عبد الجلیل المذکور سمعت ذلک الشیخ عبد الغنی وہو سمع عن الشیخ عابد
وہو تلقن عن الشیخ السید عبد الرحمن الاہدل الخ ۱۲
محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

عن[۱۰] سیدی محب اللہ الالہ ابادی رح عن[۱۱] سیدی ابی سعید الگنگوہی رح
عن[۱۲] سیدی نظام الدین البلخی رح عن[۱۳] سیدی جلال الدین التھانیسری
عن[۱۴] سیدی قطب العالم عبد القدوس الگنگوہی رح عن[۱۵] سیدی محمد عارف الردولوی
عن[۱۶] سیدی عارف بن احمد الردولوی رح عن[۱۷] سید احمد عبد الحق
الردولوی رح عن[۱۸] سیدی جلال الدین الپانی پتی رح عن[۱۹] سیدی
شمس الدین الترک الپانی پتی رح عن[۲۰] سیدی المخدوم علاء الدین
الصابر رح عن[۲۱] سیدی فرید الدین شکر گنج رح عن[۲۲] سیدی قطب
الدین بختیار الکاکی رح عن[۲۳] سیدی امام الطریقۃ معین الدین الکعکی
حسن السنجری رح عن[۲۴] سیدی عثمان الھارونی رح عن[۲۵] سیدی
الحاج الشریف الزندنی رح عن[۲۶] سیدی مودود الچشتی رح عن[۲۷] سیدی
ابی یوسف الچشتی رح عن[۲۸] سیدی ابی محمد المحترم رح عن[۲۹] سیدی ابی
احمد ابدال الچشتی رح عن[۳۰] سیدی ابی اسحاق الشامی رح عن[۳۱] سیدی
ممشاد علو الدینوری رح عن[۳۲] سیدی ابی ھبیرۃ البصری رح عن[۳۳]
ابی حذیفۃ المرعشی رح عن[۳۴] سیدی السلطان ابراھیم بن ادھم رح
عن[۳۵] سیدی فضیل بن عیاض رح عن[۳۶] سیدی عبد الواحد بن زید رح

[۳۷] سید سدید الدین ۱۲

عن[۱۳] سیدنا الامام الحسن البصری رح عن[۱۴] سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔

۱ السلسلۃ الجشتیۃ النظامیۃ القدوسیۃ

وبالسند الی الشیخ عبد[۱۴] القدوس الگنگوہی قد اخذت الطریقۃ النظامیۃ عن[۱۵] الشیخ درویش بن محمد قاسم الاودھی عن[۱۶] السید بدھن بھرائچی عن[۱۷] السید اجمل بھرائچی عن[۱۸] السید جلال الدین البخاری مخدوم جہانیان جہان گشت[۱] عن[۱۹] خواجہ نصیر الدین روشن چراغ الدھلوی عن[۲۰] سلطان المشائخ الشیخ نظام الدین اولیا بن محمد بن احمد البدایونی عن[۲۱] خواجہ فرید الدین شکر گنج الی اخر السند المذکور

۲ السلسلۃ القادریۃ القدوسیۃ

بالسند الی الشیخ عبد القدوس عن[۱۵] الشیخ محمد قاسم الاودھی عن[۱۶] السید بدھن عن[۱۷] السید اجمل عن[۱۸] مخدوم جہانیان عن[۱۹] السید

[۱] ابن السید السلطان احمد کبیر ابن السید جلال سرخ بخاری ۱۲ ضیاء عبد ذلیل محمد عبد الھادی غفرلہ

جلال الدین البخاری عن[۲۰] الشیخ عبید بن عیسی عن[۲۱] الشیخ عبید بن
ابی القاسم عن[۲۲] الشیخ ابی المکارم فاضل عن[۲۳] الشیخ قطب الدین ابی
الغیث عن[۲۴] الشیخ شمس الدین علی افلح عن[۲۵] الشیخ شمس الدین
الحداد عن[۲۶] امام الاولیاء القطب الربانی القندیل النورانی
السید عبد القادر الجیلانی عن[۲۷] الشیخ ابی سعید المخزومی عن[۲۸]
الشیخ ابی الحسن القرشی عن[۲۹] علی الهنکاری عن[۳۰] الشیخ ابی الفرج
الطرطوسی عن[۳۱] عبد الواحد بن عبد العزیز التمیمی عن[۳۲] الشیخ ابی بکر الیمنی
الشبلی عن[۳۳] الشیخ جنید البغدادی عن[۳۴] الشیخ سری السقطی
عن[۳۵] الشیخ معروف الکرخی عن[۳۶] الشیخ داود الطائی عن[۳۷] الشیخ
حبیب العجمی عن[۳۸] الامام الحسن البصری عن[۳۹] سیدنا امیر المؤمنین
یعسوب المسلمین اسد اللہ الغالب ابی الحسن علی بن ابی طالب کرم اللہ
وجهه عن رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم

السلسلة القادریة القمیصیة ۳

بالسند الی الحاج عبد الرحیم شهید الولایتی عن[۵] السید رحم علی
شاہ عن[۶] السید عبد الرزاق عن[۷] السید عبد الحی عن[۸]

السید محمد غوث عن[۹] السید ابی محمد عن[۱۰] السید شاہ محمد عن[۱۱]
السید قمیص الاعظم عن[۱۲] السید الیاس المغربی عن[۱۳] السید عبد الحق
المغربی عن[۱۴] السید مولانا المغربی عن[۱۵] السید احمد القدسی عن[۱۶]
السید عبد القادر راسی عن[۱۷] السید عبد الوہاب عن[۱۸] السید
عن[۱۹] السید یحیی زاہد عن[۲۰] السید زین الدین عن[۲۱] السید عبد الرزاق
عن[۲۲] غوث الثقلین السید عبد القادر الجیلانی قدس سرہ العزیز
الی آخر السند المتقدم

السلسلة النقشبندية القدوسية ۴

بالسند الی السید[۱۷] اجمل بہرائچی عن[۱۸] الشاہ عبد الحق عن[۱۹] خواجہ
عبید اللہ الاحرار عن[۲۰] مولانا یعقوب الچرخی عن[۲۱] خواجہ علاء الدین
العطار عن[۲۲] خواجہ بہاء الدین نقشبند عن[۲۳] خواجہ السید امیر کلال
عن[۲۴] خواجہ محمد بابا سماسی عن[۲۵] خواجہ علی الرامیتنی عن[۲۶] خواجہ محمود
ابی الخیر فغنوی عن[۲۷] خواجہ محمد عارف ریوگری عن[۲۸] خواجہ عبد الخالق
الغجدوانی عن[۲۹] خواجہ یوسف الہمدانی عن[۳۰] خواجہ ابی علی فارمدی
عن[۳۱] خواجہ ابی القاسم القشیری عن[۳۲] خواجہ ابی علی الدقاق عن[۳۳]

خواجه ابی القاسم النصیرابادی عن[۳۴] خواجه ابی بکر الشبلی عن[۳۵]
سید الطائفة الجنید البغدادی عن[۳۶] سری السقطی عن[۳۷] معروف
الکرخی عن[۳۸] داؤد الطائی عن[۳۹] حبیب العجمی عن[۴۰] الحسن البصری
عن امیر المؤمنین وصی النبی الامین علی ابن ابی طالب رضی الله عنه
عن النبی صلی الله علیه وسلم

السلسلة النقشبندیة المجددیة

۵

بالسند الی مولانا میانجیو نور محمد شاه عن[۱] السید احمد شهید
عن[۲] مولانا عبد العزیز المحدث بن العلامة ولی الله المحدث
الدهلوی عن[۳] والده عن[۴] ابیه الشاه عبد الرحیم عن[۵] السید عبد الله
عن[۶] السید آدم البنوری عن[۷] الامام الربانی الشیخ احمد مجدد
الالف ثانی عن[۸] خواجه باقی بالله[۹] عن[۱۰] خواجه امکنگی عن[۱۱]
والده مولانا محمد درویش عن[۱۲] مولانا محمد زاهد عن[۱۳] خواجه
عبید الله الاحرار الی آخر السند المذکور

---

۹ وفی القول الجمیل محمد باقی والله تعالی اعلم ۱۲ محمد عبد الهادی عفا الله عنه

السلسلۃ النقشبندیۃ الاٰفاقیۃ

اخذھا شیخنا القطب[۲] الفرد الکامل مولانا الشاہ امداد اللہ قدس سرہ عن[۳] مولانا ظہیر الدین الدہلوی عن[۴] الشاہ محمد اٰفاق الدہلوی عن[۵] خواجہ ضیاء اللہ عن[۶] خواجہ محمد زبیر عن[۷] خواجہ حجۃ اللہ محمد نقشبند الثانی عن[۸] خواجہ محمد معصوم عن[۹] مجدد الالف الثانی الی اٰخر السند المتقدم

الطریقۃ السہروردیۃ القدوسیۃ

بالسند الی الشیخ عبد القدوس عن السید اجل بہرائچی عن السید جلال الدین البخاری عن الشیخ رکن الدین ابی الفتح عن والدہ صدر الدین عن والدہ الشیخ بہاء الدین زکریا الملتانی عن امام الطریقۃ الشیخ شہاب الدین السہروردی عن الشیخ ضیاء الدین ابی النجیب السہروردی عن الشیخ وجیہ الدین عبد القاہر السہروردی عن الشیخ ابی محمد بن عبد اللہ عن الشیخ احمد الدینوری عن الشیخ ممشاد علو[۱] الدینوری عن

[۱] علو بکسر العین وسکون اللام وواو موقوف بعدھا بمعنی الاعظم واھل العرب والعراق یعبرون العظماء والفضلاء بھذا الاسم ودینور اسم قصبۃ ۱۲ ملفوظات الشاہ عبد العزیز الدہلوی

(بقیہ صفحہ آیندہ)

سید الطائفۃ جنید البغدادی عن معروف الکرخی الی اٰخر السند

السلسلۃ الکبرویۃ[1] القدوسیۃ

۸

بالسند الی الشیخ جلال الدین البخاری عن الشیخ حمید الدین السمرقندی عن شمس الدین ابی محمد بن محمود بن ابراہیم بن ادھم عن الشیخ عطاء الخالدی عن الشیخ احمد بابا کمال نخجدی عن الشیخ نجم الدین الکبری عن الشیخ عمار یاسر عن ابی النجیب السہروردی عن الشیخ احمد الغزالی عن ابی بکر النساج عن ابی القاسم الجرجانی عن خواجہ ابی عثمان المغربی عن ابی علی الکاتب عن الشیخ علی الرودباری عن الجنید البغدادی الی اٰخر السند۔ والطریقۃ الشطاریۃ منسوبۃ الی الشیخ عبد اللہ الشطار من اولاد شیخ الشیوخ شہاب الدین السہروردی رحمہ اللہ تعالٰی وسلسلتہ تصل الی نجم الدین الکبری رحمہ اللہ تعالٰی۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) الدینوری بکسر الدال المہملۃ وقال السمعانی بفتحہا وسین بصحیح وبسکون الیاء المثناۃ من تحتہا وفتح النون والواو وبعدہا راء ہذہ النسبۃ الی دینور وہی بلدۃ من بلاد الجبل عند قرمیسین خرج منہا خلق کثیر اہ ابن خلکان۔

[1] الکبرویۃ طریقۃ منسوبۃ الی الشیخ نجم الدین الکبری رضی اللہ عنہ المتوفی سنۃ ۶۱۸ھ من حاشیۃ افضال رحمانی۔

السلسلة المدارية

٩

بالسند الى السيد اجل عن صاحب هذه الطريقة الشاه بدر الدين[1] بديع الزمان شاه مدار عن صفوة الشامي عن عين الدين الشامي عن يمين الدين الشامي عن حامل العلم الامام عبد الله عن اميري المؤمنين ابي بكر الصديق وعلي رضي الله تعالى عنهما عن خاتم الانبياء والمرسلين حبيب رب العالمين سيدنا ومولانا وشفيعنا يوم الدين محمد صلى الله وسلم عليه وعلى آله وصحبه اجمعين

١٠

واخذت الطريقة العلوية العيدروسية والخرقة وتلقين الذكر

عن[1] شيخنا العلامة الفهامة العارف بالله الحسيب النسيب مولانا الحبيب حسين بن الحبيب محمد الحبشي وهو عن[2] والده عن[3] السيد طاهر ابن حسين بن طاهر عن[4] السيد حسن بن السيد الجليل عبد الله الحداد وهو عن[5] والده السيد عبد الله بن علوي الحداد ح واخذ شيخنا الحبيب حسين[1] الطريقة والخرقة عن[2] العلامة الحبيب

---

[1] توفي رحمه الله سنة ٨٤٣ھ عن ١٢٢ سنة ودفن بمكة وقبره مقصد للزوار (حاشية فضائل)

عيدروس بن عمر صاحب عقد اليواقيت الجوهرية عن مشائخه
المذكورين فيها منهم والده العلامة السيد عمر وعمه العلامة
السيد محمد ابنا عيدروس وهما عن الحبيب عمر وعلوي ابنا احمد
ابن حسن الحداد وهما لبسا الخرقة واخذ التلقين عن جدهما
الحسن بن عبد الله الحداد وهو عن والده السيد عبد الله الحداد
ومنهم العلامة السيد احمد بن عمر بن زين بن سميط وهو اخذ
عن الحبيب احمد بن عمر بن حامد المنفر باعلوي عن والده
عن الحبيب عبد الله الحداد ومنهم السيد محمد بن عبد الرحمن
ابن محمد بن حسين بن محمد بن عبد الله الحداد وهو عن السيد
عمر بن طه بن عمر البار عن والده طه عن والده السيد عمر البار
عن السيد عبد الله الحداد ومنهم السيد عمر بن محمد بن عمر بن
سميط عن السيد عبد الله بن جعفر مدهر عن الحبيب احمد
ابن زين بن علوي الحبشي عن الحبيب عبد الله الحداد ومنهم
العلامة الشيخ عبد الله باسودان وهو اخذ عن الشيخ الجامع
الحبيب عمر بن عبد الرحمن البار عن عمه العارف بالله السيد

حسن بن عمر البار عن ابيه القطب العارف عمر بن عبد الرحمن البار
عن السيد عبد الله الحداد ح واخذ شيخنا العلامة ايضا الطريقة
والخرقة عن العلامة السيد محسن بن علوى بن سقاف وهو
اخذ ولبس الخرقة عن العلامة السيد حسن بن صالح البحر عن الحبيب
شيخ بن محمد الجفرى عن السيد حسن بن عبد الله الحداد عن
والده السيد عبد الله الحداد والسيد عبد الله الحداد اخذ
الخرقة وتلقن الذكر عن شيخه السيد عقيل بن عبد الرحمن بن محمد
ابن على بن عقيل بن احمد بن الشيخ ابى بكر السكران وهو عن والده السيد
عبد الرحمن بن محمد عن السيد محمد بن على بن عبد الرحمن السقاف
عن والده السيد على بن عبد الرحمن السقاف عن القاضى الفاضل
السيد محمد بن حسن عن السيد احمد بن علوى باحجاب والسيد
محمد بن على خرد وهما عن الشيخ عبد الرحمن بن على بن ابى بكر السكران
ابن الشيخ عبد الرحمن السقاف ح والشيخ عبد الله الحداد اخذ الطريقة
ولبس خرقة التصوف ايضا عن الشيخ عمر بن عبد الرحمن العطاس
عن الشيخ الامام السيد حسين بن ابى بكر بن سالم عن اخيه

السيد عمر بن ابي بكر عن والدهما السيد ابي بكر بن سالم عن الشيخ
شهاب الدين احمد بن عبد الرحمن عن والده الشيخ عبد الرحمن بن
الشيخ علي بن ابي بكر السكران بن الشيخ عبد الرحمن السقاف
عن ابيه السيد علي بن ابي بكر عن عمه السيد عمر المحضار
عن ابيه القطب العارف السيد عبد الرحمن السقاف ح والسيد
عبد الله الحداد اخذ ايضا عن السيد محمد بن علوي نزيل مكة
المكرمة عن السيد عبد الله صاحب الوهط عن السيد
شيخ بن عبد الله العيدروس صاحب العقد النبوي عن والده السيد
عبد الله بن شيخ العيدروس وهو اخذ عن عمه القطب السيد
ابي بكر بن عبد الله العيدروس صاحب عدن عن والده السيد
عبد الله بن ابي بكر عن والده السيد ابي بكر السكران عن والده
الشيخ عبد الرحمن السقاف عن والده السيد محمد المعروف بمولى
الدويلة عن عمه السيد عبد الله بالعلوي عن والده ابي عبد الله
السيد علوي بن الفقيه المقدم السيد محمد عن الامام شيخ الاسلام شعيب
ابن حسين الشهير بابي مدين بواسطة الشيخين العارفين الشيخ عبد الله بن علي

المغربي عن عبد الرحمن المقعد بن محمد الحضرمي المغربي وهو اخذ الطريقة و
الخرقة عن جمع كثير من اهل الطريقة منهم الشيخ الامام ابو بكر
الطرسوسي عن الشيخ ابي بكر الشاشي عن الشبلي و اخذها ايضا
عن شيخه الشيخ الكبير العارف بالله تعالى ابو العزائمي وهو اخذ
الخرقة عن جمع كثير من اهل الطريقة منهم الشيخ ابو يعقوب السوسي
عن عبد الجليل عن ابي الفضل الجوهري عن والده عبد الله عن
ابي الحسين النوري عن السري ومنهم الشيخ ابو البركات عن
ابي الفضل البغدادي عن احمد الغزالي بسنده واخذها ايضا
عن الشيخ الامام نور الدين علي بن حرزهم بكسر الحاء المهملة
واسكان الراء وهو اخذ الخرقة عن الامام الكبير الشيخ الشهير
ابي بكر محمد بن عبد الله بن العربي المعافري بفتح الميم والعين
المهملة وكسر الفاء عن الامام ابي بكر الشاشي بسنده واخذها
ايضا عن شيخه الامام الفرد الجامع حجة الاسلام الغزالي
الطوسي وهو اخذ الخرقة عن جملة من الاشياخ منهم ابو بكر
السنبج عن ابي علي الفارمدي بسنده الى رويم ثم الى ابي يزيد

ومنهم الشيخ الكبير امام الائمة في زمانه ابو المعالي عبد الملك
ابن ابي محمد الجويني الملقب بامام الحرمين وهو اخذ الخرقة
عن جماعة منهم الشيخ ابو القاسم القشيري بسنده الى
الجنيد ومنهم والد الاجسام وروحا ورضيع لبانه تربية و
فتوحا الشيخ ابو محمد عبد بن يوسف بن عبد الجويني وهو اخذها
عن الشيخ بحر المعارف والعلوم قدوة الاولياء الكرام وزبدة
العلماء الاعلام ابي طالب المكي محمد بن علي بن عطية الحارثي
الواعظ وهو اخذ الخرقة عن عدة اشياخ منهم ابو عثمان المغربي
عن ابي عمر محمد بن ابراهيم الزجاجي عن الجنيد ومنهم
شيخ الشيوخ استاذ الاكابر قدوة ارباب البصائر فخر الدين
ابو بكر دلف بن جحدر الشبلي وهو لبس الخرقة عن سيد الطائفة
الصوفية ابي القاسم الجنيد بن محمد وهو اخذ الخرقة عن جماعة
من المشائخ منهم جعفر الحذاء عن ابي عبد الله عمرو الاصطخري
عن ابي تراب عسكر النخشبي عن حاتم الاصم عن ابي شقيق
البلخي عن ابراهيم بن ادهم عن ابي عمران موسى بن زيد الزاعي

عن سيد التابعين اويس بن عمران القرني عن امير المؤمنين
عمر بن الخطاب وعلي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنهما۔
واخذ الخرقة الجنيد ايضا عن محمد بن علي القصار بسنده
الى كميل بن زياد وعن ابي سعيد الخراز بسنده الى الامام موسى
الكاظم وبسنده ايضا الى الفضيل بن عياض باسناده الى سيدنا
ابي بكر الصديق رضي الله عنه وعن ابي يزيد البسطامي عن
علي الرضا واخذها الجنيد ايضا عن ابي الخير محمد بن اسماعيل
السناج بسنده الى معروف الكرخي واخذها الجنيد عن الحارث
المحاسبي بسنده واخذها ايضا عن شيخه وخاله الشيخ الكبير العارف
بالله الشهير ابي الحسن السري بن المغلس بضم الميم وفتح الغين
وكسر اللام المشددة وبعدها سين مهملة السقطي عن جماعة
منهم الامام جعفر الصادق عن الامام علي الرضا ومنهم الشيخ معروف
ابن فيروز الكرخي وهو اخذ الخرقة عن الامام علي الرضا واخذها
ايضا عن الشيخ الامام احد الابدال حبيب بن عيسى العجمي الخوستي
وهو اخذ عن الامام علم التابعين وزبدة الشيوخ ابي سعيد

الحسن البصري عن امير المؤمنين علي بن ابي طالب كرم الله وجهه
عن رسول رب العلمين خاتم الانبياء والمرسلين سيدنا
محمد صلى الله عليه واله وسلم عن الروح الامين عن رب العلمين
ح والاستاذ الاعظم الفقيه المقدم اخذ الخرقة وتربي وتادب
بابيه الشيخ علي وعمه علوي وهما تادبا بابيهما محمد صاحب مرباط و
هو تادب بابيه الشيخ علي خالع قسم وهو تادب بوالده علوي بن
محمد وهو تادب بابيه محمد بن علوي وهو تادب بابيه علوي
ابن عبيد الله وهو تادب بابيه عبيد الله بن احمد وهو تاب
بابيه الشيخ المهاجر احمد بن عيسى وهو تادب بابيه الشيخ عيسى
ابن محمد وهو تادب بابيه محمد بن علي وهو تادب بابيه علي بن الامام
جعفر الصادق وباخيه موسى الكاظم بن جعفر الصادق والامام
جعفر تادب بوالده الامام محمد الباقر وهو تادب بوالده الامام
زين العابدين ابن الحسين وهو تادب بوالده وعمه سبطي الرسول
ونجلي البتول الحسن والحسين وهما تادبا بابيهما الامام علي بن ابي
طالب رضوان الله تعالى عليهم اجمعين وعلى رضي الله تعالى عنهم

تادب بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ادبنی
ربی فاحسن تادیبی۔

طریقۃ اخری للسلسلۃ العلویۃ

١١ واخذ شیخنا السید عیدروس الطریقۃ العلویۃ عن الشیخ عبد اللہ
ابن احمد باسودان وھو عن الحبیب جعفر بن محمد بن علی بن حسین
ابن عمر العطاس عن الشیخ الامام علی بن حسن بن عبد اللہ بن حسین
ابن عمر العطاس عن جدہ ابیہ الحسین بن عمر بن عبد الرحمن عن والدہ
الحبیب عمر العطاس عن السید حسین بن ابی بکر بن سالم
الی اخر السند المتقدم

طریقۃ اخری

١٢ واخذ الشیخ عبد اللہ باسودان عن الحبیب
عمر بن عبد الرحمن البار عن الشیخ احمد بن قاطن الصنعانی عن السید
یحیی بن عمر مقبول الاھدل عن الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ صفی الدین
عن الشیخ احمد الشناوی عن ابیہ الشیخ علی بن عبد القدوس
عن الشیخ عبد الوھاب الشعرانی عن الحافظ السیوطی عن الشیخ
عبد الکبیر بن محمد بن احمد الحضرمی عن الشیخ عبد الرحمن السقاف

عن والده السيد محمد المشهور بمولى الدويلة الى آخر السند المتقدم

١٣ طريقة اخرى واخذ السيد عيدروس بن عمر الطريقة العلوية ايضا عن الشيخ العارف المكين الحبيب عبد الله بن علي بن شهاب الدين وهو عن الشيخ المعلم عمر بن عبد الله باغريب عن الحبيب عبد الرحمن بن الحبيب مصطفى العيدروس عن جده العلامة السيد شيخ بن مصطفى عن السيد العلامة علي زين العابدين ابن السيد مصطفى عن والده السيد مصطفى بن علي زين العابدين بن عبد الله ابن شيخ عن والده السيد علي زين العابدين عن والده السيد عبد الله ابن شيخ عن والده السيد شيخ بن عبد الله عن والده عن عمه القطب السيد ابي بكر العدني الى آخر السند الذي مر.

١٤ طريقة اخرى وآخذ السيد عيدروس بن عمر ايضا عن شيخه السيد عبد الله بن الحسين بن عبد الله بلفقيه عن والده السيد حسين عن خاله العلامة السيد عيدروس بن الامام الشيخ الوجيه السيد عبد الرحمن بن العلامة السيد عبد الله بلفقيه عن والده السيد عبد الرحمن وهو عن والده

السيد عبد الله بلفقيه عن الشيخ الجامع للعلوم السيد ابو علوى
محمد بن ابى بكر بن احمد الشلى عن والده السيد ابى بكر عن السيد
الامام احمد بن عمر العيدروس عن والده السيد عمر بن عبد الله
عن والده السيد عبد الله بن علوى عن والده السيد علوى بن
الشيخ عبد الله العيدروس وهو عن اخيه السيد ابى بكر العدنى
الى اخر السند

واخذ الفقير الجامع الخرقة الفقرية ايضا عن العلامة
العارف مولانا الحافظ عبد العزيز الادهونوى عن مولانا المنشى
محمد يس عن الشاه هداية الحق الاورنگابادى عن الشاه
عبد الله حسين البيجاپورى عن الشاه محمد الغوث الثانى عن
وجيه الدين الثانى عن الشاه مرتضى حسين عن الشاه برهان
الدين عن الشاه داد الشاه هاشم دستگير البيجاپورى عن الشاه
عبد الله حسين احمد ابادى عن الشاه وجيه الدين الكجراتى عن
الشاه محمد غوث الگواليارى عن الشاه ظهور عن ابى الفتح شاه
هداية الله عن الشاه علاء الدين القاضى القادرى عن

الشاہ عبد الوہاب عن الشاہ عبد الرؤف عن الشاہ محمود القادری
عن الشاہ عبد الغفار عن الشاہ محمد القادری عن الشاہ علی
القادری عن الشاہ جعفر عن احمد شاہ عن ابراہیم الحسینی
عن الشاہ عبد اللہ الحسینی عن السید الشاہ عبد الرزاق
عن السید القطب عبد القادر الجیلانی عن الشیخ ابی سعید
مبارک المخزومی عن ابی الحسن الشیخ علی الہنکاری عن الشیخ یوسف
الطرطوسی عن الشیخ عبد الواحد التمیمی الصدیقی عن الشیخ
عبد العزیز الیمنی عن الشبلی عن جنید البغدادی عن السری السقطی
عن معروف الکرخی عن داؤد الطائی عن الحبیب العجمی عن
الحسن البصری عن علی رضی اللہ تعالی عنہ وعنہم اجمعین

واعلموا یا اخوانی ان لی اسانید کثیرۃ عن ائمۃ شہیرۃ
لکن قصدی الاختصار والایماء الی ما یحصل بہ الاستبصار۔

ولنختم بما کان یختم بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما رواہا
عبد اللہ بن عمرو بن العاص وعبد اللہ بن عباس رضی اللہ
عنہما انہما قالا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو

بهذه الدعوات وختم بها وهي - اللهم اصلح ذات بيننا واهدنا
سبل السلام واخرجنا من الظلمات الى النور وعافنا في اسماعنا
وابصارنا وازواجنا وذرياتنا ومعاشنا وتب علينا انك انت
التواب الرحيم - اللهم اجعلنا منيبين لنعمتك شاكرين لها يا
ارحم الراحمين - هذا ما اردنا ايراده في اخر هذا الكتاب - والله
تعالى اعلم بالصواب - والحمد لله اولا واخرا ونرجو مولانا
سبحانه وتعالى ان يحسن اخلاقنا ويرزقنا النظر الى وجهه الكريم
في دار الجزاء والنعيم - مع احبابنا وعلائقنا وسائر المسلمين
برحمته وهو ارحم الراحمين - وصلى الله تعالى وسلم على سيدنا
محمد الداعي الى النهج القويم - المبعوث متمما لمحاسن الاخلاق
وانه لعلى خلق عظيم - وعلى اله واصحابه ازكى الصلوات وانمى
التسليمات والحمد لله رب الارضين والسماوات

واوصي نفسي واولادي وسائر الاحباب الاطياب - والاصحاب
ذوي الالباب - وكافة المسلمين بتقوى الله تعالى وطاعته في
كل وقت وحال وحين - وامتثال اوامره واجتناب نواهيه

ولزوم خشيته في السر والاعلان - والمواظبة على تلاوة
القرآن مع آدابه وترتيله وكمال تدبره بخلوص الجنان - فانها
من اعظم القربات وافضل المثوبات لاهل الايمان - واوصيهم
ايضا بملازمة السنة السنية - ومهاجرة البدعة الشنيعة - و
مطالعة كتب التفسير والحديث والفقه والرقائق مثل احياء
علوم الدين للامام صاحب الحقائق الشيخ العلامة الغزالي - نفعنا الله
به وبعلومه وببركاته ما دامت الايام والليالي - وينبغي للمؤمن
ان يجاهد في تحصيل العلوم النافعة ويكون تابعا لآثار السلف
الصالح وملازما للسنة والجماعة وملتزما لصحبة المشائخ الكاملين
ومجتنبا عن الصوفية الجاهلين - ولا يترك الصلوات الخمس
بالجماعة - ولا يكون طالبا للشهرة ففيها آفات - بل يكون
كاحد من الناس ولا يكون مقيدا بمنصب ووظيفة ولو كان
محمودا كالقضا والفتوى ولا يكون كفيل احد ولا وصية
ويكون على حذر بان يكون مصاحبا للملوك والامراء والمرد
والنساء والمبتدع والعوام فانهم كالهوام ويكون قليل الكلام

والطعام والمنام وقليل الاختلاط مع الانام عن ابن عباس رضي الله عنهما ـه

اذا كثر الكلام فسكتوني	فان الدين يسلم من الكلام
اذا كثر الطعام فجوعوني	فان القلب يفسد من الطعام
اذا كثر المنام فنبهوني	فان العمر ينقصه المنام

ولقائل رحمه الله

لقاء الناس ليس يفيد شيئا	سوى الهذيان من قيل وقال
فاقلل من لقاء الناس الا	لطلب العلم او اصلاح حال

ويكون ملتزما للخلوة واكل الحلال ولا يضحك كثيرا لان كثرة الضحك تميت القلب ولا ينظر الى احد بالتحقير ولا يجادل مع الخلق ولا يسئل عن احد ولا يأخذ احدا لحذمته ويخدم المشائخ بالبدن والمال ولا ينكر على افعالهم الا بقصد الاصلاح ولا يغتر بالدنيا واهلها وينبغي ان يكون قلبك محزونا ومغموما وبذلك مرضيا وعينك باكية وعملك خالصا ودعاؤك بتضرع ولباسك خلقا وفقرك وفقراء الفقراء وضياعتك الفقه ومونسك الحق واوصيهم باجتناب الهوى

قال تعالى واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى
فان الجنة هى المأوى فعلم منه ان تارك الهوى فى روضة
من رياض الجنة واوصيهم ان لا يتركوا قرأة سورة يس لاسيما
بعد صلوة الفجر ففى ذلك الكفاية من المضار ودفع المكاره
ورد الحديث انها قلب القرآن وسورة الملك كل ليلة قبل النوم
والواقعة فانها امان من الفاقة ويقرأ دبر كل صلوة سورة الاخلاص
عشر مرات ففى الدر المنثور عند مسند ابى يعلى انه اخرج عن
جابر ابن عبد الله رضى الله عنه قام رسول الله صلى الله عليه
وسلم ثلاث خصال من جاء بهن مع الايمان دخل الجنة من اى
باب شاء وتزوج مع الحور العين حيث شاء وذكر منها من
قرأ فى دبر كل صلوة مكتوبة قل هو الله احد عشر مرات اهـ والاولى
الصلوة والسلام على سيد الانام فهو يكفى الهموم وتغفر به الذنوب
والاثام

والحاصل انى اجزت بهذا الكتاب لمن ادرك حياتى من العلماء
العاملين لينفع الله به الاقطار ويظهر به خصائص السنة

فی القری والامصار وبیروا عنی جمیع ماذکرته فی هذه الورقات
وکذا غیره مما یجوز لی روایته بشرطه المعتبر عند ائمة الحدیث
والاثر من مقروء ومسموع ومجاز اجازة خاصة وعامة ومناولة
ومکاتبة ومراسلة من منقول ومعقول وفروع واصول
ومن تالیف وتخریج وتصنیف وجمیع کتب القرات والتفسیر
والحدیث والفقه للائمة الاربعة رضی الله تعالی عنهم وغیر ذلک
من کل العلوم وسائر الفنون والمسلسلات مما اخذته ودریته
او وجدته او رویته نعوذ بالله من شرور انفسنا وسیئات
اعمالنا وطهر الله قلوبنا من النفاق واعمالنا من الریاء وجعل سعینا
مشکورا وعملنا مبرورا وذنبنا مغفورا انه علی ما یشاء قدیر
وبالاجابة جدیر ۵

وههنا فوائد وافادات تنشط لسمعها الاذان و
تفرح بالاطلاع علیها الاذهان

فائدة عظیمة - فی ذکر اسماء الاعلام الذین اجاز والمن ادرک
حیاتهم اولاد اهل عصرهم

(۱) العلامة ابن حجر المکی المتوفی سنہ ۹۹۵ او سنہ ۹۷۳ھ۔ قال فی آخر مسانیدہ والحاصل انی اجزت لمن ادرک حیاتی من المسلمین علی مذهب من یری ذلک من ائمة المحدثین المتقدمین والمتاخرین المشهور ذلک والعمل به فیما بینهم فی القدیم والحدیث انتهی

(۲) الامام الجلال السیوطی المتوفی سنہ ۹۱۱ھ قال ابن حجر المکی فی مسانیدہ ما نصہ۔ شیخ مشائخنا بالاجازة الخاصة وشیخنا بالاجازة العامة لانه اجاز لمن ادرک حیاته وانی ولدت قبل وفاته بنحو ثلاث سنین فکنت ممن شملته اجازة حافظ عصره باتفاق اهل مصره الجلال السیوطی رح انتهی

(۳) الامام محی الدین محمد بن علی بن عربی الحاتمی رح۔ قال فی اجازته التی کتبها لبعض ملوک وقته ما نصها بسم الله الرحمن الرحیم وبه ثقتی الحمد لله رب العلمین والصلوٰة والسلام علی سید المرسلین۔ اقول وانا محمد بن علی بن العربی الحاتمی وهذا لفظی استخرت الله تعالی واجزت السلطان الملک المظفر بهاء الدین غازی ابن الملک العادل المرحوم انشاء الله تعالی

ابی بکر بن ایوب وأولاده ولمن ادرک حیاتی الروایة عنی من جمیع ما لی وعنه عن اشیاخی الخ ثم ذکر اسماء اشیاخه۔ نقله العیاشی فی النصف الاول من کتاب رحلته۔

(۴) الامام القاضی زکریا المتوفی سنة ۹۲۶ھ۔ وقد اجاز من ادرک حیاته کتابة ولفظها۔ قال العیاشی رحمه الله تعالی فی النصف الاول من رحلته۔

(۵) العلامة الشیخ مصطفی زین الدین ابو البرکات ابن محمد بن رحمة الله بن عبد المحسن الایوبی الانصاری الحنفی الدمشقی المتوفی سنة ۱۰۸۵ھ اجاز لاهل عصره ولمن ادرک جزءا من حیاته بجمیع مرویاته کما قاله العلامة بن عابدین فی ثبته وقد رأیته فی اجازة منه للسید محمد کمال الدین الغزی مفتی الشافعیة بدمشق۔

(۶) العلامة الشمس محمد بن احمد الرملی۔ تلمیذ الشیخ زکریا الانصاری۔

(۷) العلامة الشیخ علی البشراملسی۔ یروی عن الرملی

بالاجازة العامة فان الرملي اجاز اهل عصره وكان اذ ذاك عمر الشيخ املسى اربع سنين

(٨) العلامة الشيخ عابد السندي شيخ مشائخنا

(٩) العلامة الشيخ السيد عبد الرحمن الاهدل مفتي زبيد

(١٠) العلامة الشيخ مصطفى فتح الله البيروتي

(١١) العلامة الشيخ ابراهيم الكوراني - ممن اجاز اهل عصره - ذكره العلامة ابن عابدين في ثبته ناقلا من القول السديد باتصال الاسانيد ثبت الشيخ احمد المنيني فانه قال فيه وقد اخبرني باذنه لاهل عصره الشيخ محمد بن الطيب المغربي نزيل المدينة المنورة وهو ثقة ثبت والله اعلم اه

(١٢) العلامة الشيخ فالح المدني - صاحب حسن الوفا لاخوان الصفا

(١٣) العلامة الشيخ يوسف بن اسماعيل بن يوسف بن اسماعيل ابن محمد ناصر الدين النبهاني صاحب التصانيف الكثيرة والتاليف المفيدة الشهيرة -

(١٤) العلامة الشيخ محمد عثمان بن عبد السلام المدني الدغستاني

(١٥) العلامة الشيخ السيد عبد الحي بن السيد عبد الكبير

الکتانی الفاسی المغربی المالکی۔

(۱۶) العلامۃ الشیخ محمد بن ناصر۔ شیخ حسین بن محسن الانصاری اجاز لمن ادرک حیاتہ وللاولاد الصغار نقلہ شیخی احمد جمال المکی فی معجمہ ص ۴۳ النفح المسکی

فائدۃ عزیزۃ۔ فی ذکر اسماء الاثبات التی ذکر فیہا العلماء الاعلام اسانیدھم واسماء اشیاخھم واتصالا تھم الی النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام غیر الاسماء التی ذکرتھا فی اخر الحصۃ الثانیۃ من ھذا الکتاب

(۱) برکۃ الدنیا والاخری فی الاجازۃ الکبری۔ للسید عبد الرحمن الاھدل۔

(۲) ریاض الجنۃ فی اسانید الکتاب والسنۃ۔

(۳) الارشاد لمھمات الاسناد للعلامۃ ولی اللہ المحدث الدھلوی

(۴) حسن الوفا لاخوان الصفا۔ للعلامۃ فالح ابن محمد السنوسی المالکی الطاھری المدنی۔

(۵) مدارج الاسناد۔ للعلامۃ القاضی ارتضا علیخان الصفوی تلمیذ الشیخ عمر بن عبد الکریم۔

(۶) فتح القوی للصراط المستوی الی اسانید العلامة الحبیب الحسین العلوی للعلامة الحافظ عبد الله بن محمد غازی الحنفی المکی

(۷) مقالید الاسانید - ثبت الشیخ عیسی المغربی -

(۸) صلة الخلف بموصول السلف ثبت الشیخ محمد بن سلیمان الروذانی المغربی المکی المتوفی بدمشق سنة ۹۶ ۱ھ

(۹) ثبت الشیخ عبد الباقی البعلی الدمشقی المقری الحنبلی والد الشیخ محمد ابی المواهب الدمشقی المتوفی سنة ۱۱۲۶ھ

(۱۰) منتخب الاسانید - ثبت الشیخ البابلی

(۱۱) اتحاف الفرقة الفقریة الوفیة - باسانید الخرقة الصوفیة للشیخ العجیمی -

(۱۲) کنز الرواة المجموع من جواهر المجاز ویواقیت المسموع ثبت الشیخ ابی مهدی عیسی الثعالبی الجعفری المتوفی بمکة سنة ۱۰۸۱ھ

(۱۳) ثبت الشبراوی - للشیخ العلامة عبد الله بن محمد الشبراوی

(۱۴) الامداد بمعرفة علو الاسناد - للشیخ المحدث عبد الله بن سالم البصری المکی المتوفی بها سنة ۱۱۳۴ھ

(١٥) لقط اللآلى من الجواهر الغوالى - للشيخ امام اللغة والحديث السيد محمد بن محمد مرتضى الزبيدى وهو فى اسانيد شيخه محمد الحفنى

(١٦) واسطة العقد الفريد - المنظوم مما تناثر من فرائد جواهر الاسانيد للشيخ عباس بن محمد بن احمد بن العلامة السيد رضوان المدنى الشافعى -

(١٧) ثبت العلامة الحافظ احمد جمعة الشافعى البجيرمى - شيخ حسن ابن درويش القويسنى الشافعى الازهرى البصير بقلبه

(١٨) الدرر السنية فيما علا من الاسانيد الشنوانية - ثبت الشيخ محمد بن على الشنوانى المدرس بالجامع الازهر - شيخ الشيخ مصطفى المبلط المصرى -

(١٩) المنح البادية فى الاسانيد العالية - للشيخ محمد بن عبد الرحمن الفاسى شيخ ابراهيم بن عبد القادر الرياحى

(٢٠) ثبت الشيخ احمد بن عبد الفتاح الملوى الشافعى الازهرى -

(٢١) شميم البارق من ديم المهارق - ثبت الشيخ فالح بن محمد السنوسى المالكى المذكور وحسن الوفا ثبته ايضا لكن اختصره من هذا الثبت الكبير

(٢٢) ثبت الشيخ احمد بن الحسن الجوهري الخالدي الشافعي الازهري

(٢٣) اعلام ائمة الاعلام واساتيذها بما لنا من المرويات واسانيدها للعلامة الشريف جعفر ابن الشريف ادريس الكتاني المالكي الحسني الفاسي المدني -

(٢٤) اسعاف المريدين باسانيد الصحبة والمشابكة والتلقين - للشيخ العجيمي -

(٢٥) ثبت الشيخ محمد بن عبد الرحمن الكزبري -

(٢٦) ثبت الشيخ عبد الرحمن الكزبري -

(٢٧) اصح الاسانيد للشيخ محمد گل الكابلي المرادآبادي -

(٢٨) منحة الفتاح القاطر باسانيد السادات الاكابر للعلامة السيد عبد الله بن عمر -

(٢٩) ثبت العلامة محمد هاشم بن عبد الغفور التتوي شيخ الشيخ مراد بن يعقوب الانصاري -

(٣٠) اتحاف الاكابر باسناد الدفاتر للامام القاضي الشوكاني

(٣١) الدر الفريد في معرفة الاسانيد للشيخ حسن بن علي النظير النعماني

القدوسی الگنگوهی (صغیر)

(۳۲) بغیۃ الطالبین - ثبت الشیخ احمد بن محمد التحلی المکی المتوفی بها سنہ ۱۱۳۳ھ -

(۳۳) ثبت الشیخ محمد سعید المدراسی مفتی المحکمۃ العالیہ فی الحیدرآباد الدکن (صغیر جدا)

(۳۴) اتحاف الاخوان باسانید مولانا فضل الرحمن للعلامۃ الشیخ احمد جمال المکی (صغیر)

(۳۵) المعجم المفہرس والجامع المؤسس - للامام ابن حجر العسقلانی

فائدۃ جلیلۃ - فی ذکر بعض اسماء کتب السلاسل والمسلسلات

(۱) اسنی المطالب فی مناقب سیدنا علی بن ابی طالب - للامام الجزری -

(۲) الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

(۳) القول الجمیل - کلاهما لولی اللہ المحدث الدهلوی -

(۴) ضیاء القلوب لمولانا شیخ المشائخ الحافظ الحاج امداد اللہ

(۵) مسلسلات الشیخ محمد بن عقیلۃ المسماۃ بالفوائد الجلیلہ

(٦) جياد المسلسلات للامام السيوطي۔

(٧) مسلسلات العلامة الفاوقجي الطرابلسي۔

(٨) مسلسلات الامام السخاوي۔

(٩) مسلسلات العلامة الكوراني۔

(١٠) الروضة المكللة في الاحاديث المسلسلة للشيخ عبيد الله بن القاضي صبغة الله المدراسي۔

(١١) نظام الزبرجد في اربعين المسلسلة بالحمد للشيخ ابراهيم۔

(١٢) مسلسلات العلامة النجم الغيطي تلميذ شيخ الاسلام زكريا۔

(١٣) مسلسلات الشيخ عز الدين بن فهد المسمى بالعقود الغوالي۔

(١٤) المواهب السنية في مسلسلات امام الحنفية۔

(١٥) اتحاف النفوس الزكية في سلاسل السادة القادرية۔

(١٦) نشر الروائح الندية بسلاسل السادة الاحمدية للشيخ حسن العجيمي۔

(١٧) اتصال الرحمات الالهية في المسلسلات النبوية۔

(١٨) نشر المعطار في اسانيد جملة من الاحزاب والاذكار للشيخ العجيمي۔

(١٩) بهجة السنية في آداب الطريقة النقشبندية للخاني۔

خاتمة

الحمد لله الذى هدانا لهذا وما كنا لنهتدى لولا ان هدانا
الله - واشكره شكرا جميلا على اختتام هذا الثبت المبارك -
اللهم لك الحمد بقدر عظمة ذاتك حمدا يليق لذاتك - اسئلك
بوجهك الكريم ان تصلى وتسلم على قائد ركب الانبياء المكرمين
وافضل الخلق اجمعين - حامل لواء الاعلى ومالك ازمة المجد
الاسنى روح جسد الكونين وعين حياة الدارين
الجليل الاعظم والحبيب الاكرم سيدنا محمد وعلى آله واصحابه
بقدر عظمة ذاتك وعدد معلوماتك ومداد كلماتك فى
كل وقت وحين واعطه الوسيلة واجزه عنا ما انت اهله
وما هو اهله امين - واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين
حصل الفراغ من تبييضه مستقبلا بالقبلة الشريفة - يوم الجمعة
المبارك سيد الايام - وذلك لليلتين مضتا من النصف
الاول من الشهر الثانى من العام الخامس من العشر السادس
من المائة الرابعة من الالف الثانى من هجرة من هو دينى ودنياى

كتبه فقير عفو ربه ذى الايادى خادم العلم والسنة ابو
سعيد محمد عبد الهادى ابن الحاج محمد عبد الكريم بن الشيخ
احمد المدراسى وطنا والحيدرابادى مسكنا والحنفى مذهبا
والماتريدى معتقدا والطفيلى على بساط كرم المولى محتقرا
ذليلا عفى الله عنه وعن مشائخه وعن والديه وعن جميع
المسلمين برحمته وهو ارحم الراحمين وصلى الله على سيدنا
محمد وآله وصحبه وسلم تسليما والحمد لله رب العلمين

يا خالق الخلق طورا بعد اطوار	يا عالم السر من جهر واضمار
اغفر لكاتبه ايضا ما له	والمستعير له ان رد والقارى
وارزاق مرتبه يارب مغفرة	يوم الحساب ولا تحرقه بالنار

تقريظ العلامة الفهامة فقيه الزمان شيخى المتورع مولانا
الحاج محمد عبد الرحيم ناظم المدرسة المسماة بالمفيد عام
الواقعة بوانمبارى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی جعل الاسناد من الدین ولولا الاسناد
لقال من شاء ما شاء فی الدین المتین ۔ والصلوٰة والسلام
علی اشرف المرسلین سیدنا محمد وآله وصحبه ومن تبعهم
اجمعین باحسان الی یوم یجمع الله تعالے فیه الاولین
والآخرین اما بعد فانی طالعت کتابا فی علم الاسناد
الذی الفه وجمعه ورتبه الشیخ الحافظ العالم الواعظ
مولانا الحاج الفقیه النبیل الحبر الجلیل المولوی محمد عبد الهادی
ادام الله تعالے فیضه الی یوم التنادی فوجدته محتویا
حافلا فی اسناد العلوم لاسیما فی اسناد کتب علوم
الدین الذی خصه الله تعالے هذه الامة مرحومة
وانی اظن مؤلفه قد سعی فی هذا الباب سعیا جمیلا
موفورا والله تعالے اسأل ان یجعل سعیه المنیف
سعیا مشکورا ۔ قاله بفمه ورقمه بقلمه العبد الضعیف
محمد عبد الرحیم عفی عنه سنة ۱۳۵۵ھ

تقريظ العلامة عمدة الزمان الفائق بين الاقران
الفاضل الاوحد الاديب المفرد مولانا المفتي محمد تميم
ابن محمد المدراسي ادام الله افاضاتهم العلية وافاداتهم السنية

بسم الله الرحمن الرحيم

لقد جمع الاسناد عمدة حافظ ... وزاهدة واعظ وكان عليما
بعلم وتجويد القراءة جيدا ... وذا في مجال الوعظ بان فخيما
وقد حج بيت الله زار نبيه ... وفي مكة قد كان ذاك مقيما
وقد اخذ الاسناد من اهل مكة ... ومن طيبة بالجد جاء سليما
له من نظام الملك سلطان دكن ... وظائف وعظ دائما ونعيما
وذا عبدها هاديا ونافع قومنا ... بيوم وليل ناصحا وكليما
كتابا جميلا بل جليلا لانه ... حوى جل اثبات فصار ضخيما

جزى الله عنا كل من كان نافعا
جزاء جميلا وافرا وعظيما

قطعہ تاریخ طبع کتاب تقریب المراد طبعزاد شاعر بلاغت نہاد
نیّر برج لیاقت کوہر درج فصاحت حضرت اُستاذی مولانا
جلیل صاحب نوّاب فصاحت جنگ بہادر دام مجدہٗ استاد
اعلیٰ حضرت حضور پُر نور نظام خلد اللہ ملکہٗ الیٰ یوم القیام

کیا مقدس ہے کتاب لاجواب — جسپہ قدسی کرتے ہیں آکہو نسی صاد
ہیں مصنف اسکے فخر الواعظیں — پاک دل پاکیزہ سیرت خوش نہاد
عبد ہادی عالم فقہ و حدیث — مصحف باری تعالےٰ جنکو یاد
حاجی و قاری بھی خوش آواز بھی — انکسار طبع اس پر مستزاد
ان کی یہ تصنیف ہو مقبول عام — یا خدائے ذوالمنن رب العباد
فیض سے اس کے وہ پھیلے روشنی — جس سے ہوں پر نور امصار و بلاد
مصرع تاریخ لکھ روشن جلیل — ہے سراج دین یہ تقریب المراد
۱۳۴۶ ف

Converted by Tiff Combine - unregistered

Converted by Tiff Combine - unregistered

جناب یس - جے عبدالغفور صاحب تاجر پارچہ بجوارہ

جناب نواب اللہ صاحب الحاجی قطبی گوڑہ حیدرآباد

محترمہ بشیر جناب شیخ محمود صاحب صوفی بلندہ

جناب حاجی شیخ ابراہیم صاحب وکیل بیدر

جناب نورالدین صاحب قطبی گوڑہ حیدرآباد

محترمہ زوجہ حاجی بسم اللہ خانصاحب جوراہا صنبی

جناب حاجی محمد یوسف صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد

جناب حاجی محمد مدنی صاحب سوداگر جام باغ حیدرآباد

جناب وحید صاحب تاجر پارچہ کاروبار پیٹ

جناب حاجی محمد یٰسین صاحب سوداگر عثمان گنج حیدرآباد

جناب حجۃ اکبر صاحب انجن ڈائیور بجوارہ

جناب شیخ حسین صاحب تاجر روغن گاز عثمان گنج حیدرآباد

جناب حاجی محمد عبدالعزیز صاحب جیسرار کاچی گوڑہ

جناب عبدالکریم خانصاحب تونجانہ گوشہ محل "

جناب سید صدیدالدین صاحب چشتی نلوری

جناب عبدالرحمن صاحب تاجر چرم بڑی مٹ مدراس

جناب سید ولی اللہ حسینی صاحب دلالقادر چنگیپٹ

جناب محمد بسم اللہ خانصاحب تحصیلدار تونجانہ گوشہ محل

جناب شیخ محمود صاحب صوفی چشتی بلندہ

جناب سید عبدالغفار صاحب چشتی مدراس بیت نگر

جناب حکیم صیدالله صاحب سبزواری سلطان باغ حیدرآباد

جناب حاجی ابراہیم صاحب سوداگر بیگم بازار "

جناب حاجی اسمٰعیل صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد

محترمہ بشیر بی سروری محمد عبدالصمد خانصاحب چراغ صنبی

جناب حاجی محبوب علی صاحب ساہوکار کوتوالی "

جناب افضل حسین صاحب تونجانہ گوشہ محل "

جناب نورالدین صاحب صدیقی حال بازار خان "

جناب شیخ میراں صاحب بلندہ

جناب منشی عبدالوہاب صاحب ٹانڈور

جناب محمد اسحٰق صاحب منشی صدر عدالتی حیدرآباد

جناب غالب خان صاحب بلندہ

جناب محمد عبدالحکیم صاحب والد جناب محمد قاسم صاحب "

جناب عبدالعلیم صاحب "

جناب ڈاکٹر عظیم خانصاحب بڑی مٹ مدراس

محترمہ بشیرزادی جناب محمد قاسم صاحب بلندہ

جناب عبدالرحیم صاحب شاہ سوداگر قطبی گوڑہ حیدرآباد

محترمہ والدہ سروری عبدالصمد خانصاحب حیدرآباد

محترمہ والدہ جناب سید احمد حسینی صاحب تجارت نظام آباد

جناب سید علی اکبر خان صاحب کاغذی گوڑہ حیدرآباد

جناب غلام رسول صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد

جناب محمد حنیف صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد

جناب حاجی قاری جمیل خانصاحب تونجانہ گوشہ محل "

جناب محمد خان صاحب "

جناب ڈاکٹر حاجی سید عبداللطیف صاحب کاچیگوڑہ "

جناب حافظ سید اکبر حسین صاحب امام مسجد بلندہ

جناب محمد مخدوم صاحب منشی محمد قاسم صاحب "

جناب الف خان صاحب کاچی گوڑہ حیدرآباد

جناب کپتان صاحب "

جناب سید برہان الدین صاحب انسپکٹر پولیس "

جناب کریم الدین صاحب ذاکر اسپاں رسالہ دکھنی "

جناب حاجی محمد قدرت خانصاحب شکر کوٹھا "

جناب سید قاسم الدین صاحب مدار المہام کوتوالی "

جناب محمد عبدالقوی صاحب طالبعلم لنگر صنبی

جناب ڈاکٹر خانصاحب تونجانہ گوشہ محل حیدرآباد

جناب شہاب الدین صاحب چوڑی بازار "

جناب حافظ عبدالرحمن صاحب امام مسجد عثمان گنج "

جناب احمد اللہ صاحب فرنیچر جناب محمد قاسم صاحب بلندہ

محترمہ بشیرزادی جناب شیخ محمود صاحب صوفی "

جناب منشی محمد اکبر صاحب جام باغ حیدرآباد

محترمہ زوجہ فرزند غالب خانصاحب بلندہ

حامداً ومصلیاً ومسلماً

کتاب ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین

تالیف وتصنیف حضرت حاج حافظ قاری مولانا عبدالہادی صاحب متعنا اللہ بطول حیاتہ زمناً طویلاً

یہ علم الاسناد کی ایک جامع کتاب ہے۔ یہ وہ اہم ترین فن شریف ہے جس پر تمام اسلامی روایات کا دارومدار ہے۔ خصوصاً علم حدیث سے اس کا گہرا تعلق ہے کیونکہ بغیر اس (سند) کے کوئی روایت قبول نہیں کیجاسکتی۔ اور یہی وہ فن جلیل ہے کہ جس نے حدیث اور غیر حدیث میں امتیاز پیدا کردیا۔

مولانا مظلہ نے یہ کتاب کیا تالیف فرمائی گویا کہ پھر از سر نو علماء سلف کی یاد تازہ کردی۔ جنہوں نے اس فن لطیف کی تحصیل میں نہایت تن دہی اور انہماک کے ساتھ حصہ لیا۔ اور اس فن کی اہمیت کا انھوں نے جس قدر احساس کیا اس کا ثبوت اس سے مل سکتا ہے کہ انھوں نے ایک جید سند کی تحصیل میں دور دور دراز مقامات کے دشوار گزار راہ کو طے کرکے مسافرت کی تکالیف برداشت کیں حقیقت یہ ہے کہ یہ فن اسلامی تعلیم کی ان خصوصیات میں سے ہے جس کو دنیا کی کوئی متمدن قوم کا سلسلۂ تعلیم پیش نہیں کرسکتا۔

لیکن جب سے علوم اسلامیہ کو تنزل ہوا اور لوگوں کا وہ علمی شغف نہ رہا تو یہ علم بھی بالکل نسیاً منسیاً ہوگیا۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں مشکل سے ایسے افراد ملیں گے وہ بھی علماء جو علم الاسناد سے واقف ہوں یا کوئی مسلسل مرفوع روایت سنا سکیں۔ افسوس کہ آج مسلمان اپنے ذاتی مفاد اور دیگر اقوام کی کورانہ تقلید کا قلادہ پہن کر اپنی خصوصیات اور اپنی ان اسلامی روایات کو جس میں انکی تقدمی اور صالحی زندگی کے ہر شعبہ پر اصولاً روشنی ڈالی گئی تھی بھلا بیٹھے۔ واقعہ یہ ہے کہ ترقی کا راز اگر مضمر ہے تو صرف اپنی خصوصیات کے تحفظ اور اپنی تعلیم کے اتباع میں ہے چنانچہ یہ روز روشن کی طرح ہویدا ہے کہ ظاہر بین وہ مسلمان جنہوں نے زمانہ کی نیرنگیاں اور موجودہ سوسائٹی کے ماحول سے متاثر ہوکر زمانہ کا ساتھ دیا اور اپنے اسلاف کے کارناموں اور اپنی اسلامی خصوصیات سے منہ موڑا انھوں نے کیا ترقی کی۔ بخلاف انکے وہ غیر مہذب قومیں جو تہذیب کے نام سے بھی ناآشنا تھیں اور پندرہ سو صدیاں کبھی انکے کانوں میں بھی نہ پہونچی تھیں انہوں نے اسلامی تعلیم اور مسلمانوں کے اسلاف کے اتباع سے سبق سیکھ کر جو ترقی کی وہ ظاہر ہے کہ آج بہت سی چیزوں میں ہم سے سبقت لیگئیں۔ مولانا موصوف کو اللہ تعالیٰ جزاء خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے گم گشتگان طریق روایت کیلئے اسلامی خصوصیات میں سے ایک نمونہ پیش کرکے موجودہ مسلمانوں کے لئے ایک شعاع راہ ہدایت قائم کردی جسکی روشنی میں وہ اپنی خصوصیات سے کسی قدر واقف ہوسکیں۔ اس مختصر سند کی مختصر اور اجمالی کیفیت یہ ہے کہ تین مضامین پر مشتمل ہے۔ (۱) سب سے پہلے مولانا موصوف نے روایت کے مسلسل وضع کرنے کی غرض سے اپنے ان اشیاخ اور اساتذہ کا تذکرہ کیا ہے جن سے علم کی دولت حاصل کی اور انکے ضروری اور دلچسپ مختصر واقعات لکھکر دور حاضرہ کے مذاق کے لحاظ سے اور بھی اسکو حسن وبالا کردیا۔ (۲) تفسیر حدیث مذاکرہ اور بحث اتصال سند انکے مصنفین تک پہنچایا ہے۔ (۳) ان متداول شروحات کا ذکر فرمایا ہے جو عالی اور جید سند رکھتی ہیں اور انکا سلسلہ آخر مصنف یا صحابی تک مسلسل پہنچتا ہے اور اس الخصوص اس حصہ میں مجدد عصر کیساں کیا ہے کہ مسلسل احادیث متفرقہ کو بڑی خوش اسلوبی اور طرز جدید کے ساتھ جمع کردیا ہے مثلاً ایک حدیث کی تشریح اپنے مختلف شیوخ سے کی ہے تو تمام سند میں احناف کی روایت اور اگر شافعی حدیث ہے تو آخر سند تک تمام راوی شافعی ہیں اسی طرح حنبلی وحنفی ہے روایت ہے تو آخر تک انکی حنبلی ہی سند ہے علیٰ ہذا القیاس صوفی سے صوفی اور محدثی سے محدثی اور فقہی سے فقہی اور اسی طرح تمام تفاسیر کی بھی سند کو علم کی رسم وعادت کے مطابق لکھا ہے جو لطف فرح وانبساط قلب پیدا کرتا ہے وہ دیکھنے والے ہی کا دل جانتا ہے پس ہم مولانا موصوف کو اس نادر وبیمثل تصنیف پر جو بالکل نئے اسلوب پر ہے اور جسکی مثال کہیں نہیں تو بہت ہی کم ہے خصوصیت کیساتھ طالبان وشیفتگان علوم دینیہ کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے کہ وہ علم حدیث کی تحصیل کیساتھ علم الاسناد کی اہمیت کو بھی پہچانیں اور متصل ومسلسل مرفوع روایتیں یاد کریں تاکہ ان کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف درست ہوجائے واللہ الموفق والمعین۔ ۸ شیخ محمد عفا اللہ عنہ ومن والدیہ مہتمم مطبع عنایت دکن حیدرآباد وصانہ اللہ عن الشر والفساد۔

Converted by Tiff Combine - unregistered

Converted by Tiff Combine - unregistered

Converted by Tiff Combine - unregistered